اگر آپ کو اپنے تحقیقی موضوع کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طب نبوی ﷺ

قرآن وسنت کی روشنی میں

ایک تحقیقی وعلمی مطالعہ

مقالہ برائے

پی۔ایچ۔ڈی

غزالہ علیم

زیر نگرانی

پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین منصوری

شعبہ اصول الدین

کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی

یکم اپریل 2007ء بمطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد

طب القلوب ودوائھا

ونور الابصار وضیائھا

وعافیۃ الابدان وشفائھا

وعلی الہ وصحبہ وسلم

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

Phone: 9240171-7

DEPARTMENT OF USOOL UDDIN

Dr. Hisamuddin Mansoori

UNIVERSITY OF KARA
UNIVERSITY ROAD
KARACHI-75270 (Pakis

Dated: 01-04-2007

(12-03-1428-H)

CERTIFICATE

Certified that MS Ghazala Aleem D/o Abdul Aleem has carried out research on the topic:-

"طب نبوی ﷺ قرآن وسنت کی روشنی میں ایک تحقیقی وعلمی مطالعہ"

under my supervision and that her work is original and distinct and her dissertation is worthy of presentation in the University of Karachi for Award of Ph.D degree in Usool-u-Din.

PROF. DR. HISAMUDDIN MANSOORI
Chairman, Faculty of
USOOL-U-DIN
University of Karachi

PROF. DR. HISAMUDDIN MANSOORI
CHAIRMAN
Deptt of Usool-ud-Din
University of Karachi
KARACHI

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مقدمہ

واذا مرضت فھو یشفین

پاک ہے وہ ذات جس نے کائنات کو پیدا کیا اور موجودات کی صورتیں ایجاد فرمائیں۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار عالم ہے۔ درود سلام نازل ہو رسول کریم ﷺ پر اور ان کی آل اطہار پر۔

کہا جاتا ہے کہ العلم العلمان، علم الابدان وعلم الادیان۔

بدن انسانی اضداد کا مجموعہ ہے۔ خالق کائنات نے مختلف کیفیات کے حامل عناصر سے اس جسم خاکی کی بنیاد رکھی ہے۔ انسانی جسم میں ہر وقت تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے فساد کی استطاعت بھی اس میں بدرجہ اتم موجود ہے چنانچہ بالکل ادنیٰ اور معمولی اسباب بھی اس پر اثر انداز ہو کر اسے جادۂ اعتدال سے روگراں کر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں بیماری عارض ہو جاتی ہے۔ طب وہ علم ہے جس کے ذریعے بدن انسانی کی کما ینبغی معرفت حاصل ہوتی ہے اور صحت ومرض کے لحاظ سے اس کے حالات کا پتہ چلتا ہے، اس علم کی غرض وغایت موجودہ صحت کی حفاظت کرنا اور حالت مرض میں زائل شدہ صحت کو لوٹانا ہے۔

چونکہ علم طب کا موضوع انسان ہے اور انسان اشرف المخلوقات ہے اس لئے علم طب افضل العلوم ہے۔ تندرستی کے بغیر انسان دین ودنیا کا کوئی بھی کام بخوبی انجام نہیں دے سکتا اس لئے اسے قائم رکھنا انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور خالق کائنات کی منشا بھی یہ ہی ہے کہ انسان اپنی جان کی حفاظت کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

القرآن:

یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم . (۱)

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر اپنی جانوں کی حفاظت لازم ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو پختہ لیاقت کے حوالے سے کسی معقول معاوضے میں معلومات، تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

الحدیث:

عن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ المومن القوی خیر واحب الی اللّٰہ من المومن الضعیف. (۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قوی مومن اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ضعیف مومن سے۔

جب کرۂ ارض پر انسان کو بسایا گیا تو اسے سب سے پہلا علم جو ودیعت کیا گیا وہ علم طب ہی تھا۔ قطع نظر اس بات کے کہ علم طب کی ابتدا الھامی تھی یا غیر الھامی، اس امر میں کوئی شک نہیں کہ یہ علم تہذیب انسانی کے گہوارے میں پلا بڑھا اور درجہ بدرجہ اوج کمال پر پہنچا۔ ایک عرصے تک طب کی تدوین احاطۂ تحریر میں نہیں آئی لیکن جہاں تک طبی مؤرخوں کی قیاس آرائیوں کا تعلق ہے تو ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء اور ترقیٔ طب کے تین بڑے مدارج پائے جاتے ہیں۔

دور اول کی ابتداء تو بالکل دھندلکے میں ہے لیکن اس کا آخر طب یونانی کے پیش رو کی حیثیت سے بہت دقیع ہے۔ اس دور میں بعض قوموں نے عقل حیوانی کے مشاہدات سے علم طب کا کچھ حصہ حاصل کیا، بعض نے محض تجربات کی بنیاد پر چند دواؤں کو بعض حالتوں میں مفید پایا اور عطائیانہ طریق کو اپنایا۔ چند قوموں نے بیماری اور تکلیف کو اپنی تنگ نظری اور عدم واقفیت کے باعث آسیب کا آزار سمجھا اور جھاڑ پھونک سے کام لینے لگے۔ اس طرح دور اول تاریخ میں عقل حیوانی کا زمانہ یا عطائی اور توہماتی دور سمجھا جاتا ہے۔

دور ثانی وہ ہے جب سرزمین یونان میں بقراط پیدا ہوا اور اس نے ابتدائی دور کے توہمات کا تار و پود بکھیر کر شجر طب میں تشریح و منافع الاعضاء جیسی مفید شاخوں کی پیوند کاری کی۔ پھر مصر کے یونانی بادشاہوں کے زیر اثر طب یونانی نے ترقی کی منازل طے کیں۔ اس کے بعد جالینوس کا دور آیا تو اس نے طب کی تدوین

www.urduchannel.in

اگر آپ کے پسند کا کوئی موضوع نہیں ہے یا کسی موضوع پر معقول معاوضہ میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

پر توجہ دی اور کئی اضافے کئے جس کی وجہ سے اس دور کی طب کو بہترین سمجھا جانے لگا۔ ڈیڑھ ہزار برس تک یورپ، افریقہ اور ایشیا کے بعض ممالک میں اس کا چرچا رہا۔ اس کے بعد اس کے انحطاطی دور کی ابتداء ہوئی اور یہ علم آہستہ آہستہ زوال پذیر ہونا شروع ہوگیا۔ (۳)

تیسرا دور ساتویں صدی عیسوی سے شروع ہوتا ہے۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب یہ علم یونان میں بھی بے نشان ہوگیا تھا۔ افریقہ اور ایشیا کے اکثریتی علاقوں میں طب سے شدید نفرت کی جانے لگی اور دینی اعتبار سے دوا کے استعمال کو غیر مناسب عمل تصور کیا جانے لگا، علاج و معالجے کا فریضہ کاہنوں، جادوگروں اور عبادت گاہوں کے پجاریوں کے قبضے میں آگیا اور اس طرح یہ علم دینی رہنماؤں کے سپرد ہوگیا۔ (۴)

اس زمانے میں یورپ کا حال فارس، عراق، شام اور مصر سے بھی زیادہ خراب تھا۔ یہاں تک کہ طبی علاج کرنے والے کو سزا کا مستحق ٹھرایا جانے لگا۔ علاج کو محض دعاؤں تک محدود کر دیا گیا۔ (۵)

نبی کریم ﷺ کی بعثت تک سارا عالم بالعموم اور عرب کی دنیا بالخصوص طبی علم سے نہ صرف نابلد تھی بلکہ اس پر اعتقاد رکھنے کو دین کی ضد تصور کرتی تھی اور یونانیوں کا طبی علم جہالت کی تاریکیوں میں کھو چکا تھا۔ ایسے دور میں نبی رحمت علیہ السلام نے دوا، علاج، صحت و تندرستی، صفائی و ستھرائی اور پاکی و طہارت کے لئے انقلابی ہدایات تعلیم فرمائیں۔ علاج و فسوں کے رشتے کو توڑنے کا حکم فرمایا۔ امراض کے تدراک کے لئے طبعی اور فطری طرز علاج کو اپنانے کا حکم صادر فرمایا۔ بامعنی دعاؤں کی تعلیم دی اور بے معنی جھاڑ پھونک کی ممانعت فرمائی۔ مرض اور علاج دونوں کو تقدیر الٰہی سے تعبیر کیا۔

الحدیث:

عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ ما انزل اللّٰه داء الا انزل له شفاء. (۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالہ کو اسلامی سیرت کے لیے معقول معاوضہ میں معلومات تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ایسی بیماری نہیں اتاری کہ جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

واضح رہے کہ آپ ﷺ نے جو ہدایات تعلیم فرمائیں ان پر خود بنفس نفیس عمل کر کے امت کے لئے مثالیں قائم کیں۔ اس امر میں کسی شک وشبہے کی گنجائش نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو طب اور دوسرے علوم پر فضل الٰہی کی بدولت مکمل دسترس حاصل تھی جس کی تصدیق قرآن کریم یوں فرماتا ہے:

القرآن:

وانزل اللّٰہ علیک الکتاب والحکمۃ و علمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللّٰہ علیک عظیما. (۷)

ترجمہ: اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

طب نبوی ﷺ کو طبی تاریخ کا ایک نیا موڑ کہا جاسکتا ہے۔ اس بارے میں سرور کائنات ﷺ کے ارشادات گرامی، عمل صالح کی تلقین اور خدمت خلق کا جذبہ علم طب کے فروغ اور اس کے حصول کا محرک بنا اور یہ عمل عبادت بن گیا۔ اس طرح طبابت رفتہ رفتہ متقی اور دیندار مسلمانوں کا پیشہ بنتا گیا۔ اس زمانے میں علماء بیک وقت عالم دین اور علم طب کے بھی ماہر ہوتے تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ساتویں صدی عیسوی سے دنیائے اسلام میں طبی سائنس سے دلچسپی اور تیز رفتاری کی اصل وجہ پیغمبر اسلام کی طبی ہدایات تھیں جن پر مسلمانوں نے صدق دل سے عمل کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ساتویں صدی اور اس سے قبل کے مروجہ جھاڑ پھونک اور جادوٹونے جیسے علاجوں سے ہٹ کر مسلمان طبی علاجوں پر اتنا زور کیونکر دیتے اور دنیا کے بہترین ہسپتالوں کی بنیاد بغداد، دمشق، قاہرہ، غرناطہ، قرطبہ، اور اشبیلیہ وغیرہ میں کیونکر پڑتی اور ساری دنیا طب اسلامی کی اہمیت کیونکر تسلیم کرتی اور مسلمان اطباء کی ''القانون''، ''الحاوی''، ''التصریف'' اور اس جیسی دیگر شاہکار تصانیف کو یورپ کی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالہ کیلئے تحریر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

میڈیکل یونیورسٹیوں میں چھ سو سال سے زائد عرصے تک کیونکر پڑھایا جاتا۔ (۸)

طب نبوی ﷺ کے احکام، نصائح اور ہدایات دراصل قرآن کریم کے ارشادات کی عملی تفسیر ہیں جن کی بابت نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی ہے:

الحدیث:

عن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ خیر الدواء القرآن. (۹)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''بہترین دوا قرآن ہے''۔

طب نبوی ﷺ ایک پیغام ہے جو طب کے سلسلے میں ذہنوں کو جھنجوڑتا ہے اور ایک نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو علاج و معالجے میں روحانی علاج کے نام پر غلط روایات کا شکار ہوتے ہیں۔ بقول ابن خلدون ''اگر ہم جذبہ ایمانی رکھیں تو طب نبوی ﷺ سے عظیم فائدہ حاصل کر سکتے ہیں''۔ (۱۰)

طبیب عالم ﷺ کے ان طبی تحائف کو طب جدید کی روشنی میں پیش کرنے سے میرا مقصد بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے جدید طب کے مقابلے میں طب نبوی ﷺ کی اہمیت وافادیت اجاگر کرنا ہے جس کی ابتداء چودہ سو سال پہلے ہوئی تھی اور جو آج بھی انسانیت کی فلاح و بہتری کے لئے اتنی ہی مفید اور معتبر ہے۔

پیش نظر مقالہ ایک مقدمہ، سات ابواب اور اختتامیہ پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں علم طب کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے جس کی پہلی فصل میں علم طب کی تعریف، طبیب کی ضرورت اور علم طب کے مختلف شعبوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ دوسری فصل میں علم طب کی ابتداء، مرض کی ابتداء، توہمات اور ماخذ طب کے بارے میں مختلف ادوار میں مختلف نظریات کا بیان شامل ہے۔ تیسری فصل چند معروف طریقہ ہائے علاج کے بیان پر مشتمل ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا پی ایچ ڈی کے لیے معقول معاوضے میں معاون تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مقالے کا دوسرا باب چار فصول پر مشتمل ہے جس میں دنیا کے مختلف ممالک میں طب کی ابتداء کے بارے میں نظریات اور اس دور میں رائج علاج کے طریقوں کا بیان ہے۔ پہلی فصل میں عراق، بابل اور مصر کے علاقوں میں مروج طبی عقائد و نظریات کا ذکر ہے۔ دوسری فصل میں یونان، روم اور ایران میں طب کی ابتدا اور ترقی کے مختلف ادوار کا تذکرہ ہے۔ تیسری فصل اندلس، چین اور ہند کے ممالک میں طبی ارتقاء کے بارے میں ہے۔ چوتھی فصل میں یورپ کے تاریک عہد کے توہمات سے لے کر حالیہ ترقی کے زمانے تک کے مختلف ادوار کا بیان ہے۔

مقالے کا تیسرا اور اہم باب چار فصلوں پر مشتمل ہے جو نبوی ﷺ طریقۂ علاج، دواؤں اور غذاؤں کے متعلق ہے۔ اس کی پہلی فصل میں طب نبوی ﷺ کی اہمیت اور طریقۂ علاج کی تفصیل بیان کی گئی ہے جبکہ دوسری فصل میں مفرد دواؤں کے خواص اور ان کے استعمال کا ذکر ہے۔ تیسری فصل میں مفرد غذاؤں کے خواص اور ان کے استعمال کا ذکر ہے۔ چوتھی فصل کا تعلق مرکب غذاؤں کے خواص سے ہے۔

چوتھا باب علاج و امراض کے اہم موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی پہلی فصل میں علاج بالادویہ کا بیان ہے جس میں مختلف امراض کی علامتوں، اسباب اور ادویہ سے بحث کی گئی ہے۔ دوسری فصل میں جراحت کے ذریعے علاج کا بیان ہے۔ تیسری فصل میں مریض کے بارے میں مفید طبی ہدایات کا تذکرہ ہے جس میں غذا کی اصلاح، پرہیز، مریض کی خوراک اور عیادت کی اہمیت کا ذکر ہے۔

مقالے کا پانچواں باب دعاؤں سے علاج کے بارے میں ہے۔ اس کی پہلی فصل میں مختلف جسمانی امراض کے لئے مسنون دعاؤں کا بیان ہے۔ دوسری فصل میں روحانی امراض کا مسنون دعاؤں کے ذریعے علاج بتایا گیا ہے۔

مقالے کے چھٹے باب میں حفظانِ صحت کے بنیادی اصول بتائے گئے ہیں۔ اس کی فصل اول میں ماحول اور جسمانی صفائی کے بارے میں ہدایات نبوی ﷺ کا بیان ہے۔ دوسری فصل میں ورزش، متوازن

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا پی ایچ ڈی کے لیے معقول معاوضے میں معاون تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

خوارک، مناسب آرام اور نکاح کے سلسلے میں نبوی ﷺ ارشادات بیان کئے گئے ہیں۔اس کی تیسری فصل میں تفریح اور مفید مشاغل کا ذکر ہے۔

مقالے کا ساتواں اور آخری باب نبی کریم ﷺ کے حسن انتخاب اور معمولات کے سلسلے میں ہے۔ پہلی فصل انتخاب نبوی ﷺ کے بارے میں ہے جس میں آپ کی پسندیدہ خوراک، لباس اور خوشبو وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔دوسری فصل نبی کریم ﷺ کے روزمرہ گھریلو معاملات کے بیان پر مشتمل ہے۔

اختتامیہ مقالے کا خلاصہ ہے جبکہ آخر میں کتابیات دی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس معمولی سی کاوش کو شرف قبولیت فرما کر اس کے ذریعے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچائے اور اس کو میرے لئے ذریعہ آخرت بنائے۔آمین

غزالہ علیم

شعبہ اصول الدین

کلیہ معارف اسلامیہ

جامعہ کراچی

یکم اپریل 2007ء بمطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالہ/ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاون تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حوالہ جات

مقدمہ

1۔ محمد شریف، طبیب، مفتاح الحکمت، صفحہ نمبر 2، چشمۂ صحت، لاہور، ۱۹۳۱ء۔

2۔ غلام جیلانی، ڈاکٹر، طبیب، مخزن الحکمت، صفحہ نمبر 32، مفید عام پریس، لاہور، ۱۹۳۲ء۔

3۔ محمد حسن قرشی، طبیب، جامع الحکمت، صفحہ نمبر 45، چشمہ زندگی پریس، لاہور۔ (ت ن)

4۔ بخاری محمد بن اسمعیل، صحیح بخاری، جلد سوم، باب الطب، صفحہ نمبر 282، دارالاشاعت، کراچی۔ (ت ن)

5۔ القرآن 4:13

6۔ القرآن 5:105

7۔ محمد حسن قرشی، طبیب، جامع الحکمت، صفحہ نمبر 46، چشمہ زندگی پریس، لاہور۔ (ت ن)

8۔ ابن ماجہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 360، مطبع سعیدی، کراچی۔ (ت ن)

9۔ ابن خلدون یحیٰی بن ابوبکر محمد، مقدمہ تاریخ ابن خلدون، صفحہ نمبر 421، محمد فیصل، لاہور، ۱۹۹۳ء۔

10۔ ابوالحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب القدر، صفحہ نمبر 710، قرآن محل، کراچی۔ (ت ن)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالہ/ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اظہارِ تشکر

یوں تو 23 مارچ کا دن ہر پاکستانی کے لئے خوشی و مسرت کا دن ہے لیکن اس سال یہ دن میرے لئے کچھ زیادہ ہی اہمیت کا حامل ثابت ہوا۔ ربیع الاول کا مہینہ، 23 مارچ، جمعۃ المبارک کا دن اور پیشِ نظر مقالے کی تکمیل، ان تمام باتوں کی ایک ہی وقت میں موجودگی میرے لئے فرحت و انبساط کا باعث بنی۔ اس مقالے کی ابتداء چار سال قبل یعنی 2003 رمضان المبارک میں مسجد الحرام کے باب العزیز میں بیٹھ کر کی تھی جہاں پیشِ نظر مرکزِ تجلیات کعبۃ اللہ بھی تھا۔ اس کا کچھ حصہ مسجد نبوی ﷺ میں گنبد خضرا کے تلے اصحاب صفہ کے چبوترے کے قرب میں ضبطِ تحریر میں آیا۔ اس طرح یہ مقالہ مختلف مقامات، مختلف اوقات اور مختلف نشستوں میں تحریر ہوتا رہا۔ رب کریم کا احسان ہے کہ اس نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔

سب سے پہلے میں اپنے مقالے کے نگراں فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین منصوری کی شکر گزار ہوں جن کی خصوصی توجہ اور رہنمائی مجھے حاصل رہی۔ ساتھ ہی میں اپنی کلیہ کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری کی ممنون ہوں جنہوں نے میرے کام میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

میں اپنے والد محترم حکیم علیم نعمانی کی بے حد مشکور ہوں جن کی مشفقانہ رہنمائی اور مفید علمی مشورے میرے شاملِ حال رہے۔ میں اپنے شوہر جناب عبدالنعیم خان کی بھی بہت احسان مند ہوں کہ اس کام کی تکمیل میں ان کا تعاون شامل رہا اور ان کی قدم بہ قدم حوصلہ افزائی کے نتیجے میں پوری توجہ اور سکون سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔

میں ہمدرد یونیورسٹی کراچی کے ہمدرد انسٹیٹیوٹ آف ایڈوانس اسٹڈیز اینڈ ریسرچ HIASR کے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو یہ مقالہ یا اس سے ملتے جلتے کسی بھی معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ڈائریکٹر محترم پروفیسر حکیم نعیم الدین صاحب، ڈائریکٹر محترم پروفیسر ڈاکٹر آفتاب [illegible] کا بھی شکر گزار ہوں۔

اس موقع پر میں بیت الحکمۃ لائبریری ہمدرد یونیورسٹی کے ڈائریکٹر جناب افضال احمد اور چیف لائبریرین جناب سید اختر علی کی بھی مشکور ہوں جنہوں نے تحقیقی عمل میں میری معاونت کی اور مجھے اس سلسلے میں سہولیات بہم پہنچائیں۔ میں خصوصیت کے ساتھ اردو ڈیپارٹمنٹ کی انچارج سینئر لائبریرین محترمہ ناہید خان، ان کے معاون جناب محمد حسین اور عربی و فارسی ڈیپارٹمنٹ کے انچارج جناب مولانا جاوید حسین کی شکر گزار ہوں کہ اس مقالے کی تکمیل میں ان کا زیادہ سے زیادہ تعاون میرے شامل حال رہا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

غزالہ علیم

شعبہ اصول الدین

کلیہ معارف اسلامیہ

جامعہ کراچی

2007ء

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاون تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب اول

طب کیا ہے؟

فصل اول

تعارف طب

☆ تعریف طب 1

☆ طبیب کی ضرورت 3

☆ علم طب کے شعبے 4

فصل دوم

مرض کا حدوث

☆ ابتدائے مرض وعلاج 9

☆ توہمات 11

☆ علاج بالدواء 13

☆ علم طب کی ابتداء کے بارے میں مختلف نظریات 14

☆ ماخذ طب 16

☆ بانی طب 23

☆ تعداد ہرامسہ 26

فصل سوم

مروجہ طریقہ ہائے علاج

☆ طب عربی 27

☆ آیورویدک 32

☆ ہومیوپیتھی 37

☆ بایوکیمک 42

☆ اکوپنکچر 46

☆ ماکسی بوشن 52

☆ ایلوپیتھی 55

حوالہ جات باب اول 60

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاون تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب دوم

دنیا کے مختلف ممالک میں طب کی ابتدا کیسے ہوئی؟

فصل اول

طب عراق، بابل اور مصر میں

☆ عراقی طب 65

☆ بابلی طب 67

☆ مصری طب 71

فصل دوم

طب یونان، روم اور ایران میں

☆ یونانی طب 77

☆ رومی طب 81

☆ ایرانی طب 85

فصل سوم

طب اندلس، چین اور ہند میں

☆ اندلسی طب 92

☆ چینی طب 101

☆ ہندی طب 106

فصل چہارم

طب یورپ اور عرب میں

☆ یورپی طب 115

☆ عربی طب 118

حوالہ جات باب دوم 126

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاون تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب سوم

طب نبوی ﷺ

فصل اول

علاج سنت نبوی ﷺ ہے۔

☆ طب نبوی ﷺ کی ضرورت واہمیت 138

☆ طبیب کی تعریف 144

☆ صحت کی تعریف 144

☆ ماہر فن طبیب 147

☆ علاج سے ناواقف معالج کی مذمت 149

☆ طریقہ علاج نبوی ﷺ 150

☆ محرمات سے علاج کی ممانعت 151

فصل دوم

مفرد دوائیں

☆ اذخر 153

☆ اونٹ کا پیشاب اور دودھ 155

☆ ایلوا 158

☆ بہی 161

☆ پیلو 164

☆ زیتون 167

☆ سرمہ 170

☆ سناء 173

☆ قسط 176

☆ کلونجی 179

☆ مہندی 182

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاون تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

☆ کھمبی 185
☆ نیل 188
☆ ورس 190

فصل سوم
مفرد غذائیں

☆ انگور 192
☆ تربوز 196
☆ کھجور 199
☆ چقندر 203
☆ ککڑی 207
☆ لوکی 210
☆ جو 213
☆ روٹی 216
☆ گوشت 220
☆ پنیر 227
☆ مکھن 229
☆ دودھ 232
☆ شہد 237
☆ سرکہ 241
☆ پانی 245

فصل چہارم
مرکب غذائیں

☆ تلبینہ 250
☆ ثرید 252
☆ حیس 253
حوالہ جات 255

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب چہارم

امراض اوران کا علاج

فصل اول

علاج بالادویۃ

☆ بالوں کے امراض	270
☆ آنکھوں کے امراض	280
☆ معدے کے امراض	285
☆ دل کے امراض	298
☆ جلد کے امراض	303
☆ زخم	306
☆ ذات الجنب	308
☆ عرق النساء	311
☆ حلق کا کوا گرنا	313
☆ استسقاء	315
☆ بخار	318
☆ لو سے بچاؤ	324
☆ وبائی امراض سے بچاؤ	326
☆ استفراغ	333

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصل دوم

علاج بالجراحۃ

☆ پچھنے لگوانا 336
☆ داغ لگوانا 339

فصل سوم

مریض کے بارے میں ہدایات نبوی ﷺ

☆ اصلاح غذا 341
☆ پرہیز 344
☆ خوراک 348
☆ عیادت 355
حوالہ جات 357

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.hul@gmail.com

باب پنجم

علاج بالادعیۃ

فصل اول

جسمانی امراض

☆ جھاڑ پھونک کے ذریعے علاج کی اجازت 368

☆ ہر بیماری کے لئے عام روحانی علاج 370

☆ ڈنک زدہ کا علاج 373

☆ نظر بد 376

☆ جسمانی کمزوری 380

☆ بے خوابی 382

فصل دوم

روحانی امراض

☆ رنج وغم 385

☆ غصہ 387

☆ تنگی اور پریشانی 389

☆ آسیب 391

☆ جادو 396

حوالہ جات 400

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب ششم

حفظانِ صحت کے اصول

فصل اول

صفائی

☆ ماحول کی صفائی 404
☆ جسمانی صفائی 408

فصل دوم

جسمانی ضروریات

☆ ورزش 412
☆ متوازن خوراک 418
☆ مناسب آرام 421
☆ شادی کی ضرورت واہمیت 423

فصل سوم

تفریح

☆ بہترین مشاغل 428
حوالہ جات 431

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب ہفتم

نبوی ﷺ طرزِ زندگی

فصل اول

انتخاب نبوی ﷺ

☆ پسندیدہ کھانا 435

☆ کھانے کا طریقہ 438

☆ پسندیدہ مشروب 442

☆ پینے کا طریقہ 444

☆ پسندیدہ لباس 447

☆ لباس کے استعمال کا طریقہ 450

☆ پسندیدہ خوشبو 453

☆ خوشبو کے استعمال کا طریقہ 455

فصل دوم

اندازِ نبوی ﷺ

☆ آرام کا طریقہ 458

☆ حوائج ضروریہ سے فراغت کا طریقہ 463

☆ رہائش گاہ 467

☆ رہائش کا طریقہ 469

حوالہ جات 471

کتابیات 478

اختتامیہ 483

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iul@gmail.com

باب اول

طب کیا ہے؟

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب اوّل

طب کیا ہے؟

فصلِ اوّل

تعارف طب

تعریف طب:

قدیم زمانے سے ہی طب کی تعریف، مفہوم و معانی میں اختلاف رہا ہے کسی نے اس کو جادو قرار دیا جو زائل شدہ صحت کو واپس لوٹانے میں مدد دیتا ہے تو کسی نے اس علم کو انتہائی مہارت قرار دیا۔ یقال ھو طب ھذا الامر اور کہیں اس کو فن اور سائنس سے تعبیر کیا گیا۔

طب کے سلسلے میں دو نظریات اور بھی ہیں۔ جس کے لئے ایک مکتبِ فکر کا کہنا ہے کہ انسانی وجود کے دو حصے ہیں جسم اور دوسرا روح۔ جسم وجود رکھتا ہے اس لئے اس کو کوشش و حرکت پر مبنی قرار دیا گیا اور روح چوں کہ غیر مرئی شے ہے اس لئے اس کو جسم کا متوازی درجہ دیا گیا۔ جبکہ دوسرے نظریے کے مطابق جسم انسانی روح سے مرکب ہے اور جسم و روح آپس میں نا قابلِ شکست حد تک متحد و مربوط ہیں۔

طب کے سلسلے میں ایک بات کہی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ طب سائنس بھی ہے اور فن بھی جس کا ایک ایسا فطری طریقہ علاج ہے جس میں روح سمیت پورے جسم کو ایک اکائی تصور کیا جاتا ہے صحت کا تحفظ اور بیماری کی صورت میں انسانی جسم سے اس کا انسداد کرنے کے لئے حیوانی، نباتاتی اور جماداتی ہر قسم کی ادویات سے کام لیا جاتا ہے۔ ابنِ سینا نے ہزار برس قبل طب کو سائنس کا درجہ دیا تھا۔ اس نے طب کو علم کا درجہ دے کر اس کی نظری اور فنی حیثیتوں کو ایک ہی حقیقت کے دو پہلو قرار دیا۔ نیز اس نے ظاہری اور باطنی، داخلی اور خارجی، انفرادی اور مجموعی عارضوں کی تشخیص کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ کر کے ان کے درمیان مطابقت پیدا کر دی۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اس طرح اس نے سائنسی نظام کے تحت طب کو طبیعات سے متعلق کر کے طب کے ذریعے اس کی نمائندگی کرائی۔ طب کو ماضی قریب تک صرف امراض سے متعلق کیا جاتا رہا ہے۔ اطباء کا کام صرف علاج اور امراض کو سمجھنا تھا لیکن جدید نظریات نے طب کو مرض کے ساتھ ساتھ صحت سے بھی مربوط کیا ہے یعنی اب ایک طبیب صرف معالج امراض ہی نہیں بلکہ محافظ صحت بھی ہے۔ چنانچہ طب کی تعریف کرتے ہوئے اسے محض ایک ایسی سائنس یا فن قرار دینا جو امراض کا علاج کرتی ہے، کے بجائے یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا کہ طب کلی طور پر ایک ایسی سائنس ہے کہ جو نہ صرف علاج کے ذریعہ مرض کا ازالہ کر کے شفایاب کرتی ہے بلکہ بقائے صحت اور تحفظ صحت کے امکانات کیلئے بھی راہیں ہموار کرتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طبیب کی ضرورت

انسانی معاشرے میں طبیب کے وجود کو ہر دور میں ہر معاشرے میں ضروری سمجھا گیا ہے۔ علم طب معاشرے کی صحت کا ذمہ دار ہے۔ حفظانِ صحت کو عام کرنا، بیماریوں کی روک تھام اور ان کا علاج کرنا، وباؤں کو روکنا، وبا پھیلنے پر علاج کرنا اور ان وباؤں کا سد باب کرنا ایک طبیب کے اہم فرائض میں سے ہے۔

انسان کو ہر دور، ہر تمدن اور اور ہر ملک میں ہمیشہ طبیب کی اشد ضرورت رہی ہے، خواہ وہ افریقہ کے گھنے جنگلات میں رہتا ہو یا امریکہ کے متمدن شہروں سے تعلق رکھتا ہو، ہر علاقے، ہر سوسائٹی اور ہر مقام پر طبیب کی ضرورت شدت سے محسوس کی جاتی رہی ہے۔

کتب احادیث میں حضور ﷺ کے بہت سے ایسے ارشادات ملتے ہیں جس میں انہوں نے علم طب کے حصول کی تلقین فرمائی ہے اور علم طب کے فروغ کے لئے توجہ دلائی ہے یعنی علم طب کے حصول کو مذہبی تائید حاصل ہے۔ دلیل یہ ہے کہ بیماری کو روکنا، بیمار کا علاج کرنا اور بیماری کا انسداد ایک مذہبی فریضہ ہے۔ مزید براں علم طب وہ ضروری شعبۂ علم ہے جس سے یہ کارخانۂ حیات چلتا ہے۔ صحت ہی سے یہ معاشرہ قوت پکڑتا ہے اور صحت ہی سے تخلیقی قوتیں ابھرتی ہیں اور عمل کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے۔ اس لئے علم طب کا حصول ایک لحاظ سے فرض کفایہ بھی ہے۔

یہ ہی وجہ ہے کہ علم دین کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے علم طب پر توجہ دی اور اس کو فروغ دیا اور طبی کمالات پیش کر کے علم طب میں گرانقدر اضافے کئے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علم طب کے شعبے

علم طب کی ترقی کے ساتھ ہی اس کے مختلف شعبے بھی معرض وجود میں آئے جن میں سے چند کا ذکر درج ذیل ہے:

1۔ علم التشریح: Anatomy

تشریح کے لفظی معنی چیرنے پھاڑنے اور کھولنے کے ہیں۔ تشریح کا لفظ عملی تشریح یعنی چیرنے پھاڑنے اور نظری تشریح دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن جیسے جیسے یہ علم ترقی کرتا گیا تو اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

ایک حصے میں بدن کی بناوٹ اور ساخت اور دوسرے حصے میں اعضاء کے افعال کو مخصوص کر دیا گیا یعنی افعال الاعضاء کو منافع الاعضاء اور ساخت و بافت کو تشریح کہا جانے لگا۔

اقسام:

۱۔ تشریح عام Gross Anatomy:

یعنی جسم کا ظاہری معائنہ پھر تقطیع معائنے سے نظر آنے والی حقیقتوں کا مطالعہ۔ اس شعبے میں ایک حصے کا دوسرے حصے سے ربط بھی بیان کیا جاتا ہے۔

۲۔ اشکال الاعضاء: Morphology

جسمانی اعضاء و اجزاء کی ظاہری شکل کے مطالعے کو کہتے ہیں۔

۳۔ سطحی تشریح : Surface or Radialogical Anatomy

اس میں جسم کی سطح سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس کے نیچے کون سے اعضاء ہونگے۔ مثلاً سینے کی بائیں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سطح کے نیچے دل ہوتا ہے۔ پیٹ کی دائیں سطح کے نیچے جگر ہوتا ہے۔ سطحی تشریح ایکسرے میں بہت معاون ثابت ہوتی ہے اسے Endoscopic Anatomy یا Living بھی کہتے ہیں۔

۴۔ **مقامی تشریح: Regional Anatomy**

جسم کے کسی خاص حصے کو کاٹ کر علیحدہ کر کے مطالعے کرنے کو کہتے ہیں۔ اسے Tophograpical Anatomy بھی کہتے ہیں۔

۵۔ **خوردبینی تشریح: Microscopical Anatomy**

اسے علم نسیجیات یا Histology بھی کہتے ہیں۔

اس شعبے میں خوردبین کے ذریعے اعضاء اور نسیجوں کی ساخت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جب انفرادی نسیجوں اور اُن کی خلوی ساخت، ان کے افعال اور نشوونما کے طریق کار کا مطالعہ کیا جائے تو اس کو علم الفعلیات یا Cytology کہتے ہیں۔

۶۔ **نموئی تشریح: Development Anatomy**

جسم جاندار کے مختلف مراحل سے گزرنے کے علم کو کہتے ہیں۔

۷۔ **علم جنین: Embriology**

جنین کے رحم مادر میں نشوونما پانے کے علم کو کہتے ہیں۔

۸۔ **تقابلی تشریح : Comparative Anatomy**

جانداروں کی مختلف اقسام کے تقابلی مطالعے کے علم کو کہتے ہیں۔

۹۔ زندہ جسم پر وراثت کے اثرات منتقل ہونے کے مطالعے کو جنیات Genitics کہتے ہیں۔ اس علم کے ذریعے ایک نسل سے دوسری نسل میں خصوصیات منتقل ہونے اور ان میں اختلافات کا علم ہوتا ہے۔

۱۰۔ **نظاماتی تشریح:** مختلف جسمانی نظاموں کی ساخت کے مطالعے کو Systematic Anatomy یا نظاماتی تشریح کہتے ہیں۔

www.urdu channel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۱۔ علم العظمیات: Ostelogy

جسمانی ڈھانچے یا ہڈیوں کے مطالعے کو کہتے ہیں۔

۱۲۔ علم المفاصل: Arthrology

جوڑوں کے علم کو کہتے ہیں۔

۱۳۔ علم العضلات: Myology

عضلات کے علم کو کہتے ہیں۔

۱۴۔ علم الادمیات: Dermatology

نظام جلد کے مطالعے کو کہتے ہیں۔

۱۵۔ علم العصبیات: Neurology

اعصاب کے مطالعے کو کہتے ہیں۔

۱۶۔ علم العروقیات: Angiology

خون کی رگوں کے مطالعے کو کہتے ہیں۔

۱۷۔ علم الافرازیات: Endocrinology

غدود کے داخلی افراز کے مطالعے کو کہتے ہیں۔

۱۸۔ علم الاحشاء: Splanchnology

داخلی اعضاء کے نظام کو مجموعی طور پر احشائیات یا علم الاحشاء کہتے ہیں۔ ان احشاء میں اعضاء ہضم، اعضاء تنفس، اعضاء بول اور اعضاء تولید شامل ہیں۔ (۱)

2۔ علم الامراض النساء: Gynaecology

اس علم میں زنانہ اعضائے تولید کی ساخت، ان کے نارمل افعال، ان میں ہونے والی تبدیلیاں،

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مختلف بیماریوں کی علامات و تشخیص اور علاج و معالجے کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

3۔ علم الولادۃ: Obstetrics

یہ وہ علم ہے جو زچگی سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس میں زچگی، اس کے مراحل اور اس دوران ہونے والی مختلف تبدیلیاں، مختلف بیماریاں اور رکاوٹوں کے بارے میں معلومات، زچگی کے دوران ہونے والی تکالیف، ان کے اسباب، ان کی علامات، ان کی تشخیص اور علاج و معالجے کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ (۲)

4۔ علم الامراض الرجال: Male Sexual Diseases

اس علم میں مرادنہ اعضائے تولید کی ساخت، اُن کے نارمل افعال، ان میں ہونے والی تبدیلیاں، مختلف بیماریوں کی علامات و تشخیص، تولید کے مسائل، علاج و معالجہ اور صحتمند ازدواجی زندگی گزارنے کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

5۔ علم الجراحت: Surgery

علم الجراحت طب کی وہ شاخ ہے جس میں ساختوں اور اعضاء کو کانٹ چھانٹ کر یا آپس میں جوڑ کر مرض کو دور کرنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے یعنی یہ علاج بالید ہے۔ جراحی کا مقصد زندگی بچانا، تکلیف سے نجات دلانا، علامات میں تخفیف لانا اور اعضاء کے افعال کو بحال کرنا ہے۔

6۔ علم الادویہ: Medicine

علم الادویہ علم طب کی وہ شاخ ہے جس میں ادویہ کی ماہیت، ان کی مختلف حالتوں، ان کے خواص اور افعال کے متعلق بحث ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

7۔ طب جمالیات:

طب کا یہ شعبہ آرائش حسن و جمال سے تعلق رکھتا ہے۔ خصوصاً خواتین کے لئے مختلف قسم کے سفوف، غازے، ابٹن اور آرائش کے ایسے مرکبات تیار کئے جاتے ہیں کہ جن کے استعمال سے رنگ نکھرتا ہے اور جسم نرم و خوبصورت ہو جاتا ہے۔ اسی ضمن میں چہرے کے داغ دھبوں، جھائیوں، مہاسوں، برص اور دوسری جلدی بیماریوں سے نجات کے لئے نسخے تیار کئے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی بالوں کی سفیدی، کوتاہی، کمزوری دور کرنے، اُن کو گھنا، لمبا، چمکیلا اور خوبصورت بنانے کے لئے مختلف دوائیں، سفوف، روغنیات اور صفات بنائے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ مختلف قسم کے خوشبودار عرق، عطر، خوشبوئیں، سرمے اور کاجل وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔ غرضیکہ وہ تمام اشیاء جو صحت کو قائم رکھیں اور ظاہری حسن میں بھی اضافہ کریں طب جمالیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ (۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ دوم

مرض کا حدوث

ابتدائے مرض وعلاج

علم طب کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے کہ جتنا انسان۔ اس علم کا سلسلہ اس دور سے جا ملتا ہے کہ جہاں تاریخ اندھیرے میں تھی۔ صدیوں انسان بیابانوں میں پھرتا رہا۔ پہاڑوں میں پناہ لیتا رہا اور پھر مدتوں بعد اجتماعی زندگی سے آشناء ہوا۔ اس مدت میں کس طرح اس نے اپنی صحت کی حفاظت کی۔ اسے کس قسم کے امراض سے دوچار ہونا پڑا۔ صحت کی حفاظت کے لئے اس نے کیا اصول اپنائے۔ یہ تمام سوالات تاریخ کے وجود سے پہلے کے ہیں۔ اس لئے ان کا جواب تسلی بخش نہیں ملتا۔

علم طب کی ابتدائی تاریخ معلوم کرنے کے لئے مرض کے حدوث کی تاریخ معلوم کرنی بے حد ضروری ہے۔ اہلِ طبیعات کے تخمینے کے مطابق آج سے 16 کروڑ سال پہلے مرض کے جراثیم پائے جاتے تھے۔ اور یہ جراثیم مرض انسان سے بھی پہلے موجود تھے۔ سر آرتھر کیتھ کے تخمینے کے مطابق انسان بتیس لاکھ پچاس ہزار سال قبل مسیح اور بعض دوسرے ماہرین طبیعات کے اندازے کے مطابق تیس لاکھ سال سے اس کرۂ ارض پر آباد ہے اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ مرض انسان سے پہلے پایا جاتا تھا۔

انسان کی تخلیق سے پہلے مرض کو زیادہ اہمیت حاصل نہ تھی۔ بعض معدوم جانورون کے عظام حجریہ میں ہڈیوں کی رسولیاں پائی گئیں۔ پروفیسر رائے مڈی کے خیال میں اس قسم کی سب سے قدیم مثال التہاب مخ العظام کی ہے۔ خیال کیا گیا ہے کہ یہ مرض آج سے اسی لاکھ سال پہلے پیدا ہوا۔

پروفیسر ہرنارٹ ری نالٹ کی تحقیق یہ ہے کہ اس زمانے کے بعض جانوروں کے متحجر عظام میں کرویات دقیقہ اور کرویات زوجیہ قسم کے جراثیم پائے جاتے تھے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مرض انسان پر کب حملہ آور ہوا۔ (۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اس سلسلے میں علم طبقات الارض سے ہمیں بڑی مدد ملتی ہے۔ 1891ء میں ڈاکٹر دوبائس نے جاوا میں جو متحجر ہڈیاں نکالی تھیں ان کو اس وقت تک دریافت کئے ہوئے انسانوں کی ہڈیوں میں سے اولیت کا درجہ دیا گیا۔ ان ہڈیوں میں ایک کاسۂ سر، ایک ران کی ہڈی اور تین دانت پائے گئے تھے۔ سر آرتھر کیتھ کے مطابق یہ ہڈیاں ساڑھے تین لاکھ سال قدیم ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اولین انسان بھی مرض سے محفوظ نہ تھا۔ اس کی ران میں ایک بڑا زائد عظمیہ پیدا ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے کافی تکلیف ہوئی ہوگی۔ اس قسم کے عظمی زوائد آج کل بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد زمانۂ حجری میں مختلف امراض کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں۔ اس دور میں التہاب، فقرات، سل ظہری، قروح کاسۂ سر اور التہاب المفاصل کی مختلف اقسام کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

معروف ماہر مائیت امراض Virchow نے زمانۂ انجماد Glacial Times کی بعض ہڈیوں کی تحقیق کر کے التہاب المفاصل کی بعض اقسام کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

دانتوں کے امراض اگرچہ اس زمانے میں کم تھے اور اسی طرح موجودہ امراض انہضام بھی اس زمانے میں نہیں تھے تاہم اس قسم کی بھی چند مثالیں پائی گئیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ''تاکل الاسنان اور قروح وثبورلثہ (مسوڑھے کی خرابی) کے امراض اس وقت بھی پائے جاتے تھے۔ (۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

توہمات

پہلے پہل جب انسان پر مرض کا حملہ ہوا ہوگا تو اس پر عجیب وغریب کیفیت طاری ہوئی ہوگی۔

ابھی وہ مظاہر قدرت کی نیرنگیوں کی وجہ سے عالم تحیر میں ہوگا۔ اور چاند، سورج اور ستاروں کو اپنے وجود کا سبب سمجھتا ہوگا۔ بجلی کی چمک، بادل کی گرج، باد صرصر اور ژالہ باری میں اسے قوت قہار کا قہر وغضب نظر آتا ہوگا اور وہ ان سے بچنے کے لئے پہاڑ کی کسی کھوہ یا درختوں کے جھنڈ میں پناہ لینے سے پر مجبور ہوتا ہوگا کہ ایک دن اچانک کسی ہڈی میں درد شروع ہونے سے پریشانی میں مبتلا ہوگیا۔ اسے ایسا محسوس ہوا ہوگا کہ کوئی بلا اس کے جسم کے ساتھ چمٹ گئی ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اسے پھر کسی غار میں پناہ لینی چاہئے۔ مگر جب اس تدبیر سے بھی اسے تکلیف سے نجات نہیں ملی ہوگی تو اس کا دماغ اس طرف متوجہ ہوا ہوگا کہ یہ کسی قوت قہار کے غضب کا نتیجہ ہے اور وہ دن کو سورج اور رات کو چاند ستاروں کے سامنے سربسجود ہوکر اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوگا اور جب اس کے درد میں تخفیف ہوتی ہوگی تو وہ اپنے اعتقاد میں قوی ہوجاتا ہوگا۔ (۶)

جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ٹھیک یہ ہی صورت انسان کو ابتدائی دور میں پیش آئی۔

جب سے مرض کی ابتدا ہوئی اسی وقت سے خبیث روحوں اور جادو کا تصور پیدا ہوا۔ مشرقی اور شمالی اسپین کے غاروں کے نقوش اس امر کی بین شہادت ہیں کہ آج سے بارہ ہزار سال پہلے کے لوگ شکار تک کے معاملے میں جادو کے پابند تھے اور ظاہر ہے کہ جہاں روزمرہ کی غذا میں بھی سحر کی حکمرانی ہو وہاں لازماً مرض کے ظہور اور علاج میں اس کا گہرا دخل ہوگا۔

ڈاکٹر ایواز اور ڈاکٹر میرٹ نے اس کی تصریح کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ قدیم زمانے میں مرض اور زخم کو سحر کی طرف منسوب کیا جاتا تھا اور یہ ہی وجہ تھی کہ کاہنوں اور بادشاہوں سے دم جھاڑ کرایا جاتا تھا کیونکہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

انہیں مافوق الفطرت سمجھا جاتا تھا۔ بادشاہ کا مریض کو ہاتھوں سے چھو لینا ہی کافی سمجھا جاتا تھا۔

مشہور مصنف مسٹر ٹیلر نے اپنی مختلف تصانیف میں ذکر کیا ہے کہ آسٹریلیا، برما، تسمانیہ، ملایا، ہندوستان، مڈغاسکر اور افریقہ کے اکثر علاقوں میں بعض قدیم جنگلی اور جاہلی اقوام ایسی ہیں جو مردہ اشخاص کی خبیث روحوں کو پیدائشی امراض کا سبب قرار دیتی ہیں۔ ان کے خیال میں جو شخص زندگی میں کسی کا مخالف یا دشمن ہوتا ہے تو وہ مرنے کے بعد بھی اپنے دشمن کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اس کی روح اپنے دشمن کے جسم میں حلول کر کے یا کسی اور واسطے سے اس کو بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے، مرگی، اختناق الرحم، جنون اور تشنج وغیرہ جیسے عصبی امراض کے متعلق یہ نظریہ دنیا کے تقریباً تمام حصوں میں کمزور اعتقاد کے جاہل لوگوں میں اب تک پایا جاتا ہے۔ (۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علاج بالدواء

کچھ وقت گزرنے کے بعد امراض کے متعلق توہمات کا سلسلہ جاری رہنے کے باوجود ادویہ کا استعمال کم وبیش شروع ہوگیا تھا۔ یہ استعمال ہر ملک میں ہر زمانے کے ساتھ ترقی کرتا گیا۔

ڈاکٹر ریواز Medicine Magic and Religion میں رقم طراز ہیں کہ شمال مشرقی نیوگنی میں معالج جادو کے ماہر ہونے کے علاوہ سادہ پلیٹس، فصد، جونک لگانے اور بھاپ کے غسل کے ماہر بھی ہوتے تھے۔

اسی طرح مسٹر ڈبلیو۔ای۔واتھ نے تحریر کیا ہے کہ آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کے معالجات میں جادو، منتر اور تعویزات کے علاوہ خون اور سانپ کی چربی، جڑی بوٹیاں اور انسانی بال بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

مسٹر راتھ نے 42 دوائیں معلوم کیں جو آسٹریلیا کے اصلی باشندوں میں استعمال کیا جاتی تھیں۔ ان میں انجیر کی تازہ چھال کا رس، یوکلپٹس کی چھال اور مختلف گوند وغیرہ بھی شامل ہیں۔ نیز ایک قسم کا پودینہ نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ ان شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی توہمات کے بعد دواؤں کے استعمال کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا تھا۔ (۸)

پھر جیسے جیسے انسانی تمدن ترقی کرتا گیا، علاج معالجے کے طریقوں میں بھی تبدیلی آتی گئی۔ چنانچہ ٹونے، ٹوٹکے، جھاڑ پھونک، جنتر منتر، تصویر گنڈے اور جادو کے علاوہ سانپ کی چربی، مردے کی کھوپڑی اور دیگر حیوانی اعضاء کا استعمال بطور کیا جانے لگا۔

پھر انسان نے باقاعدہ بستیاں بسانی شروع کیں۔ تہذیب وتمدن کے قافلے آگے بڑھتے گئے اور معاشرہ وجود میں آیا۔ جب مختلف انسان ایک ہی قسم کے مرض میں مبتلا ہوئے تو پھر ان اسباب پر غور کیا گیا۔ تجربات ومشاہدات ہونے لگے۔ اس طرح انسان سی مخصوص مرض کی جملہ کیفیات کو جاننے اور اس کا موثر علاج دریافت کرنے میں کامیاب ہوا۔ اسطرح علم طب کی ابتداء ہوئی۔ (۹)

www.urdu channel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علم طب کی ابتدا کے بارے میں مختلف نظریات

علم طب کے آغاز کے بارے میں حکماء نظریاتی طور پر دو گروہوں میں منقسم ہیں۔ ایک کے مطابق دنیا اور طب دونوں قدیم الوجود ہیں۔ اس گروہ کے مطابق طب ہر زمانے میں انسان کی ضرورت رہی ہے۔ دوسرے نظریے کے حکماء حدوث اجسام کے قائل ہیں اور اسی بناء پر وہ علم طب کو بھی حادث قرار دیتے ہیں۔ آگے چل کر مؤخر الذکر نظریے کے حکماء مزید دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ ایک کے نزدیک فن طب تجربہ و قیاس سے وقوع پذیر ہوا جبکہ ان کا دوسرا گروہ وحی اور الہام کو اس کا مخرج قرار دیتا ہے۔ یہ ہی نظریہ بعد میں مقبول ہو گیا اور یوں علم طب ایک الہامی فن سمجھا جانے لگا۔ حکیم بقراط اسی نظریے کا حامی و حامل تھا۔ حکیم افلاطون نے بھی اسی محرک کے تحت اسقلی بوس کو صاحب الہام کہا اور جالینوس بھی یہ ہی نظریہ رکھتا تھا۔ اس نے کتاب الا ایمان مولفہ بقراط کی شرح میں یہ عبارت واضح طور پر تحریر کی ہے کہ ''ہمارے نزدیک سب سے درست اور مناسب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فن طب کو تخلیق کیا اور اسے اپنے بندوں پر الھام کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس رتبے کا علم کا ادراک عقل انسانی سے ماوراء ہے۔ اس کا خالق صرف اللہ تعالی ہی ہو سکتا ہے کیونکہ فن طب اس فلسفہ علم سے کم درجے کا علم نہیں ہے کہ لوگ جس کا خالق اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں۔ (۱۰)

جو حکماء علم طب کو انسانی مساعی وسعی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں وہ بھی ان امور میں اختلاف رکھتے ہیں کہ اس علم کی ابتداء کہاں سے اور کس طرح ہوئی۔ کچھ کا خیال ہے کہ ''ہرمس اول'' ہی تمام فنون، فلسفہ اور طب کے موجد ہیں جبکہ کچھ علماء طب کا خیال ہے کہ اس کی ابتداء کا سہرا اہلِ مصر کے سر ہے۔ وہ اپنے اس خیال کی تائید میں ایک دوا کا نام پیش کرتے ہیں جسے یونانی زبان میں ''انی'' اور اردو میں ''راس'' کہتے ہیں۔ ایک مصری خاتون نہایت تکلیف میں مبتلا تھی۔ معدہ کمزور، سینہ اخلاط ردیہ سے پُر اور احتباس حیض کا بھی عارضہ تھا۔ اتفاق سے اس نے اشتہا کے ساتھ بار بار راس کھا لیا جس سے اس کی تمام تکالیف دور ہو گئیں۔ اس طرح اس نوعیت کی تکلیف میں جس نے بھی راس کا استعمال کیا تو وہ صحت یاب ہوا۔ اسے دیکھ کر دوسری ادویات پر بھی لوگوں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نے تجربات شروع کر دیئے۔ (۱۱)

متقدمین کی ایک بڑی جماعت کی رائے ہے کہ طب کا آغاز اقلیم رابع کے تین وسطی جزیروں یعنی روڈس، نیندس اور جزیرۂ فوہ سے ہوا۔ یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ علم کی ابتدا اہل موسیا اور افروجیا سے ہوئی۔ یہ ہی وہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے نغمہ و سرور ایجاد کیا اور وہ ان کے سروں کے ذریعے روحانی آلام دور کر دیتے تھے۔ یہ تکالیف جس چیز سے دور ہو سکیں اس سے جسم کو بھی شفا حاصل ہو سکتی ہے۔

متقدمین میں سے ہی کچھ کا قول ہے کہ علم طب کے موجد کلدانی یا ساحران بابل یا فارس ہیں۔

اس تضاد اور اختلاف کی وجہ سے حتمی طور پر آغاز طب کا تعین کرنا بہت دشوار ہے تاہم اس سے یہ اندازہ ضرور ہو جاتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام یا اکثر امکانات میں سے علم طب کی اولیات کا حاصل ہونا بعید از قیاس نہیں ہے۔ (۱۲)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ماخذ طب

اب آغازِ فن کے امکان کی مختلف ممکن صورتیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ اس کا کچھ حصہ انبیاء علیہم السلام اور صلحاء عظام کے ذریعے سے آیا ہوگا کیونکہ تائید الہیٰ حاصل تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام دنیا کے سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے طبیب تھے جنہوں نے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے علم طب اور دیگر علوم حاصل کئے۔ (۱۳)

حضرت سلیمان علیہ السلام جب نماز پڑھتے تو اپنے سامنے ایک درخت اگا ہوا پاتے۔ اس سے پوچھتے تمہارا نام کیا ہے؟ تمہارا فائدہ کیا ہے؟ اگر وہ درخت کسی دوا کا ہوتا تو اس کا نام لکھ لیا جاتا اور شجر کاری کے لئے ہوتا تو اسے نصب کر دیا جاتا۔ (۱۴)

یہودیوں کا کہنا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شفاؤں کا دسترخوان نازل ہوا تھا۔

فرقۂ صابیہ کہتا ہے کہ ان کے ہیکلوں سے کاہنوں اور حکماء کے ہاتھوں کچھ خوابوں کے ذریعے اور کچھ الہامات سے شفاء حاصل کی جاتی تھی۔ انہیں میں سے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ طب کی باتیں ہیکلوں کے اندر لکھی ہوئی ملتی تھیں لیکن لکھنے والا نظر نہیں آتا تھا۔ کچھ کا کہنا ہے کہ ایک ید بیضاء ظاہر ہوتا تھا جس پر طب کی باتیں لکھی ہوتی تھیں۔

مجوسی کہتے ہیں کہ ان کے پیغمبر زرتشت چار علوم پر مشتمل آسمانی کتب لے کر آئے تھے اور ان میں سے ایک علم طب تھا۔ عراق کے نبطیوں، سورانیوں، کلدانیوں اور کسدانیوں وغیرہ کا دعویٰ ہے کہ جو قدیم نبطی اقوام ہیں کہ فن طب کے مبداء وہی لوگ ہیں کیونکہ ہرامس ثلاثہ نے مصر پہنچ کر یہاں کے باشندوں میں علوم وفنون کی اشاعت کی اور پھر یہاں سے علم یونانیوں کو پہنچا۔

بعض اسرائیلی علماء کے نزدیک اس فن کا موجد بوفال بن مسخ بن مشوشالح ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۔ طب کا کچھ حصہ رویائے صادقہ کے ذریعے بھی حاصل ہوا۔ جیسا کہ جالینوس نے کتاب الفصد میں اپنا خواب بیان کیا ہے جس میں اسے شریان کی فصد کھولنے کا حکم ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے خواب میں دو بار داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان شریان کی فصد کھولنے کا حکم ہوا تھا۔ چنانچہ بیدار ہونے کے بعد میں نے شریان کی فصد کھول دی۔ خون بہتا رہا حتٰی کہ خود ہی رک گیا۔ چار سو ملی لیٹر سے کچھ کم ہی بہا ہوگا کہ درد فوراً زائل ہو گیا جو عرصۂ دراز سے حجاب حاجز اور جگر کے مقام اتصال پر محسوس ہو رہا تھا۔ یہ تکلیف بچپن سے تھی۔

رویائے صادقہ کا ایک اور واقعہ ہے کہ مغرب کے کسی خلیفہ کو طویل بیماری لاحق ہوگئی، بہت علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک شب اس نے خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا تو اپنا حال عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''لاکا تیل ملو اور کھاؤ''۔ بیدار ہونے کے بعد اُسے سخت حیرت ہوئی۔ خواب کا مفہوم نہ سمجھ سکا۔ تعبیر بیان کرنے والوں سے پوچھا تو علی بن ابی طالب قیروانی کے سوا کوئی تاویل نہ بتا سکا۔ علی نے کہا ''امیر المومنین نبی کریم ﷺ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ زیتون کا تیل ملیں اور یہ ہی کھائیں۔ شفا ہوگی''۔ خلیفہ نے پوچھا یہ کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا قرآن کریم میں ہے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ ''من شجرة مبارکة زیتونة ولا شرقیة ولا غربیة . یکادزیتها یفئی ولو لم تمسسه نار ''.

اس آیت سے میں نے یہ نے مطلب نکالا ہے۔

چنانچہ زیتون کے استعمال کے بعد خلیفہ مکمل طور پر صحت یاب ہوگیا۔

ایسے واقعات بکثرت ملتے ہیں جو سچے خوابوں سے ظہور میں آئے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو خواب میں ادویات کی صفات ان کے موجدین کی جانب سے دکھائی جاتی ہیں جن سے انہیں شفا ملتی ہے اور پھر ان ادویہ سے علاج و معالجہ عام ہو جاتا ہے۔ (۱۵)

۳۔ علم طب کا کچھ حصہ اتفاقی حادثات سے بھی حاصل ہوا۔ اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ایک مثال بصرہ کی ہے جہاں استسقاء کے ایک مریض کی زندگی سے اس کے گھر والے مایوس ہو چکے تھے۔ مریض نے اپنی بیماری سے تنگ آ کر کہا مجھے پرہیز کروا کر نہ مارو اور دنیا کی ہر چیز کھانے کو دو۔ گھر والوں نے مان لیا۔ چنانچہ وہ شخص گھر کے دروازے پر بیٹھ جاتا اور وہاں سے جو بھی کھانے کی چیزیں بیچنے والا گزرتا اس سے لیکر کھاتا رہتا۔ ایک دن ایک شخص پکی ہوئی ٹڈیاں بیچنے آیا۔ مریض نے بہت ساری ٹڈیاں خرید کر کھالیں۔ اس کے بعد اسے تین دن تک اسہال آتے رہے اور جب اسہال بند ہوئے تو بیماری بھی ختم ہوگئی اور وہ شخص مکمل طور پر صحت یاب ہوگیا۔ ایک طبیب کو جب اس بات کا پتہ چلا تو اسے بہت حیرت ہوئی۔ اس نے مریض سے پورا واقعہ دریافت کیا۔ واقعہ سننے کے بعد طبیب نے کہا ٹڈی کی تو یہ خاصیت نہیں ہے۔ تم مجھے ٹڈیاں بیچنے ولاے کا پتہ بتاؤ۔ طبیب ٹڈی والے تک پہنچا اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ ٹڈیاں کہاں سے پکڑی تھیں؟ ٹڈی والے نے جس مقام کا پتہ بتایا وہاں مازریوں کے پودے کثرت سے اُگے ہوئے تھے جو استسقاء کی دوا تھی۔ طبیب نے کہا کسی مریض کو یہ دوا ساڑھے تین گرام بھی دے دی جائے تو شدید اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے ذریعے علاج کرنا چونکہ خطرناک ہے۔ لہذا اطباء اسے نسخوں میں نہیں لکھتے۔ اس دوا کو ٹڈیوں نے چاٹا۔ ان کے پیٹ میں جانے کے بعد وہ پختہ ہوگئی۔ پھر جب ٹڈیوں کو پکایا گیا تو اتنے مراحل سے گزرنے کے بعد اس دوا کی قوت کم ہوگئی چنانچہ ان ٹڈیوں کے استعمال سے بیماری دور ہوگئی۔

ایک اور مشہور مثال یہ ہے کہ طبیب اسقلی بوس کے بیٹے افلون کے ہاتھ میں ورم حار تھا اور سخت تکلیف ہو رہی تھی۔ ایک دن افلون کے دل میں خیال آیا کہ ذرا باہر نکلنا چاہئے۔ چنانچہ وہ ایک نہر کے قریب گیا کہ جس کے کنارے پر ''حی العالم'' نامی پودے اُگے ہوئے تھے جنہیں ہندی میں سدا بہار کہتے ہیں۔ افلون نے ٹھنڈک کی خاطر اس پر ہاتھ رکھ دیا۔ اسے درد میں افاقہ محسوس ہوا۔ چنانچہ وہ کچھ دیر اس پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہا۔ دوسرے بھی اُس نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ اس کی تکلیف مکمل طور پر ختم ہوگئی۔

اس واقعے کو دیکھ کر لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اس پودے کی تاثیر میں ورم کو دور کرنا شامل ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ہی دوا سب سے پہلے لوگوں کے علم میں آئی۔ (۱۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

یہ بھی ممکن ہے کہ ابتدائی دور کے انسان نے غلطی سے کوئی خراب چیز کھالی ہوگی جس سے اُسے سخت بے چینی اور پیٹ میں درد محسوس ہوا ہوگا۔ اس کے ذہن میں اس مشکل سے چھٹکارے کی کوئی ترکیب نہ آرہی ہوگی۔ ابھی وہ اس مشکل میں ہی ہوگا کہ اچانک اسے الٹی آگئی ہوگی۔ پہلے تو وہ گھبرایا ہوگا پھر اس نے محسوس کیا ہوگا کہ الٹی آنے سے اسے سکون ہوگیا ہے تو اس نے آئندہ کے لئے یہ بات نوٹ کرلی۔

اسی طرح سے تیز دھوپ میں چلنے کے سبب سے اس کے سر میں درد ہوا ہوگا اور جب وہ سائے میں آکر بیٹھا ہوگا تو اسے سکون ملا ہوگا تو اس نے جان لیا کہ گرمی کا علاج ٹھنڈک سے ممکن ہے۔ اسی طرح کبھی اسے سردی سے زکام اور دیگر تکالیف ہوئی ہونگیں اور اس نے اتفاق سے کوئی گرم چیز کھالی ہوگی تو سمجھ میں آگیا ہوگا کہ ٹھنڈک کا علاج حرارت سے ہوسکتا ہے۔ اس طرح سے ابتدائی انسان نے سردی اور گرمی کے تدراک کے طریقے سیکھے۔ (۱۷)

۴۔ علم طب کا کچھ حصہ حیوانات کے مشاہدے سے بھی حاصل کیا گیا۔ اس کی مثال ابوبکر محمد بن زکریا رازی کی مشہور کتاب ''الخواص'' میں بیان کی گئی ہے۔

رازی لکھتے ہیں کہ ابابیل کے بچوں کو جب یرقان ہوتا ہے تو وہ گھونسلے کے اندر حجر یرقان لاکر رکھتی ہے۔ جس سے اس کے بچے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹا سا پتھر ہوتا ہے جس سے ابابیل خوب واقف ہوتی ہے۔ جب کوئی انسان اس پتھر کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو ابابیل کے بچوں پر زعفران کا رنگ کردیتا ہے جس سے ابابیل یہ سمجھتی ہے کہ اس کے بچوں کو یرقان ہوگیا ہے چنانچہ وہ حجرِ یرقان گھونسلے میں لاکر رکھتی ہے تو لوگ اسے اٹھالیتے ہیں اور پھر یرقان کے مریض کی گردن میں لٹکا دیتے ہیں جس سے مریض کی بیماری دور ہوجاتی ہے۔

طبیب جالینوس نے حقنہ (اینیما) کے متعلق اپنی کتاب میں اروڈوطس سے روایت بیان کی ہے کہ حقنے کا طریقہ ریس نامی ایک پرندے سے سیکھا گیا ہے۔

www.urdu channel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طبیب جالینوس کے مطابق یہ پرندہ بہت خوش خوراک ہوتا ہے اور جو کچھ بھی ملے کھالیتا ہے۔ اس طرح اس کے پیٹ میں اخلاط ردیہ جمع ہوتی رہتی ہیں۔ جب تکلیف بہت زیادہ بڑھتی ہے تو پانی کا رُخ کرتا ہے اور چونچ میں پانی بھر کر اپنی مقعد میں داخل کرتا ہے جس سے پانی کے ساتھ تمام اخلاط ردیہ بھی خارج ہو جاتی ہیں اور اس کا پیٹ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (۱۸)

قدماء نے بیان کیا ہے کہ فصد کھولنا انسان نے گینڈے سے سیکھا ہے کیونکہ وہ جس وقت فصد کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو دریا کے کنارے جا کر تیز نوکدار جھاڑیوں کو اپنے جسم میں پیوست کر دیتا ہے جس سے فالتو خون بہہ جاتا ہے۔

پٹی کرنا چاہ Spine نامی ایک تیز اُڑنے والے چھوٹے پرندے سے سیکھا گیا ہے وہ اپنے زخموں پر اپنے جسم کے پر چسپاں کر دیتا ہے۔

یہ بھی ایک عام مشاہدہ ہے کہ موسم سرما میں پوشیدہ رہنے کی وجہ سے سانپوں کی بینائی متاثر ہوتی ہے۔ موسم گرما میں جب وہ باہر نکلنا چاہتے ہیں تو سونف کے پودے پر اپنی آنکھیں رگڑتے ہیں جس سے ان کی بینائی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

سانپوں کے اس عمل کو دیکھ کر انسانوں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور سونف کا پانی سرمہ بنانے میں استعمال کرنے لگے جس سے بینائی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آنکھوں کی بہت سی تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ (۱۹)

۵۔ علم طب کا کچھ حصہ الہامی بھی رہا ہے۔

عام مشاہدے میں ہے کہ بلیاں موسمِ بہار میں گھانس کھاتی ہیں اور اگر گھانس نہ ملے تو جھاڑو کے تنکے کھالیتی ہیں۔ ظاہر ہے یہ ان کی غذا تو نہیں ہے۔ یہ صرف قدرت کی طرف سے صحت قائم رکھنے کا الہام ہے۔ گھاس یا تنکے کھانے کے بعد وہ قے کرتی ہیں جس سے پیٹ میں موجود رکی ہوئی اخلاط ردیہ خارج ہو جاتی

www.urdu channel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہیں۔ بلیاں یہ عمل اس وقت تک جاری رکھتی ہیں جب تک کہ انکا پیٹ تمام اخلاط سے مکمل طور پر صاف نہ ہو جائے۔ (۲۰)

اسی طرح جب وہ کسی زہریلے جانور کو نگل لیتی ہیں یا کوئی زہریلا جانور انہیں کاٹ لیتا ہے تو وہ تیل چاٹتی ہیں جس سے ان کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ (۲۱)

باز اپنے شکم میں جب درد محسوس کرتا ہے تو وہ ایک خاص قسم کی چڑیا کو جسے یونانی زبان میں زریفوس کہتے ہیں، مار کر اُس کی کلیجی نکال کر کھاتا ہے جس سے اُس کی مرضی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح جب حیوانات دفلی (کیز) کو کھا لیتے ہیں تو انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ پھر وہ ایک بوٹی جو دفلی کا تریاق ہے، اسے چر لیتے ہیں تو ان کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

حکیم دیسقوریدس اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جنگلی بکروں کے جسم میں شکاریوں کے تیر پیوست ہو جاتے ہیں تو وہ مشکطرا میج (پودینے کی ایک قسم) کے پودے کو چرنے لگتے ہیں۔ اس کے اثر سے تیر گر جاتے ہیں اور انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اسی طرح جب کتوں کے شکم میں کیڑے پڑ جاتے ہیں تو وہ بالیاں کھا کر قے کرتے ہیں۔

بیل مشابہ گھانسوں میں فرق باسانی محسوس کر لیتا ہے اور صرف وہی گھاس چرتا ہے جو اس کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔

اس قسم کی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں جن سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ حیوانات کو قدرت کی جانب سے براہِ راست ہدایات دی جاتی ہیں۔ جب ناسمجھ حیوانوں کو صحت سے متعلق اس قدر الہامات ہوتے ہیں تو حضرت انسان جو کہ عاقل اور فہم و ادراک کا حامل ہے اور جسے اشرف المخلوق کہا گیا ہے اس سے کہیں زیادہ راہنمائی کا مستحق ہے۔ طب کو الہامی تسلیم کرنے کے لئے یہ مشاہدات بڑا وزن رکھتے ہیں۔

الغرض الہامات، تجربات اور اتفاقی حوادثات سے اس فن کا زیادہ تر حصہ وجود میں آیا۔ پھر جوں جوں قدم آگے بڑھتے گئے۔ مشاہدات اور قیاسات سے بھی مدد ملتی چلی گئی اس کے ساتھ ہی قدرت کی راہ نمائی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شامل حال رہی۔اس طرح متعدد ذرائع سے کلی اور جزئی طور پر معلومات کا ذخیرہ بڑھتا چلا گیا پھر ان اجزاء پر غور وغوص کیا گیا۔ان کے اسباب دریافت ہوئے اور یوں اس فن کے قوانین سے آگہی ہوتی چلی گئی جن کو بنیاد بنا کر تعلیم کا آغاز کیا گیا۔

فن کی ابتداء کہاں کس جگہ یا کس خاص قوم میں ہوئی اس کی کوئی اہمیت نہیں اعتبار صرف اکثریت و اقلیت اور معالجات کے تنوع کا ہے۔یہ ہی وجہ ہے کہ معالجاتی ادویات کی تراکیب کے لئے ہر قوم کی الگ الگ اصطلاحات ہیں۔

فن طب کے انتساب میں اختلاف کی وجہ صرف یہ ہے کہ جس قوم میں کوئی جدت دیکھی تو اسے اُس قوم کی جانب منسوب کر دیا گیا۔یہ بھی ممکن ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں یا کسی قوم میں فن طب رہا ہو مگر آسمانی یا ارضی آفات مثلاً طوفان، زلزلہ، طاعون، قحط یا جنگ وغیرہ کے باعث وہ قوم تباہ ہوگئی ہو۔مرور زمانہ کی وجہ سے لوگ پچھلوں کو بھول گئے ہوں اور اس فن کو اس نئی قوم سے منسوب کر دیا گیا ہو۔یہ قیاس آرائی تواتر سے ثابت ہے۔بالخصوص جالینوس نے یہ حکایت لکھی ہے کہ بقراط نے جب فن کو برباد ہوتے دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ آل اسقلی بوس سے جن میں بقراط خود بھی شامل تھا، فن کے نقوش مٹنے لگے ہیں تو اس نے اس کا تدراک اس طرح کیا کہ اس کی اشاعت غیر لوگوں میں شروع کر دی اور ساتھ ہی اس فن کو کتابوں میں محفوظ کر دیا۔یہ ہی وجہ ہے کہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ بقراط فن طب کا بانی ہے اور اسی نے سب سے پہلے اسے مدوّن کیا۔ (۲۲)

کافی فکر و تلاش اور تحقیق کے بعد محققین اس نتیجے پر پہنچے کہ حکمت اس نبوت کا دوسرا نام ہے جو حضرت ادریس علیہ السلام کو عطا کی گئی اور جن اطباء کو محققین نے ابتدائی اطباء قرار دیا ہے وہ یا تو ادریس علیہ السلام کے شاگرد ہیں یا ان کے شاگردوں کے شاگرد تھے۔ (۲۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بانی طب

حضرت ادریس علیہ السلام

نام ونسب:

آپ کا لقب ہرمس اول ہے جس کے معنی ہیں عطارد۔عبران زبان میں آپ کو اخنوخ کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں آپ کا نام ادریس ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم میں اسی نام سے یاد فرمایا ہے۔

سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے۔

ادریس بن یارد بن بہلائل بن قیقان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام۔اس طرح پانچویں پشت میں آپ کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے ملتا ہے۔

پیدائش:

آپ کی جائے پیدائش مختلف فیہ ہے۔قدماء کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ آپ بابل میں پیدا ہوئے۔ صاحب عیون الانباء نے آپ کی جائے پیدائش مصر کے ایک شہر منف میں لکھی ہے۔ (۲۴)

حلیہ:

آپ کا قد اونچا اور پیشانی چوڑی تھی۔ بہت خوبصورت چہرہ اور گھنی داڑھی تھی۔خدوخال بہت دلکش تھے۔سینہ اور کندھے چوڑے تھے۔جسم پر گوشت کم تھا۔سرمگیں آنکھیں تھیں۔

عادات:

سنجیدہ مزاج تھے۔زیادہ تر خاموش رہتے۔نظریں جھکا کر چلتے۔دورانِ گفتگو اکثر انگشت سبابہ کو حرکت دیتے تھے۔ (۲۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علم وفضل:

جب حضرت ادریس علیہ السلام کو نبوت دی گئی تو انہوں نے لوگوں کو اللہ کے پیغام کی طرف دعوت دی۔ چند ایک نے تو ان کے حکم پر سر جھکا دیا مگر اکثریت نے ماننے سے انکار کر دیا اور باغی ہو گئے۔ ان حالات میں آپ نے اپنا وطن چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور اور اپنے متبعین کو بھی ساتھ چلنے کا حکم دیا اور اس خطے میں جا پہنچے جو بعد میں بابلیوں کے نام سے مشہور ہوا۔ اس خطے کے درمیان میں دریائے نیل بہہ رہا تھا اور یہ سرسبز وادی غیر آباد تھی۔ آپ دریائے نیل کے کنارے اترے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ آپ نے اپنی جماعت کا نام بابلیون رکھ دیا۔

مصر میں حضرت ادریس علیہ السلام نیکی کی تبلیغ کرتے، برائی سے روکتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف دعوت دیا کرتے تھے۔ ان دنوں دنیا میں صرف 72 زبانیں بولی جاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ تمام زبانیں سکھا دی تھیں تا کہ ہر قوم کو اس کی اپنی زبان میں درسِ ہدایت دے سکیں۔

آپ حکمت و ہیئت کے بانی تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ نے آسمان کے تمام راز کھول دیئے تھے۔ مثلاً آسمان کی ساخت کس مادے سے ہوئی۔ ستارے کیسے وجود میں آئے۔ ماہ وسال کا تعین کیوں کر کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ اگر حضرت ادریس علیہ السلام کو الہاماً یہ علوم نہ سکھائے جاتے تو دنیا محض اپنی کوششوں سے انہیں حاصل نہ کر سکتی تھی۔ (۲۶)

حضرت ادریس علیہ السلام نے ہر ملک وقوم کی ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے ان کے لئے قوانین وضع کئے۔ تمام زمین کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصے کا ایک امیر تجویز کیا جس کا فرض تھا کہ عوام کو شریعت کے تابع بنائے۔ علم طب کے اختراع کا اعزاز آپ کو حاصل ہے۔ آپ اس علم کے بانی ہیں۔ آپ سب سے پہلے منجم بھی ہیں۔ طوفانِ نوح کی خبر سب سے پہلے آپ نے دی تھی۔

آپ نے اپنی سکونت کے لئے مصر کی سطح مرتفع کو پسند کیا اور وہاں شاندار معابد بنوائے نیز ایسے نقاش خانے بھی تعمیر کروائے جن میں تمام صنعتوں کو بصورت تصویر واضح کیا گیا تھا اور تمام آلات صنعت وحرفت کی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تصاویر بنوادی تھیں تا کہ طوفانِ نوح سے یہ علوم مٹ نہ جائیں۔

حضرت ادریس علیہ السلام پہلے انسان تھے جنہوں نے لوگوں کو کتابوں کے ذریعے علم سکھایا۔ آپ پر 30 الہامی کتب نازل ہوئی تھیں۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ ہی وہ سب سے پہلے انسان تھے جنہوں نے کپڑے کو لباس کی شکل دے کر استعمال کیا۔ (۲۷)

وفات:

آپ کی جائے پیدائش کی طرح عرصہ حیات میں بھی اختلاف ہے۔ صاحب ''تاریخ الحکماء'' جمال الدین ابی حسن علی بن یوسف قطفی کے مطابق آپ نے 82 سال کی عمر پائی۔ صاحب ''عیون الانباء فی طبقات الاطباء'' ابن ابی اصیبعہ روایت کرتے ہیں صاحب ''مختار الحکم ومحاسن الکلم'' ابوالوفاء المبشر بن فاتک سے کہ حضرت ادریس علیہ السلام 82 یا 385 سال تک حیات رہے۔

آپ کی موت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ محققین کا کہنا ہے کہ آپ کی موت طبعی ہوئی تھی اور کچھ کا کہنا ہے کہ آپ زندہ آسمان کی طرف اُٹھا لیئے گئے تھے۔ مصر میں آپ کا جسمانی ارتفاع یا وفات ہوئی تھی۔ (۲۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تعداد ہرامسہ

۲

اندلس کے مشہور طبیب ابی داؤد سلیمان بن الاندلسی المعروف بہ ابن جلجل نے اپنی کتاب ''تاریخ الحکماء'' اور ابو معشر بلخی منجم نے اپنی کتاب ''الوف'' میں بیان کیا ہے کہ ہرامسہ کل تین تھے۔ ہرمس قیصر و کسریٰ کی طرح کا ایک لقب ہے۔ (۲۹)

۱۔ ہرمس اول: حضرت ادریس علیہ السلام

۲۔ ہرمس دوم: آپ اہلِ بابل میں سے تھے۔ آپ نے کلدانیوں کے شہر بابل میں سکونت اختیار کی۔ آپ کا زمانہ طوفان نوح کے بعد ''بربالی'' کا ہے جس نے نمرود بن کوش کے بعد شہر بابل کی سب سے پہلے تعمیر کی۔ آپ علم طب، فلسفے اور علم الاعداد کے ماہر تھے۔ آپ کا شاگرد فیثا غورث تھا۔ طوفانِ نوح کے بعد بابل میں علم طب، فلسفہ اور علم عدد کے آثار مٹ گئے۔ آپ نے ان کی تجدید فرمائی۔

کلدانیوں کا یہ شہر مشرقی فلاسفہ کا مسکن رہا ہے۔ یہیں کے فلاسفہ نے سب سے پہلے تعریفات کا تعین کیا اور قوانین مرتب کیے۔

۳۔ ہرمس سوم: ان کا زمانہ بھی طوفانِ نوح کے بعد کا ہے۔ یہ مصر میں سکونت پذیر رہے۔ انہی کی تصنیف ''الحیوان ذوات السموم'' ہے۔ یہ ایک فلسفی طبیب تھے۔ مہلک ادویہ کے مزاج اور موذی حیوانات کا علم رکھتے تھے۔ ملک میں بکثرت سیاحت کرتے تھے۔ شہروں کی تنصیب، ان کے طبائع اور اہلیاں شہر کے مزاجوں سے واقفت تھے۔ فن کیمیا پر ان کا عمدہ مقالہ ہے جس میں اُنہوں نے بکثرت صنعتوں مثلاً شیشہ، موتی غطاریعنی لیس دار سبز خالص مٹی جس میں باریک ذرات ہوتے ہیں اور اسے برتن بنائے جاتے ہیں، پر بحث کی ہے۔ (۳۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصل سوم

مروجہ طریقہ ہائے علاج

طبِ عربی

طبِ عربی تمدن عرب میں تکمیل پانے والا وہ طریقۂ علاج ہے جس کا ظہور یونان میں ہوا۔ یورپ کے مؤرخین اسے طبِ عربی کہتے ہیں لیکن مسلمان اسے اب تک بہ نظرِ امتنان طب یونانی کے نام سے یاد کر کے اس کے منبع اور سرچشمے کا اعتراف کرتے ہیں۔ یونان کی سائنس اور دیگر تمام علوم کی طرح طب کی اصل بھی قدیم علم ودانش تک پہنچتی ہے۔

طب عربی میں ہر فرد کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کا اپنا ایک بے نظیر خلطی توازن اور اس کی ساخت ہے جس پر اس کی صحت کا دارومدار ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی سے صحت میں فرق آجاتا ہے۔ خلطی ساخت میں اختلال کو روکنے کے لئے قوت بھی تسلیم کی گئی ہے جسے قوت مدبرۂ بدن کہتے ہیں۔ یہ قوت کسی شخص کے خلطی اختلال کو اس کی جسمانی حالت کی حدود کے مطابق دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ دورِ حاضر میں اسے قوتِ مدافعت کا نام دیا گیا ہے۔

عربی طریقہ علاج میں اسی قوت پر اعتماد کیا جاتا ہے اور ہر طبیب کا مقصد اسی قوت کو تقویت پہنچانا ہوتا ہے نہ کہ اس کے فعل کو معطل کرنا یا اس کا بدل پیدا کرنا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ادویہ کے استعمال سے جسمانی نظام اپنی مخفی قوت کے زور سے نہ صرف موجودہ اختلال پر قابو پالیتا ہے بلکہ اس میں آئندہ اختلال کو رفع کرنے کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے۔ دوسرے متبادل طریقے صرف اس وقت استعمال کئے جاتے ہیں کہ جب زندگی سخت خطرے میں پڑ گئی ہو۔ (۳۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بنیادی اصول:

۱۔ ارکان ۲۔ امزجہ ۳۔ اخلاط ۴۔ اعضاء

۵۔ ارواح ۶۔ قویٰ ۷۔ افعال

۱۔ ارکان:

ارکان یا عناصر چند ایسے مفرد اجزاء ہیں جن سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی ابتدائی ترکیب ہوتی ہے۔ یہ ارکان تعداد میں چار ہیں۔

ہوا ۔ پانی ۔ آگ ۔ مٹی

۲۔ مزاج:

جب عناصر ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کے چھوٹے چھوٹے اجزاء ایک دوسرے کی قوتوں کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عناصر کے ذرات کی اسی کشمکش کو فعل وانفعال یا تفاعل وتقابل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب یہ کشمکش ختم ہوتی ہے تو ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کو مزاج کہتے ہیں۔

۳۔ اخلاط:

جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ پہلے معدے اور آنتوں میں پہنچ کر ہضم ہوتی ہے اور پھر سفید اور گاڑھی ہو کر باریک رگوں کے ذریعے جذب ہو کر جگر میں پہنچتی ہے اور وہاں سے جگر کے عمل سے پھر ہضم ہو کر مختلف حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ انہی کو اخلاط کہتے ہیں۔ اخلاط چار ہوتی ہیں۔

پہلی خلط خون ہے جو تمام اخلاط سے افضل اور برتر ہے۔ اس کا مزاج گرم دتر ہے۔ بدن کی غذا بننا اور اس کی پرورش کرنا اس کا فعل ہے۔ دوسری خلط بلغم ہے جس کا مزاج سرد تر ہے۔

تیسری خلط صفرا ہے اس کا مزاج گرم وخشک ہے۔ یہ خون کو لطیف بنا کر باریک باریک رگوں سے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

گزرنے کے قابل بناتا ہے۔ چوتھی خلط سودا ہے۔ اس کا مزاج سرد اور خشک ہے۔ یہ خون کو گاڑھا اور سخت بناتا ہے۔

۴۔ **اعضاء:**

طبی اصطلاح میں اعضاء ان اجسام کثیفہ اور غلیظہ کو کہتے ہیں جو اخلاط کے اولین مزاج سے بنتے ہیں۔ ترکیب کے لحاظ سے یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اعضائے مفردہ اور اعضائے مرکبہ۔

اعضائے مفردہ:۔ ان کے کسی ٹکڑے کا وہی نام ہوتا ہے جو پورے عضو کا ہوتا ہے۔ اس طرح دونوں کی تعریف ایک ہی ہوتی ہے۔ مثلاً ہڈی کا ٹکڑا بھی ہڈی کہلاتا ہے۔

اعضائے مرکبہ:۔ وہ اعضاء جن کے جز محسوس کا نام اور تعریف وہی نہ ہو جو کل کی ہوتی ہے۔ مثلاً عضلہ، آنکھ، چہرہ اور سر وغیرہ۔

۵۔ **ارواح:**

طبی اصطلاح میں روح اس لطیف بخاری جسم کو کہتے ہیں جو عمدہ اخلاط کے لطیف حصے سے جب وہ دل کے بائیں بطن میں پہنچتا ہے، اس طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح اخلاط کے کثیف حصے سے اعضاء بنتے ہیں۔ جس طرح جگر اخلاط کثیفہ کی پیدائش کا مقام ہے اسی طرح قلب روح کی پیدائش کا مقام ہے۔ ارواح قوتوں کی وساطت سے مختلف حصص جسم میں پہنچ کر صدور افعال کا باعث ہوتی ہیں۔

۶۔ **قویٰ:**

یہ تین حصوں میں منقسم ہیں۔

ا۔ قویٰ طبعی:۔ ان میں سے بعض قوتیں شخصی زندگی کی بقا کے لئے زندگی میں تغیر و تصرف کرتی ہیں۔

www.urdu-channel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

قویٰ کی دوسری قسم نفسانی ہے جس سے بدن کو حس و حرکت حاصل ہوتی ہے اور اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ انسان مضر چیزوں سے بچ سکے اور نفع بخش چیزوں کے قریب ہو سکے۔

قویٰ کی تیسری قسم قویٰ حیوانی ہے۔ یہ جسم کے تمام حصوں میں پائی جاتی ہے اور اعضاء کو قوت نفسانی کے قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اس سے جسم میں زندگی حاصل ہوتی ہے۔ روحِ حیوانی اس کی حامل اور حرارت غریزی اس کا آلہ ہے۔

۷۔ افعال:

طبی اصطلاح میں اس سے مراد وہ عمل ہے جو قوت سے صادر ہو۔ افعال یا تو مفرد ہوتے ہیں جو ایک ہی قوت سے صادر ہوں جیسے رفع وغیرہ اور یا مرکب ہوتے ہیں جو ایک سے زیادہ قوتوں سے صادر ہوں جیسے نگلنا، چلنا اور پھرنا وغیرہ۔ (۳۲)

اسبابِ امراض:

جسم میں موجود اخلاط اربعہ کا عدم تناسب اور اعضاء کے افعال میں خلل کو مرض کہا جاتا ہے۔ مرض کے مفہوم میں وہ سب شامل ہے جو تکلیف کا باعث ہو۔

مرضی مادہ یعنی اخلاط کا ایسا آمیزہ جو کیفیت اور کمیت میں متغیر ہوتا ہے، پیدا ہو جاتا ہے اور جس سے مرض کا تعین ہوتا ہے۔ اس کی رفتار کے تین درجے ہوتے ہیں۔ ابتداء، عروج اور انتہا۔ اس لئے کہ یہ بعض مقامات میں جمع ہو کر مقامی مرض یا سارے جسم میں سرائیت کر کے عمومی مرض بنتے ہیں۔

طریقۂ علاج:

طب عربی میں دوائی علاج کے لئے جن امور پر غور کیا جاتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۔ دوا کا مزاج گرم یا سرد، خشک یا تر ہے۔

۲۔ دوا کی کمیت اس کے وزن اور قوت کے لحاظ سے کیا ہے۔

۳۔ دوا کے استعمال کا وقت کیا ہونا چاہئے۔

دوا کا انتخاب مرض کی نوعیت اور ہیئت کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔ مناسب دوا وہ ہے کہ جس کی نوعیت اور خاصہ برعکس ہو یعنی جو نوعیت اور خاصۂ مرض کی ضد ہو۔ (علاج بالضد)

دوائیں جڑی بوٹیوں کی شکل میں استعمال کی جاتی ہیں اور ان کے طبعی، ابتدائی، نوعی یا حکمی خواص مدنظر رکھے جاتے ہیں۔ ابتدائی خصائص اور صفات کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک دوا اولاً یا ثانیاً گرم، سرد، خشک یا تر ہے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ یہ دوا اندرونی حرارت یا استحالے کے عمل سے متاثر ہونے کے بعد اس سے نسبتاً زیادہ یا کم درجے کی حرارت یا برودت پیدا کر دیتی ہے جس قدر جسم میں پہلے سے موجود تھی۔

طبِ عربی کے نظام میں شفا حاصل کرنے کی غرض سے مخصوص مزاج کے لحاظ سے صحیح دوا کا استعمال ہی کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ استعمالِ دوا کا وقت، دوا کی خوراک کی مقدار اور دوا کی قوت وغیرہ ایسے جزیات ہیں کہ جن کو احتیاط کے ساتھ ترتیب دیا جاتا ہے۔

طب میں درجۂ اول وہ دوا ہے جو معمولی خوراکوں میں انسانی جسم پر کوئی قابل لحاظ اثر پیدا نہ کرے۔ جبکہ درجہ چہارم کی دوا سمیت کی حد تک پہونچ جاتی ہے۔ لہذا طبیب یا معالج کو ادویہ کی مقدار کو مقرر کرنے میں مریض کی عمر، جنس، طاقت، جسمانی وزن، دماغی یا نفسیاتی حالت، احشاء اور اخلاط کی کیفیت، ہضم کی قوت مرض کی نوعیت کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے۔ دواسازی کی صنعت میں بھی خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ادویہ کے پودے سال کے مناسب وقت میں مناسب قسم کی زمین میں، مناسب آب و ہوا اور مناسب ماحول و حالات میں بوئے جائیں۔ انہیں ٹھیک وقت پر جمع کیا جائے اور حاصل کردہ پودوں کا ذخیرہ مناسب طریقے سے محفوظ رکھا جائے۔ پھر دوا کا خس و خاشاک سے پاک ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ (۳۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

آیورویدک

وجہ تسمیہ:

زندگی یا عمر کا علم جس ذریعے سے حاصل ہوا سے آیورویدکہتے ہیں۔

آیورویدک اور طبِ یونانی دونوں طریقۂ علاج میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔معمولی سے فرق کے ساتھ آیورویدک میں بھی عناصر، اخلاط اور مزاج کا تصور پایا جاتا ہے۔

بنیادی اصول:

پنج مہابھوت:

آیورویدک میں مہابھوت یعنی عناصر پانچ ہیں:

۱۔ آکاش (فضا) ۲۔ وایو (ہوا)

۳۔ تیجا (آگ) ۴۔ جل (پانی)

۵۔ پرتھوی (مٹی) (۳۴)

ارکان:

آیورویدک میں سات ارکان کا تصور ملتا ہے

۱۔ رس یعنی کیلوس ۲۔ رکت یعنی خون

۳۔ میدیعنی چربی ۴۔ ہاڑیعنی ہڈی

۵۔ منجہ یعنی مغز ۶۔ ماس یعنی گوشت

۷۔ شنکر یعنی دھات یا مٹی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ان ارکان کی تفصیل یہ ہے کہ غذا کھانے کے چار پہر دو گھڑی گزرنے کے بعد رس یعنی کیلوس بنتا ہے۔ پھر خون کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس کے بعد چار پہر دو گھڑی کے بعد لحم پیدا ہوتا ہے۔ اتنی ہی دیر کے بعد چربی اور اسی قدر عرصے کے بعد چربی سے استخوان پھر استخوان سے مغز اور مغز سے منی پیدا ہوتی ہے۔ (۳۵)

نظریہ تری دوش:

تری دوش اور مالا مندرجہ ذیل ہیں:

واتا یعنی سودا ۔ پتا یعنی صفراء ۔ کفا یعنی بلغم

یہ جاندار جسم کے اجزاء ہوتے ہیں۔ پنج بھوت پر جان کے عمل سے جان کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور جان نکل جانے پر پنج بھوت کی شکل میں باقی رہ جاتے ہیں۔

جب تک یہ خالص، طبعی حالت اور توازن میں رہتے ہیں اور وظائف زندگی ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں تو یہ دھاتو کہلاتے ہیں۔ یہ ہی دھاتو جسم انسانی کی تکمیل، قیام، بے ترتیب اور بربادی کے علتی اجزاء ہوتے ہیں۔ جب یہ غیر خالص، غیر طبعی حالت اور غیر متوازن حالت اختیار کرتے ہیں تو وظائف زندگی میں خلل پڑتا ہے اور مرضی کیفیت پیدا ہو جاتے ہے۔ تب یہ دوش کہلاتے ہیں۔

جب ان میں تغیر ہو جاتا ہے اور وہ جسم انسانی میں رہنے کے قابل نہیں رہتے اور جسم ان کو خارج کر دیتا ہے تب وہ مالا کہلاتے ہیں۔

واتا کا تعلق ان تمام جسمانی اور دماغی افعال سے ہے جن میں حرکت پائی جاتی ہے۔ مثلاً شوق، یکسوئی اور توجہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ عمل تنفس، گردش اور ہر قسم کے خود اختیاری افعال اور اخراج وغیرہ۔ ان میں بہت سے افعال نظام اعصاب سے تعلق رکھتے ہیں۔

پتا کا تعلق ان دماغی اور جسمانی افعال سے ہے جو توازن قائم رکھتے یا استحالہ کرتے ہیں۔ جیسے دماغی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

افعال میں ذہانت، سمجھ اور وضاحت وغیرہ اور جسمانی افعال میں ہضم، غذا کا جزو بدن بننا، حرارت پیدا ہونا وغیرہ یعنی تغذیہ سے متعلق جس میں غدودی اور افرازی ساختیں بھی شامل ہیں۔

کفا کا تعلق ان دماغی و جسمانی افعال سے ہے جو تحفظ اور استحکام کا کام کرتے ہیں۔ مثلاً دماغی اعتبار سے ہمت اور بردباری وغیرہ اور جسمانی اعتبار سے طاقت اور آدمی کی کی کاٹھی بڑھوتی یعنی جسم کی ساخت کے اجزاء کو سالم اور مستحکم ڈھانچے کی حیثیت دینا۔ جوڑوں کی آسانی سے کام کرنے کی صلاحیت کو قائم رکھنا وغیرہ۔ (۳۶)

اسبابِ امراض:

ان تینوں دوشوں کے صحیح امتزاج سے صحت قائم رہتی ہے اور ان کے خلل سے مرض واقع ہوتا ہے۔

وات کا زور بڑھاپے میں، پت کا درمیان عمر میں اور کف کا بچپن میں ہوتا ہے ایسا دن کے حصوں میں بھی ہوتا ہے۔ شام کے وقت وات کا، دوپہر کے وقت پت کا اور صبح کے وقت کف کا زور ہوتا ہے۔

اقسام علاج:

آیورو وید ہر دور یعنی زمانہ ماضی، حال اور مستقبل کے لئے علاج کے ممکنہ طریقے یعنی چکتسا کی ترتیب حسبِ ذیل بیان کرتا ہے۔ علاج کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ علاج بالضد۔ وپاریتھا چکتسا

۲۔ علاج بالمثل۔ تھدارتھا کاری چکتسا

ان میں سے ہر ایک کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ وپاریتھا چکتسا علاج بالضد کی اقسام:

۱۔ علاج بالتدبیر بذریعہ دوا، غذا، اعمال زندگانی جو اس نوع کے ہوں جو اسباب مرض کے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مخالف ہوں اور اس طرح اس کو دفعہ کریں۔

۲۔ علاج بالتدبیر جو اس نوع کا ہو جو مرض کا مخالف ہو یعنی اسباب کے مخالف ہو اور اس کو اس طرح ختم کر سکتا ہو۔

۳۔ علاج بالتدبیر جو اس نوع کا ہو جو سبب اور مرض دونوں کا مخالف ہو اور دونوں کو دور کرے۔

بعض حالات میں نتیجہ یعنی مرض پیدا کرنے کے بعد سبب مفقود ہو جاتا ہے اور بعض حالات میں باقی رہتا ہے جس سے مرض مستقل یا عود کرنے والا ہو جاتا ہے۔ پہلی صورت میں صرف مرض کا علاج کیا جاتا ہے اور دوسری صورت میں مرض اور سبب دونوں کا۔ بعض حالات میں صرف سبب کا ہی علاج کافی ہوتا ہے۔

۲۔ تھداتھکاری چکستان یعنی علاج بالمثل کی اقسام

۱۔ علاج بالتدبیر یعنی جو تدبیریں اس نوع کی ہوں جو سبب کے مشابہہ ہوں اور اس کو دور کریں۔

۲۔ علاج بالتدبیر یعنی تدبیریں جو اس نوع کی ہوں جو مرض کے مشابہہ ہوں اور اس کو دور کریں۔

۳۔ علاج بالتدبیر یعنی تدبریں اس نوع کی ہوں جو سبب اور مرض دونوں کے مشابہہ ہوں اور اس کو دور کریں۔

طریقۂ علاج:

مرض کا علاج ایسی چیزوں سے کیا جائے کہ جن کی خاصیت بدن کے اندر پیدا شدہ دوشوں کی مخالف

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہو۔ایسی چیزوں کے استعمال سے دوشوں کو اپنی طبعی حالت پر لا کر مرض کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کیونکہ دوشوں کا طبعی توازن بنیاد صحت ہے۔

علاج کی بنا درست تشخیص اور پیش بینی نتیجہ مرض پر ہونی چاہیئے۔ درست تشخیص تری دوش نظریے کے مطابق اول ضروری ہے۔اس کے بعد یہ معلوم کرنا کہ اندرونی سبب کا علاج کرنا ہے یا مرض کا اور یہ کہ مرض آسانی سے علاج پذیر ہے یا مشکل سے یا لاعلاج ہے۔آخری صورت میں یا تو علاج کیا نہیں جاتا یا صرف برداشت مرض کے لئے کیا جاتا ہے۔ (۳۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہومیوپیتھی: HOMOEOPATHY

اس طریقہ علاج کے بانی جرمن ڈاکٹر ہنی مین Dr. Hanamann ہیں۔ انہوں نے 1794ء میں دنیا کے سامنے ایک مضمون کے ذریعے ہومیو پیتھک فلسفے کو پیش کیا۔ ہومیو پیتھک طریقہ علاج ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

بنیادی اصول:

۱۔ علاج بالمثل:

یہ ہومیوپیتھی کا پہلا اصول ہے یعنی مریض کو اس کی علامات کے بالمثل دوا دے کر شفایاب کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ ادویات جو حالت صحت میں کسی فرد کو دی جائیں تو اس میں وہی علامات پیدا کریں جو اس وقت مریض میں موجود ہیں۔ مثلاً اگر کسی صحت مند فرد کو سنکونا China دی جائے تو اس میں لرزے کے بخار کی علامات پیدا ہو جائیں گی لیکن یہ ہی دوا کم مقدار میں تقلیل شدہ حالت میں لرزے کے مریض کو دی جائیں تو مرض کی کیفیت ختم ہو جائے گی اور مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

۲۔ قوتِ حیات:

ہومیو پیتھک نظریات میں Vital Force کا نظریہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ قوتِ حیات کے بغیر مادی جسم نہ تو کسی قسم کے محسوسات کے قابل ہوتا ہے اور نہ افعال کے ارتکاب کے قابل ہوتا ہے۔ جب تک یہ قوت درست حالت میں رہتی ہے، انسانی جسم صحت مند رہتا ہے اور اگر قوتِ حیات کسی وجہ سے غیر متوازن ہو جائے تو انسانی جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ جب کہ قوتِ حیات کا یہ اختلال بالمثل دوا دے کر متوازن کر دیا جاتا ہے تو مریض صحت مند ہو جاتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۳۔ قلیل دوا:

ہومیو پیتھک فلاسفی میں تقلیل ادویہ ایک بنیادی اصول ہے جس کے مطابق دوا کی جتنی قلیل مقدار استعمال کی جائے گی اس کی اثر پذیری اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے اور دوا مریض کی قوت حیات پر جلد اثر انداز ہو کر اسے متوازن کر دیتی ہے۔

۴۔ آزمائش:

ہومیو پیتھک فلسفے کی رو سے ضروری ہے کہ ادویات کی آزمائش صحت مند انسانوں پر کی جائے۔ اگر کسی دوا کو انسان پر آزما کر علامات حاصل کر لی گئی ہیں تو اسے آزمودہ دوا کہا جاتا ہے۔

۵۔ انفرادیت:

ہومیو پیتھی کا ایک اہم اصول انفرادیت بھی ہے۔ دنیا کا ہر انسان مزاج اور علامات کے لحاظ سے دوسرے انسانوں سے مختلف ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی دو مریض خواہ وہ ہی مرض میں مبتلا کیوں نہ ہوں، ان کی دوا ایک جیسی نہیں ہوگی بلکہ ان کی علامات کے مجموعے پر ان کی دوا منتخب کی جائے گی۔ یہ انفرادیت۔ اس لئے ہے کہ ہومیو پیتھک طریقۂ علاج میں مرض کے نام پر دوا نہیں دی جاتی بلکہ مریض کی علامات کی بناء پر دوا کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

۶۔ مفرد دوا:

اس طریقۂ علاج میں ایک وقت میں ایک ہی دوا استعمال کی جاتی ہے۔ اگر مرکب دوائیں استعمال کی جائیں تو علامات گڈ مڈ ہو جاتی ہیں۔ ایک دوا دوسری دوا کے اثرات زائل کر سکتی ہے اور مریض فائدے کے بجائے نقصان اٹھا سکتا ہے۔

www.urdutechannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۷۔ شفا کی تصدیق:

بالمثل دوا کے استعمال کے بعد جب علامات ڈاکٹر ہیرنگ کے قانون شفا کے مطابق اوپر سے نیچے کی طرف غائب ہونا شروع ہو جائیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مریض کامل شفا کی طرف گامزن ہے۔ (۳۸)

اسباب امراض:

ہومیو پیتھک طریقۂ علاج میں بیماری کے بنیادی طور پر تین اسباب بیان کئے گئے ہیں:

جذباتی محرکات ۔ بیرونی محرکات ۔ عفونتی محرکات

جذباتی محرکات:

ان کا تعلق انسان کے جذبات یا نفس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ اسباب حاد امراض کا سبب بنتے ہیں اور بہت شدت کے ساتھ سامنے آتے ہیں اور اچانک ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے بہت زیادہ خوشی، غم، جسمانی چوٹ، مختلف قسم کے زہر یا کیمیائی مرکبات وغیرہ۔

بیرونی محرکات:

یہ وہ حالات اور اسباب ہیں جن میں فرد رہتا ہے یعنی اس کے اردگرد کا ماحول اور پیشہ بھی صحت یا بیماری کا سبب بنتا ہے۔ مثلاً تنگ و تاریک مکان میں رہنے والا، کپڑے یا روئی کی مل میں کام کرنے والا دمے کے مرض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

عفونتی محرکات:

سورا ۔ سفلس ۔ سائیکوسس

یہ تین عفونتیں ہیں جو امراض کا سبب بنتی ہیں۔ ان عفونتوں میں سے کسی ایک یا دو یا تینوں میازم کی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

موجودگی سے ہونے والے امراض مزمن امراض کہلاتے ہیں۔ یہ مزمن بیماریاں ایک لمبے عرصے تک نظر نہیں آتیں لیکن بعد کے سالوں میں جب حالات کی تبدیلیوں سے صحت کمزور ہو جاتی ہے تو ان عفونتوں کی موجودگی کا پتا چلتا ہے۔ (۳۹)

عمل تقلیل ادویہ:

تقلیل ادویہ سے مراد ادویات کو مربوط کرنا یا ان کی شفا بخشی کی طاقت کو بڑھانا ہے۔

عملِ تقلیل کے لئے کئی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ادویاتی مادے کو توڑنے کے لئے کسی ایسے مائع یا خشک چیز کی ضرورت ہوتی ہے جس کی خود کوئی ادویاتی تاثیر نہ ہو، ہر قسم کی بو اور رنگ سے مبرّا ہو اور جو اس ادویاتی مادے میں حل ہونے کے قابل ہو۔ اس مائع یا خشک چیز کو جس کے ذریعے تقلیل در تقلیل کا عمل وقوع پذیر ہو اسے وہیکل Vahicle کہتے ہیں۔ تمام ادویات خشک یا مائع وہیکل میں استعمال نہیں ہوتیں بلکہ جو دوا مائع میں حل ہونے کے قابل ہو اور اس کی خاصیت متاثر نہ ہوتی ہو، اسے مائع میں تقلیل کیا جاتا ہے اور جو دوا خشک ہو تو اسکی آمیزش خشک وہیکل میں کی جاتی ہے۔

خشک اور مائع وہیکل مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ **مائع وہیکل:**

آبِ مقطر Distilled Water ۔ الکوحل Alcohol

گلیسرین Glycerine

۲۔ **خشک وہیکل:**

شوگر آف ملک Sugar of Milk ۔ گلوبیولز Globules

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پوٹنسی کی درجہ بندی:

ماہرین نے ادویات کی طاقتوں کی درجہ بندی کی ہے۔ اگر چہ اس میں کچھ اختلاف ہے عام طور پر استعمال ہونے والی ادویات کی درجہ بندی مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ **نچلی طاقتیں:** M - T - 1x - 3x - 6x - 12x

۲۔ **درمیانی طاقتیں:** 12 - 30x - x30

۳۔ **اونچی طاقتیں:** 200 - 1M

۴۔ **نہایت اونچی طاقتیں:** 10M - 0M - 50.M - M.M

طریقۂ علاج:

ہومیو پیتھک طریقۂ علاج میں بالمثل دوا کا انتخاب مریض کی مجموعی علامات پر کیا جاتا ہے لیکن دوا کے بالمثل ہونے کے علاوہ اس کی پوٹنسی کا درست ہونا بھی ضروری ہے۔ پوٹینسی کا استعمال زیادہ تر مریض کی حساسیت اور اثر پذیری کے پیشِ نظر اور معالج کے ذاتی تجربے اور مشاہدے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اگر پوٹینسی کا انتخاب ہر انفرادی کیس کے لحاظ سے مناسب طور پر نہ کیا جائے تو یہ بالمثل دوا بھی اکثر مریض کی علامات دور کرنے میں ناکام ہو سکتی ہے۔ (۴۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بایوکیمک: Biochemic Science

بایوکیمسٹری لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ بایو کے معنی زندگی اور کیمسٹری وہ علم ہے جس کا موضوع بحث چیزوں کی بناوٹ اوران کی تبدیلی ہوتا ہے۔

بایوکیمسٹری زندہ انسانوں کی بناوٹ سے بحث کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ کس عمل سے مختلف رطوبتیں اور ریشے بنتے ہیں اور اجسام میں غیر قدرتی تبدیلیاں جن کو بیماری کہا جاتا ہے، کس طرح واقع ہوتی ہیں اور کس طرح ان کا دفیعہ انہی اجزاء کی کمی وبیشی سے کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ علاج کے بانی ڈاکٹر سوشلر ہیں۔ انہوں نے اپنی دواؤں کو بائیوکیمک کا نام اس لئے دیا کہ وہ خلیاتی نمک ہیں جن کا زندگی کی کیمسٹری سے گہرا تعلق ہے۔

بایوکیمسٹری کی دریافت سے بہت پہلے یہ معلوم کیا جاچکا تھا کہ انسانی جسم کی ہر رطوبت اور ہر ریشہ کن کیمیائی اجزاء سے مل کر بنا ہے لیکن اس کا استعمال اس وقت تک نہیں ہوا جب تک کہ بائیوکیمسٹری کا طریقہ دریافت نہ ہوگیا۔

اصولِ علاج:

اس طریقۂ علاج میں صرف انسانی جسم کے اجزاء دے کر بیماری یا جسم کی کمی وبیشی کو پورا کیا جاتا ہے اور یہ اجزاء چونکہ انسانی اجزاء ہی ہوتے ہیں اس لئے ان اجزاء کے استعمال سے جسم کے اندر کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوتی۔

جو غذا اور پانی ہم کھاتے پیتے ہیں اور ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں ان تینوں میں وہ اجزاء موجود ہوتے ہیں کہ جس سے انسانی جسم کی تعمیر ہوتی ہے۔ معدہ، جگر، تلی وغیرہ کی رطوبتوں سے غذا تحلیل ہوتی ہے اور ضروری اجزاء جسم کے اندر جذب ہوکر حصۂ جسم بنتے ہیں۔ پھر یہ اجزاء پھیپھڑوں میں پہنچتے ہیں جہاں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

آکسیجن کے مل جانے سے یہ خون بن جاتے ہیں اور یہ خون جسم کی کل رطوبتیں اور تمام ریشے بناتا ہے۔

اگر خون کو کیمیاوی طریقے سے پھاڑا جائے تو اس میں مجسمہ Organic اور غیر مجسمہ یعنی Inorganic اجزاء ملتے ہیں۔ یہ مجسمہ اجزاء شکر، چربیاں یا روغنیات اور البیو مین ہیں۔ غیر مجسمہ اجزاء پانی اور خاص دھاتیں ہیں جن کو اکثر Cell Salt یا جسمانی نمک کہتے ہیں۔

زندہ انسانی جسم کے اندر پانی جسم کے وزن کا 7/10 حصہ اور جسمانی نمک 1/20 اور مجسمہ مادہ جسم کے وزن کا باقی حصہ یعنی تقریباً 1/4 ہے۔ اگر انسانی جسم کے بناوٹ کے مرکبات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ خون میں پانی، شکر، چربی، البیو مین، کلورائیڈ آف سوڈیم، کلورائیڈ آف پوٹاش، کلورائیڈ آف لائم، سلیشیا، آئرن لائم، میگنیشیا، سوڈا اور پوٹاش موجود ہے۔ اگر غیر مجسمہ نمکیات پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہر ایک عضو میں مختلف قسم کے غیر مجسمہ نمک موجود ہیں۔ اعضاء بول کے ذرات میگنیشیا فاس، کالی فاس، نیٹرم اور فیرم فاس میں ملتے ہیں۔ عضلات میں کالی میور پایا جاتا ہے۔ جوڑنے والے ریشوں میں سلیشیا کی ایک خاص مقدار پائی جاتی ہے۔ سکڑنے اور پھیلنے والے ریشوں میں کلکیر یا فلور کی بہتات ہوتی ہے۔ ہڈیوں کے ذرات میں کلکیر یا فلور، مگنیشیا فاس اور کلکیر یا فاس کا ایک جزو اعظم ملتا ہے۔ کلکیر یا فاس کسی قدر عضلات و اعصاب میں اور دماغ جوڑنے والے ریشوں میں بھی ملتا ہے۔ کرّیوں اور بلغم میں نیٹرم میور کافی مقدار میں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ نیٹرم میور جسم کے ٹھوس اور دقیق حصوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ بالوں اور آنکھوں کی پتلیوں میں ان نمکوں کے علاوہ فیرم بھی پایا جاتا ہے۔

اسبابِ امراض:

انسانی زندگی کا دارومدار بھی ان مجسمہ اور غیر مجسمہ مادے اور نمکیات پر ہے۔ ڈاکٹر سوشلر کے مطابق صحت ایسی حالت کا نام ہے جب غذا کے ہضم ہونے کے بعد مجسمہ اور غیر مجسمہ نمک غذا سے الگ ہو کر خون میں پہنچ جائیں اور خون کو نئے ذرات بنانے کے لئے جس قدر مجسمہ اور غیر مجسمہ مادوں کی ضرورت ہو تو اس

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ضرورت کو خوراک پورا کرتی رہے اور مجسمہ اور غیر مجسمہ نمکوں کی باہمی نسبت میں بھی توازن قائم رہے۔ اس کے برخلاف بیماری یا نظام جسم میں ابتری اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب غیر مجسمہ نمکوں کے اندر ابتری پھیل جاتی ہے تو نتیجتاً درد، بخار، تشنج یا اور کوئی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

بائیو کیمک طریقہ علاج میں یہ تحقیق کی جاتی ہے کہ کون سے نمک کی کمی وبیشی سے یہ ابتری پیدا ہوئی ہے اور جس نمک کی کمی ہوتی ہے وہ انتہائی قلیل مقدار میں مریض کو دیا جاتا ہے۔ جب وہ کمی دور ہو جاتی ہے تو خون کے اجزاء کی نسبت از سرِ نو قائم ہو جاتی ہے اور جس کے نتیجے میں بیماری بھی رفع ہو جاتی ہے۔

بائیو کیمک: ادویات

بایو کیمسٹری میں 12 ٹشو ادویہ ہیں یعنی 12 غیر مجسمہ نمک ہیں جو انسانی جسم کے جلنے کے بعد اس کی راکھ میں ملتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:

فاسفیٹ	آف لائم	۔	کلکیر یا فاسفوریکا
	آف آئرن	۔	فیرم فاسفوریکم
	آف پوٹاش	۔	کالی فاسفوریکم
	آف سوڈا	۔	نیٹرم فاسفوریکم
	آف میگنیشیا	۔	میگنیشیا فاسفوریکم
کلورائیڈ	آف پوٹاش	۔	کالی میوریٹیکم
	آف سوڈا	۔	نیٹرم میوریٹیکم
سلفیٹ	آف سوڈا	۔	نیٹرم سلفیٹ
	آف پوٹاش	۔	کالی سلفیوریکا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فلورائیڈ [آف لائم - کلکیر یا فلوریکا

پیورسلیشیا [سلیشیا

طریقۂ علاج:

بائیو کیمک ادویات کی تیاری میں پسینے اور طاقت بڑھانے کے لئے ہومیو پیتھک کا طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے۔

مجسمہ یا غیر مجسمہ ادویات کو کھرل کیا جاتا ہے یا باریک ترین پیسا جاتا ہے۔ اس طرح اس کی قوت اتصال کو توڑ کر ہر جزو کو الگ الگ کر لیا جاتا ہے جس سے یہ اجزاء لطیف تر ہو جاتے ہیں اور ان کے اندر قوت جاذبیت بہت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خون کے اندر تیزی سے جذب ہو کر انسانی جسم کی بناوٹ میں حد درجہ مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

یہ دوائیں عموماً سفوف یا ٹکیوں کی شکل میں استعمال کی جاتی ہیں۔ دواؤں کا انتخاب مریض کی علامات پر مبنی ہوتا ہے نہ کہ اس مرض کے علاج پر جو کہ خیال کیا جاتا ہے اور جس کی بنیاد لیبارٹری کی رپورٹ ہو۔ (۴۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اکوپنکچر: ACUPUNCTURE

لفظ اکوپنکچر لاطینی زبان سے لیا گیا ہے۔ ایکس Acus کے معنی سوئی اور پنکچو راPunctura کے معنی چھیدنے کے ہیں۔

اکوپنکچر چین میں تقریباً ساڑھے چار ہزار سال سے رائج ہے۔ تین شہنشاہ شین ننگ ہوانگ ئی اور فی سی اس طریقہ علاج کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔

نی جنگ ایکوپنکچر کی قدیم ترین کتاب ہے۔ ایکوپنکچر کی دریافت کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ زمانہ قدیم میں جنگجو قبائل نے یہ محسوس کیا کہ لڑائی کے دوران لگنے والے تیروں کے نتیجے میں جسم کے مختلف امراض دور ہو گئے یہاں تک کہ پیچیدہ امراض جن کا تیر لگنے والے مقام سے کوئی تعلق نہ تھا وہ بھی ٹھیک ہو گئے۔ تسلسل کے ساتھ ایسی کئی شہادتوں کے بعد چینی مفکرین نے تحقیق شروع کی اور ایسے پوائنٹس جو کسی خاص مرض یا عضو کے علاج کے لئے کارآمد تھے، انہیں آپس میں ملا کر اس مخصوص عضو کا نام دے کر چینل یا سلسلہ بنایا۔ ایکوپنکچر پوائنٹس جسم پر ایسے نقطے ہیں جہاں جلد کی برقی مزاحمت کم ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان نقطوں پر جسم میں برقی اتصال باقی حصوں کی نسبت زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ قدیم چینی مفکرین اور طبیبوں نے جسم میں توانائی کے دوران میں عدم توازن یا رکاوٹ کو بیماری کا سبب قرار دیا ہے۔ سوئیوں کے ذریعے اس توانائی کے دوران اور توازن کو برقرار رکھنے کے عمل کو ایکوپنکچر کہا جاتا ہے۔

قدیم چینی طبیبوں نے ابتدائی زمانے میں ایکوپنکچر پوائنٹس کا جو علم دیا تھا اس کی آج کے سائنسی دور نے بھی تصدیق کی ہے اور ایک مخصوص فوٹو گرافی کے ذریعے ان پوائنٹس کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ان ایکوپنکچر پوائنٹس کا ہائی فریکوئنسی ریڈی ایشن فوٹو گرافی کے ذریعے مطالعہ کرنے پر ان کی موجودگی کا پتا چلایا جا سکتا ہے۔ ایکوپنکچر پوائنٹس کو اب برقی آلے بھی تلاش کر لیتے ہیں۔ Becker بیکر کے تحقیقی کام کے مطابق ایکوپنکچر پوائنٹس کو سٹر، ایمپلی فائر یا پاور اسٹیشن کی طرح ہیں جو مختلف سگنلز کو ذخیرہ کرتے ہیں اور دور تک ٹرانسمیشن کی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

صلاحیت رکھتے ہیں جبکہ ایکوپنکچر چینل کمیونیکیشن یا رابطے کا کام کرتے ہیں۔

تحقیق سے یہ بھی پتا چلا ہے کہ اگر چند آئسوٹوپس Isotopes کو جلد کے نیچے داخل کیا جائے تو وہ خون کی نالیوں، اعصابی رگوں یا لمف کے راستوں کے بجائے ایکوپنکچر چینلز کے راستوں پر جاتے ہیں۔

1949ء میں ماؤزے تنگ نے ایکوپنکچر پر خصوصی توجہ دی اور سرکاری سطح پر اس طریقۂ علاج کو سرپرستی حاصل ہوئی۔ (۴۲)

فلسفہ:

قدیم چینی نظریے کے مطابق کائنات میں دو قوتیں موجود ہیں۔ ایک منفی قوت جسے ین کہا جاتا ہے اور دوسری مثبت قوت جسے ینگ کہتے ہیں۔ ان دونوں قوتوں کے درمیان ایک توازن برقرار رہنا ضروری ہوتا ہے۔ انہی دونوں قوتوں کے غیر متوازن ہونے سے سیلاب، آندھی، طوفان، آتش فشاں اور زلزلے جیسی قدرتی آفات نازل ہوتی ہیں۔ کائنات میں یہ دونوں قوتیں مسلسل برسرِ پیکار رہتی ہیں۔ چونکہ انسان بھی انہی عناصر سے مل کر بنا ہے لہذا انسان میں بھی یہ دونوں قوتیں موجود ہیں۔ انسانی جسم کے اعضاء اور خلیات بھی اپنے محلِ وقوع اور افعال کی مناسبت سے یا تو ینگ ہیں یا ین۔

جسم کے 12 اعضاء کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

کھوکھلے اعضاء: Hollow Organ

جنہیں فو اعضاء کہا جاتا ہے اور یہ اعضاء ینگ ہیں۔ ان میں ذخیرہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

کھوکھلے اعضاء یہ ہیں۔

بڑی آنت ۔ چھوٹی آنت ۔ پتہ

معدہ ۔ مثانہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ٹھوس اعضاء Solid Organs:

جنہیں ینگ اعضاء کہا جاتا ہے اور یہ ین ہوتے ہیں۔ان میں ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ٹھوس اعضاء یہ ہیں۔

پھیپھڑا ۔ قلب ۔ غلاف قلب ۔ تلی

جگر ۔ گردہ

پانچ عناصر کا نظریہ:

قدیم چینی فلسفے کے مطابق کائنات کی تخلیق پانچ عناصر سے ہوئی ہے۔وہ عناصر یہ ہیں:

لکڑی ۔ آگ ۔ مٹی یا زمین ۔ دھات ۔ پانی

چونکہ انسان بھی اس کائنات کا ایک حصہ ہے لہذا وہ بھی ان پانچ عناصر سے مل کر بنا ہے۔ان پانچ عناصر کے ایک دوسرے سے تعلق کی وضاحت دو چکروں سے کی جاسکتی ہے۔ایک تخلیقی چکر یا شینگ سائیکل کہلاتا ہے دوسرا تخریبی چکر یا کوسائیکل کہلاتا ہے۔

شینگ سائیکل کے مطابق ایک عنصر دوسرے عنصر کو تخلیق کرتا ہے۔لکڑی سے آگ تخلیق ہوتی ہے۔ آگ سے زمین یا مٹی بنتی ہے (راکھ کی شکل میں)۔زمین سے دھات پیدا ہوتی ہے۔دھات سے پانی بنتا ہے۔(دھات گرم ہونے پر مائع میں تبدیل ہوجاتی ہے اور پانی سے لکڑی پیدا ہوتی ہے۔(پانی پودوں کی آبیاری کرتا ہے جو بعد میں لکڑی بنتے ہیں)۔

کوسائیکل کے مطابق ایک عنصر دوسرے عنصر کو ختم کردیتا ہے یا غالب آجاتا ہے۔آگ دھات کو ختم کردیتی ہے (پگھلا کر)۔دھات لکڑی کو ختم کردیتی ہے (کاٹ کر)۔لکڑی زمین کو ختم کردیتی ہے (درخت زمین کو ڈھانپ دیتے ہیں)۔زمین پانی کو ختم کردیتی ہے (جذب کرکے یا مٹی کے برتن میں پانی کے بہنے کی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بیماریوں کی قسمیں:

روایتی چینی طریقۂ علاج میں مرض کی تشخیص کے تمام مراحل سے گزرنے کے بعد مرض کی نوعیت کے اعتبار سے اس کی درجہ بندی یا قسم کا تعین کر کے کوئی ایک نام دے دیا جاتا ہے۔ قدیم چینی طبیبوں کے مطابق مرض کی آٹھ اقسام ہیں جنہیں چینی زبان میں باکانگ Bakang کہا جاتا ہے۔ باکانگ کا مطلب ہے کہ آٹھ قاعدے امراض اور ان کی اقسام کے آٹھ جوڑے بنائے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

اندرونی اور بیرونی بیماری

سرد اور گرم بیماریاں

کمی اور زیادتی کی بیماریاں

ین اور ینگ کی بیماریاں

قوتِ حیات Chi:

اس لفظ سے مراد قوت حیات یا Energy ہے جسے بیمار انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ اس کے جسم میں قوت نہیں ہے لیکن وہی بیمار شفایاب ہونے کے بعد اپنے آپ کو قوی محسوس کرتا ہے یا اس میں قوت لوٹ آتی ہے یا Chi سے مراد وہ جوش ہے کہ جس کی مدد سے انسان متحرک رہتا ہے۔

چینی مفکرین کا خیال ہے کہ توانائی انسان کے اندرونی نظام کو زندہ رکھنے کے لئے لازمی ہے اور یہ اعضاء اس توانائی کو جسم میں جاری وساری رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ chi جسم کے مختلف حصوں میں گردش کرتی ہے اور ہر عضو سے اثر قبول کرتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طریقہ علاج:

قدیم چین کا علم دوا سازی نہایت پیچیدہ ہے اور تجربے و مشاہدے کے بجائے مابعد الطبیعاتی نظریات کی بنیاد پر قائم ہے۔

جسم میں پانچ اعضائے رئیسہ قرار دیئے گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو خاص رنگ، خاص بو اور خاص ذائقے کے تحت رکھا گیا ہے۔ مثلاً اعضائے رئیسہ قلب، جگر، طحال، پھیپھڑوں اور گردوں میں سے ہیں۔ جگر میں مرارہ، آنکھیں عضلات اور رباط بھی شامل ہیں جو نیلے رنگ کے تابع ہیں اور ان کے علاج میں ایسی ادویات استعمال کی جاتی ہیں جن کا رنگ نیلا، ذائقہ ترش اور بو سڑی ہوئی ہو۔ قلب میں امعاء صغیرہ، خون اور زبان بھی شامل ہیں جو سرخ رنگ سے متعلق ہیں اور اس کا علاج سرخ رنگ، شیریں ذائقہ اور جلے ہوئے بالوں جیسی بو رکھنے والی دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ طحال جس کے تحت معدہ اور منہ بھی ہیں، زرد رنگ سے نسبت رکھتا ہے۔ اس کے علاج کے لئے دواؤں کا رنگ زرد، شیریں ذائقہ اور تیز مصالحوں جیسی بو رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ پھیپھڑے جن کے زیرِ اثر بڑی آنت اور ناک بھی ہیں، سفید رنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی دواؤں کے لئے سفید رنگ، چربی ذائقہ اور مچھلی جیسی بو شرط ہے، گردے جن کے ساتھ مثانہ، کان اور ہڈیاں بھی شامل ہیں، سیاہ رنگ سے نسبت رکھتے ہیں، ان کا علاج سیاہ رنگ، کھاری مزہ اور سڑی ہوئی بو رکھنے والی ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ پھر ان تمام اعضاء رئیسہ کو کسی نہ کسی جانور کی شکل سے مماثل کیا گیا ہے۔ جگر کو نیلے اژدہے سے، قلب کو سرخ چڑیا سے، پھیپھڑوں کو سفید چیتے سے، گردوں کو کالے کچھوے سے اور طحال کو مرغ سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ ان تمام چیزوں میں دراصل ین یانگ کے فلسفیانہ اصول، جہات اربعہ (مشرق، مغرب، شمال، جنوب) کی افادی صورتیں اور جسم کے خاص اعضاء کو ظاہر کرنے والے 12 عدد کی اہمیت کام کر رہی ہے۔

چینی طب کی ایک قابلِ اہم خصوصیت جانوروں کے اجسام کے استعمال کی ابتدا ہے جس نے اسے بہت وقیع کر دیا ہے۔ پوشیدہ اور دھندلی فکر کے باوجود ان تصورات نے آنے والے دنوں میں علاج بالعضویات Organotherophy کی رہنمائی کی۔ مثال کے طور پر مختلف جانوروں کے جگر، پھیپھڑوں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اور گردوں کے مرکبات کو جگر، پھیپھڑوں اور گردوں کے امراض کے لئے تجویز کیا جاتا تھا، یا نوجوان آدمی کا جوہر، جانوروں کے عصبی انسجہ کمزوری کی حالات میں دیئے جاتے تھے۔ مرغیوں کے پوٹے (معدہ) معدے کے امراض کے لئے، جانوروں کے خصیئے ضعف باہ کیلئے، آنول نال بچوں کی پیدائش میں مدد کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ اس قسم کے اجزاء کا استعمال دوسری قوموں کے علم الادویہ میں بھی ملتا ہے۔

آج دنیا کے بیشتر ممالک میں اس طریقۂ علاج کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ عالمی ادارۂ صحت نے 1979ء میں ایکوپنکچر کو 43 بیماریوں کے علاج کیلئے مفید قرار دیا ہے۔ گو کہ ایسے امراض کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں ایکوپنکچر کو کامیابی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۴۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ماکسی بوشن: Moxibution

ماکسی بوشن کے معنی ہیں سینکنا یا داغنا۔ انسانی ارتقاء کے دوران جب آگ دریافت کر لی گئی تب سے ماکسی بوشن کے عمل کی ابتدائی ہوئی۔

بنیادی اصول:

آگ دریافت ہونے کے بعد اس کے استعمال کے دوران اتفاقاً چنگاریاں جسم پر گریں تو آگ تاپنے والے کئی مریضوں نے اپنے مرض میں افاقہ محسوس کیا۔ اس طرح اس طریقۂ علاج کا انکشاف ہوا۔ بعد میں لوگوں نے مخصوص جگہ پر سینکنے یا داغنے سے پتہ لگالیا کہ کسی مرض میں کہاں تک سینکنا یا داغنا مفید ہوسکتا ہے۔

یہ طریقۂ علاج چینیوں کے ہاں تقریباً چار ہزار سال سے رائج ہے۔ دو ہزار سال قبل مسیح میں ہوانگ ٹی نے ماکسی بوشن سے جو معالجہ انجام دیا تھا اور جو آلات بنائے تھے اس کا ذکر Classic of International اور دیگر پرانے مخطوطات میں ملتا ہے۔

زمانے کے مطابق ماکسی بوشن کے آلات وطریق کار بھی جدید ہوتے چلے گئے۔ اب ماکسی بوشن کے لئے ایک پودا استعمال ہوتا ہے جسے Artimisia Vulgavis کہتے ہیں۔ یہ پودا سورج مکھی خاندان Sun flower family سے تعلق رکھتا ہے۔ طبی لحاظ سے اس پودے کا اثر جسم میں جگر، طحال اور گردوں پر ہوتا ہے۔ یہ پیشاب آور بھی ہے۔ (۴۵)

اس پودے کے پتے ہر سال مارچ سے لے کر مئی کے مہینے تک جمع کئے جاتے ہیں۔ پھر انہیں دھوپ میں سکھا کر باریک پیس لیا جاتا ہے اور پھر اس وقت تک چھانا جاتا ہے جب تک کہ اس سے سفید روئی کی طرح کا مادہ حاصل نہ ہو جائے۔ اس مادے کو موکسا کہا جاتا ہے۔ (۴۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پھر اس مادے کو دھات کے سانچے (Dic) میں دبا کر حسبِ ضرورت مختلف ناپ سے مخروط Cones بنا لئے جاتے ہیں یا اسے لپیٹ کر اس کی بتیاں rolls بنا لئے جاتے ہیں۔

طریقہ علاج:

موکسا کے کون جسم کے خاص نشانات پر رکھ کر ڈائریکٹ یا کسی حاجز Insulator کے ذریعے ان ڈائریکٹ جلائے جاتے ہین۔ موکسا بتی سے مقررہ نشان پر سینکا جاتا ہے۔ آریمیشیا کی روئی میں یہ خوبی ہے کہ اس کے جلانے سے کوئی ناخوشگوار بو پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایک قسم کی ہلکی سی خوشبو مہکتی ہے۔ اس سے یکساں طور پر گرمی بہم پہنچتی ہے۔ یہ جلنے کے بعد راکھ بن کر پھٹتی نہیں ہے بلکہ کون جلنے کے بعد بھی اپنی شکل برقرار رکھتی ہے۔ چینی طب میں ماکسی بوشن کے بیس سے زیادہ طریقے منقول ہیں۔ ان میں سے زیادہ مستعمل مندرجہ ذیل چار طریقے ہیں۔

۱۔ موکسہ بتی کو جلا کر جسم سے ایک تا دو سینٹی میٹر دور پکڑ کر مخصوص نشان پر سینکنا۔

۲۔ مخصوص نشان پر مغز بادام کے برابر کون ایک حاجز Insulator کے ذریعے جلانا۔ اسے Indirect Moxibution کہتے ہیں۔

۳۔ گندم کے دانوں کے برابر کون جسم کے نشان پر رکھ کر براہِ راست جلائی جاتی ہے۔ اس کون کے جلانے سے جسم پر ایک چھوٹا سا آبلہ نمودار ہوتا ہے۔ اس طریقے کو Direct Moxibution کہتے ہیں۔

۴۔ ایکوپنکچر کی سوئی لگا دینے کے بعد سوئی کے دستے پر موکسا بتی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو لپیٹ کر اس طرح جلایا جاتا ہے کہ موکسا کی حرارت سوئی کے ذریعے نشان کے اندر داخل ہو۔ اس موکسی بوشن کو سوئی گرم کرنا یا Warming to Needle کہتے ہیں۔

ماکسی بوشن کو مرض کے علاج اور تدراک دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جن امراض میں ماکسی بوشن

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

استعمال کیا جاتا ہے ان میں مسموم ہوا، مسموم سردی، مسموم گرمی اور اس سے پیدا ہونے والے عوارض شامل ہیں۔

تدراک امراض میں ہیضہ، طاعون جیسے معتدی امراض میں ماکسی بوشن کا استعمال ہوتا ہے۔

ماکسی بوشن کے علاج کے ذریعے مخصوص نشان چی کو متحرک بنایا جاتا ہے تاکہ Chi اپنے خط کے ذریعے سرایت کرے اور اپنے عضو کے نقص کی تلافی کر لے۔ ماکسی بوشن سے جسم میں Chi کے انجماد کو گرمایا جاتا ہے۔ اس طرح Chi کو گرمانے سے خون کے انجماد کو دور کیا جا سکتا ہے۔ حرارت غریزی کے خروج سے مریض کے کمزور ہونے کی حالت میں ماکسی بوشن کیمیا ہے۔ بظاہر ماکسی بوشن ایک دقیانوسی طرز کا طریقہ علاج نظر آتا ہے مگر اپنے نتائج کے اعتبار سے بہت کامیاب ہے۔ (۴۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ایلوپیتھی: Allopathy

ایلوپیتھک طریقۂ علاج کو علاج بالضد کہا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ علاج حقیقتاً طبِ عربی سے ہی تغیر پذیر ہوکر موجودہ شکل تک پہنچا ہے۔

ایک صدی پہلے تک ایلوپیتھی اور دیگر قدیم طریقہ ہائے علاج میں ماہیئت امراض کے اسباب ایک جیسے تھے یعنی پیدائش امراض کے جن اسباب وعوامل کو متقدمین تسلیم کرتے تھے بعینہ انہی اسباب کو جدید طب بھی تسلیم کرتی تھی۔ (۴۸)

بنیادی اصول:

انیسویں صدی کے نصف کے بعد جدید میڈیکل سائنس نے یہ ثابت کیا کہ بیماری کا سبب باریک باریک کیڑے ہیں جو انسانی آنکھ سے نظر نہیں آتے صرف طاقتور خوردبین کے ذریعے ہی انہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کی پیدائش کا سبب پودے اور جانور ہیں۔ یہ جراثیم ہوا میں بھی موجود ہوتے ہیں اور ہماری خوراک اور پانی میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ انسانی جسم میں یہ جراثیم ناک اور منہ کے ذریعے داخل ہوکر بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ (۴۹)

خون میں دو قسم کے ذرات پائے جاتے ہیں:

۱۔ Red Carpisils

۲۔ White Carpisils

White Carpisils کا کام جسم کو جراثیم سے محفوظ رکھتا ہے یعنی دوسرے الفاظ میں اسے قوت مدافعت Immunity کہتے ہیں۔ جہاں کہیں جراثیم جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہ ذرات حرکت میں آتے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہیں اور جراثیم کے حملے سے جسم کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کوشش کے نتیجے میں یا تو ذرات خون جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں اور جسم بیماری سے محفوظ ہو جاتا ہے یا پھر جراثیم اتنے قوی ہوتے ہیں کہ قوتِ مدافعت کمزور ہونے کی صورت میں جراثیم جسم پر غالب آ جاتے ہیں اور انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ (۵۰)

یہیں سے طبِ عربی اور طبِ جدید کی راہیں جدا ہوتی ہیں۔

اسباب الامراض: Etiology

کوئی بھی مرض بغیر داخلی اور خارجی سبب کے پیدا نہیں ہوتا۔ ان جملہ اسباب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

۱۔ **داخلی اسباب: Intrinsic Causes**

وہ اسباب جو جسم کے اندر موجود ہوں۔

۲۔ **خارجی اسباب: Extrinsic Causes**

وہ اسباب جو جسم کو بیرونی طور سے لاحق ہوئے ہوں۔

یہ دونوں اقسام مندرجہ ذیل اسباب پر مشتمل ہیں:

۱۔ جراثیم	۲۔ رطوبات غدود کی کمی بیشی
۳۔ غذائی قلت یا غذائی اجزاء کی کمی بیشی	۴۔ سیلان طبع موروثی
۵۔ عمر	۶۔ جنسیت
۷۔ غیر متوازن غذا	۸۔ موسم
۹۔ آب و ہوا	۱۰۔ عادات بد
۱۱۔ نامناسب رہائش	۱۲۔ مخصوص پیشے
۱۳۔ شدید محنت	۱۴۔ تفکرات اور صدمات (۵۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طریقہ تشخیص:

سائنس کی نو بہ نو ایجادات اور مادی ترقی کی سرعت رفتار نے جدید میڈیکل سائنس کو بھی غیر معمولی حد تک متاثر کیا ہے اور طبِ مغرب انسان کی اعلیٰ ذہنی وفکری صلاحیتوں سے نکل کر صنعتی مشینوں کی گرفت میں آ گئی ہے جس کے نتیجے میں جدید علم العلاج ماہرین کے مختلف شعبوں میں تقسیم ہو گیا ہے اور وہ اپنے فنی تقاضے اس وقت تک پورے نہیں کر سکتا کہ جب تک ماہرین کی ایک کثیر تعداد موجود نہ ہوں۔ جس کے بعد ماہرین کی آراء پڑھنا، خصوصی اصطلاحات سے مخفی معنی اخذ کرنا اور مرض و مریض کے حالات پر منطبق کر کے درست نتیجہ منطبق کرنا اور پھر درست علاج کرنا وغیرہ یہ تمام اہم مراحل ہیں اور ہر مرحلہ ایک دوسرے سے الگ اسپیشلسٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ جسم کے ہر عضو کا ماہر الگ ہے۔ انسان جو سر سے پاؤں تک ایک وحدت کا نام ہے، ان ماہرین کے پاس پہنچ کر مختلف حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ (۵۲)

ایلو پیتھک طریقۂ علاج میں مرعیات اور عینی مشاہدات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ زریعہ تشخیص مرض طبی سائنسی آلات ہیں۔ مثلاً سینے کا حال Stethoscope کے ذریعے ، بخار تھرمامیٹر کے ذریعے Thermometer ، بلڈ پریشر Sphygmonometer کے ذریعے، ہڈیوں اور پھیپھڑوں کی کیفیت اور ٹیومر کی تشخیص X-Ray کے ذریعے، دل کی کیفیت Electrocardiogram کے ذریعے، اندرونی اعضاء کی کیفیت Altrasound ، Memography ، CT Scan ، Bone Scan ، Magnetic Resonance Imagery ، وغیرہ کے ذریعے معلوم کی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ لیبارٹری میں مریض کے خون، پیشاب، پاخانہ، تھوک اور بلغم کو ٹیسٹ کر کے بیماریوں کی تشخیص کی جاتی ہے۔ (۵۳)

طریقۂ علاج:

ایلو پیتھک طریقۂ علاج میں دیگر طریقۂ ہائے علاج مثلاً طب یونانی، آیورویدک وغیرہ کی طرح

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مریض کے جسمانی مزاج کو مدِ نظر رکھنے کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا ہے۔ اختلاف طبائع و امزجہ کو پیش نظر نہ رکھنے کے باعث مریض کے بجائے مرض کا علاج کیا جاتا ہے یعنی ایک ہی مرض کے جملہ مریضوں کو ایک ہی طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح دوا اور غذا کے معاملے میں بھی سرد و گرم خشک یا تر اور متعدل ہونے کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا ہے۔

جدید علم العلاج نے فنِ جراحت میں بے انتہا ترقی کی ہے، خصوصاً انستھیسیا کی ایجاد کے بعد تو سرجری کے میدان میں انقلاب برپا ہو گیا۔ اب ہر قسم کے آپریشن مثلاً اوپن ہارٹ سرجری، پیٹ چاک کر کے بچے کو نکالنا، جڑواں بچوں کو ایک دوسرے علیحدہ کرنا، ہر قسم کے آنکھوں کا آپریشن، ٹوٹے ہوئے اعضاء کو جوڑنا یا کاٹ کر علیحدہ کرنا، مختلف اعضاء سے ٹیومر کو نکالنا وغیرہ بہت آسانی اور کامیابی سی انجام دیئے جاتے ہیں۔

Transplantation یعنی اعضاء کی پیوند کاری مثلاً گردے کی پیوند کاری، قرنیئے کی پیوند کاری، مصنوعی جوڑوں کی پیوند کاری، ہڈیوں کے گودے کی تبدیلی اور پلاسٹک سرجری وغیرہ بہت کامیابی سے جاری ہے۔

Radiotherapy کے ذریعے جسم کے اندرونی حصوں مثلاً پتے، رحم، معدہ، حلق، پھیپھڑے، دماغ اور بیرونی حصوں مثلاً جلد اور سینے وغیرہ کے کینسر کا علاج کیا جاتا ہے۔

طب جدید کا ایک اور طریقۂ علاج عمل احتقان ہے یعنی انجکشن یا ڈرپ کے ذریعے فوری طور پر جسم میں دوائیں پہنچائی جاتی ہیں۔ خون زیادہ بہہ جانے کی صورت اسی طریقے سے جسم میں خون پہنچا کر مریض کی جان بچائی جاتی ہے۔ یہ طریقہ ہنگامی صورتِ حال میں بہت مفید ہے۔ اس طریقے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ایسے مریض جو منہ کے ذریعے خوراک نہ لے سکتے ہیں یا شدید قسم کی نقاہت کا شکار ہوں یا ان کا معدہ خوراک قبول نہ کرتا ہو تو ان کو ڈرپ کے ذریعے قوت اور دوائیں پہنچائی جاتی ہیں۔ (۵۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

دواؤں میں عموماً کیمیکلز کا استعمال کیا جاتا ہے اور ہائی پوٹینسی میں دوائیں تیار کی جاتی ہیں۔ یہ دوائیں محفوظ انداز میں رنگ برنگی گولیوں، کیپسولز، دانے، پاؤڈر، شربت یا مرکبات، محلول، قطرے، سسپنشن، کریم اور مرہم وغیرہ کی صورت میں تیار کی جاتی ہیں۔ (۵۵)

ان دواؤں کا استعمال مریضوں کے لئے آسان بھی ہے اور پسندیدہ بھی۔ یہ دوائیں فارماسسٹ کی نگرانی میں سائنٹفک طریقے سے تیار کی جاتی ہیں۔ (۵۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب اول

حوالہ جات

۱۔ اناٹومی، ڈاکٹر زاہد شیخ، ص۔7، بائیجن بک ہاؤس اینڈ فارمیسی، کراچی، 1999ء۔

۲۔ گائناکولوجی، ڈاکٹر ارشد ناز، ص۔7، ہومیو پیتھک ورلڈ پبلیکیشنز، کراچی، 1998ء۔

۳۔ تاریخ طب، آغا اشرف، ص14، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، لاہور۔

۴۔ تاریخ طب، آغا اشرف، ص6-5، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، لاہور۔

۵۔ جامع الحکمۃ، (جلد اول) حکیم محمد حسن قرشی، ص20-19، ناظم مشیر الاطباء، فلیمنگ روڈ، لاہور۔

۶۔ تاریخ طب، آغا اشرف، ص25، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، لاہور۔

۷۔ سندجی طبی تاریخ (جلد پھریوں) حکیم نیاز حسین ھمایوٹی، ص 2 5 ، سندھ سائنس سوسائٹی، جامشورو، سندھ۔

۸۔ جامع الحکمۃ، (جلد اول) حکیم محمد حسن قرشی، ص24، ناظم مشیر الاطباء، فلیمنگ روڈ، لاہور۔

۹۔ تاریخ طب، آغا اشرف، ص7، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، لاہور۔

۱۰۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء، (جز اول)، ابن ابی اصیبعۃ، ص 13، منشورات دار المکتبہ الحیاۃ، بیروت۔

۱۱۔ الاحکام النبویۃ فی الصناعۃ الطبیۃ، علاؤ الدین الکحال، ص 153، دار الفکر، بیروت، لبنان، الطبقہ الاولی 2002ء۔

۱۲۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء، (جز اول)، ابن ابی اصیبعۃ، ص 15-17، منشورات دار المکتبہ الحیاۃ، بیروت۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۳۔ الاحکام النبویۃ فی الصناعۃ الطبیۃ، علاؤالدین الکحال، ص154، دارالفکر، بیروت، لبنان، الطبقہ الاولی 2002ء۔

۱۴۔ مستدرک، حاکم نیشاپوری، ص402، دارالکتب العربی، بیروت۔

۱۵۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء،(جز اول)، ابن ابی اصیبعۃ، ص 20،منشورات دارالمکتبہ الحیاۃ،بیروت۔

۱۶۔ تاریخ طب، آغا اشرف، ص21، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، لاہور۔

۱۷۔ سندجی طبی تاریخ (جلد پھریوں) حکیم نیاز حسین ھمایوٹی،ص40 ، سندھ سائنس سوسائٹی، جامشورو، سندھ۔

۱۸۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء،(جز اول)، ابن ابی اصیبعۃ، ص 20،منشورات دارالمکتبہ الحیاۃ،بیروت۔

۱۹۔ زادالمعاد، الجزءالرابع، ابن قیم جوزی، ص11، مکتبۃ الاسلامیۃ ، کویت، موستہ الرسالہ، بیروت۔

۲۰۔ الاحکام النبویۃ فی الصناعۃ الطبیۃ، علاؤالدین الکحال، ص155، دارالفکر، بیروت، لبنان، الطبقہ الاولی 2002ء۔

۲۱۔ زادالمعاد، الجزءالرابع، ابن قیم جوزی، ص98، مکتبۃ الاسلامیۃ ، کویت، موستہ الرسالۃ، بیروت۔

۲۲۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء ،(جلد اول)، ابن ابی اصیبعۃ، ص 25-26 ، منشورات دارالمکتبہ الحیاۃ، بیروت۔

۲۳۔ تاریخ الحکماء، جمال الدین یوسف قفطی، ص1،مکتبۃ المثنیٰ، بغداد، موسسۃ الخانجی، مصر۔

۲۴۔ تاریخ طب، سید حسان نگرامی، ص64-65، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 2000ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۵۔ تاریخ الحکماء، نزھۃ الارواح، وروضۃ الافراح، شمس الدین شہرزوری، ص64، مکتبۃ جمیعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ، طرابلس، 1988ء۔

۲۶۔ اخبارء العلماء باخبار الحکماء، جمال الدین قفطی، ص 4-3-2، دارالاثر اللطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔

۲۷۔ تاریخ الحکماء، ص22, 23, 26, 27، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی 1945ء۔

۲۸۔ تاریخ الحکماء، جمال الدین یوسف قفطی، ص6، مکتبۃ المثنیٰ، بغداد، موسسۃ الخانجی، مصر۔

۲۹۔ اخبارء العلماء باخبار الحکماء، جمال الدین قفطی، ص 4-3-2، دارالاثر اللطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔

۳۰۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء، (جلد اول)، ابن ابی اصیبعۃ، ص 32، منشورات دارالمکتبہ الحیاۃ، بیروت۔

۳۱۔ نظریات وفلسفہ طب، ص 66-67۔

۳۲۔ جامع الحکمۃ، (جلد اول) حکیم محمد حسن قرشی، ص77,112، ناظم مشیر الاطباء، فلیمنگ روڈ، لاہور۔

۳۳۔ نظریات وفلسفہ طب، ص 69-70, 138-139۔

۳۴۔ نظریات وفلسفہ طب، ص 257۔

۳۵۔ تاریخ طب، سید حسان نگرامی، ص54-53، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 2000ء۔

۳۶۔ نظریات وفلسفہ طب، ص 225, 241, 259-260۔

۳۷۔ نظریات وفلسفہ طب، ص 232-234, 238۔

۳۸۔ فلسفہ ہومیو پیتھی، ڈاکٹر فرحانہ زہرہ، ڈاکٹر غوثیہ سلطانہ، ص 6، ہومیو پیتھک پبلیکیشنز، کراچی، 1999ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۳۹۔ ہومیو پیتھک فلاسفی، ڈاکٹر ارشد محمود ناز، ص34، ہومیو پیتھک ورلڈ پبلیکیشنز، کراچی، 1998ء۔

۴۰۔ فلسفہ ہومیو پیتھی، ڈاکٹر فرحانہ زہرہ، ڈاکٹر غوثیہ سلطانہ، ص 125-124، ہومیو پیتھک پبلیکیشنز، کراچی، 1999ء۔

۴۱۔ بایو کیمک سائنس، ڈاکٹر کاشی رام، ص22-9، ہسانیہ جن پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ، نئی دہلی، 1999ء۔

۴۲۔ چینی طب، ایکوپنکچر، ڈاکٹر وصی احمد صدیقی، ص27-24، پبلشر انٹرنیشنل کالج آف اکوپنکچر، کراچی۔

۴۳۔ چینی طب، ایکوپنکچر، ڈاکٹر وصی احمد صدیقی، ص84-85, 80، پبلشر انٹرنیشنل کالج آف اکو پنکچر، کراچی۔

۴۴۔ Accupuncture from Ancient Art to modern Madicine, Alexander Macdonald, P-59-61, Union Paper Back -40, Museum Street, London, 1982.

۴۵۔ چینی طب اکوپنکچر و ماکسی بوشن کے بنیادی اصول، ڈاکٹر محمد ظہیر الدین، ص 55 ,32، ترقی اردو بیورو، ویسٹ بلاک 8، آر کے پورم، نئی دہلی، 1991ء۔

۴۶۔ Accupuncture from Ancient Art to modern Madicine, Alexander Macdonald, P-87, Union Paper Back -40, Museum Street, London, 1982.

۴۷۔ چینی طب اکوپنکچر و ماکسی بوشن کے بنیادی اصول، ڈاکٹر محمد ظہیر الدین، ص33-32 ,36-35، ترقی اردو بیورو، ویسٹ بلاک 8، آر کے پورم، نئی دہلی، 1991ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۴۸۔ تبصرۃ الحکماء، حکیم احمد الدین، ص145، حجازی پریس، لاہور، 1961ء۔

۴۹۔ Encyclopedia of Medical History, Roderek-E-MC. Grew, P25-26, Mec Milla Press, London, 1985.

۵۰۔ تبصرۃ الحکماء، حکیم ممتاز احمد، ص294۔

۵۱۔ خزائن الطب جدید، جلد اول، ڈاکٹر محمد نصیر الدین، ص 8 ,5 ,3، فیروز پرنٹنگ ورکس، سرکلر روڈ، لاہور، 1932ء۔

۵۲۔ دورِ حاضر میں طبِ اسلامی کی افادیت وضرورت، حکیم رشید اشرف، ص43، شفا مرکز، 414 مین روڈ، سمن آباد، لاہور 1985ء۔

۵۳۔ Encyclopedia of Medical History, Roderek-E-MC. Grew, P25-70, 76, Mec Milla Press, London, 1985.

۵۴۔ جامع الحکمۃ، حکیم محمد حسن قرشی، ص69، ناظم مشیر الاطباء، فلیمنگ روڈ، لاہور۔

۵۵۔ Davidson's Principles and Prechs of Medicine, P 1102.

۵۶۔ دورِ حاضر میں طبِ اسلامی کی افادیت وضرورت، حکیم رشید اشرف، ص130، شفا مرکز، 414 مین روڈ، سمن آباد، لاہور 1985ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب دوم

دنیا کے مختلف ممالک میں طب کی ابتدا کیسے ہوئی؟

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب دوم

دنیا کے مختلف ممالک میں طب کی ابتدا کیسے ہوئی؟

فصلِ اوّل

طب عراق، بابل اور مصر میں

عراقی طب

طب کے مبدا کے تعین کے بارے میں آئے دن نت نئے نظریات جنم لیتے رہتے ہیں اور پرانی باتیں قصۂ پارینہ بن جاتی ہیں۔ اب تک کی گئی خشتی تختیوں پر تحقیق کے مطابق موجودہ بصرہ کے آس پاس علاقہ مابین النھرین (دجلہ اور فرات کی درمیانی پٹی) میسوپوٹیمیا موجودہ عراق کو طب کا اولین مرکز قرار دیا گیا ہے۔

خشتی تختیوں کے عظیم محقق S-N-Kramer ایک امریکی سائنسدان نے جس کو خاص طور قدیم ماخذ میں مہارت حاصل تھی، اپنے ایک کیمسٹ اور فارمالوجسٹ ساتھی مارٹن لیوی کی مدد سے اہرامِ مصر اور دیگر مقامات کی کھدائی سے برآمد ہونے والی خشتی تختیوں پر تحقیق کی اور کامیابی سے ان کا ترجمہ کیا۔ 1952ء میں ان کی یہ تحقیق منظرِ عام پر آئی۔ (۱)

میسوپوٹیمیا کے جنوبی علاقے پر سامانی زبان نہ بولنے والوں نے قبضہ کر لیا تھا ان کو آج کی اصطلاح میں سمیری کہا جاتا ہے۔ یقین کے ساتھ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ لوگ کس ملک سے آئے تھے تاہم بعض ایسے شواہد پائے جاتے ہیں کہ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایران یا ہندوستان سے آئے ہونگے۔ کھدائی سے پتہ چلتا ہے کہ پیدائش مسیح سے لاکھوں سال قبل یہ لوگ تہذیب وتمدن سے آشنا تھے۔

3000 سے 2340 قبل مسیح تک اکثر شہروں کے سمیری بادشاہوں نے اپنی اپنی سلطنت کو وسعت دی اور ان کی کئی حکومتیں قائم ہوئیں۔ 2360 قبل مسیح میں سارگون نے اکھادین سلطنت کی بنیاد رکھی جس

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نے پہلی بار سارے میسوپوٹیمیا کو ایک سلطنت میں شامل کر لیا۔ بعد میں 2180 قبل مسیح میں بربریوں نے حملہ کر کے اس سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔ (۲)

سمیری سلطنت اپنے زوال کے بعد تقریباً 2000 قبل مسیح میں شمال اور جنوب دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ شمالی حصے پر آشوریوں کا قبضہ ہوا اور جنوبی حصہ بابلیوں کے ہاتھ آیا۔ اشور اور نینوا نامی شہر ان دونوں سلطنتوں کے مرکز قرار پائے۔ (۳)

سمیریوں کا بہت بڑا تاریخی کارنامہ خط میخی کی ایجاد ہے۔ ان کا دوسرا کارنامہ یہ ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے قوانین سلطنت مرتب کئے جو آگے چل کر حمورابی بادشاہ کے قوانین کا سنگِ بنیاد قرار پائے۔

ان کا تیسرا کارنامہ مختلف صنائع علم وفنون کی بنیاد ڈالنا ہے۔ یہی علوم وفنون ایک قوم سے دوسری قوم میں منتقل ہوتے چلے گئے اور درجہ کمال تک پہنچے۔ آثارِ قدیمہ کے ماہرین کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قدیم یونانیوں نے علم طب ہیئت اور صناء میں جو ترقی کی اس کی بنیاد سمیریوں کے علوم وفنون پر تھی۔ سمیری تمدن دور دور تک پہنچا یہاں تک کہ اس کا سلسلہ بلوچستان تک پہونچ گیا۔ (۴)

ان کے زمانے میں طب پر جادو کا اثر غالب تھا۔ خون کی قوت قائم رکھنے کا تصور بھی موجود تھا۔ اس تصور کے پیش نظر جگر کو اہم مقام حاصل تھا اور اسے اہم ترین عضو سمجھا جاتا تھا۔ جراحت کے لئے وہ لوگ تانبے سے بنے ہوئے چاقوؤں کا استعمال کرتے تھے۔ اس دور کے حالات زیادہ نہیں ملتے۔ (۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بابلی طب

بابل دریائے فرات کے کنارے پر آباد عراق کا قدیم ترین شہر تھا جو اپنے تہذیب وتمدن کے لئے بہت مشہور تھا اور مدت تک کلدانیوں، حمیریوں اور آشوریوں کا دارالحکومت رہا۔ چار ہزار سال قبل مسیح کی تحریروں میں اس شہر کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس کی کھدائی سے اور بھی بہت سے حقائق سامنے آئے۔

ایک ہزار سال تک بابل ایک چھوٹا سا گاؤں ہی رہا جس کی کوئی تاریخی اہمیت نہ تھی۔ 689 قبل مسیح میں سیناچرب اشوری شہنشاہ نے اس کو فتح کر کے تباہ برباد کر دیا اور پھر اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

بخت نصر نے اس میں معلق باغات بنا کر اس کو افسانوی شہرت دی۔ یہ باغات عجائبات عالم میں شمار ہوتے ہیں۔ 538 قبل مسیح میں ایرانیوں نے حملہ کر کے اس شہر پر قبضہ کر لیا جس سے شہر کی حالت اور خراب ہوگئی۔ اب اس شہر کے صرف کھنڈرات باقی ہیں۔ (٦)

شہر شوش میں کھدائی کے دوران ایک کتبہ دریافت ہوا جو آج کل پیرس میں لوور کے عجائب خانے میں موجود ہے۔ اس کتبے پر حمورابی بادشاہ نے 282 فرامین کندہ کرائے تھے۔ یہ فرامین قانون، مذہب، طب، تجارت، کشتی سازی، عورتوں کے حقوق، غلاموں کے حقوق اور دیگر معاشرتی مسائل سے متعلق ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قوانین انسانی اصلاح کے قدیم ترین قوانین کہلاتے ہیں۔ (٧)

مجموعہ قانون حمورابی کا ایک قابلِ قدر پہلو یہ ہے کہ اس میں اخلاقیات بھی موجود ہے جس نے اطباء کے معیار کو بہت ہی بلند سطح پر پہنچا دیا تھا۔ اسمیں اطباء کا معقول حد تک معاوضہ مقرر کیا گیا تھا۔ لاپرواہی کی سزا بھی بہت سخت مقرر کی گئی تھی اور ہر طبیب ان قوانین کا پابند تھا۔ (٨)

قدیم بابلی طب کے ذرائع معلومات میں سب سے اہم کھنڈرات سے برآمد شدہ خشتی تختیاں ہیں جن کے مطالعے سے اس دور کی طبی حیثیت کی بڑی حد تک نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ تختیاں دو ہزار سال قبل مسیح پرانی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تصور کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ مشہور مورخ ڈوڈس نے بابلی مہر کا تذکرہ کیا ہے جو 2300 قبل مسیح کے بابلی طبیب کی سمجھی جاتی ہے۔ (۹)

ان تختیوں سے پتہ چلتا ہے کہ ابتداء میں تو وہاں پر علاج کا طریقہ کار جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے تک ہی محدود تھا مگر پھر رفتہ رفتہ وہاں یہ رواج پڑ گیا کہ لوگ اپنے مریضوں کو کسی چوراہے پر لٹا دیتے تھے اور جو راہگیر وہاں سے گزرتے تھے انہیں مریض کا حال بتا کر علاج پوچھتے تھے۔اگر ان کو کوئی علاج معلوم ہوتا تھا تو وہ بتا دیتے تھے۔اس طرح سے جو جو موثر دوائیں اور علاج ان کو معلوم ہوتے تھے وہ ان کو چاندی کی یا تانبے کی تختیوں پر لکھ کر اپنے ایک طبی دیوتا کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔پھر ان نسخوں کے ساتھ انہوں نے قیاسات کو بھی شامل کر دیا اور اس کے بعد وہاں رفتہ رفتہ علم طب کو ترقی ہوئی یہاں تک کہ مختلف شہروں میں بڑے بڑے مطب اور طبی مدرسے قائم ہوئے۔ (۱۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے 1100 سال قبل 1930 میں Susa کے مقام پر ایک تختی برآمد ہوئی ہے جس پر حمیری زبان میں کچھ اصطلاحات کندہ ہیں۔اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ آسمان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لوح کی طرح نازل ہوئی تھی۔اس کے ایک طرف تو بادشاہوں سے متعلق کچھ احکامات ہیں اور دوسری جانب 28 کالم ہیں اور اس میں Asua لفظ موجود ہے جس کو اس زبان میں سرجن کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔یہ قوانین بابائے تاریخ ہیروڈوس سے ڈیڑھ ہزار اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے 500 سال قبل کے ہیں۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ہاں علم طب میں جراحت کا رواج بھی تھا۔ (۱۱)

اہلِ بابل Murdur دیوتا کی پوجا کیا کرتے تھے اور اپنے نسخوں پر حصول برکت و شفا کے لئے اس کی ℞ علامت بنایا کرتے تھے جو آج تک چلی آ رہی ہے۔ (۱۲)

ان کی ادویہ معدنی، حیوانی اور نباتاتی تینوں اقسام پر مشتمل ہوتی تھیں۔ چنانچہ ان کے یہاں لہسن، پام، سیڈ، گوشت، دودھ، نمک اور امونیم سالٹ کا استعمال ہوتا تھا اور وہ اسکو کھانے سے پہلے استعمال کرتے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تھے یعنی خالی معدہ دواؤں کے مختلف اثرات کا تصور بھی موجود تھا۔ قبض کے ازالے کے لئے زیرہ، لہسن اور ابنیما کا استعمال بھی رائج تھا۔ سانپ کے کاٹنے کے لئے Wildroot نامی جڑ استعمال ہوتی تھی۔ (۱۳)

یہ لوگ شراب، چربی، روغنیات، شہد، موم اور دودھ کو بھی ادویات کی تیاری میں استعمال کرتے تھے اور بہت سے نباتات کو بھی بطور دوا استعمال کرتے تھے۔ بعض مثالیں تو ایسی بھی ملتی ہیں جو موجودہ دور کی تجویز کردہ معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے Elatesium کا استعمال بطور Catharne یا Sulphur Scabies میں استعمال کرنا۔ cannailecies کو اضمحلال اعصابی اور دماغی کے لئے اور رائی کو محرات کے طور پر استعمال کرنا وغیرہ۔ (۱۴)

بابلی مذہبی اطباء بیماریوں کے ماحصل میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ دیوتاؤں کی طرف سے بیماریاں بھیجی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ نشانیوں کے ذریعے ان کی رفتار پہلے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس خیال نے پیش گوئی کے عمل کی طرف رہنمائی کی۔ پیش گوئی کی دو قسمیں کی گئی تھیں۔ ایک غیر ارادی جس میں ذہن پر زور ڈال کر اشارات کی تعبیر سے جانچ کی جاتی تھی جیسے خواب اور آسمان کے مظاہر وغیرہ۔ دوسری ارادی پیش گوئی یعنی اشارات کی تلاش اور جستجو خاص طور پر ذبیحی جانوروں کے مطالعے کے ذریعے۔ ذبیحی جانوروں میں جگر کا خصوصی معائنہ کیا جاتا تھا۔ خاص طور پر اس کے حجم، مقام اور اس میں خون کی مقدار کا۔ جگر نے جسم کے سب سے اہم حصے کی حیثیت سے ان اطباء کو متاثر کیا جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ خون سے پُر ہونے کی بنیاد پر اسے زندگی بلکہ درحقیقت روح کا مقام سمجھا گیا تھا اور یہ اہم مرتبہ جگر کو کئی صدیوں تک حاصل رہا۔ (۱۵)

بابلیوں نے بہت سی بیماریوں کی ان کی قدرتی علامات کی بناء پر درجہ بندی کی تھی۔ مثلاً سر کی بیماریاں، آنکھ، کان، ناک، منہ، ہونٹ، زبان کی تکلیفیں، سینے اور پیٹ کی بیماریاں، بازوؤں، ہاتھوں اور جلد کے مسائل، جنسی بیماریاں، عورتوں کی بیماریاں اور خاص کر سینے کے ٹیومر وغیرہ، بچوں کی بیماریاں، سانپ کا کاٹنا، بچھو کے ڈنک کا علاج ان کی تحریروں میں ملتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ بابل علم تشریح سے اچھی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طرح واقف تھے اور اس کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ ان کے ہاں علاج کے تین طریقے تھے۔

۱۔ الطب الوقائی۔ پرہیز کے ذریعہ

۲۔ الطب الطبعی۔ امراض کی تشخیص: ادویات کے حیواناتی، نباتاتی اور معدنی ذرائع

۳۔ الطب النفسی۔ سحر اور طلسم کے ذریعے علاج۔

اکثر اطباء مسکرات اور لمس سے بھی علاج کرتے تھے۔ وہ علم جراحت سے بھی واقفت تھے اور عملِ جراحی کے وقت مریضوں کو افیون اور حشیش نشے کے طور پر استعمال کرایا کرتے تھے۔ طبیب الساحر کی ان کے ہاں بڑی اہمیت تھی کیونکہ وہ مریض اور خبیث روحوں کے درمیان ایک واسطہ تھا جو ان کے گمان کے مطابق مریض پر غلبہ حاصل کر لیتی تھیں اور بیماری میں مبتلا کر دیتی تھیں۔ طبیب الساحر یہ قدرت رکھتا تھا کہ ان خبیث روحوں کو مریض کے جسم سے نکال کر بھگا دے۔ (۱۶)

بابلی طب میں علاج علم الاسباب سے متعلق ہوتا تھا تاکہ غیر طبعی سبب کا ازالہ کر کے مریض کو طبعی ماحول سے ہم آہنگ کر دیا جائے۔ چنانچہ وادی دجلہ و فرات کی طب بتدریج پروہتی طب اور پھر عوامی طب کی شکل اختیار کرتی گئی۔ اس میں دوائی علاج کی قابلِ لحاظ حد تک فراوانی تھی۔ اس خطے کی تمام تہذیبوں میں مذہب، جادو اور علم و فن سب مخلوط تھے۔ یہ عظیم سحری و مذہبی ادب محض مرض ہی سے متعلق نہیں ہے بلکہ اس ادب میں طب کو بہت اہم مقام حاصل رہا ہے۔ (۱۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مصری طب

مصر کا شمار دنیا کے قدیم ترین ممالک میں ہوتا ہے۔ مصر اپنے قدیم تہذیب وتمدن کے باعث پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس کے بعض قدیم شہروں میں دبے ہوئے کھنڈرات کو کھودنے سے ایسے کتبات اور تحریرات برآمد ہوئیں کہ جن سے قدیم مصریوں کے تمدن و معاشرت اور علوم وفنون پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ تحریریں پتھر اور نرکل سے بنے ہوئے کاغذ پر لکھی گئیں ہیں۔ جسے عربی زبان میں بردی اور انگریزی میں Papayrus کہتے ہیں۔ تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ شاہ آئی تھوسس نے سب سے پہلے قدیم مصری طب سے متعلق تشریحی کارنامے قلمبند کرائے۔ ان پپائرس کو محفوظ کرنے کے لئے مختلف کوشش کی گئیں۔ سب سے نمایاں اور کامیاب کوشش جمبولین اور ینگ نے کی تھی جنہوں نے خط تمثال کو سیکھا اور اس کے بعد باقاعدہ مطالعہ کر کے ان کی تفصیل مرتب کی۔ (۱۸)

ان پپائرس کی تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ قدیم مصریوں کا عقیدہ تھا کہ صحت ومرض دیوتاؤں کی خوشنودی اور ناراضگی سے وابستہ ہیں۔ ان کے نزدیک موت کا واقع ہونا فطری یا لازمی بات نہیں تھی بلکہ ایک بار جب زندگی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے تو وہ فطری طور سے ختم نہیں ہوتا اور جب تک کوئی حادثہ پیش نہ آئے تو موت واقع نہیں ہوتی۔ ان کے نزدیک مرض بھوت پریت کے حملے کے نتیجے میں بھی پیش آتا ہے اور اسی حملے کی شدت میں کبھی کبھی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ علاج ومعالجے کے لئے مصریوں نے جسم انسانی کو 36 حصوں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر عضو کے لئے الگ الگ دیوی دیوتا مقرر تھے۔ ان میں سب سے زیادہ شہرت شاہ سورتو اس کے عاقل ترین شاگرد امحوطب 2900 قبل مسیح کو حاصل ہوئی۔ (۱۹)

امحوطب مصریوں کا رب الشفا تھا۔ وہ اس کی پوجا کرتے تھے۔ جس طرح یونان میں اسقلی بوس کو ایک دیوتا کی حیثیت حاصل تھی اسی طرح امحوطب کو مصر میں یہ مقام اپنے علم وفضل کے باعث حاصل تھا۔ وہ 2800 قبل مسیح میں ملک دوسر کا وزیر اعظم تھا۔ (۲۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو یہ تحریر پسند آئے تو براہ کرم اسے مزید لوگوں تک پہنچانے کے لیے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر شیئر کریں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

قدیم ترین نسخہ

دوائے قبض کشا

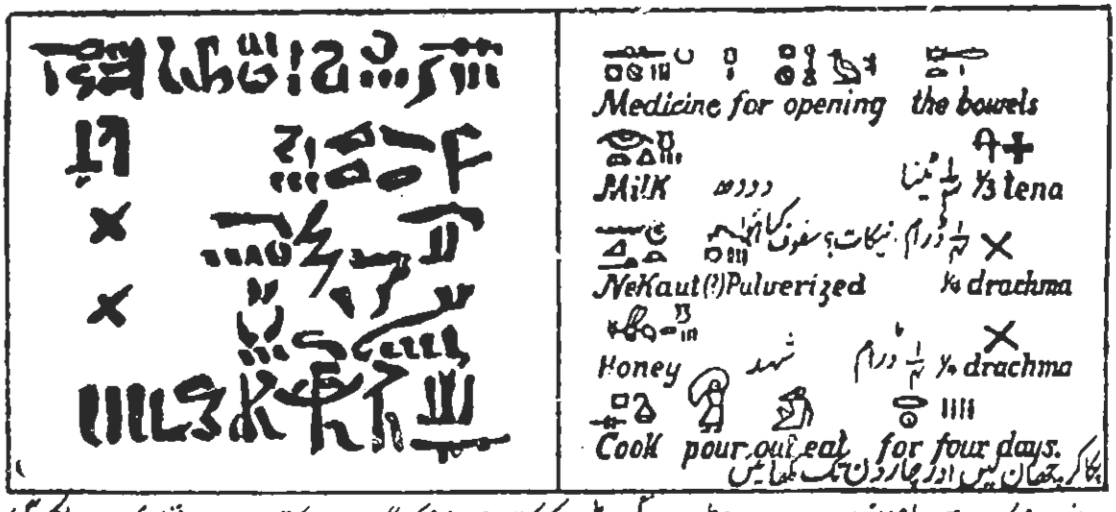

یہ نسخہ دنیا کا سب سے پرانا نسخہ ہے اور ہرمز ٹرس مے گسٹس کی کتاب سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۵۵۲ قبل مسیح میں لکھی گئی تھی اور حال ہی میں مصر سے دستیاب ہوئی ہے۔ بائیں طرف اصل نسخہ قدیم مصری کاہنی خط میں لکھا ہوا ہے۔ دائیں طرف اس کا ترجمہ خط تصویری، انگریزی اور اردو میں کیا گیا ہے۔ اس کے بعض اجزا کا مفہوم ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhanjiui@gmail.com

یہ شخص بہت بڑا ہیئت دان، ساحر، طبیب اور عاقل و دانا تھا۔ اس کی ماتحتی میں افواج، زراعت اور خزانہ تھا۔ یہ اپنے دور کا بقراط تھا لیکن اس کی کسی تصنیف کے نہ ہونے یا شاگردوں کی عدم موجودگی کی بناء پر اس کو وہ شہرت حاصل نہ ہوسکی جو بقراط کو ہوئی تھی۔ مرنے کے بعد اس کا مقبرہ لاعلاج مریضوں کا ٹھکانہ تھا۔ لوگوں کا عقیدہ تھا کہ جو مایوس مریض اس کے مقبرے میں سو جاتے ہیں تو امحوطب خواب میں آ کر ان کو ان کے مرض کی دوا بتا دیتا ہے اور مریض اس دوا کے استعمال سے اچھے ہو جاتے تھے۔ (۲۱)

ہیروڈوس لکھتا ہے کہ اس زمانے میں اطباء کے مختلف مراتب تھے۔ کچھ تو شاہی اطباء تھے جو بادشاہ کا علاج کرتے تھے۔ کچھ اطباء فوج کے سپاہیوں کا علاج کرتے تھے اور کچھ اطباء عام لوگوں کا علاج کرتے تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے جو تمام اطباء کے نگراں یا افسر تھے۔ ہر مرض کے لئے مخصوص طبیب ہوتے تھے۔ کچھ آنکھوں کا علاج کرتے تھے۔ کچھ سر کے امراض کا، کچھ دانتوں کے امراض کا، کچھ عملِ جراحی اور اسی طرح دیگر امراض کے مخصوص طبیب ہوا کرتے تھے۔

مصری قدماء کے نزدیک علاج کی دو قسمیں تھیں۔

علاج ظاہر ۔ علاج باطن

علاج ظاہری میں اعضائے جسم اور ان کے وظائف کا معائنہ، عملِ جراحی اور ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کا جوڑنا و بٹھانا شامل تھے۔ علاج باطنی میں مختلف جڑی بوٹیاں، جادو منتر اور دعائیں وغیرہ شامل تھیں۔ ان کی دوائیں حیوانات، نباتات اور معدنیات پر مشتمل ہوتی تھیں۔ (۲۲)

حیوانی ذرائع:

مصریوں کے نزدیک گائے کی بڑی اہمیت تھی۔ وہ اس کا دودھ، گوشت اور کھال استعمال کرتے تھے۔ دواؤں میں اس کا مغز، جگر، تلی، خون، حرام مغز اور چربی استعمال کی جاتی تھی۔ گائے کے بعد ان کے ہاں خنزیر کی اہمیت تھی۔ دواؤں میں اس کا مغز، دانت اور دیگر اجزاء استعمال کرتے تھے۔ مچھلیوں میں بلطمی، رعاد، قشر

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مچھلیوں کے سر اور گلپھڑے دواؤں میں مستعمل تھے۔ پرندوں کے جگر، گائے، گدھے، خنزیر، بکری، کتے، خرگوش اور مینڈک وغیرہ کا خون بھی دواؤں میں استعمال کیا جاتا تھا۔

معدنیاتی ذرائع:

اثمد سرمہ، کالا نمک، کھانے کا نمک، گیرو اور گندھک وغیرہ کا استعمال عام تھا۔ اس کے علاوہ یہ لوگ ایلومینم، سیسیہ، مقناطیس اور دیگر دھاتوں کے استعمال سے بھی واقف تھے۔ (۲۳)

نباتاتی ذرائع:

ان میں ایلوا ارنڈ کا تیل، پودینہ، ہڑ، کروندہ، افیون، دھنیا، اجوائن، دیوراد اور تارپین کا تیل بہت کثرت سے استعمال ہوتا تھا۔ ان دواؤں کو تیار کرتے اور استعمال کرتے وقت چند مخصوص منتر پڑھے جاتے تھے۔ ادویات کی تاثیر کے لحاظ سے مختلف اوقات میں ان کے استعمال کا طریقہ بھی اس دور میں واضح طور پر موجود تھا۔ (۲۴)

قدیم مصری طب میں کاہنوں کی بہت اہمیت تھی۔ یہ ہی کاہن ان کے طبیب بھی ہوتے تھے اور مذہبی پیشوا بھی کیونکہ طب اور مذہبی جنتر منتر دونوں ہی علاج کے لئے ساتھ ساتھ استعمال ہوتے تھے۔ بادشاہ ان کاہنوں کی سرپرستی کیا کرتے تھے۔ رئیس الکھنۃ کی سب سے زیادہ عزت کی جاتی تھی اور اس کو بہت احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ مصریوں میں جب کسی کا انتقال ہو جاتا تھا تو اس کو طلب کیا جاتا تھا کہ وہ لاش کو دھونی دے۔ اسے مقدس پانی سے پاک کر کے حنوط کرے۔ اس کے لئے دعائیں پڑھے تا کہ خدا اس پر رحم کرے۔ وہ جنازے کے ساتھ دعائیں پڑھتا ہوا چلتا تھا۔ اس کے علاوہ کاہنوں کی یہ بھی ذمہ داری تھی کہ وہ لوگوں کو عبادت خانوں میں دعائیں پڑھوائیں۔ ان کی شادیوں کی رسومات انجام دیں۔ دیوتاؤں کے حضور پیش کی جانے والی قربانیوں کا انتظام کریں، ان کا ریکارڈ رکھیں،

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

معبدوں کی دیکھ بھال اور صفائی ستھرائی کا انتظام کریں۔ (۲۵)

جادوٹونے اور جنتر منتر پر منحصر ہونے کے باوجود قدیم مصری طب کا شعور کچھ کم بلند نہ تھا۔ حفظان صحت کے معاملے میں بھی مصری طب بہت زیادہ ترقی یافتہ تھی ان کے دور میں مردوں کی تجہیز و تکفین، گھروں کی صفائی، غذاؤں کی نوعیت اور جنسی تعلقات کے متعلق سخت قوانین نافذ تھے۔ روزمرہ کی زندگی مذہبی قوانین کے تابع تھی۔ مصریوں کے اصول صحت اور مذہبی احکام میں تمیز آسان نہیں ہے۔ مصری قوانین مریضوں کے جسموں کی صفائی میں انتہائی سخت تھے۔ ان کے لئے دن اور رات میں دو دفعہ غسل کرنا لازمی تھا۔ ہر تیسرے روز حجامت بنوانا پڑتی تھی اور سر مونڈا جاتا تھا۔ سفید کپڑے پہننا لازمی تھا۔ بعض کھانوں مثلاً سور کے گوشت اور بادی غذاؤں سے پرہیز لازم تھا۔ پانی ابال کر اور چھان کر استعمال کیا جاتا تھا۔ عمداً حمل گرانے، بچوں کو امراض سے بچانے کا خیال نہ رکھنے اور خاص ایام میں مباشرت کی سخت ممانعت تھی۔ جلق کو ایک شرمناک عیب سمجھا جاتا تھا۔ نوزائیدہ بچوں کی بڑی نگہداشت کی جاتی تھی۔ مردوں کو بہترین طریقے سے محفوظ کیا جاتا تھا۔ لاشوں کو محفوظ کرنے کے فن میں انہیں حیرت انگیز مہارت حاصل تھی جو آج کے اس ترقی یافتہ اور کیمیائی دور بھی ممکن نہیں ہے۔ (۲۶)

جراحت کے ذریعے بیماریوں کے باقاعدہ علاج کی تفصیل سب سے پہلے قدیم مصری تہذیب سے ملتی ہے۔ یہ تفصیل Edwin Smith اور Ebres Papayrus سے حاصل ہوئی۔ ان دونوں پپائرس میں حادثوں سے ہونے والے زخموں اور کسر یعنی ہڈی ٹوٹنے کے علاج کی تفصیل درج ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ختان یعنی ختنہ کرنے کے طریقے کو بھی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

جیزہ کے تین بڑے اہراموں میں 10 انسانی کھوپڑیاں ملی ہیں جن میں سوراخ ہیں۔ جب ان کھوپڑیوں کا Radiological Examination کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ کھوپڑیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے 2700 سال پہلے کی ہیں اور یہ ان مریضوں کی کھوپڑیاں ہیں کہ جن کے سر میں رسولی تھی اور جن کو بطور علاج نکالنے کی کوشش کی گئی تھی۔ ان پپائرس میں مختلف قسم کی رسولیاں،

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالہ یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول مواد نہ مل سکا ہو تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھے ای میل فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

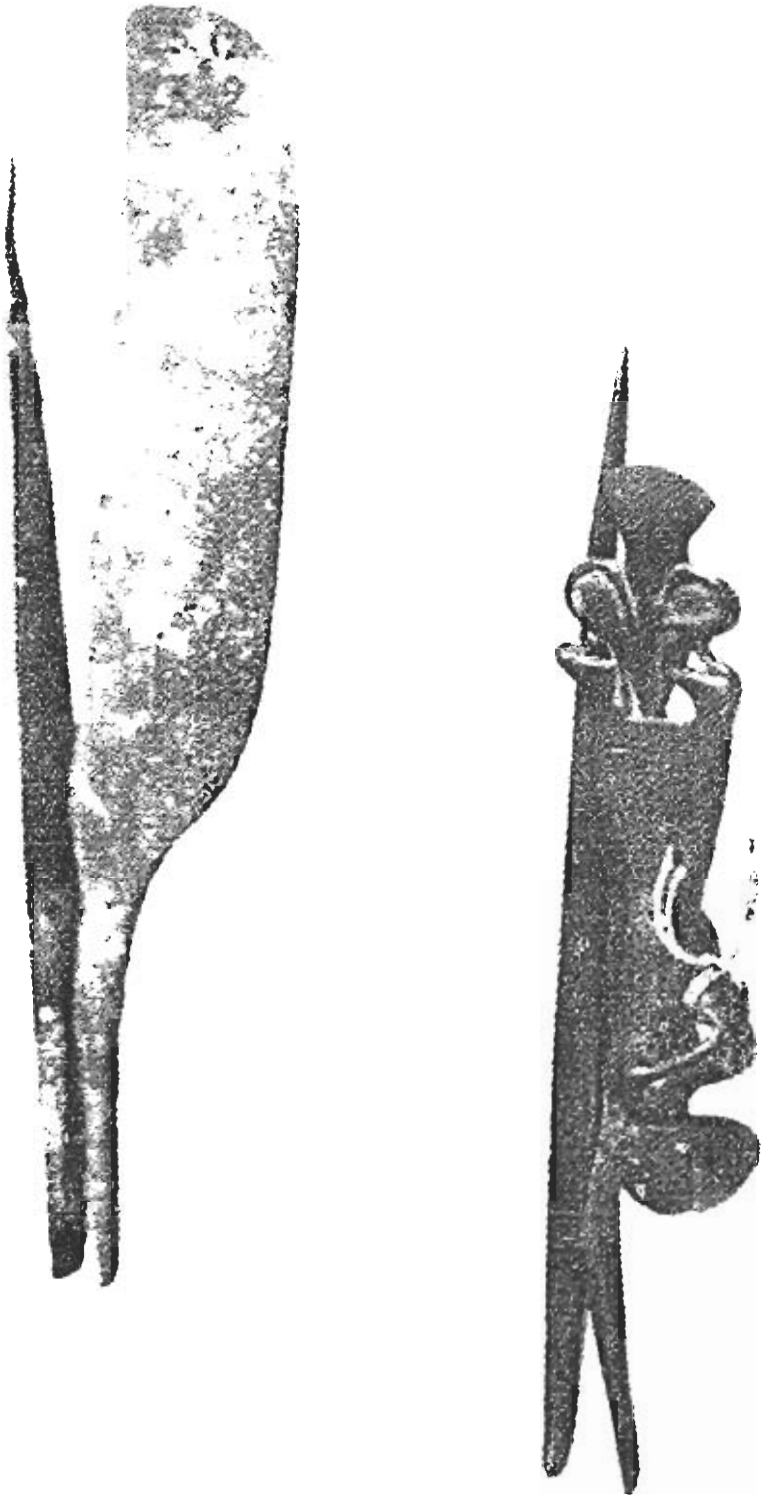

قدیم مصری آلات جراحیہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

پھوڑے، زخم، کسر یعنی ہڈی کا ٹوٹنا، خلع یعنی اعضاء کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا وغیرہ کے علاج کے طریقے بھی درج ہیں۔ (۲۷)

ان کے ہاں لفظ دماغ کا استعمال ملتا ہے۔ پہلی مرتبہ یہ لفظ انسانی زبان پر اس حیثیت سے آیا تھا۔ اس پیاٹرس میں دماغ کے پیچ وخم اور اس کی اغشیہ کو بیان کیا گیا ہے۔ قلب کو نظام عروق کا مرکز قرار دیا گیا ہے اور نبض کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ یہ معلومات بقراط سے 1200 سال قبل کی ہیں۔ یہ شواہد ایسے ہیں کہ جن کی روشنی میں مصری طب کی قدامت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ اسی مصری طب نے بعد میں یونانی طب کو بہت متاثر کیا بلکہ یونانی طب میں مصری طب نے روح پھونکی۔ (۲۸)

قدیم مصریوں کے مذہب میں حیات جاودانی پر زور دیا گیا تھا۔ روح کے لافانی اور جسم کے از سرِ نو زندہ ہونے کے عقیدے نے لاش کو محفوظ رکھنے کے عمل کی طرف نشاندہی کی۔ لاش کو محفوظ رکھنے کے عمل کی وجہ سے مذہبی اطباء نے تشریحی معلومات حاصل کیں۔ اس طرح لاش کو مصالحہ لگا کر محفوظ کرنے والے یہ مصری پہلے تشریحی ماہر تھے لیکن ان لوگوں کو حقیقت میں ماہر تشریح نہیں کہا جا سکتا وہ محض ایک فنکار تھے جن کا مقصد صرف لاشوں کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھنا تھا اور اس سلسلے میں انہیں جو تشریحی معلومات حاصل ہوئیں وہ محض اتفاق کا نتیجہ تھیں لیکن یہ اتفاقی معلومات دنیائے طب کے لئے بہت اہمیت کی حامل ثابت ہوئیں۔

ممیانے کا طریقۂ کار یہ تھا کہ لاش کو 90 سے 110 ملی میٹر جانبی شگاف دے کر بدن کی تجویف کو اپنے متعلقات سے پاک کیا جاتا تھا۔ احشاء اور ان کی عروق کو مکمل طور پر نکالدیا جاتا تھا۔ پھر پھیپھڑے، مری یعنی کھانے کی نالی اور دوسری ضروری ساختیں علیحدہ کی جاتی تھیں۔ قصبۃ الریہ یعنی سانس کی نالی اور متعلقہ ساختیں گردن کی جڑ کے بالمقابل کاٹ کر نکال دی جاتی تھیں۔ قلب اور گردوں کو جسم میں چھوڑ دیا جاتا تھا۔ دماغ کو نتھنوں کے ذریعے مخصوص آلات سے ضرب پہنچائے بغیر نکال لیا جاتا تھا۔ زبان اور آنکھیں اپنی جگہ چھوڑ دی جاتی تھیں۔ معدہ، جگر، پھیپھڑے اور آنتوں کو قیمتی برتنوں میں الگ سے ممیایا جاتا تھا۔ ممیانے کا مقصد جسم کو پورے طور پر محفوظ کرنا تھا۔ انہیں جلد فساد قبول کرنے والے اعضاء کو نکالنے اور دھڑ کو مخصوص

www.urduchannel.in

اگر آپ کو یہ پی ڈی ایف اچھی لگے تو اسے مفید بنانے میں ہماری تحقیق کی ضرورت ہے تو ہمیں ضرور ای میل کریں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مومیاء رمسیس الثانی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طریقے سے خالی کرنے کی مہارت تھی لیکن وہ دوسرے تمام جسمانی نظام کے تفصیلی مطالعے سے بے نیاز رہے جس کی وجہ سے ڈسکیشن اپنے حقیقی مفہوم میں انجام نہیں دیا جاسکا بہرحال ان کی تشریحی معلومات بہت وسیع تھیں۔ اسی طرح وہ پھیپھڑوں، معدہ، جگر، مثانہ اور رحم کے مقام وساخت کے متعلق بھی درست تشریحی معلومات رکھتے تھے اور ان کے طبعی افعال کے بارے میں بھی واقفیت تھی۔ اگر چہ تشریح کی کبھی نہ ختم ہونے والی شاہراہ پر ان کے قدم غیر اختیاری طور پر اٹھے تھے جس کے نتیجے میں انہیں اہم ترین معلومات حاصل ہوئیں تاہم وہ طبی اعتبار سے بیش بہا اور بے مثل ہیں اور اس میں کوئی دوسری قوم مصریوں کی ہم سر نہیں ہو سکتی۔ (۲۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ دوم

طب یونان، روم اور ایران میں

یونانی طب

یونان میں علم طب کی ابتداء اسقلی بوس سے ہوئی۔ یونانیوں کے عقیدے کے مطابق وہ اپالو دیوتا کا بیٹا تھا جو دیوتاؤں کا طبیب سمجھا جاتا تھا۔ یونانی اسقلی بوس کو شفا کا دیوتا مانتے تھے۔ یونانیوں کے علاوہ رومی بھی اس کو طب کا دیوتا تسلیم کرتے تھے۔ (۳۰)

خیال کیا جاتا ہے کہ وہ 1200 قبل مسیح جنگ ٹرائے سے پہلے موجود تھا۔ ٹرائے کے معرکے کی تاریخی حیثیت سے بہت زیادہ اہمیت اس لئے ہے کہ وہاں سے یونانی علم وتمدن کی اولین ترین منزل کا سراغ ملتا ہے۔ اسقلی بوس کی تعلیم جسم کی ساخت اور افعال پر مشتمل تھی۔ (۳۱)

اس کی مہارت کا یہ حال تھا کہ اس کے متعلق لوگوں کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ مریض کی صورت دیکھتے ہی اسے بیماری کا علم ہو جاتا تھا۔ وہ جس مریض کو قابلِ علاج سمجھتا تھا اس کا علاج کرتا تھا اور جس کا مرض مہلک ہوتا تھا اس کا علاج نہ کرتا۔ (۳۲)

اسقلی بوس کی وفات کے بعد اس کے منادر کا مسلک ایتھنز سے شروع ہوا۔ یہ مندر معدنی چشموں کے قریب تعمیر کئے جاتے تھے۔ ان میں مریضوں کے رہنے کی قیام گاہیں بھی تھیں۔ ان مندروں میں جو علاج کیا جاتا تھا وہ باطنی اسرار و رموز اور اتائیانہ تجربات پر مبنی تھا۔ ان تمام معمولات کا اصل اور ضروری جزو خواب تھا جو مریضوں کو نظر آیا کرتا تھا۔ خواب میں مریض کو دیوتا کی بشارت ہوتی تھی۔ (۳۳)

ابتدائی دور میں طب خاندان اسقلی بوس کی میراث تھی۔ (۳۴)

اُس خاندان میں بڑے بڑے نامور حکماء اور اطباء پیدا ہوئے۔ (۳۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کے پاس تاریخ یا آرٹ پر کسی معقول سائز کی کتاب ہو جس پر تحقیق کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور بھیجیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اسقلیبیوس

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہومر جس کا زمانہ نویں صدی سے تقریباً پہلے کا ہے، اپنی نظموں کے مضامین کی وجہ سے طب کی تاریخ میں بہت خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اسی نے یونانی طب کے متعلق سب سے پہلے واقفیت بہم پہنچائی۔ اس کی نظموں سے پیشہ ور طبیبوں کی طب اور سرجری میں پہلے سے ترقی یافتہ پریکٹس کا ثبوت ملتا ہے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورتیں بھی دواؤں کے متعلق معلومات رکھتی تھیں۔ ان میں زخموں کے علاج اور ان کے مابعد اثرات کا بیان ہے، درد دور کرنے والی اور زخموں کو بھرنے والی دوائیں، دافع جنون جڑی بوٹیاں اور برادۂ فولاد کا طبی استعمال اور گندھک جلا کر مکان کی صفائی کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہومر نے 141 قسم کی جراحتیں بیان کی ہیں جن میں سر، گردن، صدر، مثانہ، عمودی فقری کے زخم اور عظم الفخذ کا کسر شامل ہے۔ ہومر کے زمانے کی طبی معلومات ابتدائی درجے کی ہیں لیکن انہیں اولیت کے اعزاز کی بناء پر اہم تاریخی درجہ حاصل ہے۔ ہومر نے جو معلومات فراہم کیں ان کا تعلق محض نویں صدی سے ہی نہیں بلکہ وہ گزشتہ صدیوں کی معلومات کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ جہاں تک تاریخ نگاری کا تعلق ہے چھٹی صدی قبل مسیح سے پیشتر یونان میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ سب سے قدیم یونانی مورخ ہیروڈوٹس ہے جس کا تعلق پانچویں صدی قبل مسیح سے ہے گویا ہومر کی نظمیں قدامت کے لحاظ سے پہلے درجے پر ہیں۔ یونانی طب کی باقاعدہ تاریخ تیرہویں صدی قبل مسیح اسقلی بوس کے زمانے سے شروع ہوئی اور نویں صدی تک پہنچتے پہنچتے ایک فن کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ (۳۶)

چوتھی صدی قبل مسیح میں بقراط پیدا ہوا۔ بقراط سے پہلے فن طب سینہ بہ سینہ چلا آ رہا تھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد بقراط نے محسوس کیا کہ اسقلی بوس نے جن مقامات پر طب کی بنیاد رکھی تھی، ان میں اکثر مقامات سے علم طب ختم ہو گیا یا ہونے والا ہے تو بقراط نے اس قدیم رواج کو ختم کیا اور اس فن کو تباہی سے بچانے کے لئے خاندانی قید و بند سے آزاد کیا۔ (۳۷)

طب میں بقراط کا ایک انقلاب انگیز، دور رس اور انتہائی نتیجہ خیز کارنامہ یہ ہے کہ اس نے طب کو خرافات اور توہمات سے پاک کر کے اس کو حقیقی سائنس کے مرتبے پر فائز کر دیا۔ اس نے پچھلی تمام معلومات

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کا تنقیہ کر کے اس کے صرف معقول حصے پر اپنی طب کی بنیاد رکھی۔ اس نے بتایا کہ آسیب اور جادو طب کے دائرہ کار سے خارج ہیں اور امراض کی پیدائش میں آفتاب (دھوپ اور سایہ)، ہوا کے جھونکوں، موسم کے تغیرات، مختلف اقسام کے پانی، مختلف زمینوں کے اثرات، ابرازات ورطوبات کی بے قاعدگی وغیرہ کو بڑا دخل ہے۔ بقراط کی طب کی بنیاد ارکان اربعہ یعنی آتش وآب خاک وباد، سرد وگرم اور خشک وتر کیفیات پر مشتمل ہے جو مادے کے قوام کی چار تجریدی اشکال ہیں۔ یہ خارج میں مفرد حالت میں نہیں پائے جاتے بلکہ حرارت و برودت، یبوست اور رطوبت کے واسطے سے حواس ان کا ادراک کرتے ہیں۔ (۳۸)

بقراط سے پہلے فلسفہ اور مذہب طب کے لازمی اجزاء تھے۔ بقراط کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے طب کو مدون کیا اور اسے باقاعدہ علم کی شکل عطا کی۔ اس کے بعد دو خاص صورتوں کے تحت تاریخی طور پر علم طب کی ترقی شروع ہوئی۔ ایک بیماریوں کی علامات ونشانیوں کے بغور مطالعے کے ذریعے اور دوسرے انسانی جسم کی ساخت اور فعل کے بحالت مرض وصحت تنظیمی مطالعے کے ذریعے۔ (۳۹)

اب یونان میں ایک مستقل نظام طب قائم ہو چکا تھا اور اس لحاظ سے یہ سرزمین مہذب دنیا کا پہلا گہوارہ علم العلاج کہلانے کی مستحق ہے۔ چوتھی صدی کے نصف آخر کا دور ارسطو کا دور ہے جو ایک بہت بڑا طبیب تھا۔ اس نے نباتات، حیوانیات، علم التشریح اور منافع الاعضاء کے سلسلے میں قابلِ قدر معلومات فراہم کی تھیں۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے جانوروں کی جماعت بندی سائنسی اصولوں پر کی۔ (۴۰)

ارسطو کے بعد حکیم ثاوفرسطس نے جو ارسطو کا شاگرد تھا، جڑی بوٹیوں پر زبردست تحقیق کی اور علم نباتات کا پہلا عالم ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ یونانی سوائے ان پودوں کے جنہیں وہ ادویات کے طور پر استعمال کرتے تھے، دوسرے پودوں سے واقف نہیں تھے۔ اس حکیم نے تقریباً 500 پودوں کا حال لکھا ہے اور ان کی درجہ بندی درختوں، پودوں اور گھانسوں میں کی ہے۔ (۴۱)

یونانی تاریخ طب میں اسکندریہ کا نام بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ مشہور زمانہ فاتح اسکندر نے چوتھی صدی قبل مسیح میں یہ شہر آباد کیا۔ مدرسہ اسکندریہ ایک طرح کی یونیورسٹی تھا۔ اس مدرسے نے طب، فلسفہ، کیمیا اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کے پاس کوئی ایسا مواد ہے جو کہ یہاں پر کسی مقالہ یا مضمون میں یا مزید تحقیق کی غرض سے ہو تو ہم سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بقراط

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

علوم طبیعہ میں بے حد نمایاں خدمات انجام دیں۔ یہ دور طب یونانی کا وہ واحد دور ہے جس میں ڈائی سکشن کو قانونی حیثیت حاصل تھی جس سے علم تشریح اور علم جراحت میں قابلِ قدر اضافے ہوئے۔ اس دور کی اہم شخصیتیں ہیروفیلوس اور ایراسسطر اطوس ہیں۔ ہیروفلوس علم تشریح کا بڑا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ اسے Father of Anotomy کے نام سے بھی شہرت حاصل ہے۔ اس نے علم الجراحت، علم الولادۃ، امراض چشم اور عام امراض کے علاج و معالجے میں تحقیقی کارنامے انجام دیئے۔ (۴۲)

جبکہ ایراسسطر اطوس منافع الاعضاء کا ماہر تھا۔ اس نے منافع الاعضاء کو اس طرح بیان کیا کہ وہ ایک مستقل فن بن گیا۔ علاج و معالجے کے سلسلے میں بھی اس نے منفرد اضافے کئے۔ وہ علاج بالدواء سے زیادہ حفظ صحت پر زور دیتا تھا۔ اس نے غذا، ورزش اور حمام پر خاص طور سے زور دیا۔ اس نے ایک قاشاطیر Forcep بھی ایجاد کیا تھا۔ (۴۳)

اس دور میں ایک اہم شخصیت امونس کی بھی تھی جو ایک ماہر جراح تھا اور مثانے سے پتھری نکالنے کا ماہر تھا۔ اس عمل کے لئے مخصوص آلہ مفتتۃ الحصاۃ Lithotrito استعمال کرتا تھا۔

اس زمانے میں مخصوص امراض کے لئے الگ الگ شعبے قائم تھے اور ان کا علاج ان کے ماہرین کیا کرتے تھے۔ تشخیص مرض کے سلسلے میں اصول و ضوابط مرتب کئے گئے۔ سرجری کو سب سے زیادہ رواج دیا گیا۔ اسکندریہ کے مایۂ ناز جراحوں کی یہ خصوصیت بہت مشہور تھی کہ وہ مرہم پٹی کی باریکیوں اور پیچیدگیوں سے واقف تھے انہوں نے ضماد کے مختلف طریقے ایجاد کئے۔ (۴۴)

یونانی اطباء کے ان شاندار کارناموں کی بدولت ان کا نام آج بھی زندہ ہے اور یہ انہی کی خدمات کا اثر ہے کہ طب یونانی مختلف ملکوں میں جانے کے باوجود اور دوسری طبوں سے متاثر ہونے کے باوجود بھی طب یونانی کہلاتی ہے۔ عربوں کے ذریعے یہ طب مغربی ممالک میں پہنچی۔ ہر دور اور ہر ملک میں ان کی معلومات کو مشعل راہ بنایا گیا اور آج بھی ان خدمات کو نظر انداز کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔ (۴۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ابتداء میں تو اہلِ روما بھی جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے ذریعے سے ہی امراض کا علاج کرتے تھے لیکن جب وہاں تہذیب وتمدن نے ترقی کی تو انہوں نے یونانیوں سے علم طب سیکھا۔ (۴۶)

چونکہ رومی عوام وخواص میں میڈیکل پریکٹس کو بطور پیشہ اپنانا بے حد معیوب سمجھا جاتا تھا اس لئے روم میں طب یونانی کی آمد سے پہلے کسی طبیب کا ذکر نہیں ملتا۔ (۴۷)

218 قبل مسیح میں یونانی طبیب ارخ طوس ترک وطن کر کے روم جا بسا اور اس کے بعد کئی یونانی طبیب روم جا کر آباد ہوئے۔ سب سے پہلا رومی طبیب کلسوس Celsus تھا جو ایک نہایت فاضل شخص تھا۔ (۴۸)

اس نے علم الجراحت پر بڑی اہم معلومات فراہم کیں۔ اس نے مختلف قسم کے ناسوروں کا علاج بالجراحت، پتھری نکالنے کا طریقہ، التہاب کی علامات اور نشانیاں وغیرہ بیان کی تھیں جو آج دو ہزار سال گزرنے کے بعد بھی درست تسلیم کی جاتی ہیں اور طب جدید کی تدریس میں شامل ہیں۔ اس کے بعد حکیم اسقلی بیدوس، آر کے جینس، سرنوس، اری طیوس، طیسالوس، انتی لوس، پیلی دورس وغیرہ بہت مشہور ومعروف اطباء گزرے ہیں جنہوں نے علم طب میں گرانقدر اضافے کئے۔

طبیب اسقلی بیدوس کی مخصوص ایجادات میں قطع الحنجرۃ Largngotomy اور قطع الرغام Tracheostomy شامل ہیں۔ یہ طبیب علم تشریح کا اس قدر دیوانہ تھا کہ اس نے مرنے کے بعد اپنا جسم علم طب کے طلباء کے تشریحی تجربات کے لئے وقف کر دیا تھا۔ تاریخ میں ایسی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ آر کے سورانوس نے Veginal Speculum آلہ منظار الفرج ایجاد کیا۔ (۴۹)

یہ طبیب اپنے دور کا عظیم ترین ماہر امراض نسواں تھا۔ اس نے عورتوں کے امراض، علم القابلہ، معالجۃ الاطفال اور علم الجنین میں گراں قدر معلومات فراہم کیں۔ آر کے جینس نے کٹ جانے والی عروق

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کی بندش کا طریقہ اور عملی جراحی کے بعد خون بند کرنے کے لئے شریانوں کے سروں کو موڑنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ (۵۰)

بطلیموس پنجم کے کلیوپترا کے دور میں اسکندریہ کی تباہی کا عظیم ترین واقعہ پیش آیا۔ جس کے بعد بولیوس قیصر حاکم روما کا تسلط قائم ہوگیا لیکن علمی وتہذیبی ورثہ اسکے ہاتھ نہ آسکا اس کی وجہ یہ تھی کہ طب اور دیگر علوم کی طرف رومی حکمرانوں نے کوئی خاص توجہ نہ دی تھی البتہ بولیوس قیصر نے فوجی ضروریات کے تحت جراحی کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے مختلف علاقوں سے چند جراح اطباء کو دعوت دی چنانچہ اس طرح رومیوں میں یونانی طب کی ابتداء ہوئی۔ طبعی علوم سے اس سرد مہری کے باوجود 30 قبل مسیح سے 395 قبل مسیح تک کے اس دور کو دسیقوریدوس، روفس اور جالینوس جیسے ماہر فن اطباء کی اہم طبعی خدمات کے نتیجے میں بے حد نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ (۵۱)

دیسقوریدوس یونان میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی صلاحیتوں کی وجہ سے اس کو رومی فوج میں معالج مقرر کیا گیا۔ اس کا عظیم الشان کارنامہ اس کی تصنیف ''کتاب الحشائش'' ہے۔ اس کتاب میں اس نے 600 جڑی بوٹیوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس نے شناخت کی تفصیلات، تحفظ وحصول کے طریقے، استعمال کے طریقے، اصول وقواعد، مقدار، خوراک اور افعال وخواص وغیرہ کو بہت عمدہ طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ (۵۲)

دسیقوریدوس پہلا شخص ہے کہ جس نے افیون کے مسکن ہونے کی تاثیر بیان کی اور سرخس کے قاتل دیدان (کیڑے مار) وصف کا تجزیہ کیا۔ (۵۳)

اس کے علاوہ اسنے سب سے پہلے سائنٹفک انداز میں زہریلے جانوروں، پاگل کتے کے کاٹے ہوئے جانوروں کے کاٹنے سے پیدا ہونے والی علامات سے واقف کرایا۔ اور انکے علاج کے لئے بہت سی نئی معلومات فراہم کیں۔ (۵۴)

دسیقوریدوس کے ہی ایک ہم عصر پلائنی Pliny کا نام بھی محسنینِ طب کی فہرست میں شامل ہے۔ اس

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نے نیچرل ہسٹری یعنی تاریخ طبیعات کے نام سے ایسی عمدہ کتاب لکھی جو اپنی خوبیوں کے سبب سے شہرہ آفاق ہوئی۔ (۵۵)

پہلی صدی میں افسس کا باشندہ روفس ٹرائی جن کے عہد میں روم اور مصر میں بہت مشہور ہوا۔ یہ ایک عالی مرتبت ماہر تشریح تھا اور اسے جالینوس کے بعد روم کا سب سے بڑا یونانی طبیب شمار کیا گیا ہے۔ یہ اپنی تشریحی معلومات، سرطان و طاعون پر اپنے تشریحی کمالات کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ اسے متعدد بیماریوں اور ان کی علامات کو سب سے پہلے بیان کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ (۵۶)

روفس پہلا طبیب ہے کہ جس نے آنکھ کی جھلیوں اور اس کے بلوری عدسے کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں ۔ اس کی فنی عظمت اور طبیبانہ مہارت کا اہم ثبوت یہ ہے کہ قدماء کی تمام کتابوں مثلاً الحاوی، المنصوری، الفاخر اور دیگر کتب میں اسکے حوالے بکثرت ملتے ہیں۔ (۵۷)

دوسری صدی کا نصف آخر طب یونانی کی سب سے بڑی عظمت جالینوس کا زمانہ ہے۔ وہ صفِ اول کا ماہر تشریح و منافع الاعضاء تھا۔ (۵۸)

اس نے بکثرت جانوروں کے ڈائسکیشن کئے اور چند انسانی لاشوں کو ڈائسکیشن کے لئے استعمال کیا، تشریح ، منافع الاعضاء ، ماہیئت الامراض، علم الجنین ، معالجات اور علم الادویہ کے میدان میں اس نے زبردست تحقیق کی۔ (۵۹)

اس نے عضلات کی تقسیم اور افعال کو جس انداز میں بیان کیا ہے اسے آج بھی تشریحی دنیا میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس نے ہڈیوں کو طویل اور مسطح ہونے کے اعتبار سے تقسیم کیا۔ سر کی ہڈیوں کو واضح طور پر بیان کیا، دماغ کی ساخت اور اس کی اغشیہ کے متعلق بتایا، دماغی اعصاب کی تفصیل بتائی اور عظام، عضلات، اعصاب، دماغ اور دوران خون کے متعلق ایسی بیش بہا معلومات بہم پہنچائیں جو بعد والوں کے لئے مشعل راہ بنیں۔ اس نے دق کی وضاحت کی ۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کا فرق بتایا۔ ذات الجنب کے درد اور جگر و مرارہ کے امراض میں فرق کیا۔ نبض کے سلسلے میں اس کو بڑی مہارت حاصل تھی۔ اس نے نبض پر سات نسخے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تحریر کئے اور طول وعرض وعمق کے اعتبار سے اس کی ستائیس قسمیں بیان کیں۔ جالینوس کا نام تاریخ میں اس وجہ سے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ اس نے زہروں کا تریاق تیار کیا تھا جس سے حکمران طبقے کو اطمینان ہو گیا کہ جو ہر وقت زہر کے خطرے سے پریشان رہتا تھا۔ جالینوس بہترین تشریح دان، منافع الاعضاء کا ماہر، معالجات میں کامل ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجے کا محقق اور مصنف بھی تھا۔ اس کی تصانیف طب کے ہر شعبے میں کثیر تعداد میں ہیں۔ اس کی کئی کتابیں بہت عرصے تک طبی درسگاہوں میں پڑھائی گئیں۔ (٦٠)

علم تشریح کی ترقی میں اس بہت بڑا حصہ ہے۔ بعد میں آنے والے طبی دنیا کے افراد اس کی تشریحی معلومات سے متاثر اور اسی کے خرمن تحقیق کے خوشہ چین ہیں۔ یونانی طب کے تخلیقی عہد کے اختتام پر جالینوس بڑے مرتبے کا نام ہے۔ اسے بقراط کے بعد سب سے بڑے یونانی طبیب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ بقراط کی تحریروں میں طب کی حیثیت ایک فن کی سی تھی جبکہ جالینوس نے اسے ایک علم (سائنس) کا درجہ عطا کیا۔ (٦١)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ایرانی طب

علم طب ایران کے ان قدیم علوم میں سے ہے جن کا بیشتر مورخین نے تذکرہ کیا ہے۔ یہ علم ایران میں بہت قدیم زمانے اور اس کے بعد بنجا منشی، راشکانیانی اور ساسانی دور میں ایک بلند مقام رکھتا تھا۔ زرتشتیوں کی مذہبی کتاب اوستا اور ان کی دوسری مذہبی کتابوں سے بنجا منشی اور اس سے پہلے کے دور کی طب کے متعلق کچھ معلومات ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ مشرق و مغرب کے مؤرخین خصوصاً یونانی مورخین سے اس سلسلے میں مدد ملتی ہے۔ تاریخ کے صفحات کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت آریائی قوم کی ہجرت اور ایران میں ان کے قیام سے ایرانی طب کی تاریخ شروع ہوتی ہے اور ان کا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت سے تین ہزار سال قبل شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں زرتشتی عقیدے کے مطابق پہلا طب تریتا Trita تھا جسے یونان کے اسقلی بوس اور مصر کے امحوطب کی طرح رب الشفا سمجھا جاتا تھا۔ (۶۲)

اس کے علاوہ دیگر خداؤں کے نام بھی ملتے ہیں جو صحت اور امراض کے ازالے کے ذمہ دار سمجھے جاتے تھے۔ (۶۳)

ابتدائی آریائی دور میں یما Yema اور ترانا رونا Thratarona دونوں نہایت اہم طبیب گزرے ہیں۔ (۶۴)

ایران میں ابتدا سے ہی طبیب کو معاشرے مین بہت اہم مقام حاصل ہوتا تھا۔ جب ایران ایتھنز اور بازنطینی حکومت کے خلاف صف آراء ہوا تو اس جنگ میں بہت سے طبیب گرفتار ہوئے جنہیں ایران میں بہت معزز سمجھا گیا۔ طبیب اکثر بادشاہ کا مشیر خاص اور نظم و نسق میں اس کا دستِ راست ہوتا تھا۔ بزرجمہر جو انوشیرواں عادل خسرو دوم 578ء تا 531ء کا وزیر اعظم تھا، ایک ماہر طبیب تھا۔ طبیب بختیشوع کا مشہور خاندان ایسا محترم تھا کہ 6 نسلوں تک اس کے افراد باشاہوں کے طبیب اور مشیر خاص ہوتے رہے۔ (۶۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مشہور و معروف طبیب بوعلی سینا بھی شمس الدولہ بن بویہ کا وزیر تھا۔ (٦٦)

ایرانیوں کے ہاں بھی امراض کا تصور مافوق الفطرت اسباب اور روحوں کے تسلط سے وابستہ نظر آتا ہے۔ خلا میں رہنے والی نادیدہ مخلوقات کو عام طور پر مرض کا ذمہ دار سمجھا جاتا تھا۔ گناہ اور مرض کو برابر کا درجہ حاصل تھا۔ گناہ کو روحانی گندگی اور مرض کو جسمانی گندگی کا نتیجہ سمجھتے تھے۔ اصول علاج کے طور پر ان کے ہاں تین طریقے رائج تھے۔

☆ نشتر سے علاج

☆ دواؤں سے علاج

☆ دعاؤں سے علاج

اس کے ساتھ ساتھ مقدس کتابوں کا سلسلہ اور شجرہ بھی استعمال ہوتا تھا۔ طبیب کو باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی اور اس تربیت کے بعد اسے اخلاقی طور سے مرض کا ازالے کا ذمہ دار سمجھا جاتا تھا۔ (٦٧)

زرتشتیوں کی کتاب اوستا کے باب ہسپارم نسک کے متن اور شرح میں طب اور طبیبوں کے بارے میں تفاصیل درج تھیں۔ ان کا عقیدہ تھا کہ اہورمزدا نے ہر مرض کے لئے کم از کم ایک بوٹی ضروری پیدا کی ہے۔ طبیبوں کی فیس کے بارے میں قواعد مقرر تھے۔ طبیب کا فرض سمجھا جاتا تھا کہ وہ بیمار کا علاج، صفائی، احتیاط اور بہترین تدبیر کے ساتھ کرے۔ اگر وہ آرام طلب ہو اور مریض کو دیکھنے میں تامل کرے تو جرم کا مرتکب سمجھا جاتا تھا۔ نسک میں پالتو جانوروں اور دیوانے کتوں کے علاج کا بھی ذکر تھا۔ ان مجرموں کو جو سزائے موت کے مستوجب ہوتے تھے بعض وقت طبی تجربوں کے لئے محفوظ رکھا جاتا تھا۔ واجب القتل مجرموں کا طبی تجربوں کے لئے محفوظ رکھنا اس سے پہلے بطالسہ کے عہد میں مصر میں بھی رائج تھا۔ (٦٨)

ایرانیوں کے قوانین طب زیادہ تر حفظانِ صحت اور ناپاکی کے تصورات پر مبنی تھے۔ اسی تصور کے نتیجے میں مردوں کو دفن کرنا ممنوع تھا۔ لاشیں کھلی ہوا اور دھوپ میں ڈال دی جاتی تھیں تاکہ گدھ ان کو کھالیں۔ ان کا عقیدہ تھا کہ لاشوں کو دفن کرنے سے زمین ناپاک ہو جاتی ہے اور ان کو آگ میں جلانا آگ کے تقدس اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اس کی پاکی کے منافی ہے۔ زرتشتیوں یعنی پارسیوں میں یہ طریقہ ابھی تک رائج ہے۔ (۶۹)

ان کا عقیدہ تھا کہ دنیا میں ہر چیز اچھی ہے یا بری۔ اس لئے اچھائی برائی سے ربط وضبط بڑھانے سے آلودہ ہو جاتی ہے چنانچہ اس کی صفائی اور تطہیر ضروری ہے۔ یہ پاکی آب زریں سے حاصل کی جاتی تھی جو اس مقدس سفید بیل کا پیشاب ہوتا تھا جو آتشکدے کے صحن میں رہتا تھا۔ (۷۰)

ارواح خبیثہ سے بیماریاں پیدا ہونے کے نظریے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی پوری طرح تسلیم کی جاتی تھی کہ طبعی اور قدرتی اسباب بھی اپنا کام کرتے ہیں۔ سردی اور گرمی، بھوک پیاس، تفکرات اور ضعیفی وغیرہ کو بھی بیماریوں کے اسباب میں شمار کیا جاتا تھا۔ تعیش اور لذات پرستی بدچلنی کو بھی بیماریوں کا ایک اہم سبب سمجھا جاتا تھا۔ فساد خون، چھوت اور کیڑے مکوڑوں سے وباؤں کا پھیلنا بھی ممکنات میں سے تھا۔ معالجین کو تنبیہہ کی جاتی تھی کہ وہ ایک مریض کے پاس سے اٹھ کر دوسرے لوگوں یا مریضوں کے پاس بے احتیاطی کے ساتھ نہ آئیں تاکہ وہ خود وبا کو پھیلانے اور امراض کو دوسروں کو تک منتقل کرنے کا سبب نہ بن جائیں۔ ان ملبوسات کو جلانے کا حکم تھا جنہیں کسی معتدی بیماری کے مریض نے پہنا ہو۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والا سخت سزا کا مستوجب سمجھا جاتا تھا۔ چھوت دار کپڑوں کو بیل کے پیشاب سے دھو کر پاک کیا جاتا تھا۔ (۷۱)

مرغی خانوں کو گرد و غبار سے پاک رکھا جاتا تھا تاکہ مرغیاں بیمار نہ ہونے پائیں۔ مویشیوں کو گھروں سے فاصلے پر رکھا جاتا تھا۔ گھروں کی مکھیوں کو تمام غلیظ کیڑے مکوڑوں سے زیادہ خطرناک سمجھا جاتا تھا اور ان کو متعدی بیماریوں کے پھیلانے کا ذریعہ اور سخت مہلک سمجھا جاتا تھا۔ غلاظتوں کو زمین پر پھینکنا جرم تھا۔ (۷۲)

فردوسی کا شاہنامہ جو 999ء میں اختتام پذیر ہوا اس میں قدیم ایرانی طب کے بہت سے حوالے شامل ہیں۔ مثلاً دوران حمل اور وقت ولادت عورتوں کی نگہداشت کے طریقے جو قدیم ایران میں بھی بہت ترقی یافتہ تھے۔ (۷۳)

قدیم ایرانیوں کے قانون کے مطابق اچھے جسم اور خوش شکل اور متناسب اعضاء والوں کو نیکی اور خوبی سے تعبیر کیا جاتا تھا اور اس کے برعکس بہرے، اندھے، پستہ قد، کبڑے، مبروص اور اسی قسم کے عیب رکھنے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

والوں کو قابلِ نفرت سمجھا جاتا تھا۔ (۷۴)

اگر کسی ایرانی کو جذام کا مرض لاحق ہو جاتا تو وہ لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ یہ مرض ان گناہوں کی سزا ہے جو مریض نے آفتاب کی شان میں کئے ہیں۔ اس مرض میں مبتلا ایرانیوں کو شہر بدر کر دیا جاتا تھا۔ وہ سفید کبوتروں کو ملک میں نہیں رہنے دیتے تھے کیونکہ ان کے خیال میں یہ مرض سفید کبوتروں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (۷۵)

زرتشتیوں کی مقدس کتاب میں ایک باب اس عنوان پر قائم ہے کہ جسم انسانی دنیا کی ایک شکل ہے یعنی جسم انسانی کا ہر حصہ زمین کے کچھ حصوں سے مشابہہ ہے۔ کمر آسمان ہے، ٹشوز روح کی طرح ہیں، ہڈیاں چوٹی کی مثل ہیں، رگیں دریاؤں سے مشابہہ ہیں، جسم کا خون سمندر کے پانی کی طرح ہے، جگر نباتات کی مانند ہے۔ وہ مقامات جہاں بال کثرت سے اُگتے ہیں گھنے جنگل کی مانند ہیں اور جسم کا گوداز مین کے رفیق فلزات (دھات) کی مانند ہے۔ (۷۶)

ایران کے مخصوص جغرافیائی محل وقوع کی بناء پر یہ علاقہ مختلف النوع آب و ہوا کے سبب سے جڑی بوٹیوں کی افزائش کے لئے بڑا سازگار رہا ہے۔ پھر دربار ایران سے اطباء کی وابستگی اس امر کی شاہد ہے کہ ایران کی شاہی سرپرستی کے سبب سے بڑے بڑے اطباء سرزمین ایران میں وارد ہوئے اور پیدا بھی ہوئے۔ ایران اپنی طویل تاریخ کے دوران ہمیشہ دنیا کے عظیم طبی مراکز میں شامل رہا ہے۔ اسی مداومت کے سبب سے جندی شاپور کا مدرسہ وجود میں آیا جو قدیم ترین طبی مدرسہ تھا۔ (۷۷)

اس ادارے میں طب کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام تھا۔ اس ادارے سے وابستہ اطباء کا نام مختلف قسم کی خصوصیات و طبی کمالات کی وجہ سے آج بھی تاریخ میں محفوظ ہے۔ قدیم طبی اداروں میں اس ادارے کا اثر سب سے زیادہ اور طویل مدت تک رہا۔ خلافت بنی عباس کے پیشتر خلفاء کے دور میں اس ادارے کی شہرت و مقبولیت کے تاریخی شواہد موجود ہیں۔ حارث بن کلدہ نے جو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں مشہور طبیب تھے اور اس دور کے دیگر اطباء نے اسی ادارے میں تعلیم حاصل کی تھی۔ (۷۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

نامور ایرانی اطباء میں ایک مشہور نام علی بن ابن سھل بن ربن کا ہے جنہوں نے علم طب پر کئی کتابیں لکھیں جس میں ایک کتاب فردوس الحکمۃ بہت مشہور رہوئی۔ اس کا شمار طب کی قدیم ترین کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ادویات کے بارے میں مستند معلومات اور اپنے تجربات جمع کئے ہیں۔ (۷۹)

علی بن سھل کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ جلیل القدر طبیب رازی کے اساتذہ میں سے تھے۔ (۸۰)

رازی جو ایران کے شہر رے میں پیدا ہوئے اپنے دور کے بہترین طبیب تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر 250 سے زائد کتابیں لکھیں جن میں آدھی سے زیادہ علم طب پر تھیں۔ ان کی کتابوں میں الحاوی، کتاب الطب المنصوری اور کتاب الجدری والعصبۃ بہت مشہور ہوئیں۔ رازی نے طب میں علاج کے کئی نئے طریقے ایجاد کئے۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فوری علاج فرسٹ ایڈ کا طریقہ بتایا۔ اس کے علاوہ انہوں نے پارے کا لیپ، زخموں کے ٹانکوں میں حیوانی آنتوں کا استعمال شروع کیا۔ (۸۱)

رازی نے سب سے پہلے تفصیل سے بتایا کہ موتیابند کے علاج کے سلسلے میں عمل جراحی کی کیا صورت ہوتی ہے۔ اور انہوں نے ہی سب سے پہلے بتایا کہ پتلی پر روشنی پڑنے سے ردِعمل کے طور پر کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ رازی نے ہی سب سے پہلے خسرہ اور چیچک میں امتیاز کیا۔ (۸۲)

مشہور مورخ نیوبرگر کے بقول یہ وبائی امراض پر سب سے پہلی کتاب ہے۔ علم الجنین اور علوم التولید پر بھی ان کی اہم دریافتیں ہیں۔ (۸۳)

اس کے علاوہ رازی نے مختلف امراض مثلاً سکتہ، فالج، اعصابی درد، مالیخولیا مرگی، کابوس، تشنج، کزاز، آنکھوں کے امراض، ناک کے امراض، کانوں کے امراض، دانتوں کے امراض اور دیگر بہت سے امراض کے علاج اور حفظ ماتقدم کے طریقے اپنی کتاب الحادی میں تحریر کئے ہیں۔ (۸۴)

رازی کے بعد ابو منصور موفق نے فارسی میں طب پر سب سے پہلے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں 585

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا مضمون کو اپ کے لیے معقول معاوضے میں مادیِ تحقیق کی ضرورت ہے تو ہمسے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

زکریا رازی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jaji@gmail.com

ادویات کا ذکر ہے جس میں سے 75 جمادات کے متعلق ہیں۔ ابو منصور نے سوڈیم کاربونیٹ اور پوٹاشیم کاربونیٹ میں امتیاز کیا۔ اس نے آرسینک آکسائیڈ، کیوپرک آکسائڈ اور الکحل کے متعلق معلومات فراہم کیں اور یہ بھی بتایا کہ سیسے اور پیتل سے جو مرکبات بنتے ہیں وہ زہریلے بھی ہو سکتے ہیں اور یہ کہ ان بجھا چونا بال اڑا سکتا ہے۔

869ء میں سابور بن سھل نے کتاب الادویہ مرتب کی۔ اس کی اصل یونانی تھی لیکن نبطی، سریانی اور مقامی ایرانی دوائیں بھی اس میں شامل کی گئی تھیں۔ یہ کتاب بڑی مقبول ہوئی۔ (۸۵)

ایک اور مشہور ایرانی طبیب علی بن عباس تھا جو عضوالدولہ الدیلمی کا شاہی طبیب تھا اور جس کے لئے ''کتاب الملکی'' لکھی گئی۔ اس کتاب میں اُس نے طب عملی، علم تشریح اور علمِ جراحت پر معلومات فراہم کیں۔ اس کتاب میں طبِ نظری اور طب عملی دونوں سے بحث کی گئی ہے۔ علی بن عباس نے ذات الصدر اور علم الجنین کے بارے میں جو معلومات بہم پہنچائیں وہ آج بھی درست ثابت ہوئی ہیں۔ زہروں کے اثرات اور تریاق پر بھی اس کی تحقیقات علم سموم میں نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔ (۸۶)

ابوزکریا یحی بھی اپنے دور کا مشہور طبیب تھا جو خلیفہ منصور سے لے کر خلیفہ واثق تک سب ہی کا مقرب خاص رہا۔ اس نے بہت سی کتابیں لکھیں۔ اس کی مشہور ترین تصنیف ''نوادر الطب'' تھی۔

عبدالرحمٰن بن نصر اللہ شیرازی بھی اپنے دور کا نامور ایرانی طبیب تھا جس نے بہت سی کتابیں لکھیں۔

ایک اور مشہور نام عیسیٰ بن یحیی کا تھا جو مذہباً عیسائی تھا اور کئی کتابوں کا مصنف تھا اس طبیب کو بوعلی سینا کا استاد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ (۸۷)

بوعلی سینا ایک ایسا مشہور نام ہے کہ جس کے بغیر ایران کی طبی تاریخ نامکمل ہے۔ ان کو تاریخ شیخ الرئیس کے نام سے یاد کرتی ہے۔ انہوں نے علم طب میں شاندار اضافے کئے۔ ان کی تصانیف کی تعداد 250 کے لگ بھگ ہے۔ ان کی شہرۂ آفاق تصنیف '' القانون فی الطب'' مشرق و مغرب میں صدیوں تک طب کی اساس بنی رہی۔ طبی اداروں میں اسے دوسری تمام کتابوں پر برتری حاصل تھی۔ (۸۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا مضمون پر کے لیے معقول معاوضے میں مادِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شیخ بو علی سینا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.tavi@gmail.com

بحیثیت طبیب ابن سینا کی امراض پر گہری نظر تھی۔ انہوں نے سر سے پاؤں تک تمام امراض کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ابنِ سینا نے کسی ایکسرے کی مدد کے بغیر پھیپھڑوں کی ٹی بی کی حقیقت معلوم کی اور اس مرض کے بارے میں تفصیل بیان کی۔ ذیابیطس پر بھی انہوں نے اہم معلومات بہم پہنچائیں۔ ذات الجنب کی تعریف تشخیص، دق وسل کا متعدی ہونا، پانی اور مٹی کے ذریعے مرض کا پھیلاؤ، جنسی امراض، اعصابی امراض اور جلدی امراض کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ انہوں نے نباتات کے خواص دریافت کیے اور ادویہ شناسی کے طریقے بتائے۔ آج دواسازی کے جدید سائنسی طریقے کسی نہ کسی حد تک اسی تصور کے رہن منت ہیں۔ انہیں دواؤں کی درجہ بندی میں خاص مہارت حاصل تھی۔ (۸۹)

علم الادویہ میں ایرانیوں نے بہت ترقی کی۔ انہوں نے بہت سی جڑی بوٹیوں کے اضافے بھی کیے۔ مثلاً سنا، کافور، چوب، صندل، تمر ہندی، نیشکر، ریوند چینی، اور جائفل وغیرہ۔ ایرانیوں نے جڑی بوٹیوں کے علاوہ بہت سے کیمیائی مرکبات اور مفردات بھی تیار کیے۔ آج کل دواؤں کے سلفونا سائیڈ مرکبات ایرانیوں کے اصل اصول پر مبنی ہیں۔ (۹۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ سوئم

طب اندلس، چین اور ہند میں

اندلسی طب

اندلس مسلمانوں کے شاندار ماضی کی یادگار ہے۔ تاریخ طب میں جو حوالے ملتے ہیں وہ اس طرف کوئی واضح اشارہ نہیں کرتے کہ آٹھویں اور نویں صدی عیسوی تک اندلس نے ترقی طب اور تقدم کے کون کون سے مرحلے طے کئے۔ طب اور سائنس کے مورخین ظہور اسلام اور اس کے بعد کے ادوار کی جو تفصیل بیان کرتے ہیں ان سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ مسلمانوں کی آمد سے قبل مسیحی اندلس طب و علاج کے معاملے میں کس مقام پر تھا۔ ان مورخین کو اس امر کا اعتراف ہے کہ آٹھویں صدی عیسوی میں جب مسلمان اندلس میں داخل ہوئے تو علم کے دیگر میدانوں کی طرح علم طب میں بھی ان کے پاس دوسری ہم عصر قوموں کے مقابلے میں کہیں زیادہ مرتب اور مدون سرمایہ موجود تھا۔ یورپ میں اس وقت تک طب نہ تو باقاعدہ مدون شکل میں تھی اور نہ ہی اس میں اور جادوٹونوں میں کوئی واضح فرق دیکھا جا سکتا تھا۔ اندلس کا حال بھی دیگر یورپی ملکوں سے مختلف نہ تھا۔ اندلس میں مسلمانوں کے داخلے سے قبل اسلامی معاشرہ جن اطباء کے نام اور کارناموں سے واقف ہو چکا تھا اس ان میں سے چند قابل اطباء کے نام یہ ہیں:

۱۔ **حارث بن کلدہ:**

جنہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن وقاص کے علاج کے لئے طلب فرمایا تھا اور آپ ﷺ نے ان کی طبی مہارت کی تعریف بھی فرمائی تھی۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۔ **نضر بن حارث:**

رسول اللہ ﷺ کا خالہ زاد بھائی تھا۔

۳۔ **ابن ابی رمثہ:**

عہدِ رسالت ﷺ میں موجود تھے اور خاص کر جراحی میں ماہر تھے۔

۴۔ **عبدالملک بن الجیر کتانی:**

اسکندریہ میں مطب کرتے تھے اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے طبیب خاص بھی رہے۔ (۹۱)

۵۔ **ابن اثال:**

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کا مشہور طبیب تھا۔ اور ادویہ مفردہ و مرکبہ اور ان کی قوتوں سے خوب واقف تھا۔ سم قاتل دواؤں سے بھی اسے واقفیت تھی۔

۶۔ **ابوالحکم:**

یہ بھی عیسائی طبیب تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ان کا طبی مشیر تھا۔

اس کے علاوہ حکم دمشقی، عیسیٰ بن حکم، تیازوق وغیرہ بہت نامور اطباء گزرے ہیں۔ طبیبہ زینب بنی اور بھی بڑی مشہور طبیبہ گزری ہیں جو طبی اعمال و علاج، امراض چشم کے معالجات اور جراحیوں سے بخوبی واقف تھیں۔ (۹۲)

اندلس میں طب ان اطباء کے ذریعے پہنچی جو مشرق سے ترک سکونت کر کے اندلس میں آباد ہوئے اور ان اطباء کے ذریعے جو حصولِ علم کے لئے مشرق کا رخ کرتے اور مختلف علوم میں مہارت حاصل کر کے وطن واپس لوٹ جاتے تھے۔ مشرق سے ایک طبیب یونس الحزانی محمد الاول کے عہد (852-886ء) میں اندلس آیا اور کئی ایسی ادویہ کے وہاں متعارف کرانے کا سبب بنا جو پہلے سے معروف نہیں تھیں۔ اس کے علاوہ قیروان

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کے اطباء میں اسحاق بن عمران، اسحاق بن سلیمان اور ابن الجزار کی اندلس میں طب کی اشاعت کا باعث بنے۔

ابتدائی عہد کے دیگر اطباء مین حمید بن ابان، جواد الطبیب، ابن ملوکہ، محمد بن فتح طلمون، اسحاق الطبیب، یحییٰ بن اسحاق، عمران بن ابی عمرو، سلمان ابو بکر بن باج اور ابن ام البنین کے نام مشہور ہیں۔ اندلسی اطباء نے علم طب کے مختلف شعبوں میں جو کارنامے انجام دیئے ان کا مختصر جائزہ بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ **تشخیص امراض:**

نبض کی حرکت اور قارورے کے ذریعے امراض کی تشخیص کا طریقہ قدیم عہد سے جاری ہے۔ اندلس میں بھی امراض کی تشخیص کا یہ ہی طریقہ رائج رہا۔ یہاں کے اطباء نے اس میں عملی مہارت بھی بہم پہنچائی۔ چنانچہ ابو العلا زہر اور ابن عاصم وغیرہ اس طریقے سے نہ صرف مرض کی تشخیص کرتے تھے بلکہ یہاں تک بتادیتے تھے کہ مریض نے کیا کھایا ہے۔

۲۔ **طب اطفال ونساء:**

طب اطفال ونساء کو علم طب میں قدیم زمانے سے ہی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اندلس میں اس شعبے کے ماہرین میں عریب بن سعد الکاتب اور ابو القاسم کے نام بڑے مشہور ہیں۔ انہوں نے حاملہ عورتوں کی بیماریوں، ان کے علاج احتیاطی تدابیر، نومولود کی بیماریاں، جنین کی مختلف حالتیں اور بیماریاں، وضع حمل کے امور اور خلقی طور پر غیر طبعی بچے کے علاج، عورتوں کی مخصوص بیماریوں اور ان کے علاج کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ اندلس میں طب کے اس شعبے سے وابستہ خواتین کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ابو بکر بن زہر کی بھتیجی اور اس بھتیجی کی بیٹی علم القابلہ اور عورتوں کے امراض کی ماہر تھیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۳۔ **تشریح وجراحت:**

اندلس کے ابتدائی عہد میں جراحی کا تعلق زیادہ تر فصد سے تھا۔ ابن ملوکہ اور ہارون موسیٰ الاشبونی بھی ماہر جراح تھے لیکن جو شخص جدید علم جراحت کا بانی کہلانے کا مستحق ہے وہ ابوالقاسم زہراوی تھا۔ اس نے قدیم اطباء کے برعکس اپنی تحقیقات کی بنیاد ذاتی تجربے پر رکھی۔ اندلس کے دیگر جراحوں میں ابن زہر بھی مشہور ہے جس نے جراحت میں کئی نئے ابواب کا اضافہ کیا۔

۴۔ **طب العیون:**

اندلس میں یونس الحرانی کے دونوں بیٹوں احمد اور عمر الحرانی نے آنکھوں کی بیماریوں کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ وہ ماء العین کو نکالنے کا طریقہ جانتے تھے۔ ابوالقاسم زہراوی آنکھوں کے آپریشنوں کا ماہر تھا اور موتیا بند کا کامیاب علاج کرتا تھا۔ اس کے علاوہ ابن رشد اور ابو بکر محمد بن عبدالمالک بن زہر نے آنکھوں کے افعال اور آنکھوں کی بیماریوں پر اہم معلوماتی اضافے کیئے۔

۵۔ **بخار اور دیگر امراض:**

ابن رشد نے بخاروں کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا اور اس موضوع پر کئی کتابیں لکھیں۔ اندلس کے اطباء نے بخاروں کے علاج کیئے لئے تیر بہدف گولیاں بھی تیار کی تھیں۔

چیچڑیوں کی وجہ سے خارش کی جلدی بیماریوں کو ابومروان بن زہر نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ابو مروان بن عبدالملک بن زہر نے برص اور بہق پر رسالہ لکھا۔ (۹۳)

۶۔ **تعدیہ امراض:**

تعدیہ امراض کے بارے میں یونانی اطباء اور قرون وسطی کے اکثر مسلم اطباء کے ہاں کوئی شہادت نہیں ملتی۔ یہ اعزاز اندلس کے دو مشہور اطباء ابن خاتمہ اور ابن الخطیب کو حاصل ہوا ہے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کہ انہوں نے طاعون کے مقدیہ کا نظریہ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بیمار مریضوں کے ملبوسات، ظروف، کانوں کے آویزوں اور گھر کے آدمیوں سے دوسرے مقامات پر پھیلتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی طاعون زدہ مریض سے رابطہ رکھتا ہے تو وہ بھی فی الفور طاعون میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (۹۴)

۷۔ **ادویہ سازی:**

اندلس میں ادویہ سازی کے فن کی طرف مسلمانوں کے ابتدائی عہد سے ہی خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ معروف اندلسی طبیب یونس الحرانی اور اس کے دونوں بیٹے احمد اور عمر جوارش، شربت اور معجونیں تیار کرتے تھے۔ حمدین بن ابان اور جواد الطبیب نباتات سے ادویات تیار کرنے میں مہارت رکھتے تھے۔ عمران بن ابی عمر ''حب الانسیون'' اور حسدائی بن شپروط ''تریاق الفاروق'' کے موجد تھے۔ سلیمان ابوبکر بن باج ضیق النفس اور وجع الخاصرہ کی زود اثر دوا تیار کیا کرتا تھا۔ سعید بن عبدربہ نے ادویہ سازی پر کتاب الاقرابادین لکھی۔ ابوعبداللہ الکتانی نے ادویۃ المفردۃ، ابن جلجل نے کتاب الحشائش اور مقالہ فی ادویۃ الترياق تصنیف کیں۔ عبدالرحمٰن بن ہیثم نے سمیات اور ادویہ مسہلہ پر کتابیں لکھیں۔ ابوالعلا بن زہر نے الادویۃ المفردۃ، ابومروان بن زہر نے تریاق، اغذیہ اور ادویہ مسہلہ پر اور ابوبکر بن زہر نے تریاق پر رسائل لکھے۔ اس کے علاوہ مروان بن حناح، ابوالصلت امیہ بن عبدالعزیز، ابوبکر بن سمحون اور دیگر بے شمار اطباء کی علم الادویہ میں بڑی خدمات ہیں۔ اندلس میں مندرجہ ذیل اطباء نے بڑی شہرت حاصل کی۔

۱۔ **عریب بن سعد الکاتب:**

964ء میں حیات تھا۔ یہ قرطبہ میں عبدالرحمٰن ثالث اور حکم ثانی کے دربار کا کاتب تھا۔ وہ امراض

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

النساء اور طب الاجنہ کا ماہر تھا۔ اس نے خلیفہ الحکم ثانی کے حکم سے اس موضوع پر ''کتاب خلق الجنین وتدبیر الحبالیٰ والمولود'' کے نام سے لکھی۔

۲۔ **ابن جلجل: (944-994)ء**

اپنی طبی مہارت اور علمی فضلیت کی بناء پر معروف تھا۔ معالجات اور علم الادویہ میں اس کی شہرت بے مثال تھی۔ وہ خلیفہ المویدباللہ ہشام بن حکم کا سرکاری طبیب بھی رہا۔ (۹۵)

۳۔ **ابوالقاسم زہراوی: (936 - 1013)ء**

یہ الحکم ثانی کا درباری طبیب تھا۔ اس نے علم الجراحت کو اپنی تحقیق کا خصوصی موضوع بنایا اور سرجری کی بنیاد علم التشریح پر رکھی اور جدید علم الجراحت کا موجد اور قرون وسطیٰ کا سب سے بڑا سرجن قرار پایا۔ زہراوی نے طب میں ایک ضخیم کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام '' التصریف لمن عجز عن التالیف'' ہے۔ زہروای پہلا سرجن ہے کہ جس نے Tonsils ٹانسلز کے آپریشن کا طریقہ ایجاد کیا۔ اس نے پیٹ اور پیشاب کی نالی کا آپریشن کیا۔ وہ ناک، کان اور گلے کے آپریشن، خنازیر، بواسیر کے مسوں کو کاٹنے، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے، اترے ہوئے جوڑوں کو چڑھانے، ماؤف اعضاء کو کاٹنے اور ہر قسم کے آپریشنوں کا ماہر تھا۔ وہ موتیا بند کے علاج، زجاجیہ کو دبا دینے یا اسکو نکال دینے کے عمل، خون کو ٹھنڈے پانی سے بند کرنے، محرقہ ادویات اور ریشمی ٹانکوں کے ریشوں اور سخت عملیات جراحیہ میں بے ہوشی کی دوا دینے سے واقف تھا۔ زہراوی جو آپریشن کرتا اس کے لئے نت نئے آلات اپنی نگرانی میں تیار کراتا تھا۔ ان آلات میں پیشاب خارج کرنے کا آلہ، مقلاع الاسنان، محقن، مختلف اقسام کے نشتر، قینچیاں، آریاں، سرجنوں کی سلائیاں اور زخموں کو سینے کے لئے مختلف قسموں کی سوئیاں شامل ہیں۔ یہ آلات اس قدر ترقی یافتہ ہیں کہ آج تک سرجری میں زیرِ استعمال ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iivi@gmail.com

۴۔ **ابن وافد:** **(1074 - 997ء)**

اس طبیب نے علم طب پر بہت سی کتابیں لکھیں۔اس کی مشہور ترین کتاب ''ادویۃ المفردۃ'' ہے اس کتاب میں اس نے ادویہ مفردہ کے خواص بیان کئے ہیں اور ان خواص کو معلوم کرنے کے کچھ ترقی یافتہ طریقے درج کئے ہیں۔ (۹۶)

۵۔ **ابن رشد:** **(1126 - 1198ء)**

ابن رشد کا اہم طبی کارنامہ اس کی قاموس ''اکلیات فی الطب'' ہے جس میں اس نے اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ چیچک زندگی میں ایک بار سے زیادہ نہیں نکلتی۔اس کتاب میں اس نے آنکھ کے پردے پر شکبیہ Retina کی بہترین تشریح کی ہے۔ (۹۷)

اندلس میں بعض خاندان ایسے بھی گزرے ہیں کہ جن میں نسل در نسل اطباء پیدا ہوئے۔اسی طرح کا ایک خاندان ''بنوزہر'' تھا جس میں چھ نسلوں تک علم وحکمت کا سلسلہ چلتا رہا۔اس خاندان کا مورث اعلیٰ ابو مروان عبد الملک بن زہر تھا جس نے حصول علم کے لئے مشرق کا سفر کیا۔اس کی شہرت سارے اندلس میں تھی۔

۶۔ **ابوالعلاء زہر بن ابومروان:** **(1130ء)**

ابوالعلاء زہر نے طب کی تعلیم اپنے باپ ابومروان اا ور ابوالعینا ء مصری سے حاصل کی۔وہ یوسف بن تاشفین کا درباری طبیب بھی تھا۔تشخیص امراض میں اسے اتنی مہارت حاصل تھی کہ صرف نبض اور قارورہ دیکھ کر ہی مریض سے کچھ پوچھے بغیر مرض کی تشخیص کرلیا کرتا تھا۔اس کی علم الطب پر بے شمار تصانیف تھیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۷۔ **ابومروان عبدالملک بن ابی العلاء زہر: (1162ء)**

ابومروان ابن زہر، ابوالعلا زہر کا بیٹا تھا۔ اسے رازی کے بعد سب سے بڑا کلینکی طبیب قرار دیا گیا ہے۔ ابن زہر نے جراہی میں نئے اضافے بھی کیے۔ وہ پہلا عرب طبیب ہے جس نے مری (معدے کی نالی) میں مصنوی طریقے سے غذا پہنچانے کے عمل اور طریقہ کار کی بڑی مہارت سے وضاحت کی۔ اس کی بھی علم طب میں بہت سی تصنیفات ہیں جو بہت مشہور ہوئیں۔

۸۔ **ابوبکر محمد بن عبدالملک بن زہر: (1199-1113ء)**

ابوبکر بن محمد بن عبدالملک، ابوالعلاء کا پوتا تھا۔ یہ اشبیلہ میں پیدا ہوا اور الحفید کے نام سے مشہور ہوا۔ وہ تصنیف و تالیف کے بجائے طب کے عملی پہلو سے زیادہ شغف رکھتا تھا اور ماہر طبیب تسلیم کیا جاتا تھا۔

۹۔ **ابومحمد عبداللہ بن الحفید: (1206-1182ء)**

ابومحمد عبداللہ خاندان بنوزہر کی پانچویں نسل کا طبیب تھا۔ وہ ادویۂ مفردہ اور نباتات طبیہ میں خصوصی مہارت رکھتا تھا۔ اس کا بیٹا ابوالعلا محمد بھی ماہر طبیب تھا۔

۱۰۔ **ابن باجہ: (1138ء)**

ابوبکر محمد بن یحیٰ بن الصائغ ابن باجہ مشہور طبیب تھا۔ علم طب پر بھی اس کی کئی تصانیف ہیں۔ (۹۸)

۱۱۔ **ابوالصلت امیہ بن عبدالعزیز: (1134-1067ء)**

اپنے زمانے کا ماہر فن طبیب تھا۔ علم طب پر اس کی کئی تصانیف ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۲۔ **ابن میمون:** (1204-1135ء)

ابن میمن نے ختنہ کے طریقے کی اصلاح کی۔ بواسیر کا سبب قبض کو قرار دیتے ہوئے مریض کے لئے سبزیوں پر مشتمل خوراک تجویز کی۔ حفظان صحت کے سلسلے میں اس نے بہت عمدہ ہدایات دی ہیں۔ اس نے علم طب پر کئی کتابیں لکھیں۔ ''الفصول فی الطب'' اس کی مشہور ترین کتاب ہے۔ (۹۹)

اس کے علاوہ اندلس میں ایک اہم شخصیت ابن بیطار بھی گزری ہے۔ تمام مورخین اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ نباتات کی دنیا میں ابن بیطار کو زبردست انفرادیت حاصل ہے۔ وہ ساری عمر نباتات کی تحقیق کے لئے مشرق و مغرب کے ممالک کا سفر کرتا رہا اور بڑی کدوکاوش کے بعد اس نے ادویہ کی ماہیت پر اپنی رائے لکھی ہے۔ متضاد ماہیت والی دواؤں کے بارے میں اختلافی اقوال نقل کرنے کے بعد اپنی تحقیق پیش کی ہے اور اس طرح مفردات ادویہ کے موضوع پر اس کی کتاب کو انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔

اسکے علاوہ ابوجعفر خاتمہ اور ابن الخطیب نے طاعون اور تعدیہ امراض پر زبردست تحقیق کر کے اہم کارنامہ سرانجام دیا اور اس موضوع پر کئی کتابیں لکھیں۔ اس کے علاوہ دیگر مشہور اندلسی اطباء میں ابنِ طفیل، محمد بن سراج اور عبداللہ محمد بن علی نے بہت شہرت حاصل کی۔ (۱۰۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

چین کی تہذیب اپنی قدامت کے لحاظ سے مصر اور بابل سے کم نہیں لیکن ابتداء میں چونکہ چین بیرونی دنیا سے ایک عرصے تک بالکل لاتعلق رہا اور اس کے روابط دوسرے ممالک سے عام نہ ہو سکے جس کی وجہ سے چینی طب یا وہاں کے دیگر علوم وفنون بیرونی اثرات سے محروم رہے اور ارتقائی مراحل کے سفر میں ان کی اپنی ہی کوششیں کام کرتی رہیں۔ (۱۰۱)

ابتدائی دور کی چینی طب بھی جادو اور بھوت پریت سے وابستہ نظر آتی ہے لیکن اس کے بعد کے دور میں فلسفہ اور علم فضائیات Cosmology کے اصولوں پر ایک ایسا فن ظہور میں آیا جس میں نباتاتی دواؤں کی خاص طور پر اہمیت دی گئی۔ (۱۰۲)

رسمی طور پر چینی طب کی تاریخ کا باقاعدہ آغاز اس افسانوی دور سے ہوتا ہے جو کہ 2697 قبل مسیح سے 1122 قبل مسیح تک پھیلا ہوا ہے۔ چین کا بابائے طب شہنشاہ شین ینگ تھا جو تقریباً 2700 قبل مسیح میں حکمران تھا۔ اس نے سینکڑوں جڑی بوٹیوں پر تجربات کئے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے زہروں کی ماہیئت اور خواص جاننے کے لئے ایک دن میں کئی مختلف زہر چکھ ڈالے تھے۔ اس نے پین سا ؤ یا جڑی بوٹیاں نامی کتابیں لکھی تھی۔ اس سہ جلدی کتاب میں 365 دواؤں کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ اس عہد کا دوسرا طبیب ہوانگ ڈی تھا۔ اس کا دور 2689 سے 2598 قبل مسیح تک تھا۔ نی چنگ یا قانون طب Classic of Internal Medicine اس کی تصنیف تھی۔ (۱۰۳)

ہوانگ ڈی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دور میں چینی دورانِ خون کے بارے میں اہم معلومات رکھتے تھے اور انہیں دل اور خون کے قریبی تعلق کا بھی علم تھا۔ دورانِ خون کے بارے میں اس کی معلومات حیرت انگیز تھیں۔ نی چنگ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چینی طب کی بنیاد اسی کتاب پر ہے۔ (۱۰۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

تیسرا شاہی سرپرست اور طبیب کین لنگ تھا جس نے طب کے سنہرے آئینے'' نامی کتاب لکھنے کے لئے ماہرین فن کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ یہ طب کی ایک زبردست انسائیکلو پیڈیا ہے اور چالیس جلدوں پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں چینی طب کے اصول اور بہت سے مختلف قسم کے علاجوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔مثلاً مالش اور ایکوپنکچر وغیرہ۔

206 قبل مسیح سے 220ء تک خاندان یان کا دور تھا۔اس دور میں علم طب نے بہت ترقی کی۔اسی زمانے میں فرداً فرداً مریضوں کے معائنہ کی ابتدا ہوئی۔ چانگ چنگ نے جسے بقراط چین بھی کہا جاتا ہے، بخاروں کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے آنتوں کو صاف کرنے کے لئے انیما کا استعمال متعارف کرایا۔

ایک اور کوہنگ Kohung نامی مشہور طبیب نے 300ء میں ایک کتاب ''فوری ضروریات کے نسخے'' لکھی۔اس کتاب میں چیچک کے ذکر کا اولین ثبوت ملتا ہے۔چین کا پہلا طبی ادارہ The imparial Medical College 1076ء میں قائم ہوا تھا۔جس میں 300 طلباء طب، جراحی اور علاج سوزنی کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

اس دور میں چینی عورتوں کو طبیب سے معائنہ کرانے کی ممانعت تھی لہذا ہر گھرانے میں لکڑی یا چینی کی مورتیاں ہوتی تھیں۔ بیمار عورت اس مورت کی طرف اشارہ کر کے اپنی تکلیف بتاتی تھی۔ (۱۰۵)

چینی مردے کی لاش کی بہت تکریم کیا کرتے تھے اسی لئے انسانی جسم کا تشریحی مطالعہ اور عملِ جراحی بے ادبی سمجھا جاتا تھا۔ان کا خیال تھا کہ یہ فعل تقدس جسم کے منافی ہے۔ (۱۰۶)

اسکندریہ میں واقع بطالسہ کے تشریحی اسکول سے کئی صدی قبل چینی طبیب Pienchiao پین چی او نے مردوں کے ڈائسیکشن کے فرائض انجام دیئے۔اس نے اپنی تحقیقاتی معلومات کو اپنی کتاب ''علم النبض'' میں بیان کیا ہے جس سے موجودہ دور کے چینی اطباء کے اس دعویٰ کی تائید ہوتی ہے کہ پین۔ چی۔او کو بجا طور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پر چین کا جالینوس کہا جا سکتا ہے۔ (۱۰۷)

چین کی تمام طبی تاریخ میں صرف ایک مختصر لیکن پر شکوہ دور عملی جراحی کا ہے اور اس کا سہرا ہوا تو Huato کے سر ہے۔ وہ چین کا واحد جراح تھا۔ وہ اپنے مریضوں کو کوئی نشہ آور سفوف شراب میں گھول کر پلاتا تھا اور اس کے بعد عمل جراحی انجام دیا کرتا تھا۔ اس نے سوزنی علاج کے علاوہ ایسے بڑے بڑے آپریشن بھی کیے مثلاً آنتوں کا آپریشن، پیٹ کا آپریشن، پیٹ کی دیواروں کا آپریشن وغیرہ۔ چینی جراحی ہوا تو کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔ (۱۰۸)

شہنشاہ کانگ ہی Kang-HI (1662-1723ء) نے مغربی تشریح کو متعارف کرانے کی کوشش کی۔ اسکے حکم کے مطابق Pierre Dionis پائری ڈی اونس کی تشریح کا ترجمہ جیسوٹ پی پرنین Jesuit P. Perennin نے کیا مگر اس سلسلے میں دیسی اطباء کی مخالفتوں کی وجہ سے کامیابی نہیں ہو سکی۔ انیسویں صدی میں چین میں مغربی تشریحی توضیحات کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا گیا لیکن انہوں نے مروجہ نظریات پر کوئی بہت گہرا اثر قائم نہیں کیا۔ (۱۰۹)

13 نومبر 1913ء میں ایک صدارتی فرمان کے ذریعے قانونی طور پر پہلی مرتبہ چین میں انسانی لاش کے ڈائسیکشن کی اجازت دی گئی۔ (۱۱۰)

قدیم مذہبی عقیدے کے مطابق جو کوئی تقطیع شدہ جسم کے ساتھ موت کی دنیا میں پہنچتا ہے تو اسے اپنے آباؤ اجداد کی ہم نشینی کی خوشی میسر نہیں آسکتی۔ چنانچہ جسم کے جو حصے آپریشن میں نکالے جاتے تھے، محفوظ کر لیئے جاتے تھے اور انہیں مردے کے ساتھ قبر میں رکھا جاتا تھا۔ مجرموں کے جسموں پر ڈائسیکشن کی اجازت خصوصی صورتوں میں دی گئی تھی۔ اس طرح زیادہ تر پھانسی کی سزا پانے والے مجرموں کے جسموں کے مشاہدے سے یا پھر شدید جراحتوں کے ذریعے سے احشاء کے مقام، شکل اور علم العظام سے متعلق سطحی معلومات حاصل ہو سکیں۔ اس سلسلے میں لاش کے تمام بقیہ حصے اہتمام کے ساتھ محفوظ کئے جانے والے عمل سے بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ ان کی تشریحی معلومات زیادہ تر احشاء اور نظام دوران خون پر مشتمل تھیں۔ (۱۱۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا اسرچ پیپر کے لیے معقول مواد، مفید مشورے اور بہترین تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہوا تو

(چائینز سرجن)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نی چنگ میں معیاری تشخیص کے چار طریقے بتائے گئے ہیں یعنی معائنہ، مریض کا حال سننا، سوالات کرنا اور نبض دیکھنا۔ کلائی پر نبض کو چھ نبضوں پر مشتمل سمجھا جاتا تھا اور ان میں سے ہر ایک کا تعلق ایک مخصوص عضو جسم سے ہوتا تھا اور ہر ایک نبض سے عضو متعلقہ میں معمولی مرضیاتی تبدیلی کا پتا چل جاتا تھا۔ طریق لمس یا امتحان میں مریض کی جنس اور دن کے وقت کی مناسبت سے فرق ہوتا تھا۔ طبیب سے امید کی جاتی تھی کہ وہ نبض ہی کی بنیاد پر مرض کی حالت، اس کا سبب اس کی مدت قیام اور یہ کہ آیا کہ وہ مزمن ہے یا شدید، موت ہوگی یا صحت سب کچھ بھانپ لے گا۔ نبض کے ذریعے تشخیص کو مریض اور اس کے خاندان سے سوالات کر کے اور مریض کے خوابوں کی تعبیر سے مکمل کیا جاتا تھا۔ (۱۱۲)

نبض کے ذیعے امراض کی تشخیص کا ایک طریقہ یہ بھی رائج تھا کہ مریض کی نبض کو ایک تار کے بنے ہوئے آلے سے باندھ دیتے تھے اور پھر آلے کے ذریعے پہلے ہلکا دباؤ پھر ذرا سا بھاری دباؤ ڈال کر نبض معلوم کرتے تھے۔ چینی طب میں 200 نبضوں کا ذکر ملتا ہے جس میں 26 نبضیں موت کی علامات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ (۱۱۳)

نبض کے موضوع پر وانگ شو ہونا می ایک طبیب نے تیسری صدی عیسوی میں ایک کتاب "Mehching" یعنی نبض پر ایک تحقیقاتی مطالعہ لکھی جس میں مرض اور نبض کے تعلق پر بحث کی گئی تھی۔ اس زمانے میں چینی معالج ملیریا، پیچش، دمہ، دق، اعصابی امراض، فالج اور تشنج وغیرہ سے آگاہ تھے۔ (۱۱۴)

چینی کئی ادویات اور جڑی بوٹیاں درآمد کرتے تھے۔ ان میں لوبان، صندل کی لکڑی، گلاب کا عطر، گلاب کا عرق، لونگ، گوند، کافور، کچا عنبر اور روغن جوز شامل تھا۔ یہ اشیاء چینی اطباء کے استعمال میں رہتی تھیں۔ چینی بہت سی کھانے پینے کی اشیاء برآمد کرتے تھے۔ ان مین ہینگ، سنگ ماہی کے گردے، طبی پلاسٹر، آہ چی او یعنی مویشی کی کھال سے تیار کیا جانے والا گوند شامل ہے۔ پیکنگ میں آج بھی ایسے مسلمان موجود ہیں جن کے پاس مندرجہ بالا پلاسٹر بنانے کے نسخے موجود ہیں اور وہ ان کی مدد سے یہ پلاسٹر تیار کرتے ہیں۔ (۱۱۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

چینی اطباء زعفران، گل یاسمین، حنا اور غلبہ کے استعمال سے خوب واقف تھے اور انہیں عرب ممالک سے درآمد کر کے اپنے نسخوں میں استعمال کرتے تھے۔ (۱۱۶)

1277ء میں کوانگ ہوئی ذی Kwang Hui Sze کے نام سے بہبود عوام کا محکمہ وجود میں آیا جس کا کام اسلامی طب کی دوائیں تیار کرنا تھا۔ اس کی تیار کردہ ادویات شاہی محافظ دستے اور عوام الناس کے استعمال میں آتی تھیں۔ یہ پرانی وضع کا محکمۂ صحت تھا۔ 1292ء میں ہوئی ہوئی یا پاؤوویوان Hoi Hui Yao Wu Yuan کے نام سے ایک اسپتال قائم کیا گیا جس کے معنی ہیں مسلم دارالطلب۔ مذکورہ دونوں ادارے مسلمان عملے کی تحویل میں تھے۔ یہاں چاقوؤں اور قینچیوں کے ذریعے مریضوں کے آپریشن کئے جاتے تھے۔ اس زمانے میں ایک ڈاکٹر نے جس کا نام ہوئی ہوئی شی Hui Hoi Shih تھا، خناق کے تجزیے پر ایک کتاب لکھی۔ یہ بات سب چینیوں کے علم ہے کہ ستر سال پیشتر تک چینی مساجد کے آئمہ علم طب سے اتنے واقف ضرور ہوا کرتے تھے کہ عام بیماریوں کا علاج کر لیتے تھے۔ (۱۱۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہندی طب

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ہندوستان میں بھی علم طب بہت قدیم زمانے سے موجود تھا۔ ہندی طب کا دیدک عہد 1500 قبل مسیح سے شروع ہوکر 800 قبل مسیح پر ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد عہد برہمن شروع ہوتا ہے جو 800 قبل مسیح سے شروع ہوکر 1000 قبل مسیح پر ختم ہوتا ہے۔ یہ ہی وہ عہد ہے جس میں ہندی طب کے درخشاں ستارے نظر آتے ہیں۔ قدیم ہندی معالجین چار گروہوں میں منقسم ہیں:

۱) جراح ۲) وید

۳) سحر سے علاج کرنے والے ۴) سمیات سے علاج کرنے والے

اس تقسیم سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس زمانے کے معالجین مختلف شعبوں کے ماہر تھے۔ یہ ہی تقسیم ان کے ترقی یافتہ ہونے کی بہترین دلیل ہے۔ امراض کے سلسلے میں بھی ان کی معلومات بہت اچھی تھیں۔ اتھروید ہندوؤں کی مقدس کتاب میں بہت سے امراض کا تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً جراحات و قروح، خنازیر، قولنج، قبض، اسہال، تشنج، نقرس، یرقان، وجع المفاصل، امراض القلب، فالج نصفی، جذام، امراض تناسل اور امراض چشم وغیرہ۔ اس کے علاوہ رگ دید میں مصنوعی آنکھ، مصنوعی دانت اور مصنوعی ٹانگ کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان تاریخی شہادتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اہلِ ہند اس فن میں مہارت رکھتے تھے۔ (۱۱۸)

جہاں تک ہندی طب کی شروعات کا تعلق ہے تو یہاں بھی مذہبی رہنما اس کے بانی ملتے ہیں اور اس کی ابتدا کو برہما جی سے منسوب کرتے ہیں۔ پھر یہ ہی الہامی سلسلہ بڑی بڑی ہستیوں میں ہر دور میں منتقل ہوتا رہا۔ راجہ اندر نے اس علم کو سیکھا۔ اس سے ایک رشی بھاردراج نے حاصل کیا لیکن یہ سلسلہ ایک عرصے بعد ختم ہونے لگا تو مہارشی چرک نے اس مٹتے ہوئے فن کو بچایا۔ چرک کے بعد کاشی مہاراج دیوداس دھنونتری نے اس فن کو حاصل کیا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے گزرا ہے۔ اس کے بہت سے شاگرد تھے۔ انہی میں سے ایک

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سشرت تھا۔ یہ اپنے دور کا نامی گرامی طبیب تھا۔ اس کے بعد بارھویں صدی عیسوی میں مادھوا چاریہ نے طب کی ایک بہت مشہور کتاب مادھوندان لکھی۔ اس کے بعد بھاؤ مشر نے 1550ء میں بھاؤ پرکاش نام کی ایک کتاب جڑی بوٹیوں سے متعلق لکھی۔ پھر اس کا سلسلہ جاری رہا اور آج بھی مختلف موضوعات پر کام ہو رہا ہے اور ریسرچ و تحقیق کے بہت سے ادارے قائم ہیں۔

چرک:

چرک علم ویدک کا ایک مشہور ماہر فن ابتدائی مصنف ہے جس نے ہندی طب پر چرک سنگھتا نامی ایک بہت جامع کتاب لکھی۔ ہندی محققین کا خیال ہے کہ چرک ابتدائے عالم یا آغازِ دنیا میں پیدا ہوا تھا۔ (۱۱۹)

چرک نے اپنی کتاب میں بتایا کہ انسانی جسم کا بغور معائنہ کرنا چاہئے۔ عمدہ جسم یا عمدہ ساخت سے مراد یہ ہے اس کی ہڈیاں مناسب صورت میں ہیں اور درست ترتیب کے ساتھ ہیں۔ اس کے جوڑ بندھنوں کے ذریعے بخوبی مضبوط اور محفوظ بنے ہوئے ہیں۔

چرک کے نزدیک دماغ واقعات کو جمع کرتا ہے مگر آخری فیصلہ بدھی کرتی ہے (ہندی نفسیات کا یہ لفظ نا قابلِ ترجمہ ہے اس لئے کہ اس میں عقل، قوتِ فیصلہ اور ارادۂ عمل مشترکہ طور پر شامل ہیں)۔ چرک نے ایک پورا باب وبائی امراض اور صفائی پر قائم کیا ہے۔ اس میں موسم کی تبدیلی، زمین، ہوا اور پانی میں تبدیلی کا بھی ذکر ہے۔ مکھیوں، مچھروں اور چوہوں کی بے حد افراط کا بھی اس میں سبب شامل ہے۔ ادھر یعنی گناہ کا بھی دخل بتایا گیا ہے اور اس کے دفعیہ کے لئے دوائی علاج اور پارسائی دونوں پر زور دیا گیا ہے۔ (۱۲۰)

یہ کتاب آیورویدک کی کلیات، علم الادویہ مرکبات اور امراض پر ایک جامع تصنیف ہے۔ خلفائے عباسیہ کے دور میں بہت سی آیورویدک کتابوں کے ساتھ ساتھ چرک کا بھی عربی میں ترجمہ کیا گیا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ذکریارازی نے اپنی کتاب الحادی اور ابن بیطار نے کتاب جامع المفردات میں اس کے بہت سے حوالے نقل کیے ہیں۔ (۱۲۱)

کاشی مہاراج دیوداس دھنونتری:

دھنونتری کو طبی دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ جو درجہ امحوطب کو مصریوں کے نزدیک یا اسقلی بوس کو یونانیوں کے نزدیک حاصل ہے وہی رتبہ دھنونتری کو ہندوؤں کے نزدیک حاصل ہے۔ کاشی راج آیورویدک یعنی ہندی طب میں نہایت کمال رکھتا تھا۔ اس کی طرف بعض بڑے بڑے معرکتہ الآراء علاج منسوب کیے جاتے ہیں۔ کاشی راج نہایت عابد وزاہد تھا۔ مریضوں کا علاج نہایت توجہ سے کیا کرتا تھا۔ علم الادویہ پر کاشی راج نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''کرت راج نگھنٹو'' ہے۔

سشرت:

سشرت کے زمانۂ حیات و وفات پر تاریکی کا گہرا پردہ پڑا ہوا ہے جسے حالیہ تحقیقات بھی نہیں اٹھا سکیں۔ بعض محققین کا خیال ہے سشرت چرک سے بھی پہلے گزرا ہے اور بعض کا خیال ہے کہ چرک کے بعد۔

یہ پہلا طبیب ہے کہ جس نے ہندی فن جراحی کے مسائل کو اپنی کتاب سشرت سنگھتا میں جمع کیا ہے۔ چرک کو عام طور پر طبیب اور سشرت کو جراح یا سرجن کہا جاتا ہے۔ (۱۲۲)

منو (مذہبی کتاب) کے قوانین کے مطابق اگرچہ مردہ جسم کا ہر امتحان ممنوع تھا مگر سختی کے باوجود ماہرین طب نے ہندوستان میں اس عمل کو انجام دیا اور سب سے پہلے سشرت نے ان احکامات کی نافرمانی کرتے ہوئے مردہ جسموں کا ڈائسیکشن کیا۔ (۱۲۳)

سشرت کے زمانے میں اعمال جراحیہ اور علاج الامراض الگ الگ ماہرین کے لئے مخصوص نہیں تھے اور اطباء حضرات دونوں ہی فرائض انجام دیتے تھے۔ سشرت آیورویدک کا اولین سرجن تھا۔ وہ ایک لائق استاد اور مصنف بھی تھا۔ سشرت نے اپنی کتاب میں عمر بڑھانے کے کئی نسخے تحریر کیے ہیں۔ اس نے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں سابقہ تحقیق کا مواد درکار ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سشرت

www.urduchannel.in

اگر آپ کو یہ کتاب یا اس جیسی کسی اور کتاب کے لیے معقول معاوضہ ادا کرنے کو تیار ہوں تو ہمیں ضرور ای میل فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

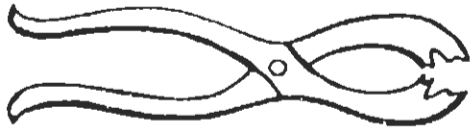

Simhamukha Svastika. or Lion forceps. after Thakore Saheb (p. 78)

Simhamukha Svastika (p. 78)

Lion forceps (Fergusson's) A. H. Fig. 1052 (p. 78)

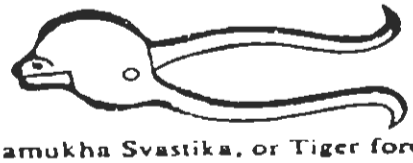

Vyāghramukha Svastika, or Tiger forceps. after Thakore Saheb (p. 78)

Vyāghramukha Svastika (p. 78)

Vṛkamukha Svastika, or Wolf forceps. after Thakore Saheb (p. 78)

Vṛkamukha Svastika (p. 78)

Tarakṣumukha Svastika,

Tarakṣumukha Svastika (p. 78)

قدیم ہندی آلات جراحی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حفظانِ صحت کے متعلق بہترین ہدایات دی ہیں جن میں منہ کی صفائی کے لئے مسواک، منجن، منہ اور آنکھیں دھونے کے طریقے، سرمہ لگانا، کانوں میں تیل ڈالنا، جسم پر مالش کرنا، ابٹن ملنا، کنگھی کرنا، ورزش کرنا، غسل، ہوا خوری، دھوپ تاپنا، آگ تاپنا، اٹھنے بیٹھے، کھانے پینے اور چلنے پھرنے کے طریقے، جماع کے طریقے، نہار منہ مختلف قسم کی غذائیں اور نسخے جو انسان کو صحت مند رکھیں، روزمرہ کے معمولات اور مختلف قسم کی احتیاطیں، بیماریوں اور جراثیم سے بچنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ (۱۲۴)

سشرت کی کی قرابادین بہت بڑا ذخیرہ ہے اس میں تقریباً 760 دوائی پودوں کا ذکر ہے۔ (۱۲۵)

سشرت سنگھتا میں بے شمار امراض اور ان کے علاج کا تذکرہ موجود ہے۔ مثلاً جلدی امراض، بواسیر، منہ اور حلق کے امرض، حسب، خواہش لڑکا یا لڑکی پیدا کرنے کے لئے ہدایات، امراض حیض، امراض جنون، بچے کی پیدائش کے وقت کی ہدایات، بچے کی پرورش کے بارے میں ہدایات، کوڑھ، پیٹ کے امراض، مختلف قسم کی پتھریاں نکالنے کے طریقے، بھگندر کا علاج، زخموں کا علاج اور دیگر بے شمار امراض وغیرہ۔

اس کتاب کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ اس کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں۔ مشہور طبیب زکریا رازی کی کتاب الحاوی اور ابنِ بیطار کی المفردات میں اس کے حوالے کثرت سے ملتے ہیں۔ (۱۲۶)

واگ بھٹ

واگ بھٹ چرک اور سشرت کے بعد ہندی طب کا قابل استاد اور ماہر مصنف مانا جاتا ہے۔ زمانۂ حیات ساتویں صدی کے آخر کا ہے۔ اس لائق وید کا زمانہ اگرچہ بہت مختلف نہیں ہے لیکن یہ امر مسلم ہے کہ وہ چرک اور سشرت کے بعد پیدا ہوا کیونکہ اس کی تصنیف ''اشٹنگ ہردے'' میں چرک سنگھتا اور سشرت سمتھا کے صرف حوالے ہی نہیں بلکہ بعض عبارتیں لفظ بلفظ موجود ہیں۔ اس کتاب میں امراض

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

چشم کی تقسیم ایک نئے طریقے پر کی گئی ہے۔ نیز معدنی ادویات کا استعمال نباتاتی ادویہ کے پہلو بہ پہلو بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک مقام پر ضمناً پارے کا بھی ذکر ہے جس سے صاف طور پر پارے کے کسی مرکب کی طرف اشارہ نہیں پایا جاتا البتہ چند معدنی ادویہ کا تذکرہ اس انداز سے موجود ہے کہ جس سے اس امر پر بخوبی روشنی پڑتی ہے کہ واگ بھٹ اول کیمیائی اعمال کا ماہر اور ان کو سب سے پہلے رواج دینے والا تھا۔

مادھو

یہ بہت مشہور ہندی طبیب گزرا ہے۔ اسے مادھوکر بھی کہتے ہیں۔ اس کی کتاب ''مادھوندان'' بہت مشہور ہوئی۔ خلفائے عباسیہ کے عہد میں اس کی کتاب کا ترجمہ ہوا۔ اس کی دو شرحیں بھی لکھی گئیں۔

درڑیل

یہ ہندی حکیم کشمیر کا رہنے والا تھا۔ محققین کا قول ہے کہ درڑیل ساتویں یا آٹھویں صدی میں گزرا ہے۔ چرک اپنی کتاب کو نامکمل حالت میں چھوڑ گیا تھا، کئی سو سال بعد دڑیل نے اس کی تکمیل کی۔

واگ بھٹ ثانی

واگ بھٹ اول کے کئی سو سال بعد واگ بھٹ ثانی پیدا ہوا۔ اس نے بھی اپنے ہم نام پیشرو کی طرح اشٹنگ ہردے کی طرز پر ایک کتاب تالیف کی۔

شاناق ہندی

یہ بھی ہندوستان کے نامور اطباء میں سے تھا۔ اس کے معالجات اور تجربات بکثرت تھے۔ (۱۲۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شاناق کی تصانیف حسبِ ذیل ہیں:

کتاب السموم پانچ مقالات اس کتاب کا عربی اور فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

کتاب البطیرۃ ۔ کتاب فی علم النجوم ۔ کتاب فتخل الجوہر

گودر

اپنے دور کا ہندی علم وحکمت کا ممتاز فاضل تھا۔علم طب کا بھی ماہر تھا۔کئی کتابوں کا مصنف تھا۔اس کی ایک تصنیف ''کتاب الموالید'' بہت مشہور ہوئی جسے اس نے خود عربی زبان میں ترجمہ کیا۔ (۱۲۸)

اس کے علاوہ وڑندہ، بھاسکر بھٹ، چکر پانی دت، بھاؤشر اور شارنگ دہر وغیرہ اپنے دور کے نامور طبیب گزرے ہیں۔ (۱۲۹)

زمانہ قدیم ہی سے ہندوستان کے ویدوں کو مختلف ممالک میں علاج ومعالجے کے لئے بلایا جاتا تھا۔

خلفائے عباسیہ بھی جب فارسی اور یونانی طبیبوں سے مایوس ہوجاتے تھے تو ہندوستان طبیبوں کو بلایا کرتے تھے۔ (۱۳۰)

اگر بنیادی طور سے دیکھا جائے تو عرب وہند کے درمیان طبی تعلقات علمی اور فنی انداز میں اموی دور سے استوار ہونا شروع ہوئے اور یہاں کے اسرار وحکم اموی خلیفہ اور امراء کے لئے دلچسپی کا باعث بنے۔عربی دور میں ہندی علوم پر جس نے سب سے پہلے توجہ دی تھی وہ یحیی بن بن خالد اور برامکہ کی جماعت تھی۔انہوں نے ہندوستان کے حکماء اور اطباء کو بغداد بلوایا۔ (۱۳۱)

خلیفہ ہارون رشید کی بیماری میں ابوعمرو کی درخواست پر ہندوستانی طبیب منکہ کی آمد، منکہ کی عطائی معالج کے قتل کی سفارش اور ابراہیم بن فزاروں کا ہندوستان کا سفر جیسے واقعات بھی ایک سلسلے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ (۱۳۲)

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ قدیم ہندوستان کے علوم وفنون صرف ایک طبقے میں محدود تھے اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhanjiui@gmail.com

برہمنوں کے علاوہ دوسری ذات کے لوگوں کو یہ علم حاصل نہیں تھا کہ وہ علم حاصل کریں۔ اسی طرح علم طب کے لئے بھی خاص خاندان ہوتے تھے۔ مسلمانوں نے پہلی بار ہندی علوم وفنون کو خاندانی قید و بند سے نکال کر دنیا کے لئے عام کیا۔ (۱۳۳)

معالج کی حیثیت سے ہندوستانی اطباء کی کامیابی کے بعد ان فاضل اطباء کا اثر ورسوخ بہت بڑھ گیا۔ چنانچہ وہ جلد ہی عباسی خلفاء کے قائم کردہ بیت الحکمۃ کے دارالترجمہ میں شامل کر لئے گئے۔ ان اطباء میں منکہ ہندی، کے علاوہ بازی گر، قلبر قل، بہلہ، صالح بن بہلہ، حسن بن صالح بہلہ، ابن دبن اور خاطف ہندی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ (۱۳۴)

ہندوستان میں باقاعدہ اسلامی حکومت قائم نے کے بعد مسلمانوں کے ابتدائی دور کے طبی کارناموں کی ہمیں کوئی تفصیل نہیں ملتی۔ عہد تغلق میں سلطان محمد شاہ تغلق (1335-1351ء) کے زمانے میں ضیاء محمد سعود رشید زنگی بہت معروف طبیب گزرا ہے۔ اس نے ''مجموعہ ضیائی'' کے نام سے ایک شاہکار کتاب تصنیف کی جو 45 ابواب پر مشتمل تھی۔ اس کتاب میں کلیات طب، تشریح، نبض، بول و براز کے تذکرے کے بعد مختلف امراض کے علاج کا تفصیلی بیان ہے۔ اس کے بعد سلطان سکندر لودھی کے عہد میں بہوابن خواص خان نامور درباری طبیب گزرا ہے۔ اس نے ''معدن الشفاء سکندر شاہی'' کے نام سے بہت عمدہ کتاب لکھی جس میں اصول تشخیص وعلاج، دواؤں کی تیاری ان کے افعال، آلاتِ تطہیر، منی، حیض، جنین کے ارتقائی مراحل، مدارج کی تفصیل، عروق کی تعداد، حاملہ کے بارے میں معلومات وہدایات اور بے شمار امرض کا تفصیلی جائزہ اور علاج پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد 1393ء گجرات میں شہاب بن عبدالکریم ناگوری نامی مشہور طبیب گزرا ہے جس نے علم طب پر پانچ کتابیں لکھیں۔ اس کی مشہور ترین کتاب طب شہابی ہے۔ اس کتاب میں کلیات اور علاج پر نہایت مفصل بحث کی گئی ہے۔ نسخوں کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ صرف دو یا تین دواؤں سے ہی علاج کرنا پسند کرتا ہے۔ لمبے چوڑے نسخے اس کے نزدیک فنی مہارت کے خلاف تھے۔ یہ کتاب آیورویدک اور طب یونانی کی ہمہ جہت معلومات کی وجہ سے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ (۱۳۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اس کے بعد مغلیہ دور عہد اکبری میں علی گیلانی نہایت حاذق طبیب تھا۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کی حذاقت کا امتحان لینے کے لئے اکبر بادشاہ نے مریض، صحت مند گائے اور گدھے کے قاروے الگ الگ پیش کئے۔ علی گیلانی نے تجربے کی بنیاد پر فوراً ہی تینوں کو شناخت کر لیا۔ اس اہم امتحان میں کامیابی کے بعد اکبری دور کے اطباء میں جو عزت و احترام علی گیلانی کو حاصل ہوا وہ کسی اور کو نصیب نہ ہو سکا۔ علی گیلانی نے بہت سی کتابیں اور بہت سی کتابوں کی شرحیں لکھیں۔ (۱۳۶)

شاہ جہاں اور جہانگیر کے عہد میں حکیم صدرا نہایت حاذق طبیب گزرا ہے جس کی طبی مہارت کی بناء پر جہانگیر نے ''شیخ الزماں'' کا خطاب دے کر دوسرے طبیبوں سے ممتاز کر دیا تھا۔ عہد شاہ جہاں میں بھی اسے بہت قدر و منزلت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ طبیب محمد اکبر ارزانی، طبیب محمد ہاشم علوی خان، طبیب امان اللہ خان، طبیب محمد شریف خان وغیرہ مغلیہ عہد کے نامور اطباء گزرے ہیں۔

قطب شاہی دور میں طبیب میر موہن، نظام الدین احمد گیلانی، نظام شاہی دور میں رستم جرجانی، ولی گیلانی اور عادل شاہی دور میں ابوالقاسم فرشتہ وغیرہ معروف اطباء گزرے ہیں۔

برطانوی دور میں مسیح الملک اجمل خان نامی گرامی طبیب تھے جن کا تعلق دہلی کے مشہور طبی خانوادے خاندان شریفی سے تھا۔ لکھنؤ کے عزیزی، دہلی کے شریفی خاندان اور لاہور کے قرشی خاندان کا ہندوستان میں طب کی نشاۃ ثانیہ میں اہم کردار رہا ہے۔

حکیم اجمل خان کی طبی حذاقت کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ لندن کے ایک ہسپتال میں وہاں کے سینئر سرجن ڈاکٹر اسلیلے سے حکیم صاحب کی ملاقات ہوئی انہوں نے انہیں دوسرے دن ہسپتال آنے کی دعوت دی۔ جب حکیم صاحب پہنچے تو ڈاکٹر صاحب طالبعلوں کے سامنے ایک مریض کو لٹا کر اسے مرارے کے ورم کا مریض بتا کر درس دے رہے تھے۔ حکیم صاحب نے مریض کو دیکھ کر تشخیص کی کہ اس مریض کی آنتوں کے ابتدائی حصے میں زخم ہیں۔ ڈاکٹر نے ہنس کر کہا کہ کل آپریشن کے وقت بھی آپ آئیں گے اس وقت یونانی اور ایلو پیتھک کا مقابلہ ہو جائے گا۔ آپریشن کے بعد جب حکیم صاحب کی تشخیص درست نکلی تو ڈاکٹر صاحب نے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حکیم صاحب کو اس کامیابی پر بہت مبارک باد دوں۔

طبی خدمات کے اعتبار سے حکیم اجمل خان کو یونانی طب کی نشاۃ ثانیہ کی تحریک کا روح رواں سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے عہدِ مغلیہ کے اطباء کی غیر تحقیقی روش اور طب یونانی کی کسمپرسی دیکھ کر اپنے مطب اور دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ یونانی طب کے ارتقاء کے لئے متعدد کوششیں بھی کیں۔ اس مقصد کے لئے یورپ کا سفر بھی کیا اور ایک تعلیمی و تحقیقی ادارہ بھی قائم کیا۔ ویدوں اور حکیموں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لئے آیورویدک اینڈ طبی کالج کی بنیاد رکھی۔ اس کے علاوہ بے شمار کتابیں بھی تصنیف کیں۔ طب میں ریسرچ کی بنیاد قائم کر کے طبی ادارے اور دواخانے کھول کر طب کو آگے بڑھایا۔ طب اور اطباء کی سرکاری حیثیت کو تسلیم کروا کے ان کی رجسٹریشن کا حکومتی سطح پر اہتمام کرایا۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر طب کے علیحدہ ڈائریکٹوریٹ، محکمہ صحت، بلدیات اور اوقاف کے تحت سرکاری شفا خانے قائم کر کے تاریخ ساز کردار ادا کیا۔

اس کے بعد لکھنؤ کے مشہور طبی خانوادے عزیزی میں عبدالعزیز، عبدالمجید، عبدالحلیم، عبداللطیف وغیرہ مشہور مسلم اطباء گزرے ہیں۔ ان کے بعد محمد اعظم خان، غلام جیلانی، کبیرالدین، سید برکات احمد، نیر واسطی، غلام حسنین، محمد الیاس خان، احمد عثمانی، خواجہ رضوان احمد اور شکیل احمد شمسی وغیرہ اپنے دور کے نامور اطباء گزرے ہیں۔ (۱۳۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ چہارم

طب، یورپ اور عرب میں

یورپی طب

یورپ کا عہد تاریک زیادہ تر 200ء سے لے کر 1200ء تک ختم ہو جاتا ہے۔ اس عہد میں یورپ میں طب بتدریج توہمات میں گم ہوتی گئی۔ شروع شروع میں کلیساؤں اور معبدوں میں طبی اصولوں پر مریضوں کا کم و بیش علاج ہوتا رہا لیکن ساتویں صدی عیسویں میں یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ پھر بھی گرجوں اور خانقاہوں کے راہب خیراتی طور پر مریضوں کا کچھ نہ کچھ علاج کرتے رہے لیکن گیارہویں صدی میں سینٹ برنرڈ نے اس کو بھی روک دیا اور دوا کے بجائے امراض کا علاج صرف دعا تک محدود کر دیا گیا لیکن اس وقت اس کے مقابلے میں سینٹ گال میں باقاعدہ ہسپتال اور بوٹیوں کا باغ لگا کر ازسرِ نو طب کا آغاز کر دیا گیا۔ اس کے بعد ساتویں صدی سے بارہویں صدی تک سلرنو کے مدرسۂ طبیہ کی خوب شہرت ہو گئی لیکن 1077ء میں جب نارمن لوگوں نے سسلی اور سلرنو فتح کر کے بازنطینی حکومت کا خاتمہ کر دیا تو اس وقت نئے حکمرانوں کے ساتھ ایک افریقی ترجمان بھی آیا جس کے پاس طب یونانی کی کتابوں کے عربی تراجم تھے۔ اس نے کیسینو میں رہ کر ان عربی تراجم کا بھدا سا ترجمہ کیا جو 1533ء تک یورپی لوگوں کے کام آتا رہا حتیٰ کہ اصل یونانی کتابوں کے براہِ راست یورپ میں لاطینی ترجمے ہونے لگے۔ (۱۳۸)

چنانچہ گیارہویں صدی سے ہی باقاعدہ عربی علوم اور اس کے ساتھ عربی طب و تشریح بھی منتقل ہونا شروع ہوئی اور قرونِ وسطیٰ کی تاریک اور غیر علمی فضاؤں میں عربی کتابوں کے لاطینی ترجمے ہوئے اور ہر شعبے میں ان سے استفادہ کیا گیا۔ علم تشریح کو زندگی ملی۔ جراحی پر بہترین کتابیں حاصل ہوئیں۔ امراضِ نسواں اور علم القابلہ نے جو دائیوں کے ہاتھوں میں پڑے ہوئے تھے، ترقی کی اور باقاعدہ علمی شکل اختیار کی۔ علم تشخیص

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiju@gmail.com

اور علم امراض چشم ناواقف لوگوں کے ہاتھوں سے نکل کر پڑھے لکھے طبا کے زیرِ اثر آ گئے۔ (۱۳۹)

مشہور کتب طب مثلاً قانون شیخ الرئیس اور زہراوی کی التصریف وغیرہ کے ترجمے 1650ء تک یورپ کی مشہور یونیورسٹیوں مثلاً مونٹ پلیر، بولوگنا، پیرس چاڈوا، آکسفورڈ اور کیمبرج وغیرہ کے نصاب میں شامل رہے۔ تیرہویں صدی تک کاملاً اسلامی طبی کتب کے ترجموں پر ہی انحصار رہا اور راجر بیکن کے زمانے تک طب میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی۔ بقول گستاؤلی ''پندرہویں صدی تک کسی ایسے مصنف کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا جس نے محض عربوں سے نقل نہ کیا ہو''۔ اس کے بعد تیرہویں صدی عیسویں میں مونٹ پلیئر اور بولوگنا کی یونیورسٹیوں نے مونڈیس، گائی ڈی چالیک، ولانوا کارنلڈ اور مونڈول کا ہنری نامی مشاہیر پیدا کیے۔ جنہوں نے طبی علمی تحقیقات اور انکشافات کا کام شروع کیا لیکن سولہویں صدی میں اور اس کے بعد یونانی اور اسلامی طب کی بنیاد پر علمی ترقیاں کی گئیں۔ چنانچہ پراسلیس (1493ء پیدائش) نے جدید علم کیمیا اور دواسازی کی بنیادیں رکھیں۔ اس کے بعد مغربی طب نے طبی حیثیت سے اپنی علیحدہ بنیادیں قائم کرنا شروع کر دیں اور عربی اثرات آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو گئے۔ وسیلئس (94-1514ء) نے علم تشریح کو بالوضاحت پیش کیا۔ مائیکل سرویٹس نے دوران خون کا دورۂ صغیرہ معلوم کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ولیم ہاروے نے دوران خون کا نظریہ پیش کیا جسے اطالوی محقق مال پگیٹی نے خوردبین کے ذریعے مشاہدہ کر کے مصدق کیا۔ پھر تھامس سڈنھم (1724-1689ء) نے حمیات پر اور جان ہنٹر نے تشریح میں عظیم الشان اضافے کیے۔ اس کے بعد ڈاکٹر ایڈورڈ جینز (1833-1749ء) نے چیچک کا ٹیکہ ایجاد کر کے ٹیکوں کی ابتداء کی اور امبرُوسی پاری (1590-1510ء) نے علم الجراحت میں زخموں کو ٹانکے لگائے۔ پھر سر ہمفری ڈیوی (1824-1778ء)، ڈبلیو۔ ٹی۔ جی۔ مارٹن (1868-1809ء) اور جیمس ینگ سمن نے 1847ء میں بالترتیب مقامی مخدرات اور ایتھر و کلورو فارم وغیرہ عمومی مخدرات کا انکشاف کیا۔ پھر لوئی پاسچر (1895-1822ء) نے نظریہ جراثیم کی بنیاد ڈالی جس کے تلامذہ میں سے جوزف لسٹر، روسی جیوا اور ایلائی میچنی کاف، جرمن ڈاکٹر کاخ اور اہرلک نے اس میں قابل قدر اضافے کیے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

سر یائرک مینسن ، لیورن سر رانلڈ راس اور جاپانی ڈاکٹر فوجی نے متعدی امراض کی تحقیقات میں قابلِ قدر اضافے کئے۔ سر لیونارڈ راجرس نے جذام اور ہیضے کا جدید علاج دریافت کیا۔ دماغی امراض کی پیدائش اور علاج معالجے کے متعلق فلپ ہائنل ، ولیم ٹیوک ، ڈاکٹر ہنری، ماڈسلے، فرڈ اورز یورچ کے ایک ڈاکٹر جنگ نامی نے بہترین اضافے کئے۔ پھر بونٹ، فلورنس نائیٹ اینگل، ڈاکٹر تھیوہالڈ، ڈاکٹر نلس فنس، ڈاکٹر اے روسیر نے علاج شمسی کی بنیاد رکھی اور اس کو ترقی دی۔ اس کے ساتھ ہی دیگر علوم مثلاً بجلی، فوٹوگرافی وغیرہ کی معلومات نے طب کی ترقی کی رفتار کو تیز کر دیا۔ (۱۴۰)

1895ء میں روٹنگٹن نے ایکسرے دریافت کیا۔ 1900ء میں لینڈ اسٹینز نے خون کے گروپ دریافت کئے۔ 1929ء میں فلیمنگ نے پینسلین ایجاد کی۔ ان تمام دریافتوں اور ایجادات کا لازمی اثر علم جراحت پر بھی پڑا اور جراحت نے خوب ترقی کی۔ جنگ عظیم اول اور دوئم کے طفیل نیوروسرجری، پلاسٹک سرجری اور علم العظام نے پناہ ترقی کی۔ انیسویں صدی کے آخر میں اعضاء کو بدلنا اور قلب کا آپریشن ممکن ہو گیا اور علوم جدیدہ کی ترقی کے ساتھ طبی تحقیقات اور انکشافات کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہو گیا اور اب تو تمام علوم طبیہ میں اہلِ یورپ و امریکہ نے بے پناہ ترقی کی ہے اور خصوصاً انیسویں صدی میں جس قدر طبی ترقیات و اختراعات یورپ و امریکہ میں ہوئیں ان کے بیان کے لئے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ (۱۴۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

عربستان گہوارہ مذہب اسلام ہے۔ یہ ایک بہت بڑا جزیرہ نما ہے جس کا ایک حصہ ریگستان ہے اور باقی تین طرف تین سمندر واقع ہیں۔ (۱۴۲)

ملک کی آبادی دو حصوں میں منقسم ہے حضری اور بدوی۔ حضری وہ لوگ ہیں جو شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی گزر اوقات زیادہ تر کھیتی باڑی، تجارت اور دستکاری پر ہے۔ موجودہ صدی میں مشرقی علاقوں میں تیل کے ذخیرے دستیاب ہونے سے اس حصے کی زندگی میں غیر معمولی طور پر انقلاب آ گیا ہے۔ بدوی ان خانہ بدوش قبائل کو کہا جاتا ہے جو صحراؤں اور ریگستانوں میں رہتے ہیں اور اونٹ، گھوڑے، بھیڑ و بکریاں پال کر گزارہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے لئے کوئی مستقل مکان نہیں بناتے بلکہ خیموں میں رہتے ہیں اور حسب ضرورت پانی اور چارے کی تلاش میں اپنی رہائش گاہیں تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ (۱۴۳)

یونانی طب کے عربی خطے میں داخل ہونے کے بارے میں بہت سے ذرائع کا سلسلہ کتابوں میں ملتا ہے مگر اس کے باوجود طب یونانی کے عربی دور کے آغاز کے بارے میں کوئی بات حتمی طور پر نہیں کہی جا سکتی۔ حارث بن کلدہ ثقفی اور حکیم دمشقی کے حصول طب کے لئے جندی شاپور کے سفر سے بھی طب کے عربی دور کے بارے میں وضاحت کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح دمشق اور بغداد میں یونانی علوم کے پہنچے سے پہلے جیرہ کے باشندوں کی طب فارس اور طب ہندی سے واقفیت بھی ایک منزل کا پتہ دیتی ہے تاہم دو عظیم اور مشہور مورخین کے حوالوں سے بڑی حد تک ایک ممکنہ عہد کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں پہلا حوالہ ڈاکٹر ڈونالڈ کیمپل کا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ بازنطینی حکومت کے زوال اور فولس اجانیطی (690-615ء) کے انتقال کے بعد ذرائع کی کمی اور مذہبی شدت کی بناء پر طب کے لئے مناسب میدان کی عدم موجودگی کی بناء پر طب سرزمین عرب میں منتقل ہو گئی لہذا قرین قیاس یہ ہی ہے کہ طب یونانی کے عربی دور کا آغاز 600 عیسوی کے آس پاس

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہی ہوا ہوگا۔ (۱۴۴)

اس بات کو پروفیسر براؤن کے اس حوالے سے بھی پختگی ملتی ہے کہ دورِ جاہلیت کا زمانہ اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی فتوحات کے آغاز سے تھوڑی مدت ساتویں صدی کے وسط سے قبل گزرا ہے۔ چونکہ ظہورِ اسلام یعنی دورِ جاہلی کا خاتمہ 611ء میں ہوا اور ہجرت 622ء میں ہوئی اور فتوحات کا سلسلہ بھی کچھ دنوں کے بعد شروع ہو گیا تھا۔ اس حساب سے جاہلی دور 611ء سے کچھ پہلے یعنی 611ء کے قریب کا بھی ہوسکتا ہے۔ (۱۴۵)

جزیرہ عرب میں بھی طب دیگر ممالک کی طرح ترقی یافتہ نہیں تھی۔ وہاں کے باشندے بھی قبل از اسلام انہی باطل عقائد کے پیروکار تھے جو دیگر ممالک میں پائے جاتے تھے۔ ان کے ہاں طب میں علمِ نجوم، کہانت، عرافت اور علمِ قیافہ بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ (۱۴۶)

کہانت اور عرافت غیب کی باتیں معلوم کرنے، گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کو کہتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ کاہن مستقبل کے واقعات جاننے اور پیش گوئی کرنیوالے کو کہتے ہیں اور عراف گزشتہ زمانے کے واقعات اور حالات بتانے والے کو کہتے ہیں۔ عربوں کا خیال تھا کہ جنات کاہنوں اور عرافوں کے تابع ہوتے ہیں جو پوشیدہ طور پر عالم غیب سے حالات سن کر ان کو مطلع کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ ان پر بڑا یقین رکھتے اور اہم معاملات میں ان سے رجوع کرتے تھے۔ ان کے سب مشہور کاہن شق انمار اور سطیح بن مازن تھے اور عرافوں میں ابلق اسدی (نجد میں) ایاح عجلہ (یمامہ میں) مشہور تھے۔ (۱۴۷)

علم طب ان علوم میں سے ہے جس کی ضرورت انسان کو ہر دور اور ہر جگہ رہی ہے۔ عربوں کے ہاں یہ ضرورت دوسری قوموں کی نسبت کچھ زیادہ ہی تھی کیونکہ قبل از اسلام ان کے قبیلوں میں اکثر و پیشتر جنگیں ہوتی رہتی تھیں اس لئے انہیں طبیبوں کی ہر وقت ضرورت رہتی تھی تا کہ وہ اپنے زخمیوں کا علاج کروا سکیں۔ جاہلی دور میں ہر قبیلے میں اس قسم کے معالجین ہوتے تھے جنہیں معالجاتی مہارت وراثت، غور و فکر اور تجربات سے حاصل ہوتی تھی۔ ان کی طب عموماً ان نسخوں اور تجربات پر مشتمل ہوتی تھی جو انہیں اپنے بڑے بوڑھوں سے سینہ بہ سینہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

وراثت میں ملتے تھے۔ان میں سے اکثر نسخے درست اور مجرب ہوا کرتے تھے لیکن موافقت مزاج اور طبیعت ادویہ سے یہ لوگ لاعلم تھے۔اہلِ عرب کے پاس اس قسم کی طبی معلومات بہت زیادہ تھیں۔(۱۴۸)

اس اعتبار سے جزیرہ عرب میں بدوی عربوں کی طب عرف وعادت کی طب تھی۔ایسی وراثتی طب جس مین علاج ومعالجہ ان نسخوں اور ٹوٹکوں کے ذریعے ہوتا تھا جو آباء اجداد سے چلے آرہے ہوتے تھے۔وہ ابتدائی شکل میں ایسی وراثتی اور روایتی طب تھی جس میں علاج ومعالجے کا انحصار قبائلی صلاحیت کے ساتھ ساتھ طبیب کے اردگرد پائی جانے والی جڑی بوٹیوں،نباتات،حیوانات اور اور آگ پر ہوتا تھا جس سے وہ علاج کیا کرتا تھا۔کامیاب معالجے اور حصول شفا کے لئے ان کے ہاں طبیب کی عمر بڑی اہمیت کی حامل تھی کیونکہ عمر تجربے اور علم سے عبارت ہے اس لئے عمر رسیدہ طبیب کا نفسیاتی اعتبار سے مریض پر گہرا اثر مرتب ہوتا تھا۔

مختلف کتابوں کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں نباتاتی ادویات کے علاوہ حیواناتی اور معدنیاتی ادویات کے بارے میں بھی معلومات حاصل تھیں۔وہ پیاز،لہسن،زیرہ،منقیٰ،سفرجل،انجیر،میتھی،مختلف اقسام کی مسواک،سرمہ،اثمد،ٹھنڈا پانی،کلونجی،ہینگ کھمبی،تریاق،حیوانی خون،کرفس،رائی،سنا،شبرم،انار،رائی کے تیل،دھن البان،قسط ہندی وبحری،عود ہندی وکافور،سنبل،عود کی مختلف اقسام،صعتر،بلسم،بلسان،موم،حساء (حریرہ)،زقوم،صحرائی جڑی بوٹیاں،جلی ہوئی چیزوں کی راکھ،اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب مختلف امراض کے علاج میں استعمال کرتے تھے۔عرب اطباء ادویات کی مختلف اقسام،ان کی تراکیب وتیاری سے بھی آگاہ تھے۔وہ معجونات میں شہد کا استعمال کرتے تھے۔سفوف،نشوق اور سعوط کی صورت میں ادویات تیار کرتے تھے۔کھجور،دودھ اور شہد سے تیار کئے ہوئے حساء (حریرے) سے تلبینہ بھی بتایا کرتے تھے۔

اہلِ عرب درد کے لئے وجع اور بیماری کے لئے سقام کے الفاظ استعمال کرتے تھے۔وہ بہت سے امراض کے بارے میں جانتے تھے۔ان مین بھینگا پن،اندھا پن،التہاب چشم،رمد،جلدی امراض،مثلاً برص، بہق،پھوڑے پھنسیاں،وبائی خارش اور زخم،داخلی امراض میں سے وجع المعدہ،وجع الکبد،یرقان،سردرد، دردشقیقہ،وجع المفاصل،وجع العظام،فالج،سل،بخار،پیشاب کے امرض،حرارت وبرودت،رعشہ،جنون اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

دیگر عصبی امراض، جدری وحصبہ یعنی چیچک وخسرہ، طاعون ہیضہ جسے وہ فصد کہتے تھے، جذام، استسقاء داء الفیل، ناسور، پیچش، موتیا کالا اور سفید، قبض، موٹاپا، درد رحم، پیٹ کے کیڑوں اور دانتوں کے امراض وغیرہ شامل ہیں۔ (۱۴۹)

اس کے علاوہ وہ حمّی غب یعنی ملیریا، جگر اور دل کے امراض سے بھی واقف تھے۔ (۱۵۰)

امراض کو وہ دیوی دیوتاؤں کا غضب، جسم پر مسلط ہونے والی ارواح شریرہ اور جادو کے اثرات کا نتیجہ سمجھتے تھے۔ امراض کے علاج کے لئے ان کے ہاں مختلف طریقے رائج تھے۔

۱۔ روحانی علاج:

کاہن تعویز، گنڈوں اور جادو منتروں کے ذریعے مریض کا علاج کرتا تھا۔ وہ ارواح خبیثہ کو جسم سے نکالنے کے لئے جانوروں کی ہڈیاں استعمال کرتے اور مختلف قسم کے منتروں کو پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔ جنون اور عصبی امراض کا سبب ان کے نزدیک جنات اور شیاطین کا بدن انسانی میں داخل ہونا تھا اور مریض اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوسکتا تھا کہ جب تک یہ شیاطین اس کے جسم سے نہ نکل جائیں۔ (۱۵۱)

۲۔ دوائی علاج:

اس طریقۂ علاج میں مختلف قسم کی جڑی بوٹیاں دوا کے طور پر استعمال کی جاتی تھیں۔ ان دواؤں کو مختلف حالتوں مثلاً شربت اور سفوف وغیرہ کی صورت میں تیار کیا جاتا تھا۔ (۱۵۲)

اہلِ عرب سینے کی نزلاوی رطوبات، بعض بخاروں کے علاج اور آنتوں میں موجود کیڑوں کے خاتمے کے لئے پیاز، دل اور معدے کے امراض میں لہسن سے استفادہ کرتے تھے۔ اسی طرح تھکاوٹ کے ازالے، اعصابی تقویت، غصے کو ٹھنڈا کرنے، رنگت کی صفائی کے لئے منقّی، تقویت کے لئے سفرجل، امراض جگر وتلی اور قبض کے لئے انجیر، امراض صدر مثلاً دمہ کھانسی اور بلغم کے علاوہ امراض جگر مثانہ، بواسیر اور کمر کے درد میں وہ میتھی کو استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اونٹوں کا دودھ، پیشاب، پتھر کے نگینوں اور راکھ کو بھی دواؤں میں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

استعمال کیا جاتا تھا۔ وہ پیٹ کی صفائی کے لئے مسہلات اور حقنہ (انیما) کا استعمال کرتے تھے۔ وہ دانتوں کی صفائی کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ مسواک کا استعمال ان کے ہاں بہت عام تھا۔ اراک اور سحل کی مسواکیں استعمال کی جاتی تھیں۔ (۱۵۳)

اہلِ عرب شہد کو بھی بہت سے امراض کے علاج کے لئے استعمال کرتے تھے۔ (۱۵۴)

وہ اسے تنہا بھی استعمال کرتے تھے اور دیگر دواؤں کے ساتھ بھی۔ پیٹ کے امراض مثلاً سوءِ ہضم اور اسہال کی شکایت میں خصوصی طور پر اس کو استعمال کیا جاتا تھا تاکہ آنتوں سے فاسد مادے کا اخراج ہو سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینا، پچھنے لگوانا اور آگ سے داغنا۔ (۱۵۵)

اہلِ عرب دواؤں کی کثرت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ ان کے اکثر معالجات کی بنیاد پرہیز ہوتی تھی اور وہ اسے بہت اہمیت دیا کرتے تھے۔ (۱۶۶)

علم تشریح عربوں کے ہاں عہد جالینوس کی طرح ترقی یافتہ تو نہ تھا البتہ وہ سر سے پاؤں تک تمام اعضائے جسم کے ناموں کے ساتھ ساتھ ان کی ہیئات و اشکال کے بارے میں کسی حد تک تفصیل سے آگاہ تھے۔ ان کی تشریحی معلومات دراصل ان کے تجربات اور تحقیقات کا نتیجہ تھیں۔ (۱۵۷)

وہ اعضائے رئیسہ اور جسم کے دیگر حصوں کے منافع سے بھی آگاہ تھے لیکن ان کی یہ آگاہی عمومی نوعیت کی تھی۔ (۱۵۸)

۳۔ جراحی علاج

ان کے ہاں عمل جراحی بھی ناقص صورت میں موجود تھا۔ مرض بڑھ جانے کی صورت میں تیز نشتر سے چیرنا پھاڑنا، داغ لگانا، فصد کھولنا اور پچھنے لگانے کا عمل کیا جاتا تھا۔ (۱۵۹)

خاص کر داغنے کا طریقہ نہایت اہمیت کا حامل تھا۔ یہ فقرہ محاورے کے طور پر بولا جاتا تھا کہ ''آخر العلاج الکی'' یعنی سب سے آخری علاج ''کی'' ہے۔ اہلِ عرب اس طریقۂ علاج کے ماہر تھے۔ جب

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

وہ ہر قسم کے علاج سے مایوس ہو جاتے تھے تو آخری چارہ کار کے طور پر داغ لگاتے تھے۔ وہ استسقاء، امراض مفاصل مثلاً گٹھیا کا درد، دردسر، ورم اور زخموں کا علاج عمل ''کی'' ذریعے کرتے تھے اور اس کا طریقہ کار یہ ہوتا تھا کہ لوہے یا پتھر کو گرم کر کے مقام مرض پر داغ لگاتے تھے۔ (۱۶۰)

ان کے ہاں آلات کو آگ میں تپا کر مطہر کرنے کا طریقہ بھی موجود تھا۔ (۱۶۱)

وہ آنکھ کے کالے اور سفید موتیئے کا آپریشن بھی کامیابی سے کر لیتے تھے۔ عربوں کے ہاں ختنہ کا رواج بھی تھا اور اس عمل کے بعد بہتے ہوئے خون کو روکنے کیلئے وہ مرہم اور دیگر ادویات استعمال کرتے تھے۔ یہ عمل ختان اور حلاق انجام دیا کرتے تھے جو اس مقصد کے لئے استرا استعمال کرتے تھے۔ تاہم اسے عمل طب میں شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ (۱۶۲)

اہلِ عرب حاملہ عورت کے پیٹ سے مردہ جنین کو نکالنے میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ (۱۶۳)

ابن ابی رمثہ اس دور کا مایہ ناز سرجن تھا جو عمل جراحی میں بہت ماہر اور تجربہ کار تھا۔ (۱۶۴)

عرب جراح دانتوں کو بھی نکال لیا کرتے تھے اور اعضاء کو خوبصورت بنانے یا مصنوعی طور پر بنانے کا عمل جانتے تھے۔ مثلاً سونے سے مصنوعی ناک بنانا، سونے کے دانت بنانا اور دانتوں کو آپس میں سونے کے تار سے باندھنا وغیرہ۔ (۱۶۵)

پچھنے لگانے اور فصد کھولنے کا عمل بھی عربوں میں بہت عام تھا۔ درد شقیقہ کے لئے وہ پچھنے لگایا کرتے تھے اور نزلہ زکام، اورام اور زخموں کے لئے فصد کھولنے کا طریقہ رائج تھا۔ (۱۶۶)

فصد اور پچھنے لگانے میں فرق یہ ہے کہ فصد کے لئے رگیں کھولی جاتی تھیں اور جسم کے اندرونی حصوں کا خون بہایا جاتا تھا جبکہ حجامت یا پچھنا لگانے سے جسم کے سطحی حصوں یا جلد کے اطراف سے خون بہایا جاتا تھا۔ ان دونوں طریقوں کے ذریعے سے جسم کے فاسد مادے دور کئے جاتے تھے۔ (۱۶۷)

اہلِ عرب نکسیر یا بہتے ہوئے خون کو روکنے کے لئے ٹھنڈا پانی یا راکھ استعمال کرتے تھے اور سختی سے پٹیاں باندھا کرتے تھے جبکہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے لئے جبائر (لکڑی اور پٹی) اور اترے ہوئے جوڑوں کو دوبارہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jinji@gmail.com

اصلی حالت پر لانے کے لئے وہ مضبوط رسی استعمال کیا کرتے تھے۔ زخموں پر مرہم کا لیپ کر کے پٹی باندھا کرتے تھے۔ ٹھنڈا اور زکام کے مریض کا علاج وہ عمل تعریق یعنی پسینہ لانے کے عمل سے کرتے تھے۔ مریض کو سر سے پیر تک کپڑے سے ڈھانپ دیا جاتا تھا تا کہ اسے خوب پسینہ آجائے اور طبیعت ہلکی ہو جائے۔ ناک اور کان میں دوا ڈالنے کے لئے سعوط اور نشوق کی تدابیر بھی ان کے مستعمل تھیں۔ بخار کے علاج کے لئے وہ مریض پر پانی بہایا کرتے تھے۔ اہلِ عرب متعدی امراض سے بھی واقف تھے۔ چھوت کے خوف سے وہ اپنے مریض کو تنہا چھوڑ دیتے تھے۔ جب کوئی وبائی بیماری پھیلتی تھی تو وہ دوسرے علاقوں میں چلے جاتے تھے۔ عموماً وہ صحراؤں کا رخ کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ وبائیں دیوتاؤں کے غضب اور ارواح شریرہ کے جسم میں داخل ہونے کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ان کے ہاں طاعون، چیچک اور ہیضے کی وبائیں اکثر پھیلتی تھیں۔ (۱۶۸)

اس کے علاوہ علاج و معالجے کے دوسرے دلچسپ طریقے بھی عہد جاہلی میں رائج تھے۔ مثلاً پاگل پن کے علاج کے لئے مریض کے گندگی لگا دینا، کسی وباء کا اندیشہ ہو تو گدھے کی طرح لوٹ لگانا، سانپ کے کاٹنے پر مریض کو خوب زیورات پہنا کر سونے نہ دینا تا کہ زہر سرایت نہ کرے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے اور بہت سے پرانی تہذیب کے ملتے جلتے علاج کے طریقے بھی رائج تھے۔ (۱۶۹)

طبِ حیوانات میں بھی عربوں کو خاصی مہارت حاصل تھی جس کا خاص سبب ان کا طرزِ معیشت تھا جس میں حیوانات بالخصوص اونٹ اور گھوڑے بہت اہمیت کے حامل تھے۔ اسی لئے وہ ان کی بیماریوں کو سمجھنے اور علاج معالجوں سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ (۱۷۰)

طب حیوانات کو وہ بیطری کہتے تھے اور ماہر طب حیوانات کو بیطار کہتے تھے۔ ان میں بیاطرہ کثرت سے پائے جاتے تھے جن میں سب سے مشہور العاص بن وائل تھا۔ (۱۷۱)

ان بیاطرہ کا تذکرہ عربی اشعار میں بھی ملتا ہے۔ یہ لوگ جانوروں کو لگنے والے زخم ٹھیک کر لیا کرتے تھے۔ اس کے لئے وہ عمل ''کی'' اور بیمار جانور کے جسم پر روغنی سیال مادے (قطران) ملنے کے طریقے استعمال کرتے تھے۔ (۱۷۲)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اونٹ اور گھوڑے جن امراض میں مبتلا ہوتے تھے وہ نہ صرف ان سے آگاہ تھے بلکہ ان کے علاج میں مستعمل ہونے والی ادویات سے بھی باخبر تھے۔ مثلاً خارش اور اس کا علاج وغیرہ۔ (۱۷۳)

عہدِ جاہلی کے اطباء کے بارے میں معلومات بے حد محدود ہیں۔ صرف چند نام ملتے ہیں اور ان میں سے بھی اکثر کے حالات سے تاریخی کتب خالی ہیں۔ ان اطباء میں حارث بن کلدہ، نضر بن حارث، ابن ابی رمثہ تمیمی، ابن حزیم، حارث بن کعب، زہیر بن حباب، شمرول بن تباب اور حماد بن ثالبہ ازدری بہت مشہور ہوئے۔ (۱۷۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب دوم

حوالہ جات

۱۔ تاریخِ طب، حکیم سید حسان نگرامی، صفحہ نمبر 37، ترقی اردو یونیورسٹی، نئی دہلی، 2000ء

۲۔ اردو انسائیکلوپیڈیا، صفحہ نمبر 841، فیروز سنز، لاہور، 1968ء۔

۳۔ A history of medicine-Douglus Guthri, Pg. No.18,Thomas Nelson and Sons Ltd., London, New York, Paris, 1945.

۴۔ تاریخ ایران، جلد اول، پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی، صفحہ نمبر 3، مجلس ترقی ادب، کلب روڈ، لاہور، 1967ء۔

۵۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 38۔

۶۔ اردو انسائیکلوپیڈیا، صفحہ نمبر 253۔

۷۔ تاریخ ایران، جلد اول، پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی، صفحہ نمبر 4۔

۸۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 46، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔

۹۔ A history of medicine-Douglus Guthri, Pg.No.16, Thomas Nelson and Sons Ltd., London, New York, Paris, 1945.

۱۰۔ تاریخ طب مع طب نبوی، پروفیسر حکیم سید محمد اجمل، پروفیسر حکیم سید محمد ادریس بخاری، صفحہ نمبر 18، انمول پرنٹنگ پریس، جھنگ۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۱۔ تاریخ طب و اطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 12، صبا پبلشرز، علیگڑھ، طباعت سوم، 1994ء۔

۱۲۔ A history of medicine-Douglus Guthri, Pg.No.17, Thomas Nelson and Sons Ltd., London, New York, Paris, 1945.

۱۳۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 45۔

۱۴۔ تاریخ طب واطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 12۔

۱۵۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 41، الجمیعۃ پریس، دہلی، 1967ء۔

۱۶۔ فی تاریخ طب فی دولتہ الاسلامیۃ الدکتور عامر النجار، صفحہ نمبر 19-20، دارالھدایۃ 48، شارع یوسف عباس، مدینہ، نصر۔

۱۷۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 46۔

۱۸۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 42۔

۱۹۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 40۔

۲۰۔ الفراعنۃ والطب الحدیث، محمد عبد الحمید بھیونی، صفحہ نمبر 45، دارالمعارف 1119، کورنیش، النیل، قاہرہ۔

۲۱۔ تاریخ طب واطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 14-15۔

۲۲۔ الفراعنۃ والطب الحدیث، محمد عبد الحمید بھیونی، صفحہ نمبر 45-46۔

۲۳۔ الفراعنۃ والطب الحدیث، محمد عبد الحمید بھیونی، صفحہ نمبر 72-73۔

۲۴۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 41۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jbd@gmail.com

۲۵۔ تاریخ مصر و والاسلام، محمد عبدالرحیم مصطفیٰ، ابراہیم میر سیف الدین، صفحہ نمبر 39-40، المطبعۃ الابریۃ، بالقاھرۃ، 1950ء۔

۲۶۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 59-60۔

۲۷۔ علم الجراحت تاریخ کی روشنی میں، تفسیر علی، ڈاکٹر اسماعیل انیس، صفحہ نمبر 15، کلر پرنٹرس اچل تال، علیگڑھ، 1996ء۔

۲۸۔ تاریخ طب و اطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 14۔

۲۹۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 34 سے 39، 45۔

۳۰۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 70۔

۳۱۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 119۔

۳۲۔ عیون الانباء، جلد اول، ابن ابی اصیبعۃ، صفحہ نمبر 172۔

۳۳۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 70۔

۳۴۔ تاریخ طب و اطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 18-17۔

۳۵۔ عیون الانباء، جلد اول، ابن ابی اصیبعۃ، صفحہ نمبر 59۔

۳۶۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 120, 121, 122۔

۳۷۔ تاریخ طب و اطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 33۔

۳۸۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 71 سے 74 تک۔

۳۹۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 136۔

۴۰۔ تاریخ طب و اطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 45۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۴۱۔ علوم طبیہ کی تعریف، ساغر اکبر آبادی، صفحہ نمبر 15، پنجاب ریلجس سوسائٹی، انارکلی، لاہور، 1907ء۔

۴۲۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 104, 105, 110, 111۔

۴۳۔ تاریخ طب واطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 49, 50, 51۔

۴۴۔ علم الجراحت تاریخ کی روشنی میں، تفسیر علی، ڈاکٹر اسماعیل انیس، صفحہ نمبر 28۔

۴۵۔ تاریخ طب واطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 19۔

۴۶۔ تاریخ الاطباء، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 12، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، اردو بازار، لاہور۔

۴۷۔ A history of medicine - Douglus Guthri, Pg. No. 65.

۴۸۔ تاریخ الاطباء، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 12۔

۴۹۔ علم الجراحت تاریخ کی روشنی میں، تفسیر علی، ڈاکٹر اسماعیل انیس، صفحہ نمبر 41,42,43,44۔

۵۰۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 195-200۔

۵۱۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 105, 114, 115۔

۵۲۔ تاریخ طب واطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 52۔

۵۳۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 116۔

۵۴۔ علم الجراحت تاریخ کی روشنی میں، تفسیر علی، ڈاکٹر اسماعیل انیس، صفحہ نمبر 43۔

۵۵۔ تاریخ الاطباء، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 13۔

۵۶۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 198-200۔

۵۷۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 136-137۔

۵۸۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 102۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۵۹۔ Introduction to the history of Science Vol-1, George Sarton, Pg. No. 301, The William and Wilkings Company, Baltimore, 1927.

۶۰۔ تاریخ طب واطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 55, 56, 57۔

۶۱۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 201-202۔

۶۲۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 109-110۔

۶۳۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 50۔

۶۴۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 110۔

۶۵۔ The Legacy of Islam, A. J. Arbery, Pg. No. 309-310, Oxford - 65, at the Clarendon Press, 1953.

۶۶۔ تاریخ الادب العربی، احمد حسن زیات، صفحہ نمبر 286، قدیم کتب خانہ، کراچی۔

۶۷۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 49۔

۶۸۔ ایران بعہد ساسانیان، پروفیسر ارتھر کرسٹن سین، پروفیسر سنتہ الشرقیۃ، جامعہ کوپن ہیگن، ڈنمارک، (بزبان فرانسیسی) ترجمہ ڈاکٹر محمد اقبال پروفیسر اورینٹل کالج لاہور، صفحہ نمبر 563, 562, 561، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی، 1941ء۔

۶۹۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 65۔

۷۰۔ سرزمین اور باشندے ایران، ہکل ہیلن، ترجمہ عبد السلام خورشید، صفحہ نمبر 23, 24, 25، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشر، کراچی، لاہور، حیدر آباد، 1967ء۔

۷۱۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 65, 66, 67۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۷۲۔ A Medical History of Persia and The Eastern Caliphate - Cyril Elgood, Pg. No. 70, Combridge, At the University Press, 1951.

۷۳۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 65, 66, 67۔

۷۴۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 111۔

۷۵۔ تاریخ ایران، پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی، جلد اول، صفحہ نمبر 198۔

۷۶۔ A Medical History of Persia and The Eastern Caliphate - Cyril Elgood, Pg. No. 20.

۷۷۔ تاریخ طب، آغا اشرف، صفحہ نمبر 34، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، جلال دین ہسپتال بلڈنگ، اردو بازار، لاہور۔

۷۸۔ تاریخ طب و اطباء قدیم، پروفیسر سید علی حیدر جعفری، صفحہ نمبر 25-26۔

۷۹۔ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے، ڈاکٹر غلام قادر لون، صفحہ نمبر 257، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، 1999ء۔

۸۰۔ اربین میڈیسن، ایڈورڈ جی، براؤن، صفحہ نمبر 53، ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور، 1969ء۔

۸۱۔ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے، ڈاکٹر غلام قادر لون، صفحہ نمبر 260-263۔

۸۲۔ The Legacy of Islam, A. J. Arbery, Pg. No. 313-314.

۸۳۔ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے، ڈاکٹر غلام قادر لون، صفحہ نمبر 260-263۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۸۴۔ تاریخ العلوم عند العرب، عمر فروخ، صفحہ نمبر 149، دار العلم للملایین، بیروت، طبعہ ثانیۃ، 1977ء۔

۸۵۔ The Legacy of Islam, A. J. Arbery, Pg. No. 316-317.

۸۶۔ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے، ڈاکٹر غلام قادر لون، صفحہ نمبر 265۔

۸۷۔ تاریخ ایران از ظہورِ اسلام تا عصر حاضر، پروفیسر مقبول بدخشانی، صفحہ نمبر 118، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1977ء۔

۸۸۔ قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے، ڈاکٹر غلام قادر لون، صفحہ نمبر 267۔

۸۹۔ طب اور سائنس چند فکری جہات، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 34-35-36۔

۹۰۔ The Legacy of Islam, A. J. Arbery, Pg. No. 315.

۹۱۔ اندلس کی اسلامی میراث، حکیم نعیم الدین زبیری، صفحہ نمبر 513 ,512 ,511 ,510، تحقیقات اسلامی، اسلامی یونیورسٹی، 1990ء۔

۹۲۔ عیون الانباء، ابن ابی اصیبعۃ، صفحہ نمبر 230 سے 243 تک۔

۹۳۔ مسلمانوں کے سائنسی کارنامے اندلس میں، پروفیسر طفیل ہاشمی، صفحہ 97 سے 106 تک، مکہ پریس، بخشی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور، 1983ء۔

۹۴۔ اسلامی سائنس، اسلامی عہدِ زریں میں سائنسی علوم کا عروج، سید قاسم محمود، صفحہ نمبر 89-90، الفیصل ناشران، تاجران کتب، اردو بازار، لاہور۔

۹۵۔ مسلمانوں کے سائنسی کارنامے اندلس میں، پروفیسر طفیل ہاشمی، صفحہ 115 سے 112۔

۹۶۔ اندلس کی اسلامی میراث، حکیم نعیم الدین زبیری، صفحہ نمبر 517۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۹۷۔ History of Arabs, Philip - K - Hitty, Pg. No. 582, Tenth Edition, St. Martin's Press, New York, 1991.

۹۸۔ مسلمانوں کے سائنسی کارنامے اندلس میں، پروفیسر طفیل ہاشمی، صفحہ 117-118-119۔

۹۹۔ History of Arabs, Philip - K - Hitty, Page No. 585.

۱۰۰۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 358-360۔

۱۰۱۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 101۔

۱۰۲۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 46 ۔

۱۰۳۔ نظریات وفلسفۂ طب، صفحہ نمبر 265، لٹریری ریسرچ ڈیپارٹمنٹ، انسٹیٹوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ، ہمدرد بلڈنگ، دہلی، 1962ء۔

۱۰۴۔ A history of medicine - Douglus Guthri, Pg. No. 35.

۱۰۵۔ چین کے مسلمان، مختصر تاریخ، حاجی ابراہیم، ترجمہ تابش صدیقی، صفحہ نمبر 131، سنگ میل پبلیکیشنز، اردو بازار، لاہور، 1986ء۔

۱۰۶۔ نظریات وفلسفۂ طب، صفحہ نمبر 265، 268، 269،

۱۰۷۔ Arabian Madicine, Dr. Donald Campbell, Vol-1, Pg. No.8, Kegan Paul - Trench, Trubner and Co-L-E-D, Broadway House No. 60-74, Carter Lane, EC London, 1926.

۱۰۸۔ نظریات وفلسفۂ طب، صفحہ نمبر 268۔

۱۰۹۔ History of medicine - M. Neuburger, Vol-1, Pg. 63.

۱۱۰۔ نظریات وفلسفۂ طب، صفحہ نمبر 266۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۱۱۔ History of medicine - M. Neuburger, Vol-1, Pg. 63, University Microfilm International, 1980.

۱۱۲۔ نظریات وفلسفۂ طب، صفحہ نمبر 267, 273, 274۔

۱۱۳۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 47۔

۱۱۴۔ اشتراکی چین، ارشاد احمد، صفحہ نمبر 339، آئینہ ادب، چوک مینار، انارکلی، لاہور، 1957ء

۱۱۵۔ چین کے مسلمان، مختصر تاریخ، حاجی ابراہیم، ترجمہ تابش صدیقی، صفحہ نمبر 171۔

۱۱۶۔ چین و عرب کے تعلقات اور ان کی تاریخ، مولوی بدر الدین چینی، صفحہ نمبر 456, 458، انجمن ترقی اردو، کراچی، پاکستان۔

۱۱۷۔ چین کے مسلمان، مختصر تاریخ، حاجی ابراہیم، ترجمہ تابش صدیقی، صفحہ نمبر 132۔

۱۱۸۔ History of Medicine, Ralph Major, Vol-1, Pg. No. 65-66.

۱۱۹۔ تاریخ الاطباء، حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 853۔

۱۲۰۔ نظریات وفلسفۂ طب، صفحہ نمبر 202 سے 213 تک۔

۱۲۱۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 58-59۔

۱۲۲۔ تاریخ الاطباء، حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 847۔

۱۲۳۔ History of Medicine, Ralph Major, Vol-1, Pg. No. 67.

۱۲۴۔ سشرت سنگھتا، رشی سشرت، صفحہ نمبر 815 سے 835 تک، آیورویدک فارماسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ، کمیٹی بازار، لاہور، 1925ء۔

۱۲۵۔ History of Medicine, Ralph Major, Vol-1, Pg. No. 71.

۱۲۶۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 61-62۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۱۲۷۔ تاریخ الاطباء، حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 866 سے 873 تک۔

۱۲۸۔ عیون الانباء، جلد اول، ابن ابی اصیبعۃ، 92-93۔

۱۲۹۔ تاریخ الاطباء، حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 874, 875, 876۔

۱۳۰۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 198۔

۱۳۱۔ فہرست ابن ندیم، مصنف ابن ندیم، صفحہ نمبر 409، دار المعارفۃ، بیروت، 1978ء۔

۱۳۲۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 108۔

۱۳۳۔ خلافتِ عباسیہ اور ہندوستان، قاضی اطہر مبارکپوری، صفحہ نمبر 377، فکر و نظر پبلیکیشن، سندھ اسلامک سینٹر، سکھر، 1986ء۔

۱۳۴۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 119۔

۱۳۵۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 393-400۔

۱۳۶۔ اطباء عہد مغلیہ، حکیم علی کوثر چاندپوری، صفحہ نمبر 135، ہمدرد اکیڈمی، 1960ء

۱۳۷۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 435-438۔

۱۳۸۔ جامع الحکمۃ، حکیم محمد حسن قرشی، صفحہ نمبر 46۔

۱۳۹۔ تاریخ علم تشریح، حکیم ظل الرحمٰن، صفحہ نمبر 282۔

۱۴۰۔ جامع الحکمۃ، حکیم محمد حسن قرشی، صفحہ نمبر 46-47۔

۱۴۱۔ علم الجراحت تاریخ کی روشنی میں، تفسیر علی اور ڈاکٹر انیس اسماعیل، صفحہ نمبر 126

۱۴۲۔ تاریخ تمدن عرب، احسان الحق، صفحہ نمبر 116، قومی کتب خانہ لاہور، 1953ء۔

۱۴۳۔ تاریخِ اسلام، ڈاکٹر حمید الدین، صفحہ نمبر 10، فیروز سنز، لاہور، راولپنڈی، کراچی، 1987ء

۱۴۴۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 149۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۱۴۵۔ طب العرب، ایڈورڈ۔جی براؤن، صفحہ نمبر15، ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور، 1954ء۔

۱۴۶۔ تاریخ تمدن عرب، احسان الحق، صفحہ نمبر92، قومی کتب خانہ لاہور، 1953ء۔

۱۴۷۔ تاریخ ادب عربی، استاد احمد حسن زیات، صفحہ نمبر57، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، کراچی، حیدرآباد، 1961ء۔

۱۴۸۔ مقدمہ ابن خلدون، ابن خلدون، صفحہ نمبر493، دارالعلم بیروت، 1981ء۔

۱۴۹۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام الجزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر388 سے 412 تک، دارالعلم للملائین، بیروت، 1974ء۔

۱۵۰۔ تاریخ العلوم عند العرب، عمر فروخ، صفحہ نمبر145، دارالعلم للملائین، بیروت، 1977ء۔

۱۵۱۔ تاریخ ادب العربی العصر الجاہلی، الجزء الثانی، الدکتور شوقی ضیف، صفحہ نمبر84، دارلمعارف، القاہرہ، 1960ء۔

۱۵۲۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر152۔

۱۵۳۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، الجزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر389 سے 397 تک

۱۵۴۔ الطب عند العرب، حنیفۃ الخطیب، صفحہ نمبر183، الاھلیۃ للنشر والتوزیع، بیروت، 1984ء۔

۱۵۵۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، الجزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر390-391۔

۱۵۶۔ الطب عند العرب، حنیفۃ الخطیب، صفحہ نمبر184-185۔

۱۵۷۔ Islamic Medicine, Menfred-ullman, Pg. No. 2-3, University Press, 22, Edin Burgh, 1978.

۱۵۸۔ Islamic Medicine, Mohammad Saleem Khan,Pg. No. 6,

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

Routledge & Kegan Paul London,Boston & Henley, 1986.

۱۵۹۔ تاریخ تمدن عرب، احسان الحق، صفحہ نمبر 93۔

۱۶۰۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، الجزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر 399-455۔

۱۶۱۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 153۔

۱۶۲۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، الجزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر 399-455۔

۱۶۳۔ تاج العروس، جلد 10، محمد مرتضیٰ الزبیدی، صفحہ نمبر 177، دار المکتبۃ الحیاۃ، بیروت، لبنان۔

۱۶۴۔ عیون الانباء، جلد اول، ابن ابی اصیبعۃ، 170۔

۱۶۵۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، الجزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر 415۔

۱۶۶۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، الجزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر 392-393۔

۱۶۷۔ زاد المعاد، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 119۔

۱۶۸۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، الجزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر 399, 394, 388, 307۔

۱۶۹۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 153۔

۱۷۰۔ تاریخ تمدن عرب، احسان الحق، صفحہ نمبر 93۔

۱۷۱۔ الطلب عند العرب، حنیفۃ الخطیب، صفحہ نمبر 184۔

۱۷۲۔ المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، المزء الثامن، الدکتور جواد علی، صفحہ نمبر 115۔

۱۷۳۔ العصر الجاہلی، الدکتور شوقی حنیف، صفحہ نمبر 84۔

۱۷۴۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 152۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب سوم

طب نبوی ﷺ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب سوم

طب نبوی ﷺ

فصلِ اوّل

علاج سنت نبوی ﷺ ہے

طب نبوی ﷺ کی ضرورت واہمیت

آج کے مادیت پسند دور میں جبکہ انسانوں کی اکثریت نے اپنی تمام تر کوششیں سیم وزر کے حصول کے لئے وقف کر رکھی ہیں اور خود کو بے چین ومضطرب بنا رکھا ہے تو اس کے نتیجے میں دل ودماغ اتنے بوجھل ہوگئے ہیں کہ ان کی طنابیں ڈھیلی ہوتی جارہی ہیں۔طبی اصطلاح میں اس کو Stress اور Strain کہتے ہیں جس کے باعث وہ بیماریاں جنہیں جدید طب کی اصطلاح میں فشارِ خون Blood Pressure اور Angina pectoris کہتے ہیں اور اسی نوعیت کے دیگر امراض اور دل کی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں،جن سے نجات حاصل کرنے کے لئے ماہرین امراض کی بڑی بڑی کانفرنسوں کا انعقاد ہورہا ہے،آلات ایجاد ہو رہے ہیں۔ادویات پر بڑے بڑے محقق،کیمیا ساز،ماہرِ نباتات اور علم الادویہ کے ماہر شب وروز تحقیق میں مصروف ہیں مگر کبھی کسی نے یہ نہیں سوچا کہ ہزاروں لاکھوں سال نہیں بلکہ ربع یا نصف صدی پیشتر بھی کسی کو ایسے امراض میں مبتلا نہیں پایا گیا۔یہ صرف مغرب کا دیا ہوا تحفہ ہے۔جو ترقی پسندی کی دوڑ میں غیر فطری زندگی گزارنے،قوانین قدرت سے انحراف کرنے اور مذہب سے دوری کا نتیجہ ہے۔

مغربی سوچ رکھنے والے معالجین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ انسان جس قدر پر اعتدال اور پرسکون زندگی گزارے گا اسی قدر صحت منداور توانا رہے گا۔ذہنی سکون کے لئے ہفتے میں کسی دن تمام مسائل کو بالائے طاق رکھ کر خالی الذہن ہوکر کسی تفریحی مقام پر کچھ وقت گزارنا کثافت ذہنی اور روحانی دور کرنے کا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiuj@gmail.com

ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ماہرین ادویات اور دواساز ادارے دن رات نت نئی مہنگی ادویات تیار کر رہے ہیں لیکن وقتی فائدے کے سوا انسان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کوئی ماہر طب انسان کی قلبی بے سکونی کے بنیادی اسباب پر غور و فکر نہیں کرتا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ طب خواہ وہ ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، آیورویدک، یونانی یا کسی اور شکل میں ہو اس سے کسی کو فائدہ ہوتا ہے اور کسی کو نہیں یعنی کہ یہ تمام طریقہ علاج ظنی ہیں یقینی نہیں، جبکہ موجودہ دور کے امراض فکر و پریشانی سے تعلق رکھتے ہیں اور طب نبوی ﷺ میں ان سب کا باقاعدہ علاج موجود ہے مگر اسکو سمجھنے کے لئے بصیرت کی ضرورت ہے۔ جسمانی طہارت، تزکیہ نفس اور تطہیر قلب کے ساتھ طب نبوی کو معمول بنایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ شفایابی نہ ہو۔

علاج و معالجے کا سلسلہ انبیاء علیہم السلام سے بھی وابستہ رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات انسانی تاریخ میں مسلم ہیں مگر اس سلسلے میں ان کی تعلیم مدون نہیں ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو نائب بنانے کا فیصلہ کیا تو اس وقت سے ہی گویا طب نبوی کا آغاز ہو گیا تھا مگر تاریخ میں طب اور صحت کا جو درخشاں باب ہمیں مطب نبوی ﷺ سے ملا ہے وہ ابدی حیثیت رکھتا ہے۔ (۱)

آپ ﷺ جس طرح ساری دنیا کے لئے معلم اور ہادی تھے اسی طرح ہر قسم کے ظاہری و باطنی امراض کے لئے طبیب کامل بھی تھے۔ آپ ﷺ نے جہاں دنیا کو تمدن و معاشرت کے اعلیٰ اصولوں کا درس دیا وہاں پاکیزہ اور صحتمند زندگی گزارنے کے طریقوں سے بھی آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے جہاں حکمرانی اور فتوحات و کشور کشائی کے اٹل اور محکم اصول وضع فرمائے وہاں دکھی انسانیت کے لئے غذائی، ادویاتی اور روحانی علاج بھی تجویز فرمائے۔ شریعت محمدی ﷺ کے کمالات اور اس کی لازوال جامعیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، اوڑھنے پہننے، کھیل و تفریح، شادی بیاہ، معاشرتی رکھ رکھاؤ غرض زندگی کے ہر شعبے میں جسمانی اور اخلاقی تربیت کے بارے میں ایسی کامل و اکمل راہنمائی فرمائی کہ آج دنیا چاند پر پہنچ جانے کے باوجود بھی تعلیمات محمدی ﷺ سے استفادے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کی محتاج ہے۔

آپ ﷺ نے کائنات میں پھیلی ہوئی قدرت کی انمول اور بیش بہا نعمتوں کا تجزیہ فرمایا۔ مثلاً آگ و پانی، انسان و حیوان، گرمی و سردی، دن و رات، شجر و حجر، روشنی و تاریکی، دھوپ و سایہ وغیرہ کی ضرورت و اہمیت، ان کی افادیت اور ان سے استفادے کے اصول و طریقے بیان فرمائے۔ غرض یہ کہ آپ ﷺ نے ان تمام چیزوں کے بارے میں آگاہی فرمائی جو اساسِ زندگی کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اسی طرح زمین پر پھیلی ہوئی جڑی بوٹیاں، پھل و پھول، ترکاریاں، اجناس، حلال جانوروں کا گوشت و چربی، ہڈی دودھ ان کے فوائد و خواص اور استعمال کے طریقوں سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے کامیاب زندگی گزارنے کے آداب و اصول کا ایسا نظام روشناس کرایا کہ جس پر عمل پیرا ہو کر انسانی معاشرہ ایک کامیاب صحت مند، مسرور و مطمئن اور پاکیزہ زندگی گزار سکتا ہے۔

جناب نبی کریم ﷺ کے تمام اعمال، اقوال و افعال اور عملی زندگی تمام بنی نوع انسان کے لئے مکمل راہ عمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

" لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ "۔ (۲)

ترجمہ: "بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے"۔

ایک اور جگہ فرمایا گیا:

" ماآتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا "۔ (۳)

ترجمہ: "جو کچھ رسول تمہیں عطا کریں وہ لے لو اور جس بات سے روکیں تو تم اس سے رک جاؤ"۔

ایک اور مقام پر اس سے زیادہ واضح الفاظ میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

" فاذ انھیتم عن شئی فاجتنبوہ واذاامر تکم بامر فاتوامنہ ما استطتم "۔ (۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ترجمہ: ''جب میں تمہیں کسی کام سے روکوں تو اس سے باز آجاؤ اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو''۔

آپ کے فرمودات کے بارے میں قرآن کریم نے واضح طور پر اعلان کیا ہے۔

'' وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی''۔ (۵)

ترجمہ: ''وہ اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں فرماتے (انکا کلام) تو وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے''۔

اب اس قرآنی فیصلے کی روشنی میں کسی مسلمان کے لئے شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

روح کی تشریح کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ حقیقی روح کیا ہے اور اس کو کس طرح بیماریوں سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کو کس دوا اور کس پرہیز کی ضرورت ہوتی ہے اور کس طرح وہ تندرست ہو سکتی ہے؟ جسم اور روح لازم وملزوم ہیں۔ اگر روح کی تطہیر ہو جائے تو قلب حلاوت ایمان اور اعضائے جسمانی صحت وتندرستی سے ہمکنار ہو جائیں اور یہ ہی درحقیقت طب محمدی ﷺ ہے۔ واضح رہے کہ نبی ﷺ کو صرف طبیب سمجھ کر آپ کا موازنہ سقراط اور افلاطون یا مغرب کے کسی ڈاکٹر سے کیا جائے تو بے معنی سی بات ہوگی۔ آپ ﷺ کا مقام ارفع واعلیٰ اور بے مثل ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد ہم طبیبوں کی طرح بول وبراز کا معائنہ، نبض کی حرکات، زبان کی خشکی وتری کے ذریعے امراض تشخیص کرنا، مزاج انسانی کی ماہیئت وحالت کی اختلافی وجوہ سمجھانا، نسخہ جات تحریر کرنا، ادویات کی باہمی آمیزش سے جوشاندے اور خیساندے کی تراکیب بتانا نہیں تھا۔ (۶)

بقول علامہ شبلی نعمانی کے '' پیغمبر دنیا میں درحقیقت بیماریوں کے روحانی طبیب بن کر تشریف لاتے ہیں لیکن کبھی کبھی ارواح وقلوب کے معالجے کے ساتھ ساتھ انہیں جسمانی عوارض کا بھی علاج کرنا پڑتا ہے''۔ (۷)

آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کا یہ معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کی تعلیمات سے جسمانی امراض کو بھی اسی طرح شفا ہوتی تھی کہ جس طرح روحانی اور قلبی امراض کو ہوتی تھی۔ طبابت آپ ﷺ کا منصب نہیں تھا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

لیکن عالم انسانیت پر جہاں آپ ﷺ کے بے شمار احسانات ہیں وہاں یہ ایک اضافی احسان تھا۔

طب محمدی ﷺ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ صحت کے حصول کے لئے آپ ﷺ کی ہدایات سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ ﷺ نے پرہیز، علاج اور حصول صحت کے لئے دعا پر بہت زور دیا ہے۔ آپ نے حفظانِ صحت اور حفظ ماتقدم کو علاج پر فوقیت دی ہے۔ اسی نتیجے پر طب جدید کے ماہرین طویل عرصے کی تحقیق کے بعد پہنچے ہیں۔ ان کی کوششوں کا نچوڑ یہ ہے کہ مرض کا سد باب کرنا علاج سے بہتر ہے۔ Prevention is better than Cure۔ آج کل امریکہ، یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک جس قدر حفظِ ماتقدم پر زور دے رہے ہیں اس سے اس امر کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اگر ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن W.H.O اور یونیسیف کی کارکردگیوں کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کروڑوں ڈالر کی خطیر رقم مختلف النوع بیماریوں کے سد باب، ہیلتھ ایجوکیشن اور وبائی امراض کا قلع قمع کرنے پر خرچ کی جارہی ہے۔ پاکستان میں بھی E.P.I پروگرام کے تحت کالی کھانسی، خناق، تپ دق، ملیریا اور پولیو جیسے امراض کے خاتمے کے لئے یہ ایجنسیاں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر رہی ہیں۔ (۸)

پرہیز اور علاج کے علاوہ تیسری چیز جو طب نبوی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے وہ دعا ہے۔ آپ ﷺ نے دعا کو دین کی بنیاد اور مرکز قرار دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الدعا مخ العبادة"۔ (۹)

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا عین تقاضائے بندگی ہے۔ دعا سے زیادہ تر اعتراف عبدیت کی کوئی شکل پیش نہیں کی جاسکتی۔ نبی آخری الزمان ﷺ نے مختلف مواقع پر بہت سی بیماریوں سے بچنے، تکالیف سے نجات اور شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں خود بھی پڑھیں اور امت کو بھی تعلیم دیں۔ پس اگر نبی محترم ﷺ کے ساتھ عقیدت رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی تعلیم کردہ دعاؤں سے استفادہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ طبیعت انسانی قوت نہ پائے اور جن

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

تکلیفوں کے لئے جو دعائیں آپ ﷺ نے تلقین فرمائی ہیں وہ مؤثر ثابت نہ ہوں۔ آپ ﷺ کا علاج نبوت کے نور اور کمال عقل پر موقوف تھا۔ نبوت کے ذریعے علاج کے نافع نہ ہونے کا انکار کوئی نہیں کرسکتا البتہ پوری عقیدت سے اس علاج کو تسلیم کرنا اور اس کے ذریعے سے شفائے کاملہ کا یقین رکھنا بھی ضروری ہے۔

ارشاداتِ نبوی ﷺ بسلسلہ امراض و علاج کا اصل مقصد پوری انسانیت کو یہ پیغام دینا ہے کہ امراض سے نجات حاصل کرنے کے لئے علاج معالجے سے کام لیا جائے اور توہمات سے دور رہا جائے۔

طب نبوی ﷺ ایک فہمائش ہے ان لوگوں کے لئے جو مرض کو تقدیرِ الٰہی سمجھ کر علاج و دوا کو گناہ سمجھتے ہیں۔ طب نبوی ﷺ نام ہے اس ہدایت کا جو ہمیں دعا اور دوا کی صورت میں دی گئی ہے۔ طب نبوی ﷺ نام ہے اس حکم کا جو رسول ﷺ نے دنیا کو طب کے میدان میں نئی راہیں تلاش کرنے کے لئے دیا۔ (۱۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طبیب کی تعریف

علم طب پر عبور رکھنے والے کو طبیب کہا جاتا ہے جس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے علم و تجربے کی روشنی میں مریض کو لاحق مرض کو دور کرنے کی تدبیر پہلے غذا اور اس کے بعد دوا کے ذریعے کرے اور اس کی زائل شدہ قوت کو واپس لانے کی حتی الامکان کوشش کرے۔ (۱۱)

صحت کی تعریف

صحت بدن کی طبعی اور اصلی حالت کا نام ہے جس سے بالذات جسم کے تمام افعال درست اور صحیح انداز میں سرزد ہوتے ہوں۔ (۱۲)

صحت اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کا شکر بجالا نا ہر انسان پر لازم ہے۔ قانون قدرت ہے کہ کسی نعمت کی ناقدری نہ صرف اس نعمت کے چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے بلکہ غضب الٰہی کو دعوت دینے کا موجب بھی ہوتی ہے۔ لہذا اپنی صحت کا خیال رکھنا اور حفظان صحت کے اصولوں پر کاربند رہنا ہر انسان کے لئے ایک فریضے کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نعمتان مغبون منها كثير من الناس الصحّته والفراغ۔ (۱۳)

ترجمہ: ''دو نعمتیں ہیں کہ جن کے بارے میں لوگ اکثر دھوکے میں ہیں۔ ایک صحت اور دوسری فراغت''۔

یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی آسائشوں کے باعث نادان لوگ اکثر ان دونوں نعمتوں کے معاملے میں غفلت اور لاپرواہی کرتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ صحت اور فراغت ہمیشہ رہیں گی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جبکہ یہ تو دھوپ چھاؤں کی مانند ہیں۔ آج ہیں تو کل نہیں۔ انسان پر لازم ہے کہ جب صحت کی دولت حاصل ہو تو وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کی قدر پہچانے اور جب فراغت سے دولت حاصل ہو تو تنگدستی کے زمانے کی فکر کرے اور اس نعمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص فضل جانے اور اس کا شکر گزار ہو۔

مرض کی تعریف

مرض جسم انسانی کی اس غیر طبعی حالت کا نام ہے جس سے بدن میں کسی بھی نوعیت کی غیر طبعی تبدیلی بالذات پیدا ہو جائے اور جسکے نتیجے میں جسم کا نظام متاثر ہو جائے۔ (۱۴)

بیماری کے بارے میں پیغمبر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ بیماری عذاب ہی نہیں بلکہ رحمت الٰہی کا ذریعہ بھی ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

من یرد الله به خیرا یصیب منه۔ (۱۵)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جسے بھلائی عطا فرمانا چاہتے ہیں تو اسے تکلیف سے دوچار کر دیتے ہیں''۔

حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من مسلم تصیبه اذی الّا حاتت عنه خطا یاه کما تحاتّ ورق الشجر۔(۱۶)

ترجمہ: ''جو بھی مسلمان کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتے ہیں کہ جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔

اس موضوع پر نبی کریم ﷺ کے بے شمار فرمودات موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیماری کے نتیجے میں بندۂ مومن کی خطائیں معاف ہوتی ہیں اور اس کے گناہ دھل جاتے ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

ایک عام مشاہدہ ہے کہ بیماری میں عرش سے فرش انسان بھی نرم دل ہو جاتا ہے جس سے مومن کے دل میں خوفِ خدا، عجز وانکساری اور آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ وہ خدا کو یاد کرتا ہے، اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرتا ہے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اظہار کرتا ہے اور بندے کی یہ ہی ادا اللہ جل شانہ کو بہت پسند ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ماہر فن طبیب

قال زید بن اسلم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رجل فی زمان رسول اللّٰہ ﷺ اصابہ جرح فاحتقن الجرح الدّم و انّ الرجل دعا رجلین من بنی انمار فنظر ا الیہ فزعما ان رسول اللّٰہ ﷺ قال لھما ایکما اطبّ فقال او فی الطبّ یا رسول اللّٰہ فقال انزل الدواء الذی انزل الدّاء ۔ (۱۷)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے دور مبارک میں ایک شخص کو زخم لگ گیا اور خون بہنے لگا۔ اسنے نبی انمار کے دو طبیبوں کو بلوایا۔ انہوں نے مریض کا معائنہ کیا۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تم دونوں میں سے فن طب میں کون زیادہ ماہر ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا فن طب میں بھی خیر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس خدا نے بیماری نازل کی ہے اسی نے اس کی دوا بھی اتاری ہے۔

عن سعد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال مرضت مرضاً فاتانی رسول اللہ ﷺ یعود نی فوضع یدہ بین ثدیّ حتّٰی وجدت بردھا علیٰ فوادی وقال لی انک رجل مفؤود فات الحارث بن کلدۃ من ثقیف فانہ رجل یتطببّ فلیأ خذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجاھن بنو اھن ثم لیلدّك بھنّ ۔ (۱۸)

ترجمہ: حضرت سعد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں ”میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ السلام میرے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ مبارک میرے سینے کے درمیان رکھا۔ مجھے اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم دل کے مریض ہو اس لئے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حارث بن کلدہ ثقفی سے رجوع کرو کہ وہ ایک ماہر طبیب ہے۔ ویسے سات عمدہ کھجوریں مدینے کی لے لو اور گٹھلی سمیت انہیں استعمال کرو"۔

ان احادیث مقدسہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ماہر فن طبیب سے علاج کروانا چاہئے اور اگر کئی ایک ماہر ہوں تو جو سب سے زیادہ ماہر ہو اس سے رجوع کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس کی تجویز مناسب ترین ہوگی۔

حارث بن کلدہ اپنے دور کا سب سے زیادہ تجربہ کار اور مستند طبیب مانا جاتا تھا۔ اسی لئے آپ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس سے علاج کرانے کا مشورہ دیا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علاج سے ناواقف معالج کی مذمت

آپ ﷺ نے جہاں مستند معالج سے علاج کرانے کا مشورہ دیا وہاں غیر مستند معالج کی مذمت بھی فرمائی ہے اور اس کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

من تطبّب ولم یعلم منه الطب قبل ذالك فهو ضامن۔ (۱۹)

ترجمہ: ''جس شخص نے کسی کا علاج کیا اور اس سے پہلے وہ اس طریقۂ علاج سے لاعلم تھا وہ ذمہ دار ہے''۔

اس حدیث کی تشریح علماء و آئمہ کرام نے اس طرح کی ہے کہ کسی غیر مستند طبیب نے مریض کو شفا کا یقین دلا کر اس کا غلط علاج کیا تو شرعی حیثیت سے جاہل طبیب پر تاوان ہوگا کہ اس نے اپنی جہالت اور ناواقفیت سے علاج کر کے مریض کی جان لی گویا اس نے مریض کو دھوکا دیا اس لئے اس پر تاوان دینا لازم ہوگا۔ اسی پر تمام اہلِ علم کا اتفاق ہے۔ گویا حضور ﷺ نے فن طب سے ناواقف علاج کرنے والوں کو مجرم قرار دے کر ان پر علاج کرنے کی پابندی لگائی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طریقہ علاج نبوی ﷺ

نبی ﷺ کا طریقہ علاج مندرجہ ذیل انداز پر مشتمل تھا۔

۱) علاج با الادوية — دواؤں کے ذریعے مرض کو دور کرنا۔

۲) علاج با الجراحية — عملِ جراحت کے ذریعے مرض کو دور کرنا۔

۳) علاج بالادعية — دعا و جھاڑ پھونک کے ذریعے مرض کو دور کرنا۔

۴) علاج بالا مرين — دعا اور دوا دونوں طریقوں سے مرض کو دور کرنا۔

جناب نبی علیہ السلام کی سنت یہ تھی کہ آپ اپنا علاج بھی کرتے اور دوسروں کو بھی علاج کی ہدایت فرماتے چنانچہ متعلقین خاندان اور اصحاب کو آپ ﷺ نے علاج کا حکم فرمایا لیکن آپ ﷺ نے یا آپ ﷺ کے اصحاب نے اس سلسلے میں باقاعدہ کسی قرابادین سے مرکب دواؤں کا استعمال نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ عموماً مفردات سے علاج کرتے تھے اور اس مفرد دوا کے ساتھ کسی ایسی چیز کا اضافہ کر لیتے تھے جس سے اس کی قوت اور افادیت میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ دنیا کی اکثر اقوام باوجود اختلاف نسل و ملک کے عموماً مفردات سے ہی علاج کرتی ہیں۔ خصوصاً دیہات اور دور افتادہ علاقوں کے لوگ تو کلیۃً مفردات سے ہی علاج کرتے ہیں کیونکہ کھلی آب و ہوا اور ریگستان کے جراثیم کش تپتے میدانوں اور فضاؤں میں رہنے والے لوگوں کی بیماریاں بھی مفرد ہوتی ہیں اور ان کے علاج کے لئے مفرد دوا کے نسخے ہی کافی ہوتے ہیں۔

آپ ﷺ کا انداز علاج دو طرز پر تھا۔ ایک پوری روئے زمین کے باشندوں کے لئے اور دوسرا مخصوص باشندوں اور محدود لوگوں کے لئے۔ (۲۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

محرمات سے علاج کرنے کی ممانعت

رسول کریم ﷺ نے حرام اور نشہ آور اشیاء سے علاج کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

عن ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ان اللّٰہ لم یجعل شفاء کم فیما حرّم علیکم۔ (۲۱)

ترجمہ: ''خدا نے تمہارے لئے حرام کردہ اشیاء میں شفا نہیں رکھی ہے''۔

عبدالرحمٰن ابن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

عن عبد الرحٰن بن عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان طبیباً سأل النبی ﷺ عن ضفدع یجعلھا فی دواءٍ فنھاہ النبی ﷺ عن قتلھا۔ (۲۲)

ترجمہ: ''ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے دوا میں مینڈک شامل کرنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اس کو ایسا کرنے سے روک دیا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

عن ابی ھریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال نھٰی رسول اللہ ﷺ عن عن الدواءِ الخبیث۔ (۲۳)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے''۔

مندرجہ بالا ارشادات نبوی ﷺ کی روشنی میں مسلمان معالجین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے مریضوں کے لئے ایسی ادویات کے استعمال سے اجتناب کریں جو حرام، خبیث یا نشہ آور ہوں۔ مسلمان

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

امت محمدیہ پر جو بھی چیز حرام ہوئی ہے وہ اس کی خباثت کی وجہ سے حرام ہوئی ہے اور اس کا حرام قرار دینا امت کے حق میں بہتر تھا۔ حرام چیز سے اگر ازالۂ مرض ہو بھی جائے تو بھی اس کے استعمال سے بہت سے دوسرے امراض پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے اس لئے ایسے علاج سے منع فرمایا گیا ہے۔

ان احادیث سے اس نکتے پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ محرکات سے کبھی شفا حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کسی دوا کے ذریعے حصول شفا کی شرط یہ ہے کہ طبیعت اس کے موافق ہو اور اسے قبول کرتی ہو اور دل میں اس کی منفعیت کا اعتقاد واضح ہو۔ مسلمان جب کسی چیز کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے تو اس کی منفعت پر اس کی حرمت کا اعتقاد غالب آجاتا ہے اور طبیعت کی قوت قبولیت کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ جس کا ایمان جتنا مضبوط ہوگا۔ محرمات اس کی نظر میں اتنی ہی زیادہ ناپسندیدہ ہونگیں اور طبیعت اس سے کراہیت محسوس کرے گی اس کیفیت میں اس حرام شے کا استعمال مریض کے لئے مزید تکلیف کا باعث ہوگا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ دوم

مفرد دوائیں

اذخر

عربی۔ اذخر، انگریزی ۔Camel Grass ، فرانسیسی ۔Choin ، فارسی ۔اذخر،

نباتاتی نام۔Cymbopogon Schoenanthus Spreng (۲۴)

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال النبی ﷺ لا یختلی خلاہ وقال العباس الا الاذخر فانہ یقنھم وبیوتھم فقال الا الاذخر۔ (۲۵)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ حرم کی گھاس نہ کاٹی جائے ۔حضرت عباس نے عرض کیا کہ سوائے اذخر کے ۔اس کی اجازت دیجئے کہ وہ سناروں اور لوگوں کے گھروں میں کام آتی ہے ۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اذخر کی اجازت ہے۔

شناخت:

ایک قسم کی گھاس ہے۔اس کے پھول اور جڑ سے لطیف اور تیز خوشبو آتی ہے۔

مقامِ پیدائش:

اذخر عرب ممالک میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔اس کے علاوہ شمالی ہند اور پنجاب کے اکثر مقامات پر بھی پائی جاتی ہے۔

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

افعال واستعمال:

منضج اخلاط غلیظہ، محرک اعصاب، کاسر ریاح اور محلل اورام ہے۔ سناروں کے کام میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔

طب عربی:

اذخر سے تیل کشید کیا جاتا ہے جو ''روسا'' کے تیل کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔ اس تیل کی مالش فالج، لقوہ، تشنج، ورم احشاء، کمر کے درد اور وجع المفاصل میں بہت مفید ہے۔ بطور ضماد بیرونی طور پر ورم، جگر اور ورم طحال میں نافع ہے۔

اس کے علاوہ اذخر سرد بلغمی امراض، فالج، لقوہ، تشنج، استرخاء اور ورم رحم میں بطور جوشاندہ مستعمل ہے اور کثیر المنافع ہے۔ نزلہ، زکام اور انفلونزا میں مفید ہے۔ یہ اعصابی طاقت کی بحالی، دل وڈوبنے اور بھوک کی کمی کی شکایت میں بھی مفید ہے، بطور چائے اس کا استعمال جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔ جسم کو طاقت دینے اور بادی اثرات دور کرنے میں کوئی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

مرکبات:

۱) ورم جگر اور ہاتھ پیروں کی سوجن کے لئے بیخ اذکر، بیخ کاسنی اور بیخ بادیان نیم کوفتہ ہر ایک 6 گرام لے کر 250 ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر 3 گرام نوشادر کے اضافے کے ساتھ پینا مفید ہے۔

۲) فالج، جوڑوں کا درد اور اعضاء کی بے حسی کے امراض میں برگ اذخر اور بیخ اذخر 12 گرام، سیاہ مرچ 3 گرام نیم کوفتہ 250 ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر پینے سے چند دنوں میں صحت ہو جاتی ہے۔ (۲۶)

۳) معجون دبید الورد۔

۴) دواء الکرکم۔ (۲۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اونٹ کا پیشاب اور دودھ

عربی ۔ جمل، فارسی ۔ شتر، انگریزی ۔ Camel، سندھی ۔ اُٹھ۔

القرآن:

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت. (۲۸)

ترجمہ: تو کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے؟

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال ان نفرا من عکل ثمانیۃ قدموا علی رسول اللّٰہ ﷺ فبایعوہ علی الاسلام فاستوخموا الارض وسقمت اجسامھم فشکوا ذلک الی رسول اللّٰہ ﷺ۔ فقال الاتخرجون مع راعینا فی ابلہ فتصیبون من ابوالھا و البانھا ۔ فقالوا بلی فخرجوا فشربوا من ابوالھا والبانھا فصحوا۔ (۲۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلۂ عکل کے آٹھ آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ ان کو اس جگہ کی آب و ہوا راس نہیں آئی۔ ان کے جسم کمزور ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں (کے باڑے) میں کیوں نہیں جاتے۔ وہاں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر وہ گئے۔ انہوں نے اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پیا اور وہ تندرست ہو گئے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شناخت:

اونٹ ایک بڑے ڈیل ڈول والا جانور ہے۔ رنگ بھورا، سرخ اور سیاہ ہوتا ہے۔ اونٹ کی دو قسمیں ہیں اور دونوں پالتو ہیں۔ پہلی قسم کے اونٹ کے دو کوہان ہوتے ہیں۔ یہ بلخی کہلاتا ہے۔ دوسری قسم کی اونٹ کے ایک کوہان ہوتا ہے اور عربی کہلاتا ہے۔

مقام پیدائش:

دو کوہان کا بلخی اونٹ ایشیا کے درمیانی ممالک ترکستانی فارس، تبت، تاتار اور چین میں پایا جاتا ہے۔ ایک کوہان والا اونٹ عرب، ہندوستان اور افریقہ کے شمالی اطراف میں پایا جاتا ہے۔

صفات:

یہ جانور پچیس دن تک بغیر خوراک کے زندہ رہ سکتا ہے۔ اس کی پیٹھ پر واقع کوہان چربی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ جب اسے خوراک میسر نہیں آتی تو وہ چربی خوراک کی قائم مقام ہوتی ہے۔ اسکے معدے کے پہلو میں چھوٹے چھوٹے خانے ہوتے ہیں اور ان خانوں کے منہ کے گرد رگوں کے بندھن ہیں۔ جب ان خانوں میں پانی بھر جاتا ہے تو ان رگوں سے ان خانوں کے منہ بند ہو جاتے ہیں۔ جب اونٹ کو پانی میسر نہیں آتا تو وہ بقدر ضرورت ان خانوں کو کھولتا جاتا ہے۔ اکثر ریگستانوں میں پانی نہ ملنے کے سبب سے مسافر اونٹوں کو ذبح کر کے اس کے معدے سے پانی نکال کر اپنی پیاس بجھا کر جان بچاتے ہیں۔ یہ ریت میں بہت تیز چلتا ہے اسی وجہ سے اسے ریگستان کا جہاز بھی کہتے ہیں۔ اسے بار برداری اور سواری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (۳۰)

اونٹ کا پیشاب:

افعال واستعمال:

مدر اور محلل ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طب عربی:

استقاء کے مرض میں مفید ہے۔ تازہ حالت میں ٹھنڈا ہونے سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو گرم کر کے کان میں ٹپکانے سے کان کے درد کو سکون ملتا ہے۔ سماعت کی خرابی کو دور کرتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ:

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

افعال واستعمال:

مدر، محلل، منضج اور مسہل ہے۔ دوا اور خوراک دونوں طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

طب عربی:

استقاء کے مرض میں بہت مفید ہے کیونکہ اس کا سدہ کھول دیتا ہے۔ اس کے مواد غلیظ کو تحلیل کرتا ہے۔ زرد آب کو پیشاب اور دستوں کے ذریعے بہا دیتا ہے۔ استقاء کی تمام قسموں میں اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چکنائی کم ہونے کی وجہ سے معدے میں پہنچ کر بہت کم جمتا ہے۔ قے اور دھانس کے لئے مفید ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ جسم میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ قوت باہ کے لئے مفید ہے۔ طبیعت کو مسرور رکھتا ہے۔ رنگ روپ اور چہرے کی رونق بڑھاتا ہے۔ اعضاء کو مضبوط کرتا ہے۔ پیٹ میں کیڑے پیدا نہیں ہونے دیتا۔ ورم طحال اور بواسیر کو نافع ہے۔ پیشاب اور حیض کھول کر لاتا ہے۔ اس کے پینے اور لگانے سے آنکھوں کو قوت ملتی ہے۔ اس کی مالش ورم کو تحلیل کرتی ہے۔ جگر کی خشکی کو دور کرتا ہے اور سدۂ جگر کو کھولتا ہے۔ بلغم کو دور کرتا ہے۔ جذام کی بیماری میں نافع ہے۔ سرخ اونٹنی کا دودھ سرسام میں مفید ہے۔ سفید اونٹنی کا دودھ قوت گویائی بڑھاتا ہے۔ سیاہ اونٹنی کا دودھ پیٹ کے کیڑے، بواسیر اور گرانی کو دور کرتا ہے۔ (۳۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ایلوا

عربی۔صبر۔مصبر، انگریزی۔ Aloes، فرانسیسی۔Aloes، جرمن۔Alon،
فارسی۔صبر۔بول سیاہ، ہندی۔گھیکوار، نباتاتی نام۔Aloe species (۳۲)

حدیث:

عن ام سلمة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت دخل علی رسول اللّٰہ ﷺ حین توفی ابو سلمة وقد جعلت علی عینی صبرا۔ فقال ماھذا یا ام سلمة فقلت انھا ھو صبر یا رسول اللّٰہ ﷺ لیس فیہ طیب۔ قال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل و تنزعیہ بالنھار۔ (۳۳)

ترجمہ: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اس وقت میں نے اپنی آنکھ پر ایلوا لگایا ہوا تھا۔آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا یہ کیا ہے؟ (یعنی عدت میں تم نے یہ کیا لگایا ہے) میں نے کہا یہ ایلوا ہے یا رسول اللہ ﷺ اور اس میں خوشبو نہیں ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ چہرے کو جوان کر دیتا ہے۔اس کو سوائے رات کے مت لگایا کرو اور دن کو نکال دیا کرو۔

شناخت:

ایلوا دراصل ایک منجمد خشک گودا ہے جو ''گھیکوار'' نامی پودے کے پتوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔اس کے پتے سبز، دبیز اور جڑ سے براہِ راست اوپر کو نکلتے ہیں۔ یہ 30-60 سینٹی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔کنارے خاردار اور دندانے دار ہوتے ہیں۔آخری سرا نوکدار ہوتا ہے جس میں رس بھرا ہوتا ہے۔جو تقریباً نیم سیال ہوتا ہے۔جس کا ذائقہ انتہائی تلخ ہوتا ہے۔ پتوں کو جڑ کے قریب سے آڑا کاٹ کر اس سے حاصل شدہ گودے کو

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaq.khan.iiui@gmail.com

آگ یا دھوپ میں خشک کر لیتے ہیں۔ خشک ہونے پر یہ سیاہ رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ یہ ہی ایلوا ہے جو سیاہ اور سخت ڈھیلوں کی شکل میں بازار میں دستیاب ہوتا ہے۔ ایلوا بنانے کا عمل بہت پرانا ہے کم و بیش ڈھائی ہزار سال سے اطباء اسکو استعمال کر رہے ہیں۔ حکیم دسیقوریدوس نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ (۳۴)

مقامِ پیدائش:

اس درخت کی بیس قسمیں ہیں۔ یہ جنوبی افریقہ، مشرقی افریقہ، جزائر غرب الہند، عرب، پاکستان، ہندوستان اور دیگر گرم ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں بمبئی اور گجرات کے ساحلوں کے پر پائی جاتی ہیں۔ اسکی ایک خاص قسم Aloe Indic کہلاتی ہے جو میسور اور مدراس کے بعض اضلاع میں پائی جاتی ہیں۔ (۳۵)

ایلوا کی بعض قسمیں ایسی ہیں کہ جن سے نکلا ہوا رال Resin جلنے پر خوشبو بکھیرتا ہے۔ قدیم دور میں مصر کی محفوظ کی ہوئی لاشوں Mummies پر اس رال کو ملا جاتا تھا۔ اس کی بعض قسموں سے گوند نکال کر حلوا بنایا جاتا ہے جو مقوی باہ ہوتا ہے۔ یہ پودا خود رو نہیں ہے بلکہ کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی کاشت بہت آسان ہے۔ خشک اور بیکار زمینوں پر کاشت کیا جاسکتا ہے۔ (۳۶)

مزاج:

گرم و خشک ہے۔

افعال و استعمال:

مسہل، مدر اور محلل ہے۔ دوائی استعمال عام ہے۔

طب عربی:

مسہل ہونے کی وجہ سے ایلوا دائمی قبض رفع کرنے کے لئے بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے استعمال سے دست آکر بعد میں قبض نہیں ہوتا اور قوت ہضم کو نقصان کے بجائے فائدہ ہوتا ہے۔ نیز اس کی تاثیر مسہل بہت دیر سے اثر انداز ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مدر ہونے کی وجہ سے اسے احتباس حیض اور احتباس بول میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایلوا اور مرمکی ہم وزن پانچ سے دس رتی کھلانے سے حیض بغیر کسی تکلیف کے جاری ہو جاتا ہے۔

محلل ہونے کے باعث وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے ماؤف مقامات پر ٹکور اور مالش کے لئے اکثر تیلوں اور پلٹسوں میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مرکبات:

۱) حب تنکار

۲) حب شبیار

۳) حب مدر

۴) حب صبر

۵) حب ایارج

کیمیاوی تجزیے کے ذریعے ایلوا سے ایک الکلائڈ حاصل کیا گیا ہے جو ''ایلوین'' کہلاتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بہی

عربی ۔ سفرجل، فارسی ۔ بہی ، انگریزی۔ Quinee ، فرانسیسی۔Cognassier ، یونانی۔Chrysomela، نباتاتی نام۔Cydonia Oblonga Mill (۳۸)

حدیث:

عن طلحة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال دخلت علی النبی ﷺ وبیده سفرجلة فقال دو نکها یا طلحة فانها تجم الفواد ۔ (۳۹)

ترجمہ: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ اس وقت اپنے اصحاب کی مجلس میں تھے ان کے ہاتھ میں سفرجل تھا جسے وہ الٹ پلٹ رہے تھے جب میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے اسے میری طرف بڑھا کر کہا اے ابو ذریہ دل کو طاقت دیتا ہے، سانس کو خوشگوار بناتا ہے اور سینے سے بوجھ کو اتار دیتا ہے۔

شناخت:

بہی ایک درخت کا پھل ہے۔ یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) شیریں (۲) کھٹا (۳) کھٹا میٹھا۔ یہ پھل گول، رس دار اور گودے والا ہوتا ہے۔

مقامِ پیدائش:

پشاور، کشمیر، سکم، بھوٹان، اصفہان اور پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کی بہترین قسم اصفہان کی مانی گئی ہے۔

مزاج:

شیریں بہی پہلے درجے میں سرد تر اور بعض اطباء کے نزدیک معتدل ہے۔ کھٹی بہی پہلے درجے میں سرد اور دوسرے درجے میں خشک ہے۔ کھٹی میٹھی معتدل اور دوسرے درجے میں خشک ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

افعال واستعمال:

مدر، مفرح، محلل اور مقوی ہے۔خوراک اور دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ (۴۰)

کیمیاوی تجزیہ:

بہی میں ٹینک ایسڈ، پیکٹین اور لیس دار مادے پائے جاتے ہیں ۔ اس پھل میں ایک جزو عامل Marmelosin نامی پایا جاتا ہے۔اس کے بیجوں میں گلوبولین پائی جاتی ہے ان کو پیس کر اگر ان کا جوہر ایتھر کے ساتھ نکالا جائے تو ان سے زرد رنگ کا ایک فرازی تیل برآمد ہوتا ہے جسے ایک ماشے کی مقدار میں اگر کسی کو خالص پلایا جائے تو اسہال ہو جاتے ہیں۔اس کے علاوہ بہی میں ایک ایسا لیس دار مادہ بھی شامل ہے جو اپنی ماہیئت کے لحاظ سے Balsa of Peru سے ملتا جلتا ہے۔بعض ماہر نباتات اسی کو روغن بلسان قرار دیتے ہیں۔اس کے جزو عامل مارسیلوسین کی مقدار عام طور پر 5.37 کے قریب ہوتی ہے مگر یہ مناسب آب و ہوا اور زمین کی زرخیزی کے سبب سے زیادہ ہو سکتی ہے۔یہ زیادہ تر پھل کے مرکزی میٹھے گودے میں ہوتا ہے۔ بہار اور اڑیسہ کے درختوں کی چھال سے ایک جوہر Fagavine حاصل ہوا ہے۔اس کے علاوہ اس سے Coumavin-Umbiliferone Skimmianine Marmine الکلائیڈ بھی حاصل کئے گئے ہیں۔اس کے پتوں اور شاخوں سے دوسری اقسام کے تیل حاصل ہوتے ہیں۔ (۴۱)

طب عربی:

بہی کے استعمال سے صالح خون کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔آج کل یورپ میں اس کا جوس بہت مقبول ہے۔ یہ پیاس کو بجھا دیتی ہے، قے کو نفع پہنچاتی ہے، دل، جگر، معدہ اور آنتوں کو قوت پہنچاتی ہے، بھوک کھل کر لگتی ہے۔ ہاضمہ قوی ہوتا ہے، جگر کے سدے کھولتی ہے، معدے میں رطوبت کی وجہ سے آنے والے ضعف کو دور کرتی ہے۔عورتوں کی مٹی کھانے کی عادت بد اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ ناپختہ بہی بھون کر کھانے سے پرانے دست بند ہو جاتے ہیں اور آنتوں کے زخم بھر جاتے ہیں۔ حاملہ عورت اگر دوران حمل مستقل بہی استعمال کرے تو حمل کی حفاظت ہوتی ہے۔بہی پیشاب کھولتی ہے۔اس کو پانی میں جوش

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

دے کر اس کی پچکاری پیشاب کی سوزش اور پیشاب کے راستے کے زخم کو دور کرنے میں مفید ہے۔ شیریں بہی بھون کر کھانے سے دماغ قوی ہوتا ہے۔ دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کی طرف بخارات نہیں چڑھتے۔ دردسر رفع ہوتا ہے۔ قلب میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ (۴۲)

بہی کے پھول کو سونگھنے سے دل کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ گرمی کا دردسر رفع ہوتا ہے۔ دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ خون کی حدت تسکین پاتی ہے۔ اس کے تازہ پتوں کے لیپ سے گرمی کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے اور کبھی پک جاتا ہے۔ پتوں کے سفوف کو زخم پر رکھنے سے زخم خشک ہوتا ہے۔ خون کا نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ آگ سے جلے ہوئے پر اس کے پتوں کا لیپ مفید ہے۔ اس کے درخت کا گوند چیونٹیوں اور کیڑے مکوڑوں کے لئے مہلک ہے۔

مرکبات:

۱) بہی کا رَب:

اس کا مزاج اس پھل کے قریب ہے جس سے یہ حاصل کیا جاتا ہے۔ ترش بہی کا رب قابض ہے اور صفراوی دستوں کو بند کرتا ہے۔ گرمی اور پیاس بجھاتا ہے۔ شیریں بہی کا رب کم قابض ہے اور کمزور آنتوں والوں کو موافق ہے۔

۲) بہی کا مربہ:

سینہ، دل اور آنتوں کو قوت پہنچاتا ہے۔ گرمی کے خفقان کو دور کرتا ہے۔ دماغ کی طرف بخارات چڑھنے سے روکتا ہے۔ دستوں کو بند کرتا ہے۔ جگر اور دل کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔

۳) بہی کا شربت:

پیاس بجھاتا ہے، قے روکتا ہے، معدے کو قوت دیتا ہے، شہوت ساقط کا اعادہ کرتا ہے اور مفرح ہے۔ (۴۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پیلو

عربی۔اراک، فارسی۔درخت مسواک، درخت خردل، ہندی۔پیلو، انگریزی۔ Tooth Mustard Tree Brush Tree، نباتاتی نام۔Salvadora Persica Linn (۴۴)

حدیث:

عن ابی حریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قالوا لو لا ان اشق علی الناس لا مرت بالسواك مع کل صلوٰة۔ (۴۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں پر شاق نہ گزرتا تو میں ہر نماز کے وقت انہیں مسواک کا حکم دیتا۔

حدیث:

عن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه کنا مع رسول اللّٰہ ﷺ بمر الظهران تجنی الکباث فقال علیکم بالاسود منه فانه اطیب ۔ فقلنا اکنت تری الغنم ء قال نعم وهل من نبی الا رعاها۔ (۴۶)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مرّ الظہران میں تھے کہ پیلو کے درختوں کا پھل کباث چننے کے لئے نکلے۔آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ کالے کالے چن کر لائیں۔ہم نے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ بھی بکریاں چراتے رہے ہیں؟ فرمایا ہاں کوئی نبی ایسا نہیں ہے کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

شناخت:

اس درخت کی دو قسمیں ہیں۔ بڑی قسم کا درخت تیس فٹ اونچا، جھکا ہوا تنا اور سفید رنگ کی موٹی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

چھال ہوتی ہے۔ ہرے اور سفید رنگ کے پھول لگتے ہیں۔ پھوگ کا درخت چالیس فٹ کا بلند اور تنے کی گولائی آٹھ فٹ تک ہوتی ہے۔ ان درختوں میں نمکولیوں کی شکل کا پھل لگتا ہے۔ جو کچا ہو تو تلخ اور کسیلا ہوتا ہے اور پکنے کے بعد سفید پھر نیلا اور آخر کار سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ذائقہ بھی شیریں مائل کسیلا ہو جاتا ہے۔ بعض صحرائی علاقوں کا پھل رس دار بھی ہوتا ہے۔

مقامِ پیدائش:

پیلو بنیادی طور پر ایک صحرائی درخت ہے جو صحراؤں کے علاوہ خلیج عرب کے گرم ساحلوں اور ایران میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے تمام علاقوں،، وسطی افریقہ، مصر، نائیجریا، سینی گال، مسئودانی اور تنزانیہ کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

مزاج:

سرد و خشک ہے۔

افعال و استعمال:

مشہور ترین استعمال مسواک ہے۔ مدر اور محلل بھی ہے۔

طب عربی:

پیلو کی مسواک دانتوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ مسوڑھوں سے گندہ مواد نکالتی ہے۔ دانتوں کو مضبوط کرتی ہے منہ کی بدبو دور کرتی ہے۔ سانس کو خوشبودار بناتی ہے۔ پیلو کے پتے اُبال کر غرارے کرنے سے منہ کے زخم Stomatitis ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ چھوٹا پیلو پیٹ کے سدے کھولتا ہے، مدر بول اور سانپ کے زہر کا تریاق سمجھا جاتا ہے۔ بڑا پیلو مقوی اور دافع الم ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ باؤ گولہ، سنگ گردہ و مثانہ کو دور کرتا ہے اور مسہل ہے۔ پیلو کے درخت کے تمام حصے مفید ہیں لیکن جڑ کے فوائد سب سے زیادہ ہیں۔ اس میں نرم ریشوں میں، ٹینک ایسڈ الکلائیڈ اور دوسرے کیمیائی مرکبات کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ پیلو میں فلورائیڈ کی بھی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ پیلو میں موجود ان اجزاء کی بناء پر اس کا بطور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

زیتون

عربی۔زیتون۔زیت، فارسی۔زیتون، انگریزی۔Olive، فرانسیسی۔Olive، یونانی۔Elia، نباتاتی نام۔Olea Europaea Linn، خاندان۔Oleaclac۔ (۴۹)

القرآن:

وشجرة تخرج من طور سيناء تنبت بالدهن وصبغ للا كلين. (۵۰)

ترجمہ: وہ درخت (بھی ہم نے پیدا کیا) جو طورِ سینا میں پیدا ہوتا ہے (یعنی زیتون کا درخت) جو کھانے کے لئے روغن اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔

حدیث:

عن ابو هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله ﷺ قال كلو الزيت واد هنوا به فانه مبارک. (۵۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ یہ مبارک ہے۔

شناخت:

یہ ایک چھوٹا درخت ہے جس کی اونچائی اوسطاً 25 فٹ ہوتی ہے۔اس کی کاشت قلم لگا کر ہوتی ہے۔ اس کے پھل بیضوی شکل کے اور 2 سے 3 سینٹی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔ پکے ہوئے پھل انتہائی شیریں اور لذیذ ہوتے ہیں۔ان کے گودے میں پندرہ سے چالیس فیصد تک تیل ہوتا ہے جو اپنی خصوصیات اور صاف وشفاف ہونے میں بے مثل ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مقامِ پیدائش:

زیتون کا اصل وطن فلسطین اور شام کا وہ علاقہ ہے جو فینیشیا Phoenica کہلاتا ہے۔ اسی خطے سے یہ پودا جنوبی یورپ، ایران اور افغانستان کے ممالک میں گیا۔ اس کے علاوہ شمالی افریقہ اور عرب کے کئی ممالک میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اسپین اور اٹلی اس کی کاشت میں سرفہرست ہیں۔

مزاج:

گرم وتر ہے۔

افعال واستعمال:

محلل اور ملّین ہے۔ کھانے پکانے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (۵۲)

کیمیاوی تجزیہ:

تازہ زیتون سے نکلے ہوئے تیل کا رنگ موتیا یا سبزی مائل پیلا ہوتا ہے۔ یہ پانی سے ہلکا ہوتا ہے۔ اسکے کیمیاوی اجزاء میں Oleic Acid، Palmatic Acid، Arachis oil، Linoleic Acid، Stearic Acid، Myristic Acid، Glyecrides شامل ہیں۔ اس کے بیجوں میں بھی کم مقدار میں تیل پایا جاتا ہے۔ زیتون کا تیل پانی میں حل نہیں ہوتا مگر الکحل، ایتھر، کلوروفارم اور لیکوئیڈ پیرافین میں حل ہو جاتا ہے۔ اس کی بعض اقسام میں کولیسٹرول بھی پایا جاتا ہے جو اسی خاندان سے ہے اور نقصان دہ نہیں ہے۔ (۵۳)

طب عربی:

زیتون کا تیل امریکہ اور برطانیہ کے سرکاری فارما کوپیا میں شامل ہیں۔ یہ غذائیت سے بھرپور ہے۔ عربوں میں قدیم رواج تھا کہ طویل سفر یا جنگی معرکوں کے دوران لوگ روٹی کو شہد اور زیتون کے تیل میں بھگو کر کھایا کرتے تھے۔ اس طرح کھانا پکانے کی زحمت اور وقت بچایا جاتا تھا۔ آج بھی پوری دنیا میں اس کا اچار شوق سے کھایا جاتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

زیتون کا تیل معدے اور آنتوں کے امراض میں بے حد مفید ہے۔ پیٹ کے افعال کو اعتدال پر لاتا ہے۔ پیچش اور استسقا میں بہت مفید ہے۔ گردے کی پتھری توڑ کر نکال دیتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مار دیتا ہے۔ یہ ہر اس زہر کا توڑ ہے جو آنتوں یا گردوں میں زخم پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے اور ساتھ ہی زہر کے مضر اثرات بھی دور کرتا ہے۔ قبض کو دور کرتا ہے اور بھوک بڑھاتا ہے۔ اس کی مالش سے اعضاء کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ پٹھوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ وجع المفاصل اور عرق النساء کے مرض میں مفید ہے۔ مرگی کے مرض میں بھی اس کی مالش مفید ہے۔ سر میں اس کی مالش سے بال مضبوط ہوتے ہیں اور دیر تک سیاہ رہتے ہیں۔ داد اور خشکی زائل ہو جاتی ہے۔ اس کی سلائی آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی سرخی دور ہو جاتی ہے۔ موتیا بند میں بھی مفید ہے۔ ذات الجنب، دمہ اور نزلہ زکام میں بھی مفید ہے۔ یہ مقوی باہ بھی ہے اور چہرے پر بشاشت پیدا کرتا ہے۔

مرکبات:

۱) زیتون کے پتوں کو سرکے میں جوش دے کر کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔

۲) اس کے پتوں کا رس دانتوں پر لگانے سے مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اس رس میں سرکہ یا شہد ملا کر لگانے سے داء الثعلب اور گنج ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اسی مرکب سے زخموں کی جلن، تعفن، پھنسیوں اور چیچک کے داغ دور ہو جاتے ہیں۔

۳) زیتون کے تیل میں نمک ملا کر آگ سے جلے ہوئے زخموں پر لگانا مفید ہے۔ وہ پھوڑے جن سے بد بو آتی ہو یا پرانی سوزش کی وجہ سے ٹھیک نہ ہوتے ہوں زیتون کے تیل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ (۵۴)

۴) اس کی کونپلیں روغن ارسا میں پکا کر ناک میں ٹپکانے سے سر درد اور دماغی کمزوری دور ہوتی ہے۔

۵) اس کے سوکھے پھولوں کا سفوف شہد ملا کر استعمال کرنے سے آنتوں کے پرانے زخم بھر جاتے ہیں۔

۶) اس کی چھال کا سفوف کالی مرچ کے ہمراہ استعمال کرنا بواسیر، جزام اور پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرنے میں مفید ہے۔

۷) زیتون کا اچار۔ (۵۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

Antinomie، کیمیائی نام۔Antimony Trisulphide ($Sb_2 S_3$) (۵۶)

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر۔ (۵۷)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اثمد استعمال کیا کرو کہ وہ آنکھوں کو جلا بخشتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

شناخت:

سرمہ چاندی کی مانند ایک چمکدار پتھر ہے جو عام طور پر گندھک کے ساتھ ملا ہوا Antimonium Sulphide کی شکل میں کانوں میں پایا جاتا ہے۔ اسے پگھلا کر صاف کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک اور قسم ''قندھاری سیاہ سرمہ'' بھی ہے جو گندھک Sulphar اور سیسے Lead کا مرکب ہے جسے Galinot کہا جاتا ہے۔ (۵۸)

مقامِ پیدائش:

سرمہ ایران، افریقہ، ہندوستان، مصر، عراق، کشمیر اور پاکستان میں باجوڑ، چترال اور کوہستان کے علاقے میں پایا جاتا ہے۔ ایران کے شہر اصفہان کے معادن سے حاصل ہونے والا سرمہ سب سے زیادہ خالص ہونے کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

افعال واستعمال:

سرمہ آنکھوں کے امراض اور ضعف البصر میں نافع ہے۔

طب عربی:

قدیم زمانے میں مصری عورتیں اپنی آنکھوں کی خوبصورتی بڑھانے کے لئے سرمہ استعمال کرتی تھیں مگر اس کے طبی فوائد کا اظہار تاریخ طب میں پہلی بار نبی کریم ﷺ کے ارشادات گرامی سے ہوا۔ سرمہ بالوں کو اُگاتا اور مضبوط بناتا ہے۔ آنکھوں اور ان کے اعصاب کو تقویت بخشتا ہے۔ زخموں کے اوپر اور آس پاس پیدا ہونے والا گوشت زائل کرتا ہے۔ زخموں کو مندمل کرتا ہے اور ان سے غلاظت نکالتا ہے۔ زکام کی تکلیف کے دوران آنکھوں سے بہنے والا پانی سرمے سے خشک ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی سرخی کو دور کرتا ہے۔ جو لوگ باقاعدگی سے سرمہ لگاتے ہیں ان کی بینائی بڑھاپے میں بھی کمزور نہیں ہوتی۔

مرکبات:

۱) سرمے کے ساتھ تھوڑا سا مشک ملا کر استعمال کرنا ضعف بصر کے لئے تریاق ثابت ہوتا ہے۔

۲) اسے چکنائی میں حل کر کے آگ سے جلے ہوئے زخموں پر لگانا بے حد مفید ہے۔

۳) کحل الجواہر اس کا مشہور مرکب ہے۔

ہومیو پیتھک مرکبات:

۱۔ Antimony

یہ دوا معدے کی خرابی، متلی، کھانسی، جوڑوں کے درد اور طبیعت کی سستی میں استعمال کی جاتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۔ Antimony Sulphuratum

یہ دوا آلات تنفس کی سوزش، نمونیہ اور سونگھنے کی حس ختم ہو جانے کی شکایت میں مفید ہے۔ (۵۹)

ایلو پیتھک مرکبات:

Antimony Sulphide

اسے زیتون کے تیل میں 2% حل کر کے جلد پر لگانے سے بال گرنے کی ان وجوہات میں جن میں جلد کی ہیئت تبدیل نہیں ہوتی اور اس پر زخموں کے نشانات بھی نہ ہوں تو یقینی طور پر فائدہ ہوتا ہے اور بال دوبارہ اُگ جاتے ہیں۔ (۶۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سناء

عربی ۔ سناء، فارسی ۔سناء مکی، انگریزی۔ Senna، فرانسیسی۔ Sene، نباتاتی نام۔ Cassia Senna Linn، خاندان۔Leguminosae(۶۱)

حدیث:

عن اسماء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ بما ذا کنت تستمشین ۔ قالت بالشبرم قال حار جار قالت ثم استمشیت بالسنا فقال لو کان شئی تشفی من الموت لکان السنا۔ (۶۲)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کس چیز سے دست لاتی ہو۔ انہوں نے کہا شبرم سے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا گرم ہے اور مضر ہے ۔ پھر اس کے بعد ہم دست لانے کے لئے سنا کا استعمال کرنے لگے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی چیز موت سے بچاتی تو وہ سنا ہوتی۔

شناخت:

سنا ایک خودرو جھاڑی ہے۔ اس کا پودا ایک میٹر کے قریب بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے دندانے دار، دونوں طرف سے چکنے اور سبزی مائل زرد ہوتے ہیں۔ پھولوں کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اس کی پھلی گول ہوتی ہے۔ جب تیز ہوا چلتی ہے تو اس میں سے خشخاش کی مانند دانے نکل کر پھیل جاتے ہیں اور انہی دانوں سے نئے پودے ظہور میں آتے ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مقامِ پیدائش:

سناء کا اصل وطن مکہ معظمہ اور اس کے اطراف کے علاقے ہیں۔ اس کے علاوہ پورے ڈیلٹا میں سوڈان اور اسوان میں، پاکستان میں سندھ اور پنجاب میں اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی اس کی کاشت ہوتی ہے۔ مکہ معظمہ کی سناء اپنے فوائد کی بناء پر سب سے اعلیٰ درجے کی ہے۔

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

افعال واستعمال:

مسہل، مصفئ خون اور مقوئ قلب ہے۔ سوداوی امراض میں زیادہ مستعمل ہے۔ (۶۳)

کیمیائی تجزیہ:

سناء میں بیروزہ، السیکٹ کے علاوہ سبز رنگ دینے والا عنصر Tri-Hydroxy-Flanone پایا جاتا ہے جسے Kaempophano بھی کہتے ہیں۔ اس کے اجزاء عامل کا تعلق Anthrone سے ہے۔ جن کی قسمیں A-B-C-D Sennosides معلوم ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں Chrysophanic Acid Senna، Picrin-Mucilage، Tartaric Acid، Glucoside, Phoecretin، اور Vegetable Salt پائے جاتے ہیں۔ (۶۴)

طب عربی:

سناء برطانیہ کے سرکاری فارماکوپیا میں شامل ہے۔ یہ ان ادویات میں سے ہے جو کثیر المنافع ہیں۔ اسے ادویہ مسہلہ میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ یہ سوداوی، صفراوی اور بلغمی مادوں کو جسم سے مکمل طور پر نکال پھینکتی ہے جس سے جسم میں تندرستی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ دماغ میں پھنسی ہوئی رطوبتوں اور وسوسوں کو دور کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے درد شقیقہ، عرق النساء، گھٹیا، مرگی اور پرانے سردرد میں مفید ہے۔ خون صاف کرتی ہے اور پیٹ کے کیڑے مارتی ہے۔ مقوی قلب ہونے کی وجہ سے ابن سینا نے اسے امراض قلب میں کام آنے والی ادویہ میں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.jini@gmail.com

سرِ فہرست قرار دیا ہے۔ سناء جلدی امراض خاص طور پر پھوڑے پھنسیوں، خارش اور جسم پر پڑنے والے داغوں کی بہترین دوا ہے۔ اگر اسے ایک ماہ تک مسلسل کھایا جائے تو اعضائے جسم مستحکم ہو جاتے ہیں اور بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ حبس بول اور تقطیر بول میں بھی مفید ہے۔ ایک جدید تحقیق کے مطابق سناء کا مسلسل استعمال گردوں، پتے اور مثانے کی پتھری کو خارج کر دیتا ہے۔ سناء کو تنہا استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ صفراوی ادویات عضلات میں ضعف اور گھبراہٹ کا سبب بنتی ہیں۔ اس وجہ سے اسکے ساتھ اصلاح کرنے والی دوائیں گل سرخ، روغن بادام، ریوند چینی اور ملیٹھی کو بطور مصلح شامل کیا جاتا ہے۔ (۶۵)

مرکبات:

۱) سناء کو مہندی کے ساتھ ملا کر لگانے سے سر کی پھنسیاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ بال بڑھتے ہیں اور گنج دور ہو جاتا ہے۔

۲) چھاچھ کے ساتھ کھانے سے پرانا بخار ٹوٹ جاتا ہے۔

۳) سناء کو ملیٹھی اور سونف کے ساتھ استعمال کرنے سے ہاضمے کی خرابی سے پیدا ہونے والے آلسکیٹ اور یوریٹ جو پتھری کا پیش خیمہ ہوتے ہیں جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔

۴) انگوروں کے رس کے ساتھ کھانے سے آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے۔

۵) آملے کے رس کے ساتھ کھانا کوڑھ اور مقعد کے پھوڑے میں مفید ہے۔

ایلوپیتھک مرکبات:

1) Senna Tablets

2) Liquorice Compound Powder

3) Liquid Extract Senna

4) Seinnatin (Injection) (۶۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

قسط

عربی۔ قسط، فارسی۔کست، لاطینی۔Sausurea، انگریزی۔Costus، نباتاتی نام۔Saussurea Costus (Falc)Lipsch، خاندان۔Asteraceae (٦٧)

حدیث:

عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالی عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قال ان امثل ماتد اویتنم به الحجامة والقسط البحری ۔ (٦٨)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ چیزیں کہ جن سے تم علاج کرتے ہو ان میں سے پچھنے لگوانا اور قسط البحری بہترین علاج ہے۔

شناخت:

اس کا پودا دو میٹر تک بلند ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ پان اور عشق پیچاں کی طرح زمین پر رینگنے والا پودا ہے۔ اس کے پتے بڑے اور دندانے دار ہوتے ہیں۔ اس پودے کی جڑیں دواؤں میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ جڑیں ستمبر اور اکتوبر کے درمیان کاٹ لی جاتی ہیں اور ان کے دو انچ لمبے ٹکڑے کاٹے جاتے ہیں۔ اس صورت میں وہ ملیٹھی کی سفید خوشبودار گانٹھوں کی شکل میں دستیاب ہوتی ہیں۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔ ایک عربی جو شیریں، سفید زردی مائل سبک اور خوشبودار ہوتی ہے۔ اس کو قسط بحری بھی کہتے ہیں۔ اس کا استعمال خوشبویات میں بھی ہوتا ہے۔ دوسری رومی جس کا رنگ شمشاد کی لکڑی کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو تیز ہوتی ہے۔ تیسری شامی جس کا رنگ سیاہ یا سیاہی مائل ہوتا ہے۔ چوتھی ہندی جو اوپر سے سیاہی مائل اور اندر سے زردی مائل ہوتی ہے۔ موٹی اور سبک مگر خوشبو کم ہوتی ہے۔ (٦٩)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مقامِ پیدائش:

یہ پودا پانچ ہزار فٹ سے زیادہ بلندی پر دریاؤں کے کنارے مرطوب جنگلات میں پایا جاتا ہے۔ کوہِ ہمالیہ کی ترائی میں وہاں سے نکلنے والے دریاؤں کے کناروں پر قسط کے پودے ہندوستان کے شمال مشرق اور شمال مغرب میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ آزاد کشمیر میں دریائے جہلم اور دریائے چناب کے کناروں کے ساتھ یہ پودا بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں گلگت اور بھمبر کے علاقے میں پایا جاتا ہے۔

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

افعال واستعمال:

بیرونی طور پر جالی، محلل، قاتل کرم شکم، مجفف اور اندرونی طور پر مقوی اعصاب ہے۔ امراض تنفس میں زیادہ مستعمل ہے۔ (۷۰)

کیمیائی تجزیہ:

قسط کی جڑوں میں خوشبو دار عنصر دو قسم کے بیروزوں اور ایک الکلائیڈ پر مشتمل ہے۔ اس میں Valeric Acid ایک قابض عنصر ہے جسے جلانے سے میگنز حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں Aromatic Odour Factor پندرہ فیصد اور Glucoside Saussurine Alkaloid پانچ فیصد پائے جاتے ہیں۔ جڑوں سے نکالے ہوئے تیل میں Camphene، Costol، Costic Acid، Costus Lactone، Phellandrene، Terpene Alcohol، A-Costene، B-Costene، Aplotaxene، Di-Hydrocostus Lactone وغیرہ شامل ہیں۔ (۷۱)

طب عربی:

قسط اپنے فوائد کے لحاظ سے کثیر المنافع پودا ہے۔ یہ بنیادی طور پر جراثیم کش صلاحیت کا حامل ہے اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ساتھ ہی جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کو بھی بڑھاتا ہے۔ یہ بلغم کو نکال کر سانس کے راستوں کو

طاقت اور دماغ و اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ دماغی بیماریوں خاص کر رعشہ، فالج، لقوہ اور تشنج میں مفید ہے۔ مقوی باہ ہے۔ پیشاب اور حیض کی بندش کھولتا ہے۔ رحم کا درد دور کرتا ہے۔ دل، جگر اور طحال کو تقویت دیتا ہے۔ اسے کپڑوں میں رکھنے سے کپڑے کیڑوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس کا سفوف امراض حلق کا بہترین علاج ہے۔ اسے زخموں پر لگانے سے زخم تیزی سے مندمل ہو جاتے ہیں۔

مرکبات:

۱) قسط کا سفوف دگنے شہد میں ملا کر چاٹنے سے شدید کھانسی اور دمہ کا دورہ کم ہو جاتا ہے۔ چہرے پر لیپ کرنے سے جھائیاں اور داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

۲) سر کے میں قسط کو حل کر کے لگانے سے داد کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

۳) گائے یا بکری کے دودھ میں قسط کو جوش دے کر یہ دودھ درد والے پٹھوں پر ملنے سے ان کی اینٹھن دور ہو جاتی ہے۔

۴) قسط کا زیتون کے تیل کے ساتھ استعمال ہر قسم کی ٹی بی کا بہترین علاج ہے۔

۵) جوارش جالینوس

۶) دواء المسک

۷) تریاق ثمانیہ (۷۲)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کلونجی

عربی۔حبۃ السوداء۔شونیز، فارسی۔شونیز، یونانی۔Melathion، انگریزی۔Black Cumin

نباتاتی نام۔Nigella Sative Linn، خاندان۔Ranunculaceae (۷۳)

حدیث:

عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰه ﷺ یقول فی الحبة السوداء شفاء من کل داء الا السام۔ (۷۴)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ کلونجی میں ہر مرض سے شفا ہے سوائے موت کے۔

شناخت:

کلونجی کا پودا سونف کے پودے کی مانند ہوتا ہے لیکن اس کی شاخیں زیادہ باریک ہوتی ہیں۔اس کے پھول زرد، سفیدی مائل اور کسی قدر نیلے رنگ کی جھلک بھی ہوتی ہے۔اس کے پودے میں تقریباً 3 انگل لمبی پھلیاں لگتی ہیں جن کے پک جانے پر ان میں تخم پیاز کے مشابہہ تکونے بیج نکلتے ہیں جو سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔انکا اندرونی مغز سفید اور دہنیت لئے ہوئے ہوتا ہے۔اس کے پھول خوشبو اور ذائقے میں چرپرے ہوتے ہیں۔

مقامِ پیدائش:

اس پودے کا اصل وطن ترکی اور اٹلی ہے۔طبی افادیت کی بناء پر اطباء نے اسے حاصل کر کے برِصغیر میں کاشت کرایا۔ہندوستان اور پاکستان کے اکثر حصوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔خصوصاً بنگال میں اس کی باقاعدہ کاشت ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

افعال واستعمال:

مدر، مقوی معدہ، کاسر ریاح اور قاتل کرم شکم ہے اور کھانا پکانے میں مستعمل ہے۔ (۷۵)

کیمیائی تجزیہ:

کلونجی کے بیجوں میں دو قسم کے تیل پائے جاتے ہیں ۔ ایک اڑ جانے والا یعنی فراری 5-1 فیصد ، دوسرا گاڑھا تیل 37.5 فیصد ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ البومن، مٹھاس، لیسدار نامیاتی تیزاب، گلوکوسائیڈ، Melanthin Meterbin، کے علاوہ کڑواہٹ والے عناصر بھی پائے جاتے ہیں۔ اس میں پایا جانے والا گلوکوسائیڈ زہریلے اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ (۷۶)

کلونجی میں کاربوہائیڈریٹ 37.94 فیصد، پروٹین 20.85 فیصد، روغنیات (لپڈز) 38.20 فیصد کے علاوہ کیلشیئم، فلورین، فاسفورس، سوڈیم، جست، تانبہ، میگنیشیئم، اور میگنیز پائے جاتے ہیں۔ (۷۷)

طب عربی:

کلونجی بدہضمی اور ضعف ہضم کا بہترین علاج تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کا استعمال نہ صرف نفخ کو دور کرتا ہے بلکہ معدے اور لبلبے کی رطوبتوں کو بھی اعتدال پر لاتا ہے۔ معدے کو قوی کرتا ہے۔ حیض، دودھ اور پیشاب کھول کر لاتا ہے۔ اس کا جوشاندہ مردہ جنین کو خارج کر دیتا ہے، یہ پیٹ کے کیڑے مار دیتی ہے۔ سرد کھانسی، وروسینہ، استسقا اور ریاحی قولنج میں مفید ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے لقوہ اور فالج دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے سفوف کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے پاگل کتے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ سانپ اور بھڑ کے زہر کے لئے بھی تریاق ہے۔ یہ سفوف بواسیر اور دمے کے دورے میں بھی مفید ہے۔ (۷۸)

مرکبات:

۱) کلونجی اور حب الرشاد کو ہم وزن ملا کر توے پر جلا کر سرکے میں حل کر کے برص کے داغوں پر لگانے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سے تین سے چار ماہ میں داغ ختم ہو جاتے ہیں۔

۲) اسی نسخے کو بھونے بغیر ایک چمچہ شہد کے ساتھ کھلانے سے بھی برص کے داغ دور ہو جاتے ہیں۔

۳) گنج اور بہق کے لئے کلونجی اور مہندی کو سرکے میں حل کر کے سر پر لگانے سے بال اگ آتے ہیں اور بہق سے نجات مل جاتی ہے۔

۴) کلونجی کو سرکے میں پکا کر اس کی کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کی سوزش اور دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔

۵) کلونجی کو پیس کر آنکھوں میں ڈالنے سے موتیا اگر ابتداء میں ہو تو ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۶) سرکے اور کلونجی کا مرکب جلدی امراض میں بہت مفید ہے۔ جسم کے کسی بھی حصے میں پھوڑے پھنسیاں اور ایگزیما وغیرہ میں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔

۷) زیتون کے تیل میں کلونجی اُبال کر اس کے چند قطرے کان میں ڈالنے سے کان کی سوزش دور ہو جاتی ہے اور اس تیل کو ناک میں ڈالنے سے پرانا زکام تک ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ضعف بصر کے لئے ہڑ 50 گرام، بہیڑا 50 گرام، آملہ 20 گرام، سونف 12 گرام، کلونجی 10 گرام۔ ان تمام اشیاء کا سفوف 3 گرام روزانہ سوتے وقت دودھ کے ساتھ 41 دن تک متواتر استعمال فائدہ مند ہے۔ (۷۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مہندی

عربی۔حناء، فارسی۔حناء، ہندی۔مہندی، انگریزی۔ Henna ، نباتاتی نام ۔ Lawsonia Inermis، خاندان۔Lathraceae (۷۹)

حدیث:

عن ابی رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انطلقت مع ابی نحو النبی ﷺ فاذا ھو ذو وفرۃ بھا ردع حنا وعلیہ بردان اخضران۔ (۸۰)

ترجمہ: حضرت ابی رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے وہ مہندی سے رنگے ہوئے تھے، آپ نے سبز رنگ کی دو چادریں اوڑھی ہوئی ہیں۔

شناخت:

عام طور پر مہندی کا پودا دو میٹر یا اس سے بھی زیادہ لانبا ہوتا ہے۔شاخیں سرخ رنگ کی ہوتی ہیں۔اس میں ہرے پیلے رنگ کے خوشبودار پھول لگتے ہیں۔ یہ پھول سال میں دو بار جاڑے اور برسات میں آتے ہیں۔اس کا پھل سیاہ مرچ کے برابر ہوتا ہے جس کے اندر ننھے ننھے دانے ہوتے ہیں۔ یہ پھل گچھوں کی شکل میں لگتا ہے۔

مقامِ پیدائش:

مہندی کا پودا ہندوستان، پاکستان، افغانستان، عرب اور مشرقی افریقہ کے زیادہ تر گرم علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ بھارت میں فرید آباد اور پاکستان میں حیدر آباد اور بھیرہ کی مہندی بہترین قسم کی ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مزاج:

سرد و خشک ہے۔

افعال و استعمال:

مدر، محلل، مسکن اور مصفئ خون ہے۔ ہاتھ پیر اور بال رنگنے میں استعمال ہوتی ہے۔ (۸۱)

کیمیائی تجزیہ:

مہندی کے پتوں میں 12 سے 15 فیصد رنگ ہوتا ہے جو کیمیاوی صنعت میں Henna Dye کے نام سے مستعمل ہے۔ اس میں پیلے رنگ کا گوند پایا جاتا ہے جو کہ الکحل اور ایتھر میں حل پذیر ہے۔ مقامی طور پر قابض ٹینک ایسڈ کی قسم Hanno Tannic Asid پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ Glucoside بھی اس میں موجود ہے۔ (۸۲)

طب عربی:

مہندی میں قدرت نے جہاں حسن و خوبصورتی میں اضافے کا سامان رکھا ہے وہاں اس پودے میں ادویاتی خواص بھی کثرت سے ودیعت کئے ہیں۔ مہندی کا ہر دو طریقے سے استعمال قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔ مہندی کا رنگ اور خوشبو محرک اعصاب و محرک باہ ہیں۔ اس کے لگانے سے اعصاب کو تحریک ملتی ہے۔ اس کے پھولوں سے عطر بنایا جاتا ہے۔ اس کے پتوں کا لیپ زخموں، پھوڑے، پھنسیوں اور آگ سے جلے ہوئے زخموں کا بہترین علاج ہے۔ اس کو پانی میں ملا کر غرارے کرنے سے گلے، منہ اور زبان کے تمام زخموں میں آرام ملتا ہے۔ چیچک کے مریض کے پیروں کے تلوؤں میں صبح و شام مہندی لگانے سے مریض کی آنکھیں بیماری سے محفوظ رہتی ہیں اور چیچک کے آبلے جلد خشک ہو جاتے ہیں۔ اسے پیروں پر لگانے سے پیروں کی جلد نرم ہو جاتی ہے اور پھٹے ہوئے پیر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ناخنوں پر لگانے سے وہ چمکدار اور خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ جو ناخن چوٹ لگنے سے سیاہ یا پھپوندی لگ جانے سے متورم ہو جائے اس پر مہندی لگانے سے نیا ناخن

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

صاف اور خوبصورت نکلتا ہے۔اس کے تازہ پتے کوٹ کر استعمال کرنے سے برٹش فارما کوپیا کے مطابق السر اور پیچش دور ہوجاتے ہیں۔مہندی کا پھول سونگھنے سے گرمی سے ہونے والا سردرد دور ہوجاتا ہے۔ اس کے پھولوں کے تیل کی مالش سے پٹھوں کی اکڑن دور ہوجاتی ہے۔نسوانی عوارض میں بھی مہندی کے سفوف کا مقامی طور پر استعمال اور اس کا جوشاندہ پینا مفید ہے۔مثانے کی گرمی، جلن اور جریان کے مرض میں بھی مفید ہے۔اس کے مسلسل استعمال سے بڑھی ہوئی تلی معمول پر آجاتی ہے۔ یہ بہترین مصفئ خون بھی ہے۔ (۸۳)

مرکبات:

۱) مہندی کے سفوف میں گلاب کا تیل اور موم گرم کر کے ملا کر سینے اور کمر کے اطراف لیپ کرنے سے درد جاتا رہتا ہے۔

۲) مہندی کے پتے رات بھر بھگو کر صبح نچوڑ کر اس رس میں شکر ملا کر استعمال کرنے سے جذام کے مریض کے زخم ٹھیک ہوجاتے ہیں اور یہ ہی نسخہ یرقان کے مریض کے لئے بھی مفید ہے۔

۳) یہ پتے کافی، چینی اور چائے کی پتی ملا کر ابال کر اس میں لیموں یا سرکہ ملا کر سر پر لگانے سے خشکی اور بالوں کا گرنا رک جاتا ہے۔اس کے علاوہ یہ بہترین خضاب بھی ہے۔

۴) روغن حنا۔

۵) عطر حنا۔ (۸۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کھمبی

عربی۔الکماۃ، فارسی۔فارچ، ہندی۔کھنب، انگریزی۔ Mushroom، فرانسیسی۔ Champignon، نباتاتی نام۔Agaricus Species،خاندان۔Ascomycetes(۸۵)

حدیث:

سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول ﷺ الکماۃ من المن وماؤ ھا شفاء للعین ۔ (۸۶)

ترجمہ: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھمبی من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

شناخت:

یہ بغیر تنے اور بغیر پتوں کے خودرو اور گول پودا ہے۔اس کی کئی اقسام ہیں۔چھتری کی شکل میں ملنے والی سرخ رنگ کی کھمبی زہریلی ہوتی ہے جبکہ سفید رنگ کی گول سر والی خوراک کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اسے کچا اور پکا کر دونوں صورتوں میں کھایا جاتا ہے۔

مقامِ پیدائش:

یہ گرمی کے موسم میں برسات کے بعد باغوں اور نہروں کے پاس خود بخود اُگتی ہے۔اس کی ایک قسم ریگستان میں پیدا ہوتی ہے جسے کشنج کہتے ہیں۔کھمبی ماوراءالنہر اور خراسان کے شہروں میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔کشمیر میں بھی کثرت سے پائی جاتی ہے۔

مزاج:

سرد و تر ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

افعال واستعمال:

قابض اور جراثیم کش ہے۔آنکھوں کے امراض میں مستعمل ہے۔(۸۷)

کیمیائی تجزیہ:

برٹش ریسرچ کونسل کی تحقیقات کے مطابق کھمبی کے کیمیاوی اجزاء میں پروٹین،کیلشیم،فولک ایسڈ، کاربوہائیڈریٹس،کیلوریز، سوڈیم، پوٹیشیم،میگنیشم،لوہا،تانبا،کوبالٹ،فاسفورس،سلفر اور کلورین پائے جاتے ہیں۔وٹامن میں B4, B3, B2, B1،وٹامن H،C اور E کے علاوہ D بھی موجود ہے۔بھارتی ماہرین کے مطابق اس کے علاوہ اس میں بیروزہ،کڑوے اجزاء گوند،موم اور نباتاتی البومین ہوتے ہیں۔اس کا جزو عامل Agaric اور Fungic تیزاب ہیں۔اس کے علاوہ امونیا اور فاسفورک ایسڈ بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ (۸۸)

طب عربی:

کھمبی کا تعلق Fungus خاندان سے ہے جس سے اب تمام جراثیم کش ادویہ پینسلین سے کلورومائی تک حاصل ہوتی ہیں۔اس کے پانی میں بھی جراثیم کو مارنے کی صلاحیت ہے۔کھمبی کا پانی آنکھ میں ڈالنا ضعف بصارت،سوزش اور آنکھوں کے پیشتر امراض میں مفید ہے۔اس کا رس خاص کر جو اسے بھوننے میں ٹپکے،آنکھ میں ڈالنے سے جالا کٹ جاتا ہے۔کھمبی کو سکھا کر پیس کر کھانے سے ہر قسم کے دست رک جاتے ہیں۔یہ جسمانی حرارت کو کم کرتی ہے۔بلغم کو کم اور گاڑھا کرتی ہے۔جسم کو قوت دیتی ہے۔تھوک میں خون آنے ،تپ دق، پرانی کھانسی اور رات کو پسینہ آنے کی شکایت میں بھی مفید ہے۔جونک لگنے کے بعد زخم سے بہنے والا خون اس کے سفوف کے استعمال سے رک جاتا ہے۔ایسے زخم جو آسانی سے نہ بھرتے ہوں اس کے سفوف کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔خشک کھمبی گنج پر ملنے سے بال اُگنے لگتے ہیں۔کھمبی کے استعمال کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے خون میں کولیسٹرول کی سطح کم ہوتی ہے۔اسی بناء پر کھمبی کو امراض قلب، بلڈ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

پریشر، شوگر اور فزبی جیسے عوارض کے لئے ایک مفید غذا تسلیم کیا گیا ہے۔ جدید تحقیق کی رو سے یہ ایک متوازن غذا ہے اور لحمیات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے بغیر ڈائٹنگ کے جسم کم کیا جا سکتا ہے۔ (۸۹)

ہومیو پیتھک:

Agaricus۔ ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں یہ ایک مقبول دوا ہے۔ جب دماغ پر گھبراہٹ، بوجھ ہو، سر چکرائے، روشنی ناگوار ہو، آنکھوں پر سخت بوجھ ہو اور ایک کے دو نظر آئیں، کانوں میں شدید خارش اور جلن ہو، پیٹ میں اکڑاؤ، چبھن اور بدہضمی ہو، شدید کھانسی کے دورے پڑتے ہوں، نسوانی عوارض بھی لاحق ہوں تو ان کیفیات میں Agaricus مفید دوا ہے۔

مرکبات:

۱) اسے شہد میں ملا کر موتی جھرہ، ٹائی فس اور دیگر بخاروں میں استعمال کرنا بہت مفید ہے۔

۲) اسے حلوے میں ملا کر کھانے سے بدن فربہ ہوتا ہے۔

۳) اسے گوشت کے ساتھ ملا کر کھانا خوش ذائقہ ہونے کے ساتھ مقوی باہ بھی ہے۔ (۹۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نیل

عربی۔وسمہ۔کتم، فارسی۔وسمہ، انگریزی۔Indigo، لاطینی۔ Indigofera، نباتاتی نام Indigofera species۔، خاندان۔Leguminosae(۹۱)

حدیث:

عن ابی ذر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال ان رسول اللّٰہ ﷺ قال ان احسن ما غیر بہ الشیب الحناء والکتم (۹۲)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس بڑھاپے کے تغیر کے لئے حنا اور کتم بھی کیا اچھی چیزیں ہیں۔

شناخت:

نیل کا پودا دو قسم کا ہوتا ہے، ایک جنگلی اور دوسرا بستانی۔ جنگلی قسم کے پتے میتھی کے پتوں سے مشابہہ مگر اس سے کافی بڑے ہوتے ہیں۔ اس کا پودا دو گز تک بلند ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا پودا چھوٹا اور زمین پر بچھا ہوتا ہے۔ نیل کے پھول باریک اور گلابی ہوتے ہیں۔ اس پودے میں پھلیاں لگتی ہیں جن کے اندر دھنیے کے دانے یا اس سے کچھ بڑے بیج ہوتے ہیں۔ اس کے پتے دھوپ میں سکھا کر پیس کر سر میں خضاب کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ جنگلی پودے میں رنگ زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی بہت ہوتی ہے۔

مقامِ پیدائش:

اس کی کئی قسمیں دنیا کے مختلف حصوں میں پائی جاتی ہیں۔ مصر اور عرب میں جو قسم پائی جاتی ہے اس کا نام Indigofera Articulata ہے جبکہ ہندوستان میں پیدا ہونے والی Itinctoria ہے۔ سرد علاقوں میں پائی جانے والی قسم کا نام Isatis Tinetoria ہے۔ (۹۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

افعال واستعمال:

جالی، قابض، محلل ہے۔خضاب کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

طب عربی:

نیل متعفن زخموں کے لئے نافع ہے۔تلی کا درد دور کرتا ہے۔فساد بلغم، سرخبادہ، دمہ اور استسقا میں مفید ہے۔اس کا تیل بالوں کو قوت دیتا اور بڑھاتا ہے۔سردی کے دردوں میں مفید ہے۔ پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔درموں کو تحلیل کرتا ہے۔

مرکبات:

۱) اس کے پتوں کا سفوف شہد کے ہمراہ استعمال کرنا ورم جگر اور مرگی کو نافع ہے۔

۲) اس کی جڑ کو بھگو کر اس پانی میں گوند ملانے سے بہترین سیاہی تیار ہوتی ہے۔

۳) ایک حصہ نیل اور چوتھا حصہ مہندی دونوں کو آملے کے پانی میں گھول کر 1/2 گھنٹہ دھوپ میں رکھنے کے بعد سر پر لگانے سے بالوں پر بہترین رنگ آتا ہے۔(۹۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ورس

عربی۔درس، اردو۔ورس، ہندی۔ورس، انگریزی۔Pseudo Saffron، نباتاتی نام Flemingia Grahamiana Wight۔، خاندان۔Leguminosae(۹۵)

حدیث:

عن زید بن ارقم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ کان ینعت الزیت والورس من ذات الجنب۔ (۹۶)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ذات الجنب کے علاج میں ورس اور زیتون کے تیل کی تعریف فرماتے تھے۔

شناخت:

ورس کا پیڑ تقریبا چار میٹر بلند ہوتا ہے اس کا پھل پھلیوں کی شکل میں ہوتا ہے۔اگر یہ میدانی علاقے میں ہو تو پھلیوں کے اندر گہرے سرخ رنگ کے سخت ریشے ہوتے ہیں۔اگر پہاڑی علاقے میں ہو تو ان ریشوں کا رنگ سرخی مائل سنہرا ہوتا ہے۔یہ ریشے شکل وصورت میں زعفران کی مانند ہوتے ہیں مگر چھونے میں بہت سخت ہوتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں،عمدہ کا رنگ سنہری یا سرخ ہوتا ہے اور گھٹیا کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔

مقامِ پیدائش:

ورس یمن کے علاقے میں پیدا ہوتا ہے اس کی کمتر قسم سوڈان اور حبشہ میں پیدا ہوتی ہے۔

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

افعال واستعمال:

جالی، مقوی باہ اور کاسر ریاح ہے۔ رنگائی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (۹۷)

کیمیائی تجزیہ:

ورس میں کلوروفل، Glucosid، گوند، نشاستہ، Malic Acid اور غیر نامیاتی نمک پائے جاتے ہیں۔ (۹۸)

طب عربی:

اطبائے قدیم نے مشترکہ شکل اور رنگنے کی خصوصیات کی بناء پر ورس کو زعفران کا بدل قرار دیا ہے۔ ورس کا محلول چہرے سے ہر قسم کے داغ دھبے دور کر دیتا ہے۔ جلدی بیماریوں میں اکسیر ہے۔ اس کے پینے سے خارش، پھنسیاں، ایگزیما اور آبلے دور ہو جاتے ہیں۔ یہ اکثر زہروں کا تریاق ہے۔ جسم کے لئے مقوی اور مفرح ہے۔ خفقان کو مفید ہے، قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کے جوشاندے کو پینے سے مسواک اور نسوانی امراض دور ہو جاتے ہیں۔ یہ جوشاندہ آشوب چشم کے لئے بھی مفید ہے۔ دافع تعفن ہونے کی وجہ سے گلے اور دیگر اعضاء کی سوزش میں بھی مفید ہے۔ گردوں اور مثانے سے پتھری نکال دیتا ہے۔ قوت باہ میں اس حد تک مفید ہے کہ اگر کسی کپڑے کو ورس میں رنگ کر پہنا جائے تو اس سے بھی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پیٹ کے نفخ کو دور کرتا ہے اور معدے کی اصلاح کرتا ہے۔ (۹۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ سوئم

مفرد غذائیں

انگور

عربی۔عنب، فارسی۔فرشک، لاطینی۔Acinus، نباتاتی نام۔Vistis Vinifera Linn، خاندان۔Vitaceae (۱۰۰)

القرآن:

وجعلنا فیھا جنت من نخیل و اعناب و فجرنا فیھا من العیون۔(۱۰۱)

ترجمہ: اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور اس میں چشمے بہائے۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کان ینبذ للنبی ﷺ الزبیب فیشربہ الیوم والغدوبعد اغد الی مساء الثالثۃثم یامر بہ فیسقی الخدم اویھراف (۱۰۲)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کشمش کا نبیذ بنایا جاتا تھا۔آپ اس کو دن بھر پیتے اور دوسرے دن بھی پیا کرتے اور تیسرے دن بھی شام تک۔پھر جو بچتا تو حکم کرتے وہ خدمتگاروں کو پلایا جاتا یا بہادیا جاتا۔

شناخت:

انگور کا پودا بیل کی شکل میں ہوتا ہے جسے کسی چھپر پر پھیلا دیا جاتا ہے اس کے پتے چوڑے اور کنارے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کٹاؤدار ہوتے ہیں۔ پھل گچھوں کی شکل میں لگتے ہیں جو چھپر سے نیچے لٹکے ہوئے بہت خوبصورت نظر آتے ہیں۔ ابتداء میں پھل کا رنگ سبز اور ذائقہ کھٹا ہوتا ہے جو پختہ ہو جانے پر شیریں اور ہلکا سبز زردی مائل ہو جاتا ہے۔ بعض اقسام کا رنگ گہرا جامنی اور سیاہی مائل بھی ہوتا ہے۔ یہ پھل لمبا اور گول دانوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ طبی لحاظ سے اس کی دو قسمیں بہت مشہور ہیں۔ چھوٹا انگور بغیر بیج کے جسے سکھانے کے بعد کشمش اور عربی میں ذبیب کہا جاتا ہے اور بڑا انگور بیج والا جسے خشک کرنے کے بعد منقیٰ کہا جاتا ہے۔ انگور کو سکھانے سے اس کی افادیت میں کوئی کمی نہیں آتی۔

مقامِ پیدائش:

انگور کی درجنوں جنگلی قسمیں دنیا کے مختلف خطوں میں پائی گئی ہیں لہذا اس کے اصل وطن کا تعین کرنا بہت مشکل ہے۔ پھر بھی کچھ ماہرین نباتات کا خیال ہے کہ آرمینیا اور آذربائیجان کا پہاڑی علاقہ اس کا اصل وطن ہو سکتا ہے جو اپنی اچھی آب و ہوا کے لئے ہمیشہ سے مشہور ہے۔ غالباً اسی خطے سے یہ پھل ایران، عرب اور مصر پہنچا۔ اس وقت اٹلی، فرانس، روس، اسپین، ترکی، پاکستان، ہندوستان، ایران، افغانستان، جاپان، شام، الجیریا، مراکش اور امریکہ میں بہترین قسم کا انگور پیدا ہوتا ہے۔ انگور کی کل عالمی پیداوار کا نصف حصہ یورپ کے ممالک پیدا کرتے ہیں۔

مزاج:

گرم و تر درجہ اول میں ہے۔

افعال و استعمال:

ملین، مفرح، مصفی خون اور مقوی ہے۔ شراب کشید کرنے میں دنیا بھر میں اس کا استعمال عام ہے۔ (۱۰۳)

کیمیائی تجزیہ:

کیمیاوی طور پر انگور گلوکوز اور فرکٹوز کا بہترین ذریعہ ہے جو اسمیں 15 سے 25 فیصد تک پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پروٹین 8%، چکنائی 5%، ریشے دار اجزاء 5%، معدنی نمکیات 6%، کیلشیئم 19%،

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

فاسفورس 21%، سوڈیم 2%، ایسکوربک ایسڈ 2%، فولاد 1.6%، تھایامین 6%، نایاسین 80%، کاربوہائیڈریٹس 12.7%، پوٹاشیم 10%، کالے انگور میں ٹارٹائیرک ایسڈ 0.4%، نشاستے دار اجزاء 14%، وٹامن سی 25%، وٹامن ڈی 25%، وٹامن ای 25%، وٹامن بی 5%، اور وٹامن اے 80% انٹرنیشنل یونٹ موجود ہوتے ہیں۔ جبکہ سو گرام انگور میں 435 حرارے ہوتے ہیں۔ (۱۰۴)

طب عربی:

انگور کا شمار قدرت کی بہترین نعمتوں میں ہوتا ہے۔ جو غذائی اقدار کے ساتھ ساتھ معالجاتی خصوصیات سے بھی مالا مال ہے۔ دورِ جدید کی بہت سی بیماریوں کا اس میں علاج موجود ہے۔ یہ اپنے تمام تر کیمیاوی اجزاء کی بناء پر ایسا مفید پھل ہے جو انتہائی فرحت بخش اور ہاضم ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے اور جسم میں نیا خون پیدا کر کے عام جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ معدہ، آنتوں، پھیپھڑوں، جگر اور دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ قبض کو دور کرتا ہے، بھوک لگاتا ہے، وزن بڑھاتا اور چہرے کی رنگت کو خوبصورت بناتا ہے، طبی اعتبار سے کشمش کا استعمال انگور سے زیادہ مفید ہے۔ یہ نزلہ، زکام اور بخار کی بہترین دوا ہے اور انسان کو بہت سے امراض سے محفوظ بھی رکھتی ہے۔ ترش انگور کا رس آشوبِ چشم، آنکھوں کی خارش اور گلے کی خرابی میں مفید ہے۔ اس کی پتیاں اسہال کو روکتی ہیں۔ اس کی بیلوں سے حاصل کیا ہوا رس جلدی بیماریوں میں مفید ہے۔ یورپ میں یہ رس Ophthalmia کا بہترین علاج تسلیم کیا جاتا ہے۔ میٹھے انگور کا رس ناک میں ڈالنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ خناق کے مریض کو اس رس سے غرارے کرانے سے سانس کی نالی کھل جاتی ہے اور تنفس بحال ہو جاتا ہے۔ تپ دق کے مریضوں کے لئے انگور کا رس آبِ حیات ہے۔ مرگی، امراض گردہ و مثانہ، نسوانی امراض اور دورانِ حمل انگور کا استعمال بے حد مفید ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانے میں انگور کا رس متواتر پلانے سے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ انگور کا سرکہ معدے کی خرابیوں، ہیضہ اور قولنج کا بہترین علاج ہے۔ (۱۰۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jjui@gmail.com

جدید تحقیق کے مطابق اس میں ایک جز ریزویراٹرول نامی افراط سے پایا جاتا ہے جو اپنے افعال کے لحاظ سے جسم کو رسولیاں بننے سے محفوظ رکھتا ہے۔H.D.L (اچھے قسم کا کولیسٹرول) اس کے استعمال سے مناسب سطح پر رہتا ہے۔سیاہ اور سفید دونوں انگوروں میں Anti Oxident Pigments پائے جاتے ہیں جو بڑھاپے کو روکتے ہیں۔انگور میں وٹامن C اور E کی موجودگی کی وجہ سے یہ کینسر کو روکنے کی زبردست صلاحیت رکھتا ہے۔انگور کی خوشبو اس میں موجود Linalod Geraniaol کی بناء پر ہوتی ہے۔اس میں ایک بہت اہم کمپاؤنڈ وٹامن "P" پایا جاتا ہے۔جو جسم کے ورم اور نسیجوں کی سوجن کو کم کرتا ہے۔اس کے علاوہ یہ وٹامن Atherosclerosis کا مؤثر علاج ہے۔ (۱۰۶)

مرکبات:

۱) شربت ترش انگور۔

۲) شربت انگور شیریں۔

۳) حب عنب

۴) جوارش تخم مویز

۵) سرکہ انگوری

۶) انگوری چٹنی

۷) سکنجبین ذہبی

۸) معجون ذبیب

۹) ماءاللحم انگوری (۱۰۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تربوز

عربی۔بطیخ ، فارسی۔تربوزہ۔ ہندوانا، یونانی۔Pepones، انگریزی۔Watermelon ، نباتاتی نام۔Citrullus Vulgaris Schrad، خاندان۔Cucurbitaceae (۱۰۸)

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللّٰہ ﷺ یاکل البطیخ بالرطب فیقول نکسر حر ھذا ببرد ھذا و برد ھذا بحر ھذا۔ (۱۰۹)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تربوز کو گدر کھجور کے ساتھ کھاتے اور فرماتے اس (کھجور) کی گرمی اس کی سردی کے ساتھ ہم توڑتے ہیں اور اس (تربوز) کی سردی اس کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں۔

شناخت:

اس کا پودا بیل کی شکل میں ہوتا ہے جس کی لمبائی تقریباً تیس پینتیس فٹ تک ہوتی ہے۔ پتے روئیں دار، کھردرے پانچ حصوں میں بٹے ہوئے کریلے کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں۔ پھل چھوٹے بڑے اور درمیانی سائز کے ہوتے ہیں اور پکنے پر گلابی یا سرخ ہو جاتا ہے جس کے اندر کالے، سرخ، سفید اور چتکبرے بیج بھرے ہوتے ہیں۔ پھل کا اوپر کا چھلکا گہرا سبز یا سبز دھاری دار اور بغیر دھاری کے بھی ہوتا ہے۔ حال ہی میں اس کی ایک اور قسم وجود میں آئی ہے جو لوکی کی شکل میں لمبا ہوتا ہے اور رنگ بھی لوکی سے قدرے مشابہ ہلکا سبز ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مقامِ پیدائش:

یہ پھل ہندوستان، پاکستان اور افغانستان میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ دیگر ممالک میں اس کی پیداوار بہت کم ہے۔ یہ ندی نالوں اور دریاؤں کے کناروں پر ریتیلی زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ میدانی علاقوں میں بھی اس کی کاشت ممکن ہے۔

مزاج:

تیسرے درجے میں سرد و تر ہے۔

افعال و استعمال:

مدر بول لیکن حدت خون و صفرا، مبرد مفرح، جالی اور ملین طبع ہے۔ خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ (۱۱۰)

کیمیائی تجزیہ:

تربوز میں مقطر پانی 80%، ہیموگلوبین، 20%، معدنی نمکیات 20%، کیروٹین 10%، نشاستے دار اجزاء 7.6%، گلوکوز شکری اجزاء 7%، روغنی اجزاء 0.4%، وٹامن سی 40%، وٹامن بی 25%، وٹامن ڈی 20%، پروٹین 60% اور وٹامن اے 96% انٹرنیشنل یونٹ موجود ہوتے ہیں جبکہ 100 گرام تربوز سے 95% حرارے ملتے ہیں۔ (۱۱۱)

طب عربی:

تربوز گرمی اور خون کے جوش اور گھبراہٹ کو کم کرتا ہے۔ پیاس بجھاتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ سوزاک یا پیشاب جل کر یا رک رک کر آنے کے مرض میں اکسیر ہے۔ میعادی اور گرمی کے بخاروں میں مفید ہے۔ سوزش معدہ، صفرا کی زیادتی، اسہال صفراوی اور آنتوں کی سوزش میں اکسیر ہے۔ یرقان و پتھری میں بھی مفید ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق اس کے بیجوں میں Cucurbocitrin (ککربوسی ٹرن) نامی ایک جز پایا جاتا ہے جو جسم کے باریک ریشوں اور خون کی نالیوں کو پھیلا دیتا ہے جس سے بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ تربوز کے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بیج کا مغز بدن کو موٹا کرتا ہے۔ گردوں سے فاسد مادہ خارج کرنے کے لئے تربوز کا استعمال بہت مفید ہے۔تربوز میں موجود لائیکوپین نامی جز سرطان کے مرض کو روکنے میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔(۱۱۲)

مرکبات:

۱) اس کے بیجوں کا مغز گھوٹ کر اس میں مصری اور پانی ملا کر پینے سے دل کی کمزوری اور دھڑکن کو آرام ملتا ہے۔

۲) ان بیجوں کے مغز میں پانی، چھوٹی الائچی اور زیرہ ملا کر گھوٹ لیا جائے تو یہ سکون بخش مشروب بن جاتا ہے۔

۳) اس کے علاوہ ان بیجوں کے مغز کو گھوٹ کر مصری اور مکھن ملا کر کھانے سے وہم کے مرض کو فائدہ ہوتا ہے۔

۴) تربوز کے گودے کو نچوڑ کر اس کے پانی میں الائچی اور چینی شامل کر کے شربت بنایا جائے تو یہ شربت گھبراہٹ، پیشاب کی جلن اور لو لگنے میں مفید ہے۔

۵) نیم پختہ تربوز کا مربہ بھی بنایا جاتا ہے۔

۶) لعوق آب تربوز والا۔ (۱۱۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کھجور

عربی۔تمر، فارسی۔خرمہ، یونانی۔Foeniks، لاطینی۔Palmula، انگریزی۔Date، نباتاتی نام۔Phoenix Dactylifera Linn، خاندان۔Arecaceae/Palmac(۱۱۴)

القرآن:

والارض وضعها للانام۔ فيها فاكهة والنخل ذات الاكمام (۱۱۵)

ترجمہ: اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔

حدیث:

عامر بن سعيد رضى اللّٰه تعالىٰ عنه عن ابيه قال قال رسول اللّٰه ﷺ من تصبّح كل يوم سبع تمرات عجوة لم يضره فى ذلك اليوم سمّ ولا سحر۔ (۱۱۶)

ترجمہ: عامر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن اسے نہ کوئی زہر اور نہ ہی کوئی جادو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

شناخت:

اس کا درخت ناریل یا تاڑ کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے۔ پتے معمولی چوڑے، لمبے، آگے سے کانٹے دار، نو دس انچ کے لگ بھگ لمبے اور ایک ہی شاخ پر کئی ہوتے ہیں۔ درخت کے آخری سرے پر پھل بڑے بڑے گچھوں کی شکل میں لگتے ہیں۔ کھجور کی بے شمار اقسام ہیں اور مختلف رنگ اور ذائقے ہیں۔ یہ زرد،

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بھورے، سرخ اور زیادہ تر سیاہی مائل بھورے رنگ میں پائی جاتی ہے۔ ساخت میں گول اور لمبی ہوتی ہے اندر گٹھلی ہوتی ہے جس پر گہری لکیر ہوتی ہے۔

مقامِ پیدائش:

کھجور گرم علاقوں کا پھل ہے۔ یہ پاکستان، ہندوستان، شمالی افریقہ، ایران، عراق، مصر اور بیشتر ایشیائی اور عرب علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

مزاج:

گرم درجہ دُوم میں اور تر درجہ اول میں ہے۔

افعال واستعمال:

مقوی اعصاب، مقوی باہ، مولد منی، مسمن بدن اور کثیر الغذاء ہے۔ بہت سے علاقوں میں خوراک کے طور پر بھی مستعمل ہے۔ (۱۱۷)

کیمیائی تجزیہ:

کھجور میں ریشے دار اجزاء 2%، نشاستے دار اجزاء 60%، معدنی نمکیات 1%، لحمی اجزاء 8%، فولاد 1.1/2% ، فاسفورس 3%، پانی 26.11% ، کیلشیم 50% ، پروٹین 3%، شکر 38.3% ، سوڈیم 60%، وٹامن اے 172 ملی گرام، وٹامن بی 25 ملی گرام، وٹامن سی 9 ملی گرام اور اس کے علاوہ میگنیشیم، کلورین، گندھک اور ایسکوربک ایسڈ بھی موجود ہوتا ہے۔ (۱۱۸)

طب عربی:

کھجور کا شمار دنیا کے قدیم ترین درختوں میں ہوتا ہے۔ مورخوں کا خیال ہے کہ یہ تین ہزار سال قبل مسیح میں بھی موجود تھا۔ کھجور پھلوں میں ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ یہ توانائی کا خزانہ ہے جو فوری طور پر ہضم ہو کر جسم کو قوت پہنچاتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ آنتوں کو طاقت دیتی ہے اور ان کی حرکت دوریہ کو تیز کر کے ان میں رکے ہوئے زہریلے فضلات کو بدن سے باہر نکال دیتی ہے۔ ہاضمہ کی خرابی اور تبخیر معدہ کی شکایت میں بھی مفید

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہے۔ بدن کو موٹا کرتی ہے اور زخموں کو مندمل کرتی ہے۔ یرقان کے لئے بہترین دوا ہے کیونکہ پتے اور جگر کے فعل کو درست کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ مقامی طور پر مسکن ہے، جلن کو دور کرتی ہے۔ اس کے علاوہ کھجور میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو گردے، مثانے اور پتے میں پتھری بننے کے عمل کو روکتے ہیں۔ تپ دق کے مرض میں اکسیر ہے کیونکہ بلغم کا اخراج کرنے کے ساتھ ساتھ جسم کو بھرپور قوت بھی فراہم کرتی ہے۔ منہ کی خشکی کو دور کرتی ہے۔ (۱۱۹)

چھوہارہ:

کھجور کی دوسری قسم چھوہارہ ہے۔

مزاج:

گرم وخشک ہے۔

طب عربی:

چھوہارہ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ یہ نزلہ، زکام، کھانسی اور بلغم سے پیدا ہونے والے تمام امراض مثلاً فالج، لقوہ، رعشہ اور استرخاء وغیرہ کے لئے اکسیر کامل ہے۔ جسم کی بڑھتی ہوئی رطوبت کو کم کرتا ہے اور لو بلڈ پریشر میں بطور دوا اور غذا مستعمل ہے۔ اس کے استعمال سے نقاہت اور کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ خون کے سرخ ذرات کو بڑھاتا ہے اس لئے خون کے سرطان جس میں خون کے سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں، اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ امراض نسواں اور استقرار حمل میں مفید ہے۔ بلاشکر پیشاب کی زیادتی اور بچوں میں پیشاب کے قطرے ٹپکنے کے مرض میں مفید ہے۔ جسم کو قوت بخشتا ہے اور چہرے کو خوبصورت بناتا ہے۔

مرکبات:

۱) کھجور کو دودھ میں ابال کر پینے سے دل ودماغ اور بدن کو بہت قوت حاصل ہوتی ہے۔

۲) کھجور کو رات بھر پانی میں بھگو کر صبح استعمال کرنے سے تیزابیت، اسہال اور صفرا کے مریضوں کو فائدہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

ہوتا ہے اس پانی کو نبیذ کہا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ جسم کی غلیظ رطوبتیں خشک ہوتی ہیں۔ معدے کو تقویت ملتی ہے۔ منہ کے زخم اور مسوڑھوں کی سوزش، گردوں کی سوزش، پتھری اور پرانے سوزاک میں مفید ہے۔ پیاس کو تسکین دیتا ہے۔

۳) ملیریا بخار سے محفوظ رہنے کے لئے کھجور، چرچٹا اور تمباکو کا پتہ دو تین دن استعمال کرنا مفید بتایا جاتا ہے۔

۴) معجون اردخرد

۵) شربت خوباں۔ (۱۲۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

چقندر

عربی۔سلق، فارسی۔ چقندر، انگریزی۔Beet Root، نباتاتی نام۔Beta Vulgaris Linn، خاندان۔Chenopodiacae (۱۲۱)

حدیث:

عن ام المنذر بنت قیس انصاریة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت ۔ دخل علی رسول اللّٰہ ﷺ ومعہ علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ولنا دوال معلقة ۔ فجعل رسول اللّٰہ ﷺ یاکل وعلی معہ یاکل فقال رسول اللّٰہ ﷺ مہ یا علی فانك ناقة قالت فجعلت لهم سلقا وشعیرا۔ فقال النبی ﷺ یا علی من هذا فاصب فانه اوفع لك۔(۱۲۲)

ترجمہ: ام منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے۔آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جو بیماری کی وجہ سے کمزور اور ناتواں تھے۔ ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔آپ ﷺ کھڑے ہو کر اس میں سے کھانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کھانے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رک جاؤ اے علی تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور کمزور ہو رہے ہو۔پھر میں نے تیار کیا ان کے لئے جو اور چقندر تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی اس میں سے لے لو۔ یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔

شناخت:

چقندر کا تعلق پالک کے ساگ کے خاندان سے ہے۔ اس کا پودا زمین سے ڈیڑھ دو فٹ بلند

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہوتا ہے۔اس کی جڑ گہرے سرخ رنگ اور پتے گہرے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ابتداء میں سبز رنگ کے پھول آتے ہیں جو پکنے کے بعد بھورے رنگ کے بیجوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔چقندر کی جڑ شلجم کی شکل کی ہوتی ہے جس میں غذائی عناصر جمع ہوتے ہیں۔جڑ کے اوپر ریشے اور بال ہوتے ہیں۔اندر سے چقندر کا رنگ لال اور سفید دھاری دار ہوتا ہے۔چقندر کی چار قسمیں ہوتی ہیں،سرخ چقندر،سفید چقندر، برگی چقندر اور جنگلی چقندر۔آخر الذکر دونوں قسمیں جانوروں کے چارے میں استعمال ہوتی ہیں۔

مقامِ پیدائش:

چقندر بحیرہ عرب کے ملکوں کا تحفہ ہے۔ 14 ویں صدی میں اس کے بیج شمالی یورپ پہنچے اور ان کی کاشت کی گئی۔ بھارت، پاکستان،شمالی افریقہ اور تمام یورپ میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔

مزاج:

چقندر پہلے درجے میں گرم وخشک ہے بعض اطباء اسے رطب اور بعض یبوست اور رطوبت سے مرکب بتاتے ہیں۔ہلکی برودت بھی اس میں پائی جاتی ہے۔

افعال واستعمال:

مقوی،ملین،محلل اور مسکن ہے۔شکر بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (۱۲۳)

کیمیائی تجزیہ:

سائنسی تحقیق کے مطابق چقندر میں کاربوہائیڈریٹس 16 % ، وٹامن اے 50 %، وٹامن بی 25%، وٹامن ڈی 25% ، وٹامن ای 25% ، سائٹریک ایسڈ 10%، کلورین 14%، کیلشیم 1.2%، میگنیشیم 10% ،سوڈیم 14%،آئرن 4%، پوٹاشیم 10%. فاسفورس 4%،نشاستے دار اجزاء 14%،ریشہ 2%،معدنی نمکیات 6%اور تقریباً 80% پانی ہوتا ہے۔(۱۲۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طب عربی:

ایک متوازن غذا کے لئے جن اجزا کی ضرورت ہوتی ہے ان میں پیشتر صرف چقندر ہی سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ اگر اسے کچا کھایا جائے تو زیادہ مفید ہے ورنہ ابال کر کھانے میں بھی اس کی غذائیت میں کوئی نمایاں کمی نہیں آتی۔ چقندر کے پتے بھی غذائی اعتبار سے بہت اہم ہوتے ہیں۔ ان میں وٹامنز اور فولاد خوب ہوتا ہے۔ اکثر علاقوں میں چقندر کے پتے سبزی کے مانند پکا کر کھائے جاتے ہیں۔ ان پتوں کا پانی گنج پر لگانے سے بال نکل آتے ہیں۔ ان کے جوشاندے سے سر دھونے سے خشکی یعنی بفہ دور ہو جاتی ہے۔ سر کی جوئیں مر جاتی ہیں۔ چہرے پر پڑنے والے داغ، حساسیت اور چھیپ میں مفید ہے۔ ورم والے مقامات پر چقندرے کے پتوں کا پانی ملنے سے ورم رفع ہو جاتا ہے۔ آگ سے جھلسی ہوئی جلد پر بھی اس کا لگانا مفید ہے۔ اس پانی سے کلی کرنے سے دانتوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔ (۱۲۵)

چقندر غذائی افادیت کے ساتھ ساتھ ادویاتی خصوصیات کا بھی حامل ہے جدید تحقیق کے مطابق یہ کینسر کا مؤثر علاج ہے۔ اس کا متواتر استعمال قبض اور بواسیر میں بھی بہت مفید ہے۔ معدے اور آنتوں کی جلن کو رفع کرتا ہے۔ نسوانی عوارض کی بھی اصلاح کرتا ہے۔ ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ عام کمزوری اور ضعف باہ میں بھی مفید ہے۔ دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ جوڑوں کے درد کو کم کرتا ہے۔ جگر کے فعل کی اصلاح کرتا ہے۔ تلی کی سوزش کو کم کرتا ہے۔ چقندر کی جڑوں کا رس ناک میں ٹپکانے سے سر درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ چقندر میں 10 فیصد شکر ہوتی ہے جو گلوکوس کی طرح فوراً خون میں شامل ہو کر توانائی بخشتی ہے۔ مغربی ماہرین نباتات کے مطابق چقندر کے استعمال سے قوت ہاضمہ میں اضافہ ہوتا ہے اور جگر کا فعل چست ہوتا ہے۔ خاص طور پر کمزوری کے سبب ہونے والا سر کا درد اس کے استعمال سے دور ہوتا ہے اور دماغ کو توانائی ملتی ہے۔ جن ممالک میں گنا پیدا نہیں ہوتا وہاں چقندر سے شکر بنائی جاتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مرکبات:

۱) چقندر کے پانی کو شہد کے ساتھ پینے سے بڑھی ہوئی تلی اعتدال پر آجاتی ہے۔ یرقان کو فائدہ ہوتا ہے اور صفراء کی نالیوں میں پتھری یا دوسرے اسباب سے پیدا ہوانے والی رکاوٹیں بھی دور ہو جاتی ہیں۔

۲) جلد کے زخموں، بفہ اور خشک خارش میں چقندر کے قتلوں کو پانی اور سرکے میں ابال کر لگانا مفید ہے۔ اس مرکب کو دو چار بار لگانے سے سر کی خشکی ختم ہو جاتی ہے اور بال مضبوط اور گھنے ہو جاتے ہیں۔

۳) چقندر کے پتوں کے پانی کو شہد یا روغن بادام کے ساتھ ملا کر نیم گرم کان میں ٹپکانے سے ورم اور درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ (۱۲۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ککڑی

عربی۔قثاء، فارسی۔خیار، ہندی۔ککڑی، انگریزی۔Cucumber، یونانی۔Sikvos، نباتاتی نام۔Cucumis Melo Var، خاندان۔Cucurbitaceae (۱۲۷)

القرآن:

فادع لنا ربك يخرج لنا مما تنبت الارض من بقلها وقثائها وفومها وعدسها و بصلها۔ (۱۲۸)

ترجمہ: دعا کیجئے اپنے رب سے کہ وہ نکالے ہمارے لئے جو کچھ اگتا ہے زمین میں ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز میں سے۔

حدیث:

عن عبد اللّٰہ بن جعفر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رائیت النبی ﷺ یا کل الرطب بالقثاء۔ (۱۲۹)

ترجمہ: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کھجور ککڑی کے ساتھ ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا۔

شناخت:

ککڑی ایک بیل کا پھل ہے۔اس کا پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ککڑی ایک بالشت سے ایک گز تک لمبی، گول، اور کچھ خم کھائی ہوئی ہوتی ہے۔اس کی سطح پر لکیریں اور ہلکا سا رواں ہوتا ہے۔اسے کچا بھی کھایا جاتا ہے۔ پک جانے پر اس کی رنگت زردی مائل ہوجاتی ہے اور بیج نمودار ہوجاتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کچی ہونے پر بھی میٹھی ہوتی ہے اور دوسری کچی حالت میں کڑوی اور پکنے پر میٹھی ہوجاتی ہے۔اس کو کڑوی ککڑی کہا جاتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مقامِ پیدائش:

عرب، پاکستان، ہندوستان، افغانستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں بھی پیدا ہوتی ہے۔

مزاج:

درجۂ دوم میں سرد و تر ہے۔

افعال واستعمال:

مسکن صفرا و خون، مسکن عطش، مدر بول، مخرج سنگ گردہ ہے۔ خوراک کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔

کیمیاوی تجزیہ:

ککڑی میں پانی، پروٹین، معمولی مقدار میں چکنائی، کاربوہائیڈریٹ، کیلشیم، فاسفورس، لوہا، آیوڈین، وٹامن سی اور وٹامن اے پائے جاتے ہیں۔

طب عربی:

ککڑی پیاس بجھاتی ہے۔ صفرا کی حرارت اور سوزش کو دور کرتی ہے۔ گرم مزاجوں کو نفع پہنچاتی ہے۔ خون کی حدت اور سوزش، جگر اور معدے کو تسکین دیتی ہے۔ مدر بول ہے۔ مثانے اور گردے کی پتھری کو توڑتی اور ریگ کو دور کرتی ہے، تلخ ککڑی اس امر میں زیادہ نافع ہے۔ ملین شکم ہونے کے ساتھ ساتھ بھوک پیدا کرتی ہے۔ کمر کے درد اور کولہوں کے جوڑوں کو نفع پہنچاتی ہے۔ بدن کو فربہ کرتی ہے۔ دل و دماغ کو فرحت پہنچاتی ہے۔ تپ دق میں اس کا پانی نکال کر پلایا جاتا ہے۔ گرم دردِ سر میں اس کو باریک پیس کر ضماد کرنا مفید ہے۔ (۱۳۰)

ککڑی کے بیج:

عمدہ بیج وہ ہے جو سفید اور پکی ہوئی ککڑی سے نکالا گیا ہو۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مزاج:

سرد و تر درجہ اول ہے۔

ککڑی کا بیج مدر ہے۔ سدے کھولتا ہے۔ رگوں سے فاسد مواد نکالتا ہے۔ تپ گرم کی حرارت کو پیشاب کے ذریعے رفع کرتا ہے، پیاس بجھاتا ہے، پیشاب کی سوزش مٹاتا ہے۔ اس کو پیس کر چہرے پر ملنے سے رنگ صاف ہوتا ہے۔ سوزاک اور پتھری کے امراض میں مفید ہے۔ بدن کو قوی کرتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت بخشتا ہے۔ (۱۳۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

لوکی

عربی۔قرعۃ۔الدباء۔یقطین، فارسی۔کدو، انگریزی۔Gourd، یونانی۔Kolokfenth، نباتاتی نام۔Vulgaris Sev، خاندان۔Cucurbitacae (۱۳۲)

القرآن:

وانبتنا علیه شجرة من یقطین۔ (۱۳۳)

ترجمہ: اور ہم نے ان پر کدو کا درخت اُگایا۔

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان خیاطا دعا النبی ﷺ بطعام صنعه فذھبت مع النبی ﷺ فقرّب خبز شعیر و مرقا فیه دباء قدید، فرایت رسول اللّٰہ ﷺ یتتبع الدباء من حوالی القصعة فلم ازل احب الدباء بعد یومئذ۔ (۱۳۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک درزی نے نبی کریم ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ میں ان کے ساتھ گیا۔ اس نے جو کی روٹی اور سوکھے گوشت کے سالن میں لوکی پیش کی۔ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ تھالی کے اطراف سے لوکی کے ٹکڑے تلاش کر کے کھاتے تھے۔ اسی دن سے مجھے لوکی سے محبت ہوگئی۔

شناخت:

لوکی ایک عام سبزی ہے جو دنیا بھر میں پائی جاتی ہے۔ اس کا پودا بیل کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ لوکی کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی ایک بالشت سے لے کر ایک میٹر تک ہوتی ہے۔ یہ لمبی اور گول دونوں شکلوں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

میں ہوتی ہے۔اس کی ایک قسم جنگلی بھی ہوتی ہے جو دا لکھے میں کڑوی اور حجم میں بڑی ہوتی ہے۔اس کا پھول زرد رنگ کا اور پتے چھوٹے ہوتے ہیں۔اِسے کدو بھی کہا جاتا ہے۔

مقامِ پیدائش:

لوکی کا اصل وطن امریکہ ہے۔اس کے علاوہ ہندوستان، پاکستان، افغانستان، عرب، یورپ اور دنیا کے بیشتر حصوں میں پائی جاتی ہے۔

مزاج:

اس کے مزاج میں اطباء کا اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک یہ دوسرے درجے میں سرد وتر ہے اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے میں سرد وتر ہے۔ (۱۳۵)

افعال واستعمال:

مفرح، ملین، مسکین، مقوی اور مدر بول ہے۔ غذا اور دوا دونوں طریقوں سے استعمال کی جاتی ہے۔آلات موسیقی بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

کیمیاوی تجزیہ:

لوکی میں پروٹین، چکنائی، نشاستہ، سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیئم، میگنیشیم، لوہا، تانبا اور فاسفورس پائے جاتے ہیں۔

طب عربی:

لوکی ایک زود ہضم غذا ہے۔ یہ نہ صرف جسم کو تقویت بخشتی ہے بلکہ بہت سے امراض کا علاج بھی ہے۔ یہ پھیپھڑوں، دل، جگر اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔مزاج کو خوشگوار بناتی ہے۔خون کی گرمی اور جوش کو کم کرتی ہے۔ پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ پیشاب کی جلن کو دور کرتی ہے اور پیشاب کو کھولتی ہے۔صفراوی کیفیت کو دور کرتی ہے۔ پیٹ کے سدھے کھول کر اسے نرم کرتی ہے۔اس کا گودا سل دق اور دماغی امراض میں خصوصیت سے مفید ہے۔ (۱۳۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پیشاب آور خصوصیات کی بناء پر ہائی بلڈ پریشر کو نارمل پر لانے کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ بخار توڑنے کے لئے لوکی کھانا اور اسے کاٹ کر جسم پر پھیرنا بہترین علاج ہے۔ لوکی کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔ سر چکرانے، آنکھوں میں پانی آنے، مستقل سر درد اور خفقان کے مریضوں کے لئے لوکی پیس کر اس کا لیپ سر پر کرنا مفید ہے۔ حاملہ خواتین کے لئے یہ بڑی نعمت ہے۔ حمل کے دوران لوکی کے استعمال سے حمل گرنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اس کا گودہ درد گردہ کے مقام پر گرم کر کے رکھنے سے درد کو آرام ملتا ہے اور بچھو کے ڈنگ کے مقام پر لیپ کرنے سے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔ (۱۳۷)

لوکی کے بیج:

یہ بیج سرد مزاج ہوتے ہیں۔ ان کا لیپ گرمی کے سر درد کو دور کرنے اور نیند لانے میں اکسیر ہے۔ ان بیجوں کا تیل بھی سر درد اور نیند لانے کے لئے مفید ہے۔ اسکی مالش سے مالیخولیا اور سرسام کا مرض دور ہو جاتا ہے۔ یہ جسم کو فربہ کرتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑے مارنے میں مفید ہیں۔ (۱۳۸)

مرکبات:

۱) لوکی کو بہی (سفرجل) کے ساتھ پکا کر کھانے سے جسم کو عمدہ غذائیت اور توانائی حاصل ہوتی ہے۔

۲) کچی لوکی مع بیجوں کے مصری کے ساتھ دوران حمل مسلسل استعمال کرنے سے اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

۳) لوکی کو چینی کے ساتھ پکا کر کھانے سے جنون اور خفقان کو فائدہ ہوتا ہے۔

۴) کچی لوکی کا رس نکال کر روغن گل ملا کر کان میں ڈالنے سے ورم جاتا رہتا ہے۔

۵) اس کا مربہ بہترین مقوی غذا ہے اور ٹی بی کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔

۶) لوکی کا حلوہ، کھیر، مٹھائی اور سالن دنیا بھر میں مقبول غذائیں ہیں۔

۷) معجون حمل۔ (۱۳۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جو

عربی۔شعیر، فارسی۔جو۔سعیر، ہندی۔ جو، انگریزی۔Barley ، فرانسیسی۔Orage ، نباتاتی نام۔Hordeum Vulgare Linn، خاندان۔Graminac Poaceae (۱۴۰)

حدیث:

عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال لبست رسول اللّٰہ ﷺ الصوف و احتذی المخصوف وقال اکل رسول اللّٰہ ﷺ بستعا ولبس خشتا۔ فقیل للحسن مالبشع ۔ قال غلیظا الشعیر ما کان یسیغه الا بجرعة ماء۔ (۱۴۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صوف کا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔اپنے ہاتھ سے جوتے گانٹھا کرتے تھے آپ نے ہمیشہ موٹا کھایا اور موٹا پہنا۔حسن سے دریافت کیا گیا کہ موٹا کھانے سے کیا مرد ہے۔انہوں نے جواب دیا کہ جو کی وہ سخت روٹی جسے آپ ﷺ بغیر پانی کے حلق سے نہ اُتار سکتے تھے۔

شناخت:

یہ گیہوں کے دانے کے مشابہہ ہوتا ہے۔رنگ قدرے سفید ہوتا ہے۔گیہوں سے قبل کھیت میں تیار ہوتا ہے اور بہتر وہ کہ جو سرخ زمین میں پیدا ہوا اور اس کے کھیت پر بارش ہو چکی ہو۔پورا پکا ہوا، بڑا اور بھاری دانہ ہو۔جب دانہ جو کو نمی اور حرارت پہنچائی جاتی ہے تو وہ پھوٹ نکلتے ہیں۔اس کے بعد ان کو خشک کر لیا جاتا ہے۔اس طرح جو کا نشاستہ شکر میں تبدیل ہو جاتا ہے اور پانی میں حل ہو جاتا ہے۔اسے Malt Extract کہتے ہیں۔جو کی ایک قسم خودرو بھی پائی جاتی ہے۔ (۱۴۲)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مقام پیدائش:

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ دنیا میں اناج میں جو سب سے پہلے کاشت کیا گیا اور اس کی کاشت کا علاقہ ابی سینا (ایتھوپیا) کے علاوہ مصر، شام اور فلسطین سمجھا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں سب سے زیادہ جو کی پیداوار روس، امریکہ، چین، کینیڈا، پاکستان، ہندوستان، اٹلی، فرانس، مصر، یونان اور شمالی افریقہ کے کئی ممالک میں ہوتی ہے۔ (۱۴۳)

مزاج:

پہلے درجے میں سرد و تر ہے۔ بعض اطباء کے خیال میں پہلے درجے میں خشک و سرد ہے۔

افعال و استعمال:

ملین، محلل، مسکن ہے۔ مشروب کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

کیمیاوی تجزیہ:

جو میں حیاتین ب 1۔ 12%.، حیاتین ب 2۔ 08%.، نایاسین 3.1%، پروٹین 8.2%، چربی 1.0%، کاربوہائیڈریٹ 78.8%، کیلشیم 16.0%، فولاد 198.0%، فاسفورس 349%، ریشہ 2.6% شامل ہیں۔ (۱۴۴)

طب عربی:

شیخ بوعلی سینا نے جو کو دل و دماغ کے لئے ایک تسکین دینے والی غذا تسلیم کیا ہے۔ جگر اور مثانے کی گرمی زائل کرنے، پیشاب کی نالیوں کے فضلات خارج کرنے، معدے کی جلن کو دور کرنے، چڑچڑا پن دور کرنے، معدے کی گیس اور ہاتھ پاؤں کی جلن دور کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ غذا ہے۔ جو میں پرانے سے پرانے نزلے، زکام، گلے کی خراش، بلغم کی کثرت اور گرم و خشک کھانسی دور کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ برٹش فارماکوپیا نے جو سے مالٹ ایکسٹریکٹ Malt Extract تیار کرنے کا مشورہ دیا ہے جس میں لحمیات، نشاستہ اور شکر کو ہضم کرنے والے جوہر اور وٹامنز پائے جاتے ہیں۔ برٹش فارماکوپیا کے مطابق یہ توانائی کا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بہترین ذریعہ ہے۔ جو معتدل اور صالح خون پیدا کرتا ہے۔ جسمانی وزن اور خاص کر پیٹ کو کم کرتا ہے۔ چہرے کو نکھارتا ہے۔ بدن کو مضبوط بناتا ہے۔ جلد ہضم ہونے کی وجہ سے بدہضمی کے مریضوں کے لئے غذا اور دوا بھی ہے۔ پرانا قبض دور کرنے اور خون میں کولیسٹرول کم کرنے کے لئے جو کے دلیئے سے زیادہ مفید کوئی چیز نہیں ہے۔ جو کا تیل گنج، داد، جلن، گرمی اور ورموں میں نافع ہے۔ (۱۴۵)

جو کو بھون کر ستو تیار کئے جاتے ہیں یہ موسمِ گرما میں فوری توانائی پہنچانے والا طاقتور اور ٹھنڈا مشروب ہے جو گرمی کے اثرات سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے۔ اس کا ایک گلاس پی لینے سے پیاس کی تسکین کے علاوہ ایک روٹی کے برابر غذایت بھی حاصل ہوتی ہے اور دو گھنٹے تک کچھ کھانے پینے کی ضرورت محسوس نہیں رہتی۔

مرکبات:

۱) جلن یا خراش یا سرخ ورم کے مقام پر جو اور مکو کے پتے رگڑ کر لیپ کرنے سے منٹوں میں تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

۲) جلے ہوئے مقامات پر جو کا آٹا انڈے کی سفیدی میں ملا کر لیپ کرنے سے فوری تسکین حاصل ہوتی ہے۔

۳) کسی جگہ کے غدود پھول جائیں تو جو کا آٹا، ریوند چینی، سرکے میں ملا کر لیپ بنا کر لگانے سے غدود سکڑ جاتے ہیں۔

۴) ابلے ہوئے جو کا پانی جسے آش جو کہتے ہیں، دماغ کی گرمی معدے کے السر، پیاس، سرسام اور آنتوں کی سوزش کے مریضوں کو آرام پہنچاتا ہے۔ یہ پانی جسم کی تقریباً ایک سو بیماریوں میں مفید ہے۔

۵) پیشاب میں خون اور پیپ کے مرض میں مریض کو آش جو میں شہد ملا کر پلانے سے تکلیف دور ہو جاتی ہے اور بعض پتھریاں بھی خارج ہو جاتی ہیں۔ (۱۴۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

روٹی

عربی۔خبز، فارسی۔نان، پنجابی۔ روٹی ، سندھی۔ مانی، بلوچی۔ نان، انگریزی۔ Bread۔

القرآن:

والحب ذو العصف والریحان۔ (۱۴۷)

ترجمہ: اوراناج بھسی والا اور خوشبو۔

حدیث:

عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال والذی نفسی بیده ماتبع نبی ﷺ ثلثة ایام تباعا من الخبز الحنطة حتی توفاه اللّٰه عزو جل۔ (۱۴۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ نبی ﷺ نے وفات تک کبھی متواتر تین روز تک پیٹ بھر کر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی۔

عن یوسف بن عبد اللّٰه بن سلام رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رائت النبی ﷺ اخذ کسرة من خبز الشعیر فوضع علیها تمرة فقال هذه ادام هذه واکل۔ (۱۴۹)

ترجمہ: یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا۔اس کے اوپر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے اور کھالیا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

عن ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا غربلت دقیقا فصنعتہ للنبی ﷺ رغیفا۔ فقال ماھذا قالت طعاما نصنعہ بارضنا فاجبت ان اصنع منہ لك رغیفا ۔ فقال ردیہ فیہ ثم اعجینہ۔ (۱۵۰)

ترجمہ: ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے آٹا چھان کر حضور ﷺ کے لئے روٹی پکائی ۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ وہ کھانا ہے جو ہم اپنی سرزمین پر پکایا کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے لئے اس کی روٹی تیار کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بھوسی اسی میں ڈال کر گوندھا کرو۔

گیہوں:

شناخت:

یہ مشہور غلہ ہے۔فصل ربیع میں پیدا ہوتا ہے۔سب سے اچھا گیہوں وہ ہے جو سختی ونرمی میں متوسط ہو، بڑا اور موٹا، تازہ اور چکنا ہو اور رنگ سرخی وسفیدی کے درمیان ہو۔ذائقہ شیریں ہو۔اس کی سیاہ رنگ کی قسم خراب اور ردی الغذا ہے۔

مزاج:

گیہوں پہلے درجے میں گرم اور خشکی وتری میں معتدل ہے۔اطباء کا قول ہے کہ اس کی گرمی انسان کے مزاج کی گرمی کے برابر ہے۔

خواص وفوائد:

اس میں پروٹین، نشاستہ، وٹامن B کمپلیکس اور وٹامن E کے علاوہ چکنائی، کیلشیم، فولاد، کاپر اور فاسفورس پائے جاتے ہیں۔گیہوں عمدہ غذاؤں میں سے ہے۔اس کی روٹی بہترین خوراک ہے۔صاف خون پیدا کرتی ہے۔بدن کو فربہ کرتی ہے۔باہ کو قوت دیتی ہے۔قبض، باد وبلغم کو دفع کرتی ہے۔گیہوں کا آٹا چہرے پر ملنے سے چہرہ نکھر جاتا ہے۔اسی طرح مکھن میں ملا کر لیپ کرنے سے حلق کے اندر کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

تازہ گھی اور دودھ کے ساتھ گیہوں کا آٹا پکا کر کھانے سے حلق کا ورم دور ہو جاتا ہے۔ کتے کے کاٹے کے مقام پر گیہوں کا آٹا لیپ کر کے اوپر سے ارنڈ کے پتے باندھنا مفید ہے۔ گیہوں کا روغن داد، جھائیں، برص کے داغ اور سر کے گنج میں فائدہ دیتا ہے۔ ورموں کو ملائم اور تحلیل کرتا ہے۔ جلن اور گرمی کو دور کرتا ہے۔ گیہوں اور چنوں کو ابال کر ان کا پانی پینے سے گردہ اور مثانے کی پتھری گل جاتی ہے۔

جو کی روٹی:

خواص وفوائد:

اس میں وٹامن B، وٹامن C، پروٹین اور نشاستہ پایا جاتا ہے۔ جو کی روٹی بہترین خوراک ہے۔ جلد ہضم ہو جانے کی وجہ سے مریضوں کو فائدہ دیتی ہے۔ یہ روٹی جسم میں حرارت پیدا کرتی ہے، قوت باہ کو فائدہ دیتی ہے۔ عقل کو بڑھاتی اور رنگ کو صاف کرتی ہے۔ پیٹ کو گھٹاتی ہے۔ وزن کو کم کرتی ہے۔ ملین شکم ہے۔ باد کو دور کرتی ہے اور پیٹ کو صاف رکھتی ہے۔ سر کے کے ساتھ جو کے آٹے کا پیشانی پر لیپ کرنے سے گرمی کا سر درد رفع ہو جاتا ہے۔ پانی میں بھگو کر بدن پر ملنے سے میل صاف ہو جاتا ہے۔ سر کے کے ساتھ پکا کر لیپ کرنے سے خارش، سرخ باوہ، پتی اور ام صفراوی اور سر کی خشکی دور ہوتی ہے۔ گرم پھوڑے پر اس کو لیپ کرنے سے پھوڑا پھوٹ جاتا ہے۔ دھنیئے کے سبز پتوں کے پانی کے ساتھ اس آٹے کو لیپ کرنے سے خنازیر اور گرم وسخت ورم اور گلے کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ جو اور گیہوں کی بھوسی اُبال کر اس پانی سے کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔ (۱۵۱)

بھوسی:

بھوسی آٹے کی سب سے طاقتور چیز ہے۔ ۔جسم کو قوت بخشنے کے علاوہ بہت سی بیماریوں میں مفید ہے۔ اس لئے آٹے میں اس کی موجودگی لازمی خیال کی جاتی ہے۔

دل کے امراض :

بھوسی خون میں کولیسٹرول اور لیسی تھین کے اضافے کو روکتی ہے۔ جس کی وجہ سے خون گاڑھا نہیں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

muhtaqkhan.iiui@gmail.com

ہوتا۔ بھوسی میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو دل کی نالیوں کے سکڑاؤ کے عمل کو کم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ بھوسی کو مستقل استعمال میں رکھنے سے دل کے بہت سے امراض کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس لئے موٹے اور بھوسی والے آٹے کی روٹی دل کے مریضوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

پیٹ کے امراض:

بھوسی کے استعمال سے آنتوں کی خشکی دور ہوتی ہے اور آنتوں کو تحریک ملتی ہے۔ جس کی وجہ سے دائمی قبض، گیس، تبخیر معدہ اور اجابت کا غیر تسلی بخش آنا وغیرہ جیسے امراض دور ہو جاتے ہیں۔ ہاضمہ کا نظام درست رہتا ہے اور بھوک کھل کر لگنے لگتی ہے۔

دمہ کھانسی اور زکام:

بھوسی کو اُبال کر اس کا جوشاندہ چائے کی طرح استعمال کرنے سے کھانسی، دائمی نزلہ زکام اور دمہ کے امراض کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے بلغم کی پیدائش رک جاتی ہے اور سانس کی نالیاں کھل جاتی ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

گوشت

عربی۔لحم، فارسی۔گوشت، پشتو۔غوشہ، انگریزی۔Meat

القرآن:

احلت لکم بھیمۃ الانعام۔ (۱۵۳)

ترجمہ: تمہارے لئے مویشی قسم کے جانور حلال کر دیئے گئے ہیں۔

حدیث:

عن ابو درداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ سید الطعام اھل الدنیا واھل الجنۃ اللحم۔ (۱۵۴)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا اور جنت کے رہنے والوں کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

شناخت:

جانور جوان ہو، صحت مند ہو، زیادہ عمر کا نہ ہو، ذبح ہونے کے بعد گوشت کا رنگ گلابی ہو۔ چھونے سے انگلی اندر نہ دھنسے اور پلپلا پن محسوس نہ ہو بلکہ مضبوطی اور لچک کا احساس ہو۔ کسی قسم کی کوئی بدبو محسوس نہ ہو۔ اگر گوشت تھوڑی دیر پڑا رہے تو وہ پانی نہ چھوڑے بلکہ اس کی بالائی سطح خشک ہو جائے۔

ذرائع حصول:

گوشت تمام حلال جانوروں مثلاً گائے، بھینس، اونٹ، بکری، ہرن، بھیڑ، مرغی، بطخ، خرگوش، سرخاب، شتر مرغ، کبوتر، تیتر، بٹیر، جھینگے، مرغابی، سارس اور مچھلی وغیرہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مزاج:

تمام اقسام گوشت گرم اور خشک ہیں۔جنگلی جانوروں کا گوشت اھلی جانوروں سے زیادہ خشک ہوتا ہے۔

افعال واستعمال:

بطور غذا استعمال کیا جاتا ہے۔بعض دواؤں میں بھی مستعمل ہے۔

کیمیائی تجزیہ:

گوشت میں پروٹین، چربی، سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیئم، میگنیشیئم، لوہا، فاسفورس، گندھک اور کلورین پائے جاتے ہیں۔

طب عربی:

گوشت ایک مکمل اور قوت بخش غذا ہے۔جسم انسانی کے لئے اس کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ گوشت کے فوائد کا دارومدار جانور کی قسم پر ہے۔گوشت کو کئی طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ابال کر، تل کر، دونوں طریقوں سے اور دم پخت کر کے۔گوشت کا استعمال جسم کو فربہ کرتا ہے۔قوتوں میں اضافہ کرتا ہے۔

مرکبات:

۱) گوشت کو پانی میں اُبال کر یخنی تیار کی جاتی ہے۔جو کمزوری اور خون کی کمی کا بہترین علاج ہے۔ایسے مریض جو خوراک نگلنے یا چبانے کے قابل نہ ہوں تو ان کو توانائی بہم پہنچانے کے لئے یخنی بہت مفید چیز تسلیم کی گئی ہے۔

۲) گوشت کے ساتھ سبزیوں اور اناجوں کو شامل کر کے استعمال کرنے سے اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور مضر اثرات دور ہو جاتے ہیں۔

۳) ماءاللحم۔ (۱۵۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مختلف جانوروں کا گوشت مختلف طبی اور غذائی خواص کا حامل ہوتا ہے۔

اونٹ کا گوشت:

حدیث:

عن ابن الزبیر رضی اللّٰہ تعالیٰ وقد نحرا لھم جزورا او بھیرا انہ سمع رسول اللّٰہ ﷺ قال و القوم یلقون لرسول اللّٰہ ﷺ یقول اطیب اللحم لحم الظھر۔ (۱۵۶)

ترجمہ: حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اس وقت ان لوگوں کے لئے اونٹ ذبح کیا گیا تھا اور لوگ حضور کے سامنے گوشت رکھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے عمدہ گوشت کوہان کا ہوتا ہے۔

فائدہ:

اونٹ کا گوشت اعضاء رئیسہ اور باہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ چوتھیا، عرق النساء، کولہے کے درد، یرقان سیاہ اور پیشاب کی جلن کے لئے نافع ہے۔ اس کو جلا کر داد پر لیپ کرنے سے یہ مرض دور ہو جاتا ہے۔ بینائی کو تقویت پہونچاتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مارتا ہے۔ بواسیر کو نافع ہے۔

بکری کا گوشت:

حدیث:

عن عمرو بن امیۃ الضمیری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ رای النبی ﷺ احتز من کتف شاۃ فاکل منہا ثم مضی الی الصلوٰۃ ولم یتوضاء۔ (۱۵۷)

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ الضمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے چھری سے بکری کے شانے سے کچھ گوشت کاٹ کر کھایا پھر وضو کئے بغیر نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فائدہ:

بکری کا گوشت کثیر الغذا ہے۔عمدہ خون پیدا کرتا ہے۔گرم مزاج والوں کے لئے موافق غذا ہے۔ مریضوں کے لئے اور خاص کر سل کے مریضوں کے لئے اس سے بہترین غذا نہیں ہے۔جو لوگ التہاب بدن کا شکار ہوں یا ایسے مریض جو امراض حارہ مثلا بخار یا ان پر سودا غالب رہتا ہو تو ان کے لئے یہ گوشت بہت مناسب ہے۔گرمیوں میں اس کا استعمال سب سے بہتر ہے۔بکرے کے مغز کا لیپ کرنے سے دماغ میں تری پیدا ہوتی ہے۔اس کا پتا آنکھ میں لگانے سے جالا کٹ جاتا ہے اور تو ند کا عارضہ بھی جاتا رہتا ہے۔بکرے کے خصیے پکا کر کھانے سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۱۵۸)

ٹڈی کا گوشت:

حدیث:

عن ابن ابی اوفی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال غزونا مع رسول اللّٰہ ﷺ سبع غذوات اوستا کنا ناکل معہ الجراد۔ (۱۵۹)

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ چھ یا سات غزووں میں شریک ہوئے ان مواقعوں پر ہم نے ٹڈیاں بھی کھائیں۔

فائدہ:

ٹڈی کا گوشت غلیظ خلطوں کو خشک کرتا ہے۔پھیپھڑے کے پردوں کی بیماری، پیشاب کی بیماری، استسقاء اور جذام کے مرض میں بہت مفید ہے۔اس کی دھونی بواسیر اور پیشاب بند ہونے میں نافع ہے۔اس کا لیپ مسوں، چھائیوں اور کھجلی کو دور کرتا ہے۔گردے اور مثانے کی پتھری میں بھی مفید ہے۔ (۱۶۰)

مرغی کا گوشت:

حدیث:

عن ابی موسی اشعری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiuj@gmail.com

اللہ ﷺ یاکل لحم دجاج۔ (۱۶۱)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا تھا۔

فائدہ:

مرغی کا گوشت دیگر جانوروں کے مقابلے میں لطیف اور جلد ہضم ہوتا ہے اور معدہ پر بوجھ ڈالے بغیر فوراً خون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بوڑھوں، بلغمی مزاج والوں، محنت مشقت کرنے والوں، بیماری سے اٹھے ہوئے کمزور افراد، تپ دق اور سنگرہنی کے مریضوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ اس کا گوشت قبض کشا، دل، دماغ، اعصاب، گردوں کو طاقت دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے مرض کے خلاف جسم میں مدافعت کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ جسم سے بادی بلغم کو خارج کر کے اس کو خوبصورت بناتا ہے۔ گوشت، چربی اور خون کو بڑھاتا ہے۔ بھوک کو تیز کرتا اور باہ کو قوت دیتا ہے۔ (۱۶۲)

مچھلی کا گوشت:

حدیث:

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزوت جیش الحبط وامر ابو عبیدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجعنا جوعا شدیدا فالقی البحر حوتا میتا لم نہ مثلہ یقال لہ العنبر فاکلنا منہ نصف شہر فاخذ ابو عبیدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظما من عظامہ فمر الراکب تحتہ فلما قدمنا ذکرنا للنبی ﷺ فقال کلوا رزقا اخرجہ اللہ الیکم واطعمونا ان کان معکم قال فارسلنا الی رسول اللہ ﷺ منہ فاکلہ (۱۶۳)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے لشکر حبط کے ساتھ جہاد کیا۔ اس لشکر کا سردار ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنایا گیا۔ ہم کو بھوک نے بہت ستایا۔ انہی ایام میں دریا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhanjiui@gmail.com

کے کنارے ایک مری ہوئی مچھلی ملی۔ ایسی بڑی مچھلی ہم نے کبھی نہیں دیکھی۔ اس کو عنبر کہا جاتا تھا۔ اس مچھلی کو ہم نے پندرہ دن تک کھایا۔ ابوعبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی۔ (اس کو کھڑا کیا)۔ ایک اونٹ سوار اس کے نیچے سے نکل گیا۔ پھر جب ہم رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھاؤ اس رزق کو جس کو خداوند تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجا ہے اور ہم کو بھی کھلاؤ اگر اس میں سے کچھ تمہارے پاس ہو۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس مچھلی میں سے کچھ بھیجا اور آپ ﷺ نے اس کو تناول فرمالیا۔

فائدہ:

مچھلی کا گوشت جسم میں قوت مدافعت پیدا کرنے والی بہترین غذا ہے۔ یہ بدن میں خون پیدا کرتا ہے۔ بلغم کی پیدائش میں کمی کرتا ہے۔ دل، جگر، دماغ، گردوں اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے۔ حرارت غریزی پیدا کرتا ہے، جسم پر نکلے ہوئے زائد غدودوں اور گلیٹوں کو زائل کرتا ہے، چوں کہ اس میں نشاستے دار اجزاء نہیں ہوتے اس لئے یہ معدے پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جس کی وجہ سے کمزور معدے والے، تمام مریضوں اور خاص کر سل کے مریضوں کے لئے ایک بہترین غذا ہے۔ یہ پھیپھڑوں کو مضبوط بناتا ہے اور جسم کو تندرست اور سرخ وسفید بناتا ہے۔ (۱۶۴)

خرگوش کا گوشت:

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال انفجنا ارنبا بمر الظہران فاخذ تہا فاتیت بہا اباطلحۃ فذبحہا وبعث الی رسول اللّٰہ ﷺ بورکہاو فخذیہا فقبلہ۔ (۱۶۵)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے مقام مرالظہر ان میں شکار کرنے کے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

لئے ایک خرگوش کو بھگایا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا۔ پھر اس کو ذبح کیا اور اس کا کولھا اور دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیں۔ آپ ﷺ نے ان کو قبول فرمالیا۔

فائدہ:

خرگوش کا گوشت بدن کی پرورش اور بیماریاں کو دور کرنے میں خاص طور پر مفید ہے۔ اس میں حیوانی چربی کم اور گوشت بنانے والے لحمیے دوسرے جانوروں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ اسی سبب سے یہ معدہ میں جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ اس کے کھانے سے فالج، بدن کا سن ہونا، اعصابی تھکن، جوڑوں کا درد اور رعشہ کے امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے مغز کے استعمال سے بالوں کا سفید ہونا رک جاتا ہے۔ اس کی ہڈیاں کوٹ کر سر کے میں ملا کر لیپ کرنے سے غیر ضروری غدود اور رسولیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ (۱۶۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پنیر

عربی۔جبن، فارسی۔پنیر، ہندی۔ چھینا، بنگالی۔ چھینا، ترکی۔قراقروط، بلوچی۔شیلانج، انگریزی۔Cheese (۱۶۷)

حدیث:

عن ابن عمررضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی ﷺ بجنبۃ فی تبوک فدعا سکین مسمی وقطع۔(۱۶۸)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں آپ ﷺ کے پاس ایک پنیر کی ٹکیا آئی تو آپ ﷺ نے چھری منگائی اور بسم اللہ کہہ کر اس کو ترا شا۔

شناخت:

دودھ کو پھاڑ کر پانی الگ کر کے جما لیا جاتا ہے۔ یہ سفید اور بہت ہلکا سا زردی مائل ہوتا ہے۔عمدہ پنیر تازہ، چکنا اور نرمی وسختی کے درمیان ہوتا ہے۔خوشبودار اور شیرنی مائل ہوتا ہے۔

ذرائع حصول:

جانوروں کا دودھ۔

مزاج:

تازہ پنیر دوسرے درجے میں سرد وتر ہے۔بعض اطباء نے تیسرے درجے میں بھی بتایا ہے۔نمکین اور پرانا دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے۔بعض اطباء نے تیسرے درجے میں گرم وخشک بتایا ہے۔

افعال واستعمال:

مقوی اور ملین ہے۔خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ (۱۶۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کیمیاوی تجزیہ:

پنیر میں پانی، پروٹین، چکنائی، چونا، فاسفورس اور فولاد شامل ہیں۔

طب عربی:

یورپ، ایشیا اور تمام عرب ممالک میں اس بدن پرور غذا کو شوق سے کھایا جاتا ہے۔ بھینس، گائے، بکری یا جس جانور کے دودھ سے پنیر بنایا جاتا ہے، اس کے دودھ کے مطابق روغنی اور گوشت پیدا کرنے والے اجزاء اس میں موجود ہوتے ہیں۔ پنیر معدہ، آنتوں اور گردوں کو طاقت بخشنے، جسم کو فربہ اور مضبوط کرنے اور خون بنانے والی عمدہ غذا ہے۔ جن مریضوں کو نکسیر یا تھوک میں خون آتا ہو ان کے لئے پنیر غذا کے علاوہ ایک شفا بخشی دوا کا کام بھی دیتا ہے۔ اس کے متواتر استعمال سے قبض دور ہو جاتا ہے۔ گیس کی تکلیف سے نجات مل جاتی ہے، آنکھوں کے نیچے پڑنے والے سیاہ حلقے دور ہو جاتے ہیں۔ چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ خواتین میں دودھ کی کمی کی شکایت بھی اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔

مرکبات:

۱) پرانے سے پرانے دست دور کرنے کے لئے تین چمچے پنیر تین پیالی پانی میں ڈال کر ابالنے کے بعد اس پنیر کو پانی سے الگ کر کے استعمال کرنے سے دست بند، آنتوں کے زخم اور خراش ایک دو روز میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔

۲) پنیر کے ساتھ کالا زیرہ، کالی مرچ، دار چینی اور بڑی الائچی ہم وزن پیس کر ایک سے تین چٹکی نہار منہ کھانے سے ایسے مریض جن کا ہاضمہ سخت خراب ہو، ہلکی سے ہلکی غذا سے بھی پیٹ پھول جاتا ہو اور ڈکاروں کی کثرت ہو، فوری آرام پاتے ہیں۔

۳) دماغی کمزوری کے لئے پنیر میں ہم وزن مغز اخروٹ ملا کر تین چمچے روزانہ نہار منہ کھانے سے دماغ روشن، حافظہ مضبوط، آنکھیں تر و تازہ، پرسکون، نیند اور ہاضمہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ (۱۷۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مکھن

عربی۔زبد، فارسی۔زبدہ، ہندی۔مکھن، فرانسیسی۔Bettrree، جرمن۔Butter، انگریزی۔Butter (۱۷۱)

حدیث:

عن ابی بسر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ السلمین قالا دخل علینا رسول اللّٰہ ﷺ فقد منا زبدا وتمرا وکان یحب الزبد والتمر۔ (۱۷۲)

ترجمہ: حضرت بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو بیٹوں سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ہم نے آپ کے سامنے مکھن اور کھجور رکھا۔ آپ ﷺ مکن اور کھجور بہت پسند کرتے تھے۔

شناخت:

مکھن سفید اور ہلکا کریم رنگ کا ہوتا ہے۔سب سے عمدہ دہ مکھن ہوتا ہے جو تازہ ہو اور خوشبو دار ہو۔ سب سے لطیف گائے کا مکھن اور سب سے غلیظ اور چکنا بھینس کا مکھن ہوتا ہے۔

ذرائع حصول:

مویشیوں کے دودھ سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مزاج:

اس کے مزاج میں اطباء کا اختلاف ہے۔بعض اسے پہلے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں تر کہتے ہیں۔بعض کا خیال ہے کہ گرم دوسرے درجے میں اور تر اعتدال کے ساتھ ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

افعال واستعمال:

ملین، مکسن، مقوی، مسمن اور محلل اورام ہے۔غذا اور دوا دونوں طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

کیمیاوی تجزیہ:

مکھن میں چکنائی 8%، پانی 15%، لحمیات 0.4% اور معدنیات 2.3% پائے جاتے ہیں۔ (۱۷۳)

طب عربی:

قبض کو دور کرتا ہے۔آواز کو کھولتا ہے۔پھیپھڑے کے اطراف، حلق کی خشونت اور خشک کھانسی کو مفید ہے۔فضلات کو براہِ پیشاب نکالتا ہے۔اعضائے ظاہری و باطنی کے اورام میں مفید ہے۔پھوڑوں پر لگانے سے پیپ اور مواد صاف ہو جاتا ہے اور گوشت بھر جاتا ہے۔مادے میں نضج پیدا کرتا ہے اور اس کو معتدل القوام بناتا ہے۔ضعف دماغ کو دور کرتا ہے۔بدن کو قوت دیتا ہے اور موٹا پا لاتا ہے۔سر کا وہ گنج جو خشک ہوا اس کی مالش سے دور ہو جاتا ہے۔آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگانا بھی مفید ہے۔ (۱۷۴)

گائے کا مکھن:

منی بڑھاتا ہے۔باد، بلغ اور صفرا کو دور کرتا ہے۔دست بند کرتا ہے۔بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔

بھینس کا مکھن:

صفرا، خفقان اور پیاس میں نافع ہے۔طبیعت میں شگفتگی لاتا ہے اور منی پیدا کرتا ہے۔

بکری کا مکھن:

کھانسی اور پیشاب کے امراض، خارش، بواسیر، بخار اور یرقان کو نافع ہے۔اسے سر پر ملنے سے گرمی کا درد سر موقوف ہو جاتا ہے۔

بھیڑ کا مکھن:

بادرفع کرتا ہے۔مفرح اور مقوی ہے۔قوت باہ اور ہاضمے کے لئے مفید ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

مرکبات:

۱) مکھن اور کھجور ملا کر کھانا قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔

۲) مکھن کو دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے جسمانی کمزوری اور آنتوں کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔

۳) مکھن کو شہد کے ہمراہ استعمال کرنا ذات الجنب اور ذالت الریئہ کے لئے مفید ہے۔

۴) مغز بادام اور چینی کے ساتھ استعمال کرنے سے خشک کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

۵) انڈے کی زردی میں ملا کر کھانے سے اخلاط کی سوزش رفع ہو جاتی ہے۔

۶) مکھن کو مصری کے ساتھ کھانے سے حلق کی خشونت دور ہوتی ہے۔ (۱۷۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

عربی۔لبن، فارسی۔شیر، ہندی۔دودھ، فرانسیسی۔Lait، جرمن۔Milch، ہسپانوی۔ Leche، انگریزی۔Milk (۱۷۶)

القرآن:

وان لکم فی الانعام لعبرة نسقیکم مما فی بطونه من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشربین۔ (۱۷۷)

ترجمہ: اورتمہارے لئے چوپایوں میں بھی عبرت ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ شرب لبنا فمضمض وقال ان له دسما۔ (۱۷۸)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا تو کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال النبی ﷺ لیس شئی یجزی من الطعام والشراب الا اللبن۔ (۱۷۹)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کے لئے کفایت کرے سوائے دودھ کے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شناخت:

دودھ ایک سیال مرکب ہے جس کی رنگت سفید اور ذائقہ ہلکا شیریں ہوتا ہے۔ بہترین دودھ تازہ تھن سے نکالا ہوا ہوتا ہے پھر جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے اس میں نقص پیدا ہوتا جاتا ہے۔ تھن سے دودھ نکالنے کے وقت اس میں برودت کم اور رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے چالیس دن کے بعد والا دودھ بہترین مانا گیا ہے۔ جس دودھ میں سفیدی زیادہ ہو تو وہ عمدہ ہوتا ہے اور اس کی بو بھی خوشگوار ہوتی ہے۔ اس میں معمولی شیرینی پائی جاتی ہے اور ذائقے میں لذیذ ہوتا ہے۔ چکنائی بھی اعتدال سے ہوتی ہے۔ رقت اور غلظت میں بھی معتدل ہوتا ہے۔ بہتر دودھ وہ ہے جو تندرست جانور سے لیا گیا ہو جس کا گوشت معتدل ہو اور چارہ اور پانی بھی معتدل ہو۔ (۱۸۰)

ذرائع حصول:

دودھ، اونٹنی، گائے، بھینس، ہرن، نیل گائے، بکری اور بھیڑ سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مزاج:

دودھ اعتدال سے زیادہ سرد اور تر ہوتا ہے۔ بعض اطباء کا خیال ہے کہ اس کی برودت اور رطوبت معتدل ہے اور بعض کے خیال میں دوہنے کے وقت اس کی حرارت اور رطوبت بڑھی ہوتی ہے۔

افعال واستعمال:

دودھ انسان کی سب سے پہلی خوراک ہے، تقویت دیتا ہے۔ مریضوں، بچوں اور بوڑھوں کو خاص طور پر بہترین غذائیت فراہم کرتا ہے۔

کیمیاوی تجزیہ:

دودھ میں لحمیات، چکنائی، نشاستہ، کیلشیئم، پوٹاشیم، فاسفیٹ، حیاتین الف، حیاتین ب اور اس کی اقسام، حیاتین ج، فولاد اور پانی موجود ہے۔ (۱۸۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

طب عربی:

پیدائش کے فوراً بعد انسان کا جس غذا سے سابقہ پڑتا ہے اور جو اس کی مکمل نشو ونما کرتی ہے وہ دودھ ہی ہے اور بچہ جب تک دیگر غذائیں کھانے کے قابل نہ ہو جائے دودھ پر ہی اس کا انحصار رہتا ہے۔ اسی لئے آگے چل کر عمر کے کسی بھی حصہ میں اگر کسی وجہ سے انسان دیگر غذائیں استعمال کرنے کے قابل نہ رہے تو دودھ ہی اس کے لئے کافی ہوسکتا ہے۔ دودھ آسانی سے ہضم ہو کر جسم کو طاقت بخشتا ہے۔ دودھ میں کیلشیئم کی مقدار دوسری غذاؤں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے جو ہڈیوں کی نشو ونما کے لئے لازمی جز کی حیثیت رکھتا ہے نیز اس کی موجودگی سے جسم میں پیدا ہونے والے بعض تیزابی مادے جو غذا کے ہضم کے دوران پیدا ہوتے ہیں دودھ انہیں اعتدال پر لے آتا ہے۔ اسی لئے معدے کی تیزابیت اور زخم معدہ کے مریضوں کو نفع پہنچاتا ہے۔ پیشاب کی جلن کو بھی رفع کرتا ہے اور بیشتر زہریلے اثرات کے لئے تریاق کا کام دیتا ہے۔ اس میں موجود کیلشیم اور حیاتین دق اور سل کے مریضوں کو خصوصیت سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ان سے پھیپھڑوں کے زخم بھرنے میں مدد ملتی ہے اور عام صحت پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ دودھ عمدہ خون پیدا کرتا ہے۔ وسواس، رنج وغم اور سوداوی بیماریوں میں بہت زیادہ نفع بخش ہے۔ دل وجگر کو طاقت دینے کے ساتھ بھوک بھی بڑھاتا ہے۔ بلغم، صفرا، استسقاء کے مرض اور بادی کو رفع کرتا ہے۔ بخار میں بھی مفید ہے۔ بدن کو ملائم اور فربہ بناتا ہے۔ دودھ سے دہی، مکھن، گھی، پنیر اور دیگر غذائی اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔

مرکبات:

۱) گرمی کے موسم میں دودھ کی لسی پینے سے پیاس بجھنے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈک اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ خون کا جوش کم ہوتا ہے۔ گرمی کے اثرات دور ہوتے ہیں۔ چہرے کی بے رونقی اور طبیعت کی بے چینی دور ہوتی ہے۔ دہی کی لسی سے بھی یہ ہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۲) گرم دودھ میں جلیبی ملا کر کھانے سے کھانسی، نزلہ، زکام اور سر درد کو آرام آتا ہے اور بدن کو قوت

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حاصل ہوتی ہے۔

۳) چھلے ہوئے بادام پیس کر دودھ میں جوش دے کر استعمال کرنے سے دماغ، نظر، باہ اور تمام جسم کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

۴) دودھ میں کھجوریں یا چھوہارے خوب جوش دے کر استعمال کرنا مسمن بدن اور مقوی باہ ہے۔

۵) کمزور لوگوں خصوصاً بچوں کو دودھ میں کچا انڈہ پھینٹ کر پلانے سے کمزوری دور ہو جاتی ہے۔

۶) دودھ میں شہد ملا کر استعمال کرنے سے نزلہ، کھانسی اور جسمانی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ (۱۸۲)

مختلف جانوروں کے دودھ اپنے اندر مختلف غذائی خواص رکھتے ہیں۔

گائے کا دودھ:

چونکہ گائے کی معیاد حمل انسان کی طرح نو ماہ ہے اس لئے اکثر حکماء کے نزدیک انسانی طبیعت سے موافقت رکھتا ہے۔ یہ دودھ سب سے زیادہ معتدل ہے اس میں رقت وغلظت اور چکنائی مناسب مقدار میں ہوتی ہے۔ بدن کو مقوی اور شاداب بناتا ہے۔ (۱۸۳)

گائے کے دودھ میں پانی 87.35%، چکنائی 3.75%، مٹھاس 4.75% اور لحمیات 3.4% شامل ہوتے ہیں۔ (۱۸۴)

بھینس کا دودھ:

یہ دودھ ثقیل اور گاڑھا ہوتا ہے۔ اس میں چکنائی اور پنیر کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔ بدن کو فربہ کرتا ہے۔ (۱۸۵)

بھینس کے دودھ میں پانی 89.9%، چکنائی 7.9%، مٹھاس 4.5% اور لحمیات 5.9% شامل ہوتے ہیں۔ (۱۸۶)

بکری کا دودھ:

یہ لطیف اور معتدل ہوتا ہے۔ خون کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ بکریاں اکثر ایسی بوٹیاں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

چرتی ہیں جو مصفی خون ہوتی ہیں۔ چنانچہ بکری کا دودھ خارش، اکثمک، داد، جذام وغیرہ کی بیماریوں میں فائدہ دیتا ہے۔ حلق کے زخم اور خشک کھانسی میں بھی مفید ہے۔ لطیف ہونے کی وجہ سے بچوں اور بوڑھوں کے لئے بہت موافق ہے۔ (۱۸۷)

بکری کے دودھ میں پانی 86%، چکنائی 4.6%، مٹھاس 4.2% اور لحمیات 4.4% شامل ہوتے ہیں۔ (۱۸۸)

اونٹنی کا دودھ:

یہ دودھ سب سے زیادہ لطیف اور رقیق ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ قدرے نمکین ہوتا ہے۔ بکری کی طرح اونٹنی بھی بہت سے درختوں اور بوٹیوں کو کھاتی ہے لہذا اس کا دودھ بھی بہت سی بیماریوں کے لئے نافع ہے۔ استسقا اور جگر کے تمام امراض میں مفید ہے۔ ورم طحال میں مفید ہے۔ سدے کھولتا ہے۔ آنتوں کو صاف کرتا ہے۔ (۱۸۹)

اونٹنی کے دودھ میں پانی 86.5%، چکنائی 3.1%، مٹھاس 5.6% اور لحمیات 4.0% شامل ہوتے ہیں۔ (۱۹۰)

بھیڑ کا دودھ:

یہ دودھ سب سے زیادہ گاڑھا اور مرطوب ہوتا ہے۔ اس میں چکنائی اور برودت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں پانی ملا کر استعمال کرنا چاہئے۔ (۱۹۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شہد

عربی۔عسل، فارسی۔انگبین، ہندی۔مدھ، یونانی۔Meli، فرانسیسی۔Miel، انگریزی۔Honey (۱۹۲)

القرآن:

یخرج من بطونها شراب مختلفا الوانه فیه شفاء للناس۔ (۱۹۳)

ترجمہ: اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔

حدیث:

عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها قالت کان النبی ﷺ یعجبه الحلواء والعسل۔ (۱۹۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرماتے تھے۔

شناخت:

شہد ایک گاڑھا سیال مادہ ہے جسے شہد کی مکھیاں پھولوں اور پھلوں سے رس چوسنے کے بعد بناتی ہیں۔ یہ شکر کے قوام کی مانند شیریں ہوتا ہے۔شہد کے معمولی تبدیلی کے ساتھ مختلف ذائقے اور مختلف رنگ ہوتے ہیں جو علاقوں کے اختلاف پودوں کی خصوصیات کے سبب سے بدلتے رہتے ہیں۔شہد سفید، پیلے اور سرخ رنگ کا ہر علاقے کے پھولوں کے مطابق پتلا گاڑھا، تیز خوشبودار اور ہلکی مہک والا ہوتا ہے۔بعض پودوں کا شہد بالکل پانی کی طرح شفاف ہوتا ہے۔ پرانے چھتوں کا شہد عموماً گہرے رنگ کا ہوتا ہے جبکہ نئے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

چھتوں کا شفاف ہوتا ہے۔ شہد پرانا ہونے کے ساتھ ساتھ گہرا رنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ گاڑھا بھی ہو جاتا ہے اور خوشبو بھی کم ہو جاتی ہے۔ شہد جتنا تازہ ہوگا اتنا ہی بہتر ہوگا۔ سرخ رنگ، شفاف اور معتدل قوام کا خوشبودار شہد اچھا ہوتا ہے۔ جو شہد چھتے سے ٹپک کر نکلے اور انگلی سے اٹھانے سے تار بندھ جائے اور جس میں مطلق موم نہ ہو تو یہ شہد سب سے بہتر ہے۔ وہ شہد جو چھتے کو نچوڑ کر نکالا جاتا ہے تو اس میں موم کی خاصی تعداد شامل ہو جاتی ہے۔ شہد جنگلی مکھی کا ہو یا پالی ہوئی مکھی کا یا کسی اور قسم کا ہو خواص کے اعتبار سے تقریباً سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ (۱۹۵)

مقام پیدائش:

تقریباً دنیا کے تمام ممالک میں پایا جاتا ہے۔

ذرائع حصول:

شہد کی مکھیوں کے چھتے سے حاصل کیا جاتا ہے۔

مزاج:

تازہ شہد پہلے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک جبکہ پرانا شہد تیسرے درجے میں گرم اور دوسرے درجے میں خشک ہے۔

افعال واستعمال:

مقوی بدن و باہ ہے۔ محرک اعصاب، محلل، جالی اور منفث بلغم ہے۔ ادویات کی طاقت اور قوت کو مؤثر بنانے اور ذائقہ خوشگوار بنانے کی غرض سے جوارشات، معجونات اور خمیرہ جات میں شامل کیا جاتا ہے۔ بیرونی طور پر بھی مستعمل ہے۔ (۱۹۶)

کیمیاوی تجزیہ:

شہد میں مندرجہ ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں۔

کیلشیئم 7.7%، کاربوہائیڈریٹ 74.4%، کلورین 26.3%، فاسفورس 32.3%،

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

سوڈیم 7.1%، موم 4.6%، سلفر 0.8%، لوہا 0.20%، پوٹاشیم 35%،
کاپر 0.40%، پروٹین 2.67% - 0.6، میگنیشیم 2% (۱۹۷)

طب عربی:

شہد کا شمار دنیا کی قدیم ترین غذاؤں میں ہوتا ہے۔ موجودہ سائنسی تحقیق بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ قدرت کی جانب سے جو اشیاء انسان کو غذا کے طور پر عطا کی گئی ہیں، ان میں شہد سب سے زیادہ مکمل اور جامع غذا ہی نہیں بلکہ اپنی طبی خصوصیات کی بناء پر دوا کے طور پر بھی انتہائی مفید ہے۔ اگر اسے مشروب قرار دیا جائے تو مفرح اور مقوی مشروب ہے۔ اللہ کی نعمتوں میں سے یہ ایک ایسی منفرد نعمت ہے کہ جو دوا اور غذا ہونے کے ساتھ ساتھ کسی بھی نسخے میں بے فکری سے شامل کی جاسکتی ہے۔

شہد جسمانی کمزوری اور تھکاوٹ دور کرنے کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ دل، دماغ، معدہ، آنتوں، گردوں اور اعصاب کو تقویت پہنچتا ہے۔ جسم کی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرتا ہے۔ جسم کی چربی اور پیٹ کو گھٹاتا ہے اور جگر کا ورم بھی دور کرتا ہے۔ اس کی مٹھاس ذیابیطس کے مریضوں کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ شہد بلغم اور ردی رطوبتیں نکالتا ہے۔ سدے کھولتا ہے۔ استسقاء، یرقان، ورم طحال، عسر البول، فالج، لقوہ، امراض سر و سینہ اور زہروں کے اثرات دور کرنے میں مفید ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے اور پتھری کو خارج کرتا ہے۔ معدے، جگر، باہ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑ کر نکالتا ہے۔ بڑھاپے کے تین اہم مسائل جسمانی کمزوری، جوڑوں کا درد اور بلغم ہیں۔ ان تینوں تکلیفوں میں شہد کا استعمال بہت نافع ہے۔ شہد مشتہی ہونے کی وجہ سے بدن کو فربہ کرتا ہے۔ بالوں میں لگانے سے جوؤں کو مارتا ہے اور ان کی پیدائش روکتا ہے۔ (۱۹۸)

مرکبات:

۱) جسم کی خشکی، کھردرا پن، پھوڑے پھنسیاں، خون کی تیزابیت اور قبض دور کرنے کے لئے ایک پاؤ دودھ میں ایک چھٹانک شہد ملا کر نہار منہ پینے سے چند دن میں ہی جلد صاف اور قبض دور ہو جاتا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہے۔

۲) کھیل کیا ہوا سہاگہ شہد میں ملا کر شیر خوار بچوں کے مسوڑھوں پر ملنے سے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں اس کا لیپ منہ پکنے اور چھالوں میں بھی مفید ہے۔ (۱۹۹)

۳) شہد کو سرکے میں حل کر کے دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے اور دانت مضبوط اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔

۴) گرم پانی میں شہد، سرکہ اور نمک ملا کر غرارے کرنے سے گلے اور مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔

۵) شہد میں نمک اور انزروت ملا کر بہتے کان میں ڈالنے سے پیپ کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

۶) قلمی شورہ پانی میں بھگو کر شہد میں ملا کر کان میں ڈالنے سے ثقل سماعت کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

۷) شہد میں سرکہ ملا کر لگانے سے جھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔

۸) گندم کے آٹے میں شہد ملا کر پھوڑے پھنسیوں، واد و اورام پر لگانا مفید ہے۔

۹) ایک چمچہ شہد میں دو چمچے بالائی ملا کر چہرے پر لگانے سے جھریاں دور اور چہرہ شفاف ہو جاتا ہے۔

۱۰) شہد، روغن بادام، انڈے کی سفیدی، بیسن اور لیموں کا رس ملا کر چہرے پر لیپ کرنے سے جلد کی رنگت نکھر جاتی ہے اور جھائیاں اور نشانات وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ (۲۰۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سرکہ

حدیث:

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ نعم الادم الخل۔ (۲۰۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔

شناخت:

سرکہ بھورے رنگ کا ایک سیال ہے جس کا ذائقہ کھٹا ہوتا ہے۔ آج کل اسے تین مختلف طریقوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ ایک قسم پھلوں سے قدرتی طریقے سے تیار کی جاتی ہے، دوسری جو کے مالٹ سے اور تیسری قسم تیزاب سے مصنوعی طریقے پر تیار کی جاتی ہے۔

ذرائع حصول:

سرکہ عموماً گنے کے رس، چقندر، جامن، انگور، کشمش، گندم، جو، گڑ اور دیگر پھلوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر کسی بھی شکر یا نشاستے میں خمیر اٹھانے سے پیدا ہوتا ہے۔

مزاج:

بیک وقت گرم اور سرد ہے لیکن سرد جز غالب ہے۔ بعض اطباء اسے سرد و خشک درجہ دوم میں بتاتے ہیں۔ (۲۰۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
سرکہ mushtaqkhan.iiui@gmail.com

عربی۔خل، فارسی۔سرکہ، ہندی۔سرکا، فرانسیسی۔Vinaigr، انگریزی۔Vinegar، نباتاتی نام۔مختلف میٹھے پھل اور کچھ اجناس۔انگور، کھجور۔جو۔ (۲۰۱)

حدیث:

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ نعم الادم الخل۔ (۲۰۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔

شناخت:

سرکہ بھورے رنگ کا ایک سیال ہے جس کا ذائقہ کھٹا ہوتا ہے۔آج کل اسے تین مختلف طریقوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ایک قسم پھلوں سے قدرتی طریقے سے تیار کی جاتی ہے، دوسری جو کے مالٹ سے اور تیسری قسم تیزاب سے مصنوعی طریقے پر تیار کی جاتی ہے۔

ذرائع حصول:

سرکہ عموماً گنے کے رس، چقندر، جامن، انگور، کشمش، گندم، جو، گڑ اور دیگر پھلوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر کسی بھی شکر یا نشاستے میں خمیر اٹھانے سے پیدا ہوتا ہے۔

مزاج:

بیک وقت گرم اور سرد ہے لیکن سرد جز غالب ہے۔بعض اطباء اسے سرد و خشک درجہ دوم میں بتاتے ہیں۔ (۲۰۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

افعال واستعمال:

قابض، ملطف ومقطع اخلاط غلیظہ، سریع النفوذ، قاتل کرم شکن، مسکن درد، ہاضم طعام، مشتہی اور مسکن صفرا ہے۔ دوا اور خوراک دونوں طور پر استعمال ہوتا ہے۔

کیمیاوی تجزیہ:

تیزاب سرکے کا اصل جز ہے۔ اس کے علاوہ اس میں معدنی اجزاء فاسفیٹ اور نائیٹروجن بھی پائی جاتی ہے۔ جو سرکہ مالٹ ایکسٹریکٹ سے بنایا جائے اس میں اضافی طور پر 0005 گرام فاسفورس اور 0004 گرام فی سوگرام نائیٹروجن پائی جاتی ہے۔ وہ سرکہ جو اجناس سے بنایا جائے اس میں سلفیٹ زیادہ ہوتے ہیں۔ (۲۰۴)

طب عربی:

سرکہ زمانہ قدیم سے ہی غذائی طور پر مستعمل رہا ہے۔ اس کی طبی اہمیت سے یونانی حکماء بھی واقف تھے۔ سرکے میں قدرت نے تین شفائی جوہر سمو دیئے ہیں۔ آبی اجزاء جن کی وجہ سے کھٹاس محسوس ہوتی ہے۔ آتشی اجزاء جن کی وجہ سے تیز چرپرا زبان کاٹتا ہوا ہے اور جسم پر لگانے سے اندر سے باہر تک کے ریشوں میں سرائیت کر جاتا ہے۔ خاکی اجزاء جن کی وجہ سے تلخ، مقوی معدہ اور بدن کے ہر حصے کے تانے بانے کو مضبوط بناتا اور سکیڑ پیدا کرتا ہے۔ سرکہ بہت سے طبی فوائد کا حامل ہے۔ اسے کھانے اور لگانے دونوں اقسام کی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ سرکہ ٹھنڈک اور حرارت کا حسین امتزاج ہے۔ یہ جسم سے فاسد مادوں کو نکال کر طبیعت کو فرحت بخشتا ہے۔ معدے کے التہاب کو دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے بھوک کھل جاتی ہے اور غذا ہضم ہونے لگتی ہے۔ سرکہ چونکہ ایک قسم کا تیزاب Acetic Acid ہے لہذا اگر معدے میں تیزابی اجزاء اور ہاضم رطوبات میں کمی واقع ہونے کی وجہ سے شدید بدہضمی ہو جائے تو سرکہ غذا کو ہضم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ہیضہ اور ملیریا بخار میں سرکہ بہت نافع ہے۔ یہ ہیضے کے جراثیم پر براہِ راست اثر انداز ہو کر انہیں ہلاک کر دیتا ہے۔ ملیریا بخار میں مریض کا جگر بہت زیادہ متاثر

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہوتا ہے۔ سرکہ کا استعمال جگر کے فعل کو درست رکھتا ہے۔ ملیریا میں اکثر مریض کی تلی کی جسامت بڑھ جاتی ہے۔ سرکے کے استعمال سے تلی کا حجم معمول پر آجاتا ہے اور اس کا فعل بھی درست رہتا ہے۔ سرکہ جسم میں ورم کی پیدائش روکتا ہے۔ پیٹ کو گھٹاتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے اور پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہے۔ حلق کے کوے کی حساسیت، سوزش اور اس کے ٹیڑھے پن میں مفید ہے۔ گرم سرکے کے غرارے سے دانت کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ گرم سرکے کا پینا معدے کو تقویت دیتا ہے۔ جسمانی قوت میں اضافہ کرتا ہے۔ چہرے کو جاذب نظر بناتا ہے۔ موسمِ گرم میں جسم کی حدت کو کم کر کے طبیعت کو فرحت بخشتا ہے۔ سر میں لگانے سے جوئیں مر جاتی ہیں۔ کان کے درد میں اس کے قطرے کان میں ٹپکانے سے آرام ملتا ہے۔ (۲۰۵)

مرکبات:

سرکہ سریع النفوذ ہونے کی وجہ سے اکثر مالش کے مرکبات میں شامل کیا جاتا ہے۔ بعض مرکبات کی تیاری میں ان کے کچھ اجزاء کو سرکے میں بھگونے اور خشک کرنے کے بعد شامل کیا جاتا ہے اس طرح مرکب میں موجود ضرر رساں اجزاء کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ مثلاً جوارش کمونی تیار کرتے وقت سیاہ زیرے کو سرکے میں کئی بار بھگو کر خشک کیا جاتا ہے۔

سرکے سے مختلف قسم کے اچار، چٹنیاں اور سکنجبین تیار کی جاتی ہے۔ اس سکنجبین کو قے، متلی، بدہضمی، دست اور زہر خوارنی وغیرہ کے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۱) بسا اوقات آنکھ کے ڈھیلے پر خون کے سرخ دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں سرکہ پانچ بوند اور تیس بوندیں شہد ملا کر آنکھوں میں ٹپکانے سے دھبے اور سرخی ختم ہو جاتی ہے۔

۲) موسمِ گرما میں سن اسٹروک اور پیاس کی شدت کو تسکین دینے کے لئے سرکے میں پانی اور نمک ملا کر پینا بہت مفید ہے۔

۳) برگ مہندی، سنا مکی، کلونجی، میتھرے، حب الرشاد اور قسط شیریں کو ہم وزن پیس کر اس میں چھ گنا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

سر کے کے ساتھ دس منٹ ابال کر پھر چھان کر بہترین لوشن تیار ہوتا ہے۔ یہ لوشن ہر قسم کی پھپھوندی، خارش، چھیپ، داد، دانوں اور بقہ کا بہترین علاج ہے۔

۴) عرق النساء اور اعصابی دردوں میں حب الرشاد اور جو کا آٹا سر کے میں حل کر کے اس کا لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۵) سر پر بال اُگانے کے لئے کاغذ جلا کر اس کی راکھ سر کے میں حل کر کے لگانا بہت مفید بتایا جاتا ہے۔

۶) سر کے میں گندھک ملا کر جوڑوں کے درد اور سوجن میں لیپ کرنا بہت مفید ہے۔

۷) جوارش کمونی

۸) نمک سلیمانی

۹) سکنجبین بزوری

۱۰) سکنجبین فواکہ

۱۱) ضماد کبریت

۱۲) ضماد طحال

۱۳) ضماد محلل۔ (۲۰۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پانی

عربی۔ ماء۔ میاہ، فارسی۔ آب، سندھی۔ پاڻي، ہندی۔ جل، انگریزی۔ Water، کیمیائی فارمولا۔ H_2O

القرآن:

وجعلنا من الماء کل شئی حی۔ (۲۰۷)

ترجمہ: ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا۔

حدیث:

عن عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت کان احب الشراب الیٰ رسول اللّٰہ ﷺ الحلو البارد۔ (۲۰۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی پینے کی اشیاء میں مرغوب تھا۔

شناخت:

پانی کا اپنا کوئی رنگ نہیں ہوتا۔ اسے بے رنگ کہا جاتا ہے لیکن اگر اس کی مقدار زیادہ ہو تو نیلگوں نظر آتا ہے۔ بڑے بڑے ذخیروں کی صورت میں اس کے رنگ میں کچھ فرق ہو جاتا ہے۔ مثلاً اکثر سمندروں، دریاؤں کا رنگ سبز یا زرد یا سیاہی مائل نظر آتا ہے۔ بھاپ اور برف بھی پانی کی مختلف شکلیں ہیں۔

ذرائع حصول:

دنیا میں سب سے زیادہ پائی جانے والی چیز پانی ہے۔ دنیا کے کل رقبے کا تین چوتھائی حصہ پانی پر مشتمل ہے اور ایک چوتھائی خشکی ہے۔ پانی کی مقدار کو 330 ملین مکعب فٹ قرار دیا جاتا ہے۔ جس میں 97

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فیصد سمندری پانی کی صورت میں ہے۔ 2 فیصد قطبین، سائبریا اور دوسرے برفانی علاقوں میں منجمد برف کی صورت میں ہے اور صرف ایک فیصد دریاؤں، جھیلوں، ندی نالوں اور تالابوں کی شکل میں ملتا ہے۔ پینے کے لئے پانی حاصل کرنے کے عام ذرائع دریا، ندی نالے، نہریں، جھیلیں، چشمے، کاریزیں اور کنوئیں ہیں۔ جب بارش ہوتی ہے یا سردی کی وجہ سے آبی بخارات منجمد ہو کر پہاڑوں پر گرتے ہیں تو یہ پانی ندی، نالوں، دریاؤں اور چشموں کی صورت میں بہتے ہوئے میدانی علاقوں کی سمت آجاتا ہے۔ اس کی ایک بڑی مقدار رستے رستے زیرِ زمین چلی جاتی ہے جسے ہینڈ پمپ اور کنوئیں کھود کر حاصل کیا جاتا ہے۔

مزاج:

سرد و تر ہے۔

افعال و استعمال:

کھانا پکانے اور زندگی کے دیگر کاموں پینے، فصلوں کو سیراب کرنے اور صفائی کے کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔

کیمیاوی تجزیہ:

پانی بنیادی طور پر ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے۔ یہ صفر ڈگری سینٹی گریڈ کے درجۂ حرارت پر جم کر برف بن جاتا ہے۔ 100 ڈگری سینٹی گریڈ پر ابلنے لگتا ہے۔ اس کا درجۂ حرارت کبھی اس سے زیادہ تجاوز نہیں کرتا البتہ یہ بھاپ بن جاتا ہے جس سے توانائی حاصل ہوتی ہے۔ پانی میں مختلف قسم کی دھاتیں اور معدنیات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً سیسہ، جست، تانبہ، میگنیشیم، سلفیٹ، نمک، کاربونیٹ، آیوڈین اور فلورائیڈ وغیرہ۔ (۲۰۹)

طبی فوائد:

پانی سے زندگی شروع ہوتی ہے اور وہی اس کا جز لاینفک ہے اور اسی پر مدارِ حیات ہے۔ یہ اندرونی اعضاء اور جسم کے جوڑوں کے درمیان چکنائی Lubrication کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ سرد تر ہونے کی وجہ سے حرارت کو ختم کرتا ہے۔ بدن کی رطوبات کا محافظ ہے۔ جو رطوبات تحلیل ہو جائیں تو ان کی تلافی کرتا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jinji@gmail.com

ہے۔ غذا کو لطیف بناتا ہے اور اس کو بدن کی رگوں میں پہنچاتا ہے۔ پانی کی قوت کسی ایسے عارضی سبب سے متغیر و منتقل ہوتی رہتی ہے جو اس کے تغیر کا موجب بنتا ہے۔ مثلاً بارش کے پانی میں فضائی آلودگی اور کیمیائی عناصر شامل ہوتے ہیں۔ زیرِ زمین جس علاقے سے پانی حاصل ہوگا اس میں اس علاقے کی زمین کے نمکیات اور معدنیات کی آمیزش ہوتی ہے۔ پانی ٹھنڈا اور گرم دونوں حالتوں میں مختلف تاثیر رکھتا ہے۔ مثلاً ٹھنڈا پانی عفونت دم میں زیادہ نافع ہے۔ بخارات کو سر کی طرف جانے سے روکتا ہے۔ عفونت سے بچاتا ہے۔ یہ گرم مزاج، گرم موسم و مقام اور جوان العمر لوگوں کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ نفع و تحلیل کی صورت میں نقصان دہ ہوتا ہے جیسے زکام اور ورم وغیرہ۔ ٹھنڈے پانی کا بکثرت استعمال دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ خون کو پھاڑتا ہے اور نزلے کو حرکت دیتا ہے۔ ٹھنڈے پانی کا اندرونی استعمال خارجی استعمال کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔ گرم پانی اخلاط حارہ کی سوزش دور کرتا ہے۔ نفخ و تحلیل کا کام کرتا ہے۔ رطوبات ردیہ کو نکال کر بدن کو شاداب بناتا ہے اور اس میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ یہ پیاس بجھانے میں زیادہ مؤثر نہیں ہے۔ اکثر امراض میں مضر ہے البتہ بوڑھوں کے لئے موزوں ہے۔ مرگی، سردی کے سر درد اور آشوبِ چشم کے بیماروں کے لئے نافع ہے۔ خارجی طور پر اس کا استعمال زیادہ مفید ہے۔ بہت زیادہ ٹھنڈا اور بہت زیادہ گرم دونوں ہی پانی اکثر اعصاب اور اعضاء جسمانی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں سے ایک تحلل ہے اور دوسرا تشنج پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ (۲۱۰)

پانی کو Hydropathy، Cromopathy اور دیگر طریقوں سے امراض کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پانی کا بطور دوا استعمال نہ صرف معمولی امراض بلکہ مزمن امراض میں بھی مفید ہے۔ جاپان میں علاج بالماء کے مریضوں کی ایک تنظیم Japanese Sickness Association قائم ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ مرض خواہ معمولی نوعیت کا ہو یا شدید ''پانی کے ذریعے علاج'' کے چند قواعد و ضوابط کے تحت باقاعدہ علاج کرنے سے شفا حاصل ہو سکتی ہے۔ امراض میں بلڈ پریشر، ذیابیطس، قبض، تپ دق اور کینسر تک شامل ہیں۔ اطباء قدیم نے بھی گرم پانی کی دھار اور غسل سے بیماریوں کے علاج میں مدد لی ہے۔ نبی کریم

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ﷺ نے بخار کا بہترین علاج پانی سے غسل کو قرار دیا ہے۔ جنگ احد میں حضور اکرم ﷺ کے زخموں کا علاج بار بار پانی سے دھو کر کیا گیا۔ اس طریقے سے زخموں کی آلائش دور ہوگئی اور وہ جسم کی قوت مدافعت سے جلد مندمل ہو گئے۔ زخموں اور چوٹوں پر برف ملنے سے ورم نہیں آتا۔ (۲۱۱)

زم زم

حدیث:

عن ابی ذر غفاری رضی الله تعالیٰ عنه لقد لبثت ثلاثین بین لیلة و یوم ما کان لی طعام الا ماء زم زم ۔ فسمنت حتی تکرت عکن بطنی وما وجدت علی کبدی سحقة جوع ۔ قال رسول اللّٰہ ﷺ انها مبارکة انها طعام طعیم۔ (۲۱۲)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تیس دن اور تیس راتیں کعبے میں رہا اور اس وقت زم زم کے پانی کے سوا میری کوئی اور خوراک نہ تھی اور میں اس قدر موٹا ہو گیا تھا کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئیں اور میں نے اپنے جگر میں بھوک کی شکت محسوس نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زم زم کا پانی برکت والا ہے اور پیٹ بھرنے والا کھانا ہے۔

محلِ وقوع:

مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام میں کعبہ شریف سے 15 میٹر کے فاصلے پر جنوب مشرق میں حجرہ اسود کی سیدھ میں ایک کنواں واقع ہے جس کے پانی کو زم زم کہتے ہیں۔ یہ کنواں کعبہ شریف سے بھی قدیم ہے۔ اس کی گہرائی 207 فٹ ہے۔

کیمیاوی تجزیہ:

آب زم زم کے شفائی کمالات و اثرات ساری دنیا کے لئے حیرت کا باعث رہے ہیں اور لوگ یہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جاننے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ اس میں کون سے شفائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ زم زم میں کیلشیم کاربونیٹ، میگنیشیئم فولاد، مینگنیز، جست اور دیگر اجزاء کے علاوہ کافی مقدار میں گندھک اور آکسیجن سے مرکب سلفیٹ اور سوڈیم ملتے ہیں۔

طبی فوائد:

زم زم تمام پانیوں سے افضل، سب سے اعلیٰ اور سب سے برتر ہے۔ عالمی معیار کے مطابق زم زم کا پانی پینے کے لئے ہر طرح سے محفوظ اور بہترین اور ہر کثافت سے پاک ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے خون کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ دماغ تیز ہو جاتا ہے۔ حافظہ بہتر ہوتا ہے۔ پیٹ کی گہرائی ختم ہو جاتی ہے۔ تیزابیت دور ہو کر بھوک باقاعدگی سے لگنے لگتی ہے۔ مریضوں کو شفا ہوتی ہے۔ مسکن ہونے کی وجہ سے طبیعت کو بحال رکھتا ہے۔ اگر زم زم میں سرمہ کھرل کیا جائے تو زم زم کی برکت کے ساتھ ساتھ اس میں موجود جست، مینگنیز اور گندھک اس سرمے کی افادیت میں خصوصی اضافہ کرتے ہیں۔ (۲۱۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ چہارم

مرکب غذائیں

تلبینہ

حدیث:

عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنھا انھا کانت تامر بالتلبین للمریض و للمحزون علی الھالك ۔ و کانت تقول انی سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ان التلبینۃ تجم فواد المریض وتذھب ببعض الحزن۔(۲۱۴)

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیماروں کے لئے اور میت کے سوگواروں کے لئے تلبینہ پکانے کا حکم دیتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔

فائدہ:

تلبینہ تین اجزاء پر مشتمل ایک قوت بخش غذائی مرکب کا نام ہے جس میں جزو اعظم جو ہے بقیہ دو اجزاء دودھ اور شہد ہیں۔ جو کوٹ کر دودھ میں پکائے جاتے ہیں اور شہد کو مٹھاس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جدید سائنس بھی اس مرکب کو انسانی جسم کے لئے بہت مفید قرار دیتی ہے۔ امریکہ کے ماہرین غذائیات کی تحقیق کے مطابق کہ یہ غذا خون میں شکر اور چربی کی مقدار کو متوازن اور منظم رکھتی ہے۔ جو میں چیپ دار ریشے ہوتے ہیں جو خون میں کولسٹرول اور شکر کی مقدار کو گھٹا دیتے ہیں۔ ڈاکٹر جیمس اینڈرسن اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جو کا ریشہ جب قولون میں پہنچتا ہے تو اس میں ان جراثیم کے عمل سے شحمی تیزابات پیدا ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں خمیری کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ تیزابات خون میں جذب ہو کر جسم میں نشاستے کی پیدائش بند کر دیتے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہیں۔جس سے خون میں شکر کی مقدار کم اور ہضم ہو جاتی ہے اور یہ بات ذیابیطس کے مریضوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

اسی طرح دودھ بجائے خود ایک مکمل خوراک ہے جو جسم کی نشوونما کرتی ہے، زود ہضم اور ہر عمر کے انسان کے لئے موزوں ہے جبکہ شہد ایک مفید اور جامع غذا ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار طبی خصوصیات کی حامل دوا بھی ہے۔ چنانچہ جو، دودھ اور شہد کی باہمی آمیزش سے جو مرکب تیار ہوتا ہے وہ نہ صرف ایک مفید غذا ہے بلکہ بہت سے امراض کا علاج بھی ہے۔مثلاً دل کی دھڑکن اور ہائی بلڈ پریشر، خون میں چربی کی زیادتی اور گاڑھا پن، دل کے والو کی پیچیدگیاں، معدے کی خشکی اور گرمی، معدے کی تیزابیت، نگاہ کی کمزوری، بھوک کی کمی، بیماری کے بعد کی کمزوری، دائمی قبض، حاملہ خواتین کی کمزوری، وسواس اور وحشت قلب، پیشاب کے امراض خاص طور پر جلن، گردے کا انفیکشن اور پتھری کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔اس کے مستقل استعمال سے پتھری بننے کی رفتار میں بہت کمی آجاتی ہے۔اس کے علاوہ تلبینہ بوڑھوں، بچوں اور ہر عمر کے لوگوں کے لئے ایک مفید ٹانک بھی ہے۔ (۲۱۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ثرید

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کان احب الطعام الی رسول اللّٰہ ﷺ الثرید من الخبز والثرید من الحیس۔ (۲۱۶)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید بہت پسند تھا۔

فائدہ:

ثرید روٹی اور گوشت کے ایک مرکب کا نام ہے جس میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنے کے بعد گوشت کے شوربے دار سالن میں بھگو کر رکھ دیئے جاتے ہیں اور کچھ دیر بعد جب وہ اچھی طرح گل جاتے ہیں تو انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ ایک قوت بخش اور مکمل غذا ہے۔ اس کے دونوں اجزاء غذائیت سے بھرپور اور جسم انسانی کے لئے بے حد نافع ہیں۔ خاص کر گوشت کو جو ہر بدن سے زیادہ نسبت ہے۔ یہ جسم کی افزائش کرتا ہے اور قوتوں میں اضافہ کرتا ہے۔ مناسب تغذیہ فراہم کر کے جسم کو بہت سی بیماریوں سے نہ صرف بچاتا ہے بلکہ جسم میں ہونے والی شکست وریخت کی مرمت بھی کرتا ہے اور جس سے جسم تنومند رہتا ہے جبکہ روٹی تمام غذاؤں میں اعلیٰ غذا ہے۔ یہ غذا کے طور پر سب سے زیادہ مستعمل ہے اور انسانی خوراک کا ایک اہم جز ہے۔ معتدل مزاج ہونے کے سبب سے ہر طبیعت کو موافق ہے۔ یہ جسم کو بہترین تغذیہ فراہم کر کے اس کی پرورش کرتی ہے، قوتوں میں اضافہ کرتی ہے اور جسم کو مضبوط وصحت مند بناتی ہے۔

ان دونوں غذاؤں کی آمیزش سے ان کی قوت اور افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ایک مفید، مکمل اور بہترین خوراک تیار ہو جاتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حیس

حدیث:

عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه یقول قال رسول اللّٰہ ﷺ لابی طلحة التمس غلاما من غلامانکم یخدمنی۔ فخرج ابو طلحة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه یرد فنی ورائه و کنت اخدم رسول اللّٰہ ﷺ کلما نزل فلم ازل اخدمه حتیٰ اقبلنا من خیبر و اقبل بصفیة بنت حیی قد حازها فکنت اراه یحری لها ورائه بعباءةٍ اوبکساء ثم یردعنها ورائه حتی اذا کنا بالصهباء صنع حیسا فی نطع ثم ارسلنی فدعوت رجالا فاکلوا و کان ذلك بنائه بها۔ (۲۱۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اپنے ہاں کے بچوں میں سے کوئی بچہ تلاش کر کے لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر لے آئے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا جب بھی آپ ﷺ پڑاؤ ڈالتے۔ پھر میں اس وقت سے برابر آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں پسند فرمایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر پیچھے سے پردہ کیا اور پھر انہیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہبا پہنچے تو آپ ﷺ نے دسترخوان پر حیس تیار کیا اور مجھے بھیجا۔ میں لوگوں کو بلا لایا۔ پھر سب نے اسے کھایا۔ یہ حضور ﷺ کی طرف سے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کی دعوتِ ولیمہ تھی۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فائدہ:

حیس ملیدے کی ایک قسم ہے جو کھجور، پنیر اور مکھن سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ ایک نہایت عمدہ غذا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ انتہائی قوت بخش اور معتدل غذا ہے۔ اس کے تینوں اجزاء غذائی اور دوائی خصوصیات سے معمور ہیں۔

۱۔ کھجور: یہ توانائی کا خزانہ ہے اور جسم کو فوری تقویت پہنچاتی ہے۔ جسم کی نشوونما کرتی ہے اور جسمانی قوتوں میں اضافہ کرتی ہے۔ خصوصاً باہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ یہ بہت سے امراض کا علاج بھی ہے۔

۲۔ پنیر: یہ بھی جسم کو فربہ اور مضبوط کرنے والی اور خون بنانے والی غذا ہے۔ اس کے متواتر استعمال سے جسمانی اور دماغی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے اور بہت سے امراض دور ہو جاتے ہیں۔

۳۔ مکھن: پنیر کی طرح مکھن بھی جسم کو فربہ اور مضبوط بناتا ہے۔ خشکی اور کمزوری کو دور کرتا ہے اور بہت سے امراض سے نجات دیتا ہے۔

ان تینوں غذاؤں کو آپس میں ملانے سے ان کی قوت اور افادیت مزید بڑھ جاتی ہے اور بہترین غذا بن جاتی ہے۔ جو خوش ذائقہ اور معتدل مزاج ہونے کی وجہ سے ہر عمر اور ہر مزاج کے لوگوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب سوم

حوالہ جات

۱۔ طبِ نبوی ﷺ دورِ جدید میں، ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی، صفحہ نمبر 5، پبلشر مظفر اقبال، شمس آباد، ملتان۔

۲۔ القرآن 33:21

۳۔ القرآن 59:7

۴۔ صحیح بخاری، جلد 3، محمد بن اسماعیل بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، صفحہ نمبر 842، دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی۔

۵۔ القرآن 53 :3-4

۶۔ طبِ نبوی ﷺ دورِ جدید میں، ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی، صفحہ نمبر 6۔

۷۔ سیرت النبی ﷺ، جلد 3، شبلی نعمانی، صفحہ نمبر 626، مطبع مصارف، اعظم گڑھ، 1981ء

۸۔ طبِ نبوی ﷺ دورِ جدید میں، ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی، صفحہ نمبر 13۔

۹۔ مشکوۃ المصابیح، جلد اول، محمد بن عبد اللہ الخطیب، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر 255، دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی۔

۱۰۔ احادیث میں مذکورہ نباتات، ادویہ اور غذائیں ایک سائنسی جائزہ، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 38، سدرہ پبلشرز، نعمت اللہ بلڈنگ، امین آباد، لکھنؤ۔

۱۱۔ تبصرۃ الحکماء، حکیم احمد الدین، صفحہ نمبر 35، حجازی پریس لاہور، 1961ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۲۔ مخزن الجواہر، ڈاکٹر غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 493، مرکنٹائل پریس، لاہور، 1923ء۔

۱۳۔ صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الرقاق، صفحہ نمبر 527۔

۱۴۔ مخزن العلاج ، جلد اول، ڈاکٹر غلام جیلانی برق، صفحہ نمبر 3، طبی کتب خانہ، بھاٹی گیٹ، لاہور۔

۱۵۔ صحیح بخاری، جلد 3، کتاب المرضٰی، صفحہ نمبر 269، موطا امام مالک، مالک بن انس، صفحہ نمبر 742، نور محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔

۱۶۔ صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الطب، صفحہ نمبر 275۔

۱۷۔ موطا امام مالک، کتاب الجامع، صفحہ نمبر 744، مطبع نور محمد، فریئر روڈ، کراچی۔

۱۸۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، سلمان بن اشعث، کتاب الطب صفحہ نمبر 192، محمد سعید اینڈ سنز، تاجران کتب، قرآن محل، کراچی۔

۱۹۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، محمد بن یزید، کتاب الطب، صفحہ نمبر 352، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی۔

۲۰۔ زاد المعاد، الجزء الرابع، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 24، مکتبۃ المنار الاسلامیۃ، کویت، 1986ء۔

۲۱۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 261۔

۲۲۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الطب والرقی، صفحہ نمبر 525۔

۲۳۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الطب والرقی، صفحہ نمبر 524، سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 190، جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطب، صفحہ نمبر 734، سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر 350۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۴۔ احادیث میں مذکور نباتات ،ادویہ اور غذائیں۔ ایک سائنسی جائزہ، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 213، علم وعرفان پبلشرز، اردو بازار، لاہور، 1998ء۔

۲۵۔ صحیح بخاری ، جلد اول، کتاب الجہاد، کتاب البیوع، کتاب اللقطۃ، کتاب الجنائز، صفحہ نمبر 621۔

۲۶۔ خزائن الادویہ، جلد دوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 23، برق پریس، لاہور، 1926ء۔

۲۷۔ یونانی ادویہ مفردہ، حکیم صفی الدین علی، صفحہ نمبر 22، افتخار افعال پرنٹرز، لاہور، 1983ء۔

۲۸۔ القرآن 16:88۔

۲۹۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الوضوء، کتاب الطب، صفحہ نمبر 284۔صحیح مسلم، جلد چہارم، مسلم بن حجاج، کتاب القسامہ، صفحہ نمبر 637 ، فرید بک اسٹال ، اردو بازار، لاہور، سنن ابن ماجہ ،جلد دوم، کتاب الطب،صفحہ نمبر 361 ۔ جامع ترمذی،جلد اول، امام ترمذی، کتاب الطب، صفحہ نمبر 732، محمد علی کارخانۂ کتب،دستگیر، کراچی۔

۳۰۔ اردو انسائیکلوپیڈیا، صفحہ نمبر 208، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، 1968ء۔

۳۱۔ خزائن الادویہ، جلد اول، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر نمبر 613 سے 616 تک، مطبع منشی نول کشور، لکھنؤ، 1917ء۔

۳۲۔ احادیث میں مذکور نباتات ،ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 105۔

۳۳۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب العدۃ، صفحہ نمبر 147 ، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور، سنن ابوداؤد، جلد دوم، کتاب الطلاق، صفحہ نمبر 221۔

۳۴۔ یونانی ادویہ مفردہ، حکیم صفی الدین علی، صفحہ نمبر 57۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۳۵۔ پاک و ہند کی جڑی بوٹیاں جدید سائنس کی روشنی میں، صوفی پھمن پرشاد، صفحہ نمبر 307، ندیم یونس پرنٹر، لاہور۔

۳۶۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 106۔

۳۷۔ یونانی ادویہ مفردہ، حکیم صفی الدین علی، صفحہ نمبر 57۔

۳۸۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 148۔

۳۹۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب عن اکل الثمار، صفحہ نمبر 328۔

۴۰۔ پھولوں اور پھلوں سے علاج، حکیم نور محمد چوہان، صفحہ نمبر 97، مکتبہ رفیق روزگار، لاہور، 1977ء۔

۴۱۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 47۔

۴۲۔ پھولوں اور پھلوں سے علاج، حکیم نور محمد چوہان، صفحہ نمبر 98۔

۴۳۔ خزائن الادویہ، جلد اول، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 850 تا 853۔

۴۴۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 206۔

۴۵۔ صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الجمعۃ، صفحہ نمبر 426۔ صحیح مسلم، جلد اول، باب السواک، صفحہ نمبر 909۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، باب السواک، صفحہ نمبر 101۔

۴۶۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 204۔ صحیح مسلم، جلد ششم، صفحہ نمبر 308، مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، صفحہ نمبر 356۔

۴۷۔ بستان المفردات، حکیم عبدالحکیم، صفحہ نمبر 183، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، اردو بازار، لاہور۔

۴۸۔ نباتات قرآنی اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 27 تا 30، دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی، 2000ء۔

۴۹۔ نباتات قرآنی اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 349۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۵۰۔ القرآن 20:23۔

۵۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 315۔ جامع ترمذی، کتاب الاطعمۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر 669۔

۵۲۔ نباتات قرآنی اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 351۔

۵۳۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 112۔

۵۴۔ نباتات قرآنی اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 364۔

۵۵۔ زیتون کی ڈالی، ڈاکٹر عائشہ درانی، صفحہ نمبر 34 خزینہ علم و ادب، اردو بازار، لاہور۔

۵۶۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 138۔

۵۷۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد 2، کتاب الترجل، صفحہ نمبر 359۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، جلد دوم، صفحہ نمبر 360۔

۵۸۔ یونانی ادویہ مفردہ، حکیم صفی الدین علی، صفحہ نمبر 304۔

۵۹۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 137 تا 144۔

۶۰۔ امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 305، زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور، 2000ء۔

۶۱۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 109۔

۶۲۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 752، سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 351۔

۶۳۔ یونانی ادویہ مفردہ، حکیم صفی الدین علی، صفحہ نمبر 186۔

۶۴۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 156۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۶۵۔ مخزن المفردات ومرکبات معروف بہ خواص الادویہ، حکیم غلام نبی، صفحہ نمبر 149، مطبع افتخار، دہلی، 1920ء۔

۶۶۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 154۔

۶۷۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 96۔

۶۸۔ صحیح بخاری، جلد سوم، باب الطب، صفحہ نمبر 273۔

۶۹۔ خزائن الادویہ، جلد سوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 191۔

۷۰۔ کتاب المفردات، حکیم مظفر اعوان، صفحہ نمبر 388، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، 1983۔

۷۱۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 227۔

۷۲۔ کتاب المفردات، حکیم مظفر اعوان، صفحہ نمبر 388۔

۷۳۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 102۔

۷۴۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 271۔ صحیح مسلم، کتاب جلد السلام، صفحہ نمبر 363۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاطمۃ، صفحہ نمبر 359۔

۷۵۔ کتاب المفردات، حکیم مظفر اعوان، صفحہ نمبر 377۔

۷۶۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 252۔

۷۷۔ مخزن المفردات ومرکبات، حکیم غلام نبی، صفحہ نمبر 188۔

۷۸۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 254۔

۷۹۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 114۔

۸۰۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الرجل، صفحہ نمبر 296۔

۸۱۔ خزائن الادویہ، جلد سوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 779۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

۸۲۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 90۔

۸۳۔ خواص مہندی، حکیم مولوی عبداللہ، صفحہ نمبر 37، ناشر محمد اشرف، کشمیری بازار، لاہور۔

۸۴۔ مخزن المفردات ومرکبات، حکیم غلام نبی، صفحہ نمبر 234۔

۸۵۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 128۔

۸۶۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 276۔ جامع ترمذی، باب الطب، جلد اول، صفحہ نمبر 746۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، باب الطب والرقی، صفحہ نمبر 367۔

۸۷۔ خزائن الادویہ، جلد سوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 425۔

۸۸۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر ۶۹۲۔

۸۹۔ خزائن الادویہ، جلد سوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 425۔

۹۰۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 300۔

۹۱۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 117۔

۹۲۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 295۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 390۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 641۔ سنن سنائی، جلد سوم، صفحہ نمبر 304، محمد سعید اینڈ سنز، قرآن محل، کراچی۔

۹۳۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 117۔

۹۴۔ خزائن الادویہ، جلد سوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 877۔

۹۵۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 119۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۹۶۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطب، صفحہ نمبر570 ، سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر353، مشکوٰۃ المصابیح، جلددوم، باب الطب، صفحہ نمبر362۔

۹۷۔ خزائن الادویہ، جلدسوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر872۔

۹۸۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلداول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر366۔

۹۹۔ خزائن الادویہ، جلدسوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر873۔

۱۰۰۔ قرآن کریم میں ذکر ثمرات، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر33۔

۱۰۱۔ القرآن 19:23۔

۱۰۲۔ سنن ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الاشربہ، صفحہ 137۔

۱۰۳۔ قرآن کریم میں ذکر ثمرات، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر34۔

۱۰۴۔ پھلوں کا انسائیکلوپیڈیا، حصہ اول، حکیم میاں رفیق سعید، صفحہ نمبر45، پبلیکیشنز، ملتان۔

۱۰۵۔ پاکستان و ہندوستان کی جڑی بوٹیاں، حکیم محمد عبداللہ، صفحہ نمبر277، ادارہ مطبوعات سلیمانی، غزنی، اسٹریٹ اردو بازار، لاہور، 1990ء۔

۱۰۶۔ قرآن کریم میں ذکر ثمرات، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر35۔

۱۰۷۔ نباتات قرآنی اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر139-136۔

۱۰۸۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر151۔

۱۰۹۔ مشکوٰۃ المصابیح ، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر362 جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر656۔

۱۱۰۔ گوسوامی بیان الادویہ، جلد اول، حکیم رام لبھایا، صفحہ نمبر154، گوسوامی فارمیسی، دہلی، 1977ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۱۱۔ پھلوں کا انسائیکلوپیڈیا، حصہ اول، حکیم میاں رفیق سعید، صفحہ نمبر 85۔

۱۱۲۔ بستان المفردات، حکیم عبدالحکیم، صفحہ نمبر 192۔

۱۱۳۔ بیماریاں کیوں؟ حکیم غلام یزدانی قریشی، صفحہ نمبر 27-26، سبحانی بلڈنگ، ملتان۔

۱۱۴۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 8۔

۱۱۵۔ القرآن 55:11-10۔

۱۱۶۔ صحیح بخاری، کتاب الاطعمۃ، جلد سوم، صفحہ نمبر 202۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 378، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 357۔

۱۱۷۔ گوسوامی بیان الادویہ، جلد اول، حکیم رام لبھایا، صفحہ نمبر 232۔

۱۱۸۔ پھلوں کا انسائیکلوپیڈیا، حصہ اول، حکیم میاں رفیق سعید، صفحہ نمبر 177۔

۱۱۹۔ پھل بولتے ہیں، رشید الدین، صفحہ نمبر 71، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔

۱۲۰۔ سستی اور طاقتور غذائیں، جلد دوم، حکیم نور احمد، صفحہ نمبر 134۔

۱۲۱۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 158۔

۱۲۲۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 745۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 353۔

۱۲۳۔ ہمدرد صحت، صفحہ نمبر 44، ہمدرد پبلیکیشنز، کراچی، نومبر 1999ء۔

۱۲۴۔ پھلوں کا انسائیکلوپیڈیا، حصہ اول، حکیم میاں رفیق سعید، صفحہ نمبر 108۔

۱۲۵۔ پھلوں، سبزیوں اور جڑی بوٹیوں سے علاج، حکیم نور محمد چوہان، صفحہ نمبر 63، مکتبۂ رفیق روزگار، پیر مکی، لاہور، 1977ء۔

۱۲۶۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 154۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۲۷۔ نباتات قرآنی اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 217۔

۱۲۸۔ القرآن 61:2۔

۱۲۹۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 203۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الاشربہ، صفحہ نمبر 399۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 745۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 174۔

۱۳۰۔ تاریخ طب، حکیم سید محمد حسان نگرامی، صفحہ نمبر 198۔

۱۳۱۔ پھلوں، سبزیوں اور جڑی بوٹیوں سے علاج، حکیم نور محمد چوہان، صفحہ نمبر 766۔

۱۳۲۔ نباتات قرآنی اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 202۔

۱۳۳۔ القرآن 146:37۔

۱۳۴۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 204۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الاشربہ، صفحہ نمبر 419۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 175۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 317۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 355۔

۱۳۵۔ خواص کدو، حکیم مولوی محمد عبداللہ، صفحہ نمبر 10، ناشر محمد اشرف، کشمیری بازار، لاہور۔

۱۳۶۔ نباتات قرآنی اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 215۔

۱۳۷۔ پھلوں، سبزیوں اور جڑی بوٹیوں سے علاج، حکیم نور محمد چوہان، صفحہ نمبر 77۔

۱۳۸۔ ہدایت نامہ غذا، کویراج ہرنام داس، صفحہ نمبر 209، جہانگیر بک ڈپو، نولکھا بازار، لاہور۔

۱۳۹۔ گھر کا حکیم، حکیم احمد سعید، صفحہ نمبر 90، شعیب بک سینٹر، کراچی، 2004ء۔

۱۴۰۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 163۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۴۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر ۔

۱۴۲۔ خزائن الادویہ، جلد دوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 284۔

۱۴۳۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 284۔

۱۴۴۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 66۔

۱۴۵۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 66۔

۱۴۶۔ سستی اور طاقتور غذائیں، جلد اول، حکیم نور احمد، صفحہ نمبر 83، مکتبہ نور الصحت، ایمپریس روڈ، لاہور۔

۱۴۷۔ القرآن 12:55۔

۱۴۸۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 315۔

۱۴۹۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 176۔

۱۵۰۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 315۔

۱۵۱۔ زیتون کی ڈالی، ڈاکٹر عائشہ درانی، صفحہ نمبر 112، خزینۂ علم و ادب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔

۱۵۲۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 49۔

۱۵۳۔ القرآن 1:5۔

۱۵۴۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 316۔

۱۵۵۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 324 - 350۔

۱۵۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 318۔

۱۵۷۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 206۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۵۸۔ ہدایت نامہ غذا، کویراج ہرنام داس، صفحہ نمبر226۔

۱۵۹۔ صحیح بخاری،جلدسوم،کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر205۔صحیح مسلم، جلدسوم، کتاب الصید والذبائح، صفحہ نمبر465۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلددوم، کتاب الصید والذبائح، صفحہ نمبر333۔

۱۶۰۔ خزائن الادویہ، جلداول، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر612۔

۱۶۱۔ صحیح بخاری، جلدسوم، کتاب الذبائح والصید، صفحہ نمبر 220۔مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الصید والذبائح، صفحہ نمبر279۔

۱۶۲۔ سستی اور طاقتور غذائیں، جلداول، حکیم نوراحمد، صفحہ نمبر179۔

۱۶۳۔ صحیح بخاری، جلدسوم، کتاب الذبائح والصید، صفحہ نمبر222۔ صحیح مسلم، جلدسوم، کتاب الصید الذبائح، صفحہ نمبر636۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلددوم، کتاب الصید والذبائح، صفحہ نمبر280۔

۱۶۴۔ ہدایت نامۂ غذا، کویراج ہرنام داس، صفحہ نمبر230۔

۱۶۵۔ صحیح بخاری، جلدسوم،کتاب الذبائح والصید،صفحہ نمبر224۔صحیح مسلم, جلدسوم،کتاب الصید الذبائح، صفحہ نمبر135۔مشکوٰۃ المصابیح، جلددوم، کتاب الصید والذبائح، صفحہ نمبر280۔

۱۶۶۔ خزائن الادویہ، جلددوم، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر493۔

۱۶۷۔ احادیث میں مذکور نباتات،ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر185۔

۱۶۸۔ سنن ابو داؤد، جلدسوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر174۔مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر298۔

۱۶۹۔ بستان المفردات، حکیم عبدالحکیم، صفحہ نمبر171۔

۱۷۰۔ سستی اور طاقتور غذائیں، جلداول، حکیم نوراحمد، صفحہ نمبر73۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۷۳۔ خزائن الادویہ، جلد اول، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 273 ۔

۱۷۴۔ ہدایت نامہ غذا، کوی راج ہرنام داس، صفحہ نمبر 210۔

۱۷۵۔ خزائن الادویہ، جلد اول، حکیم نجم الغنی، صفحہ نمبر 271۔

۱۷۶۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 179۔

۱۷۷۔ القرآن 66:16۔

۱۷۸۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاشربہ، صفحہ نمبر 244۔

۱۷۹۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الاشربہ، صفحہ نمبر 144۔

۱۸۰۔ خواص دودھ، حکیم محمد عبداللہ، صفحہ نمبر 8، مکتبہ سلیمانی، جہانیاں، ضلع ملتان۔

۱۸۱۔ سستی اور طاقتور غذائیں، جلد اول، حکیم نور احمد، صفحہ نمبر 92۔

۱۸۲۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ حکیم عبدالحنان، صفحہ نمبر 78، ڈائمنڈ پبلشرز، لاہور، 1996ء۔

۱۸۳۔ خواص دودھ، حکیم محمد عبداللہ، صفحہ نمبر 10۔

۱۸۴۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 182۔

۱۸۵۔ خواص دودھ، حکیم محمد عبداللہ، صفحہ نمبر 10۔

۱۸۶۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 182۔

۱۸۷۔ خواص دودھ، حکیم محمد عبداللہ، صفحہ نمبر 11۔

۱۸۸۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 182۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۸۹۔ سنتِ نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 428-432۔

۱۹۰۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 182۔

۱۹۱۔ خواص دودھ، حکیم محمد عبداللہ، صفحہ نمبر 10۔

۱۹۲۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 135۔

۱۹۳۔ القرآن 69:16۔

۱۹۴۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 246۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 145۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاشربۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر 319۔

۱۹۵۔ کتاب المفردات، حکیم سید ذوالحسنین، صفحہ نمبر 136، شعبہ تصنیف و تالیف پنجاب طبیہ کالج، جھنگ، 1989ء۔

۱۹۶۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 191۔

۱۹۷۔ شہد سے شفا، سید ارشاد علی، صفحہ نمبر 7، غزالی برادرز، ناظم آباد، کراچی، 1993ء۔

۱۹۸۔ گھر کا حکیم، حکیم احمد سعید، صفحہ نمبر 91، شعیب بک سینٹر، گلشن اقبال، کراچی۔

۱۹۹۔ سستی اور طاقتور غذائیں، جلد اول، حکیم نور احمد، صفحہ نمبر 119۔

۲۰۰۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ حکیم عبدالحنان، صفحہ نمبر 52۔

۲۰۱۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر 177۔

۲۰۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 320۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 189۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 296۔

۲۰۳۔ بستان المفردات، حکیم عبدالحکیم، صفحہ نمبر 335۔

۲۰۴۔ گوسوامی بیان لادویہ، حکیم رام لبھایا، صفحہ نمبر 311۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۰۸۔ [illegible] صفحہ نمبر 115

۲۰۸۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، باب الاشربۃ ، صفحہ نمبر 146۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 683۔

۲۰۹۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، باب الاشربۃ ، صفحہ نمبر 148۔ سنن ابو داؤد ، جلدسوم ، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 146۔

۲۱۰۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلداول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 79۔

۲۱۱۔ بستان المفردات، حکیم عبدالحکیم، صفحہ نمبر 159۔

۲۱۲۔ طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلداول، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر 159۔

۲۱۳۔ صحیح مسلم، جلدسوم، کتاب فضائل الصحابۃ، صفحہ نمبر 568۔ جامع ترمذی، جلددوم، کتاب فضائل الصحابۃ، صفحہ نمبر 86۔

۲۱۴۔ زادالمعاد، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 705۔

۲۱۵۔ صحیح بخاری ، جلدسوم ، کتاب الطعام و کتاب المرضیٰ، صفحہ نمبر 260۔ مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الطام، جلدسوم، صفحہ نمبر 297۔

۲۱۶۔ سنتِ نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلداول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 373۔

۲۱۷۔ سنن ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 197۔

۲۱۸۔ صحیح بخاری، جلدسوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 274۔ ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 195۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے علاقے یا دیہات کے لیے معقول معاوضہ پر حاذق تحقیق کی ضرورت ہو تو مجھے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب چہارم

امراض اور انکا علاج

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب چہارم

امراض اور ان کا علاج

فصلِ اوّل

علاج بالادویہ

بالوں کے امراض Hair Dieseases

بالوں کی مختصر تشریح:

بال دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

۱) جڑ ۲) تنا

ایک انسان کے سر پر تقریباً 3 لاکھ بال ہوتے ہیں جو ایک ماہ میں تقریباً ایک سینٹی میٹر بڑھتے ہیں۔ بالوں کی یہ خاصیت ہے کہ وہ کچھ دن بڑھنے کے بعد خاموش ہو کر چند دن آرام کے گزارتے ہیں یعنی ہر شخص کے سر کے بال ایک وقت میں ایک جیسے نہیں بڑھتے۔ کچھ بڑھ رہے ہوتے ہیں اور کچھ تعداد یعنی کل باتوں کا ایک فیصد ہر وقت آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ ایک عام آدمی کے بال کی عمر تقریباً تین سال ہوتی ہے۔ یہ بال اس عرصے میں کبھی بڑھتا ہے اور کبھی آرام کرتا ہے۔ جب اس کی عمر پوری ہو جاتی ہے تو اس کا بالائی سرا گول اور چوڑا ہو جاتا ہے اور گر جاتا ہے۔ بالوں کی نشوونما کا انحصار انسان کی خوراک پر ہے اگر متوازن خوراک استعمال کی جائے یعنی اس میں تمام ضروری معدنیات اور حیاتین موجود ہوں تو بال صحت مند بھی ہوتے ہیں اور تیزی سے بڑھتے ہیں۔

انسانی جسم میں بالوں کی تین اقسام ہیں۔

پہلی قسم میں سر، ابرو اور بھنویں ہوتی ہیں۔

دوسری قسم میں ہارمونز کے زیرِ اثر داڑھی، بغلوں اور زیرِ ناف بال ہوتے ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

تیسری قسم کے بال جسم کے تمام اعضاء پر تھوڑی تھوڑی تعداد میں بکھرے ہوتے ہیں۔لیکن یہ بال قدرے نرم ہوتے ہیں۔جسم پر بالوں کی تعداد پانچ لاکھ کے قریب ہے۔

سر کے بالوں کی 86 فیصد تعداد کی نمو ہر وقت جاری رہتی ہے جبکہ بقایا 14 فیصد آرام کرتے ہیں یا گرتے ہیں۔بالوں کے چند امراض بہت عام ہیں۔ (۱)

بالوں کا گرنا Hair Falling

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول ﷺ خیر اکحالکم الاثمد۔ یجلو البصر و ینبت الشعر۔ (۲)

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے سرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے۔یہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

کیفیت:

بال گرنے کے بعد سر میں نمودار ہونے والے گنج کی دو اشکال ہیں اور ان کا وقوع مختلف اسباب کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ایک نامکمل گنج جس میں کہیں بال اور کہیں گنج ہوتا ہے اور دوسری صورت میں پورا سر متاثر ہو کر صاف ہو جاتا ہے۔مکمل گنج سر تک محدود رہتا ہے۔لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ بال گرنے کی کیفیت پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔

علامات:

بال جلد میں نصب ہوتے ہیں۔اکثر اوقات بال گرنے کے بعد وہ خانہ جس میں بال نصب تھے اپنی اصلی حالت میں اگلے بال کا منتظر رہتا ہے۔ایسی حالت میں علاج اور دیگر کوششوں سے نئے بال پیدا ہونا ممکن ہوتا ہے۔دوسری صورت میں بال گرنے کے بعد اگر اس کا خانہ بھر گیا تو اب اس جگہ بال پیدا ہونے کا امکان نہیں رہتا۔اس کیفیت کو Cicatrical Alopoecia کہتے ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اسباب:

بال گرنے کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:

Cicatricial Alopoecia

۱۔ چوٹ اور زخم لگ جانا۔

۲۔ سوزش، جلد کی دق، وائرس کی بیماریاں، پھوڑے پھنسیاں، جلد کی سوزش، کاربنکل، کوڑھ، آتشک، آبلوں والی بیماریاں۔

۳۔ سر میں پھپھوندی کی موجودگی سے Kerion اور Favus۔

۴۔ کینسر۔

۵۔ جلد کی انحطاطی بیماریاں جو جسم کو بھی متاثر کرتی ہیں۔

۶۔ سر میں ایکسرے، ریڈیم یا اٹامک شعاعیں لگوانا۔

۷۔ بڑھاپا، عمر کے اس حصے میں گنج جسمانی افعال کا ایک حصہ ہے۔ اکثر مریضوں میں ہارمونز کے اثرات اور عمر کے ساتھ خون کی نالیوں میں تنگی آجانے سے جلد کا اکثر حصہ اس ہیئت اور شکل پر قائم نہیں رہتا جو اس کا خاصہ تھا۔ ایسے بالوں کی جڑیں خلقی تبدیلیوں کی وجہ سے اکثر مسدود ہو جاتی ہیں۔ اور کسی بھی کوشش سے جلد کے اس حصے میں بال نہیں پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

متذکرہ بالا وجوہات کے نتیجے میں پیدا ہونے والا گنج طب جدید میں لاعلاج تصور کیا جاتا ہے۔

Non Cicatricial Alopoecia

۱۔ بال چھڑ۔

۲۔ پھپھوندی سے پیدا ہونے والی سوزش۔

۳۔ معمولی چوٹ۔

۴۔ نوجوان لڑکیوں کے گرنے والے بال۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۵۔ غدودوں کی گڑبڑ سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں مرض کی علامت کے طور پر گرنے والے بال۔

۶۔ زچگی کے بعد گرنے والے بال۔

۷۔ بالوں اور جلد کی بیماریاں۔

۸۔ جسم کے دوسرے حصوں کا کینسر۔

۹ کینسر کے علاج میں استعمال ہونیوالی دوائیں۔ دل کی بیماریوں میں خون پتلا کرنے والی دوائیں مثلاً Warfarin-Heparin اور Thallium-Carbamizole وغیرہ۔

۱۰۔ مردوں میں جنسی غدود کی سرگرمی سے پیدا ہونے والی کیفیت۔

۱۱۔ جسم کو کمزور کر دینے والی بیماریاں تپ دق، آتشک کا دوسرا درجہ، ٹائیفائیڈ اور چیچک وغیرہ۔

۱۲۔ حد سے زیادہ فکرمند اور پریشان رہنا یا نیند کا پورا نہ ہونا وغیرہ۔

علاج:

کیمیاوی طور پر سرمہ Antimony Sulphide ہے۔ حدیث میں بیان کردہ علاج کے مطابق اسے زیتون کے تیل میں 2% حل کر کے جلد پر لگانے سے بال گرنے کی ان وجوہات میں جن میں جلد کی ہیئت تبدیل نہیں ہوتی اور اس پر زخموں کے نشانات نہ ہوں تو یقینی طور پر فائدہ ہوتا ہے اور بال دوبارہ اُگ آتے ہیں۔ (۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com Conities

بالوں کا سفید ہونا

حدیث:

عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ ان اليهود والنصاری لايصبغون فخالفوهم۔ (۴)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ اپنے بال نہیں رنگتے تو تم ان کی مخالفت کرو (یعنی رنگو)۔

حدیث:

عن ابی زر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال النبی ﷺ ان احسن ماغير به هذا الشيب الحناء والكتم۔ (۵)

ترجمہ: ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس بڑھاپے کے تغیر کے لئے حنا اور کتم بھی کیا اچھی چیز ہیں۔

حدیث:

عن ابی رمثة رضی اللّٰه تعالی عنه قال انطلقت مع ابی نحو النبی ﷺ فاذاهو ذووفرة بها ردع حناء وعليه بردان اخضران۔ (۶)

ترجمہ: ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک ہیں اور ان پر مہندی کا رنگ لگا ہوا ہے اور دو چادریں سبز رنگ کی پہنی ہوئی ہیں۔

کیفیت:

بالوں کا عمر کے ساتھ سفید ہونا ایک کھلی حقیقت ہے۔ لیکن بسا اوقات بعض خارجی امور اور بیماریاں بھی اس سفیدی کا باعث بنتی ہیں۔ ہر قوم اور نسل میں طبعی طور پر بال سفید ہونے کی عمر مختلف ہے۔ یورپی اقوام

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

میں 50 سال کی عمر تک 50 فیصد افراد کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ افریقہ کے لوگوں میں 43 سے 53 سال کی عمر تک سفیدی پیدا ہوتی ہے جبکہ جاپانیوں میں 35 سے 39 سال کی عمر سے سفیدی شروع ہو جاتی ہے۔ خواتین کے بال زیادہ دیر سے سفید ہوتے ہیں۔

سبب:

بالوں میں سفیدی آنے کے مکمل اسباب کا تو ابھی تک علم نہیں ہو سکا ہے البتہ اس کی چند بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ جسم کے دفاعی نظام میں خرابیاں پیدا ہونے کے سبب سے بال سفید ہونے لگتے ہیں۔

۲۔ غدہ رقیہ کی بیماری Hypothyroidism یا Supravenal گلینڈ کی خرابی سے بھی بال جلد سفید ہو جاتے ہیں۔

۳۔ ایکسرے اور بعض قسم کی ادویات بھی بالوں کا رنگ اڑانے کا سبب بنتی ہیں۔

۴۔ خون کی کمی بھی بالوں کی سفیدی کا ایک اہم سبب ہے۔

۵۔ دل کی بعض بیماریاں بھی بالوں میں سفیدی پیدا کرتی ہیں۔

۶۔ دماغی کام کی زیادتی بھی سفیدی کا سبب بنتی ہیں۔

۷۔ ذہنی بوجھ، مایوسیاں اور پریشانیاں بھی سفیدی کا اہم سبب ہیں۔

ماہرین امراض جلد کے مطابق Poliosis نامی بیماری میں بالوں کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ یہ کیفیت پورے سر میں بھی ہو سکتی ہے اور چند بالوں تک بھی محدود رہ سکتی ہے۔ اضافے کی صورت میں گنج بھی ہو سکتی ہے۔ بال گرنے کے ساتھ بقایا بالوں میں سفیدی آ جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

جسم میں چکنائی کی کمی بھی بالوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جو لوگ وزن کم کرنے کے سلسلے میں چکنائیوں سے پرہیز کرتے ہیں ان کے بالوں کا رنگ اکثر ہلکا اور بسا اوقات تیزی سے بال گرنے لگ جاتے ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

غذا میں لحمیات کی کمی بھی بالوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جسم میں تانبے کی کمی بھی سفیدی کا سبب بنتی ہے۔ اس کے برعکس تانبے کی صنعت میں کام کرنے والے کارکنوں کے بال وقت کے ساتھ سبز ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح معدنیات اور کیمیاوی صنعتوں میں کام کرنے والے کارکنوں کے جسم اور بالوں پر مختلف رنگ آسکتے ہیں۔

ماہرین طب اس امر پر متفق ہیں کہ سفید بال خواہ عمر کے سبب سے ہوں یا قبل از وقت ان کا ایک ہی حل ہے کہ بالوں کو رنگ لیا جائے۔

علاج:

نبی کریم ﷺ نے سفید بالوں کو وقتی طور پر رنگنے کی ترکیب بتا کر بالواسطہ یہ اظہار بھی فرمادیا کہ جب بال سفید ہو جائیں تو ان کو پھر سے واپس اصلی رنگ پر لانا ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے امت کو مہندی کے استعمال کا مشورہ دیا اور پھر فرمایا کہ اگر یہ رنگ پسند نہ ہو تو اس میں وسمے کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ مدینہ منورہ کے لوگ بال رنگنے کے لئے۔ مہندی، وسمہ اور ورس کا استعمال کرتے تھے۔ قابلِ لحاظ بات یہ ہے کہ اس میں سے ہر ترکیب بالوں کو رنگنے کے علاوہ سر کی جلد کی متعدد بیماریوں کا علاج بھی ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے نئے بال پیدا ہو جانے کا امکان بھی ہوتا ہے۔ (۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بالوں میں جوں پڑنا Lies

حدیث:

عن کعب ابن عجزة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه وقف علی رسول اللّٰہ ﷺ بالحدیبیة وراسی یتهافت قملا فقال یوذیك هوامك۔ قلت نعم۔ قال فا حلق راسك اوقال احلق۔ ففی نزلت هذه الایة فمن کان منکم مریضا اوبه اذی من راسه الی اخرها۔ فقال النبی ﷺ صم ثلثة ایام او تصدق بفرق بین ستة مسکین اوانسك بما تسیر۔ (۸)

ترجمہ: کعب بن عجزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (عمرے کے سفر کے دوران) حدیبیہ میں میرے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو جوئیں میرے سر سے برابر گر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ جوئیں تمہارے لئے تکلیف دہ ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر سر منڈوالو یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ منڈوالو۔ انہوں نے بیان کیا یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی ''کہ اگر تم میں کوئی (محرم) مریض ہو یا اسکے سر میں کوئی تکلیف ہو'' آخر آیت تک۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تین دن کے روزے رکھ لو یا ایک ٹوکرا مسکینوں پر صدقہ کرو۔ (کھانا کھلاؤ) یا جو میسر ہو قربانی کرو۔

کیفیت:

جوئیں باریک قسم کے کیڑے ہیں جو سر کے بالوں اور کپڑوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ قمقمال بالکل چھوٹی اور باریک قسم کی جوئیں ہوتی ہیں جو سر کے مسامات کو چمٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ جوں کے انڈوں کو لیکھیں کہتے ہیں۔ جو بالوں کی جڑوں میں سختی سے چپکے ہوئے ہوتے ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

جوئیں بچوں، جوانوں اور بوڑھوں سب کے سر میں ہو سکتی ہیں۔ یہ مرض ہر قسم کے گرم، تر اور ردی فضلات سے پیدا ہوتا ہے جس کو طبیعت جلد کی طرف دفع کرتی ہے۔ اس مادۂ عفونت سے یہ کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ (۹)

انسانی جسم میں پلنے والی جوں کی متعدد اقسام ہیں۔ ہر حصے میں پائی جانے والی جوں شکل وصورت میں دیگر حصوں میں پائی جانے والی جوں سے مختلف ہوتی ہے۔

سر میں پائی جانے والی جوں Pediculus Humanus Capitis کہلاتی ہے۔ بدن پر پائی جانے والی جوں Pediculus H.corporis کہلاتی ہے۔ سرد ممالک میں ایک تیسری قسم زیر ناف بالوں میں پائی جاتی ہے جس کا نام Pediculus H. Pubis ہے۔ سر اور جسم میں پیدا ہونے والی جوں کے منہ میں ایک کیمیاوی عنصر ہوتا ہے وہ جلد میں اس عنصر کا انجکشن لگاتی ہے جس سے خون پتلا ہو جاتا ہے اور جمنے نہیں پاتا اور وہ اپنی خواہش کے مطابق خون پی لیتی ہے۔ سر میں جوئیں پڑنے کے بعد سخت خارش اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بار بار کھجلانے سے جلد پر پڑنے والی خراشوں میں سوزش کی وجہ سے پھنسیاں بھی نکل سکتی ہیں۔ (۱۰)

اسباب:

صاف ستھرا نہ رہنا، ردی غذاؤں کا استعمال کرنا، انجیر زیادہ کھانا، سفر میں آب وہوا کا تغیر و تبدل، سخت محنت کرنا جس سے بکثرت پسینہ آئے اور جسم کو دھویا نہ جائے، بدن کے کپڑے زیادہ عرصے میں بدلنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ جوؤں کی پیدائش کے بعد اگر زیادہ دنوں تک ان سے چھٹکارا پانے کی کوشش نہ کی جائے تو نتیجتاً مریض کی رنگت زرد، اشتہا ساقط، بدن کمزور اور قوت تحلیل ہو جاتی ہے۔

علاج:

اس کا سب سے بہتر علاج یہ ہی ہے کہ سر منڈوایا جائے تا کہ مسامات کھل جائیں اور بخارات نکل

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سکیں۔ چنانچہ جب جڑیں کھلنے سے ردی بخارات نکل جائیں گے تو مادہ خلط مرور پڑ جائے گا۔ (۱۱)

اسی لئے اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے سر منڈوانے کا حکم دیا حالانکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے حج اور عمرے کا احرام باندھنے کے محرم نہ تو بال کٹوا سکتا ہے اور نہ ہی جوں مار سکتا ہے لیکن مسئلے کی سنگینی کے پیشِ نظر ان دو ممنوعات کو ملتوی کر دیا گیا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

آنکھوں کے امراض Eye Diseases

آنکھ کی مختصر تشریح:

آنکھ قدرتی آلۂ بصارت ہے اور تمام حسی اعضاء میں سب سے زیادہ نازک عضو ہے۔ آنکھ کی دیواریں تین تہوں سے مل کر بنتی ہیں۔ بیرونی تہہ پردہ چشم یا Sclera کہلاتی ہے۔ اس کا اگلا حصہ Cornea کہلاتا ہے جو کہ شفاف ہوتا ہے۔ درمیانی تہہ شمیعہ جسم یا Choroid کہلاتی ہے۔ اس کا رنگ بہت گہرا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اندرونی خانہ تاریک رہتا ہے۔ آنکھ کی تیسری تہہ شکیبہ یا Retina کہلاتی ہے۔ اسی تہہ میں Optic Nerve پائی جاتی ہے جو یہاں بننے والی شبیہ کو لے کر دماغ کے سیری برم میں پائے جانے والے Visual Area کو پہنچاتی ہے۔ (۱۲)

آشوب چشم Conjnctuitis

حدیث:

عن سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ الکماۃ من المن وماؤھا شفاء للعین (۱۳)

ترجمہ: سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء رکھتا ہے۔

تعریف:

آشوب چشم آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کا ورم حار ہے۔ یہ طبقہ وہ سفید حصہ ہوتا ہے جو ہمیں کھلی آنکھوں سے نظر آتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آنکھ کی جانب اخلاط اربعہ میں سے کسی کی ریزش یا حار یاح بدن اور سر میں کمیت کے اعتبار سے بڑھ جاتی ہے جس کا ایک حصہ آنکھ کا رخ کرتا ہے یا دھوپ سے آنکھ متاثر ہوتی ہے جس سے طبیعت خون اور روح کی وافر مقدار آنکھ کو مہیا کرتی ہے۔ طبیعت اس ارسال کبیر سے آنکھ کو بچانا چاہتی ہے جس سے آنکھ کے کناروں پر ورم آجاتا ہے اور دھوپ کی لپٹ سے آنکھ میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کیفیت:

یہ مرض اکثر گرمی کے موسم میں سردی کے موسم کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ جوان اور بوڑھوں کی نسبت بچوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہے۔ ان سے پانی بہتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے۔ روشنی برداشت نہیں ہوتی ہے۔

اسباب:

دھوئیں یا گرد و غبار کا آنکھوں میں خراش پیدا کرنا۔ دھوپ کی تیزی اور گرمی کی شدت، نزلہ، زکام اور سرد ہواؤں سے متاثر ہونا، چھوٹے بچوں میں دانت نکلنا، کسی گرم یا سرد خلط کا بڑھ جانا، کسی سخت چیز کا آنکھ میں پڑ جانا وغیرہ۔

علامات:

پپوٹوں کے اندر کی جھلی اور ڈھیلے کے اوپر کی جھلی یعنی پردہ ملتحمہ بھی سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھ سے رطوبت بہتی ہے۔ اگر گرمی کی وجہ سے آنکھ دکھتی ہو تو چہرے پر سرخی ہوگی اور آنکھ زیادہ سرخ ہوگی۔ آنکھ میں درد سے ٹیسیں اُٹھیں گی۔ کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی ہونگی۔ اگر سردی کی وجہ سے ہے تو سرخی کم ہوگی۔ آنکھ میں میل زیادہ اور پانی کم آئے گا۔ سو کر اٹھنے کے بعد آنکھیں چپکی ہوئی ہوں گی۔ ایسا معلوم ہوگا جیسے آنکھ میں ریت اور کنکریاں پڑ گئی ہوں۔ فوری علاج نہ کئے جانے کی صورت مین یہ مرض طول پکڑ سکتا ہے اور مزید پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ درست علاج کی صورت میں ایک ہفتے اور زیادہ سے زیادہ 21 دن میں آرام آ جاتا ہے۔ (۱۴)

علاج:

کھمبی عام طور پر موسمِ بہار میں پائی جاتی ہے۔ عرب کی سرزمین پر اس کی پیداوار بہت زیادہ ہے۔ عمدہ قسم کی کھمبی وہی ہوتی ہے جو ریتیلی زمین میں پیدا ہو اور جہاں پانی کم ہو۔ کھمبی کے پانی میں ایک لطیف جوہر پایا جاتا ہے جو آنکھوں کے دھندلے پن اور گرم آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔ اس کا اعتراف اکثر معروف اطباء نے کیا ہے کہ کھمبی کا پانی آنکھ کو جلا بخشتا ہے۔ اس کا ذکر مسیحی اور ابن سینا نے بھی کیا ہے۔ (۱۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نظر کی کمزوری Asthenobia

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ ﷺ علیکم بالا ثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر۔ (۱۶)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اثمد بطور سرمہ استعمال کیا کرو اس لئے کہ یہ آنکھوں کو جلا بخشتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ ﷺ نعم العبد الحجام یذھب بالدم ویخف الصلب ویجلو البصر۔ (۱۷)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا وہ بندہ ہے جو پچھنے لگانے والا ہے کیونکہ اس سے فاسد خون نکل جاتا ہے، کمر ہلکی ہو جاتی ہے اور نظر تیز ہوتی ہے۔

تعریف:

کبھی نظر میں یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے کہ قریب کی اشیاء صاف نظر آتی ہیں لیکن دور کی اشیاء صاف نظر نہیں آتیں۔ اس کیفیت کو قریب نظری یا کوتاہ نظری کہتے ہیں۔

کبھی اس کے برعکس آنکھ میں یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے کہ دور کی اشیاء صاف دکھائی دیتی ہیں جبکہ قریب کی اشیاء واضح نہیں دکھائی دیتیں تو اس کیفیت کو بعید نظری یا طول البصر کہتے ہیں۔

اسباب:

۱) ضعف بصر کا سبب کبھی سوء مزاج گرم مادی ہوتا ہے جو آلات بصر کو پھیلا دیتا ہے اور تناؤ پیدا کرتا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہے۔اس صورت میں گرم مادے کی زیادتی ہوتی ہے اور جب عضو گرم ہوتا ہے تو اس میں جمع شدہ رطوبات جوش کھا کر پورے طور پر پھیل جاتی ہیں اس طرح ان کا حجم بھی بڑھ جاتا ہے اور آنکھوں میں فضلات بھر جاتے ہیں کیونکہ گرم مواد فضیلہ آنکھوں پر گرتے ہیں اور حرارت موجودہ ان کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

۲۔ کبھی ضعف بصر کا سبب سوءمزاج گرم سادہ شدید ہوتا ہے جو رطوبات کو تحلیل کر دیتا اور اپنی حرارت قویہ کے ذریعے اعضائے بصر کو گرم کر دیتا ہے اور زیادتی تحلیل کے باعث رطوبات کو خشک کر دیتا ہے جس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے اور دور کی چیزیں صاف نظر نہیں آتیں۔

۳۔ کبھی ضعف بصر کا سبب یہ ہوتا ہے کہ رطوبات جلدیہ گدلی ہو جاتی ہیں جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ میں گندی، سوداوی اور سیال رطوبات جمع ہو جاتی ہیں جن کا کچھ حصہ بہہ کر آنکھ کی طرف چلا جاتا ہے۔

۴۔ کبھی ضعف بصر بوڑھوں میں فساد رطوبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ حرارت غریزیہ ضعف کے باعث رطوبات فضیلہ میں تصرف کرنے، ان کی اصلاح کرنے اور پکانے سے قاصر ہوتی ہے لہذا یہ رطوبت اینٹھ کر گرہ دار ہو جاتی ہے یا آنکھوں کی طرف کثرت سے ردی بخارات سعوط کرتے ہیں جس سے ضعف بصر پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ گاہے ضعف بصارت کا سبب یہ ہوتا ہے کہ رطوبت بیضیہ مکدر ہو جاتی ہے اور اس کی شناخت زائل ہو جاتی ہے لہذا رطوبت جلدیہ سے روشنی کے باہر آنے اور اس پر تصاویر چھپنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ (۱۸)

علاج:

اثمد کا مزاج بارد و یابس ہے۔ یہ آنکھوں سے مادیہ ردیہ اور میل کچیل کو ختم کرتا ہے اور باہر نکال پھینکتا ہے۔ آنکھوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔ آنکھوں کے اعصاب مضبوط کرتا ہے۔ زخموں کو مندمل کر کے پیدا شدہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

گوشت نکال دیتا ہے۔ نظر کے لئے مفید اور مقوی ہے اور جلا بخشتا ہے۔ پلکوں کو اُگاتا ہے۔ آنکھوں کو زینت دیتا ہے۔ خاص کر بوڑھوں اور کمزور نگاہ والوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ تھوڑا سا مشک ملا کر استعمال کیا جائے تو ضعف بصر کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے۔ (۱۹)

پچھنا لگانے سے جلد کے اطراف کا خون نکلتا ہے اور سطح بند مواد ردیہ سے پاک صاف ہو جاتی ہے۔ گردن کے پچھلے حصے کا پچھنا سر کی بیماریوں، زبان، حلق، کان اور آنکھوں کی متعدد بیماریوں مثلاً ڈھیلوں کا باہر نکلنا، پتلیوں میں ابھار کا پیدا ہونا، پپوٹوں اور بھنوؤں کی گرانی، اور دیگر امراض کو فائدہ کرتا ہے اور نظر کو تیز کرتا ہے۔ (۲۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

معدے کے امراض Stomach Diseases

معدے کی مختصر تشریح:

معدہ غذائی نالی کا ایک پھیلا ہوا حصہ ہے اس کی شکل انگریزی کے حرف "J" کی طرح ہوتی ہے اور لمبائی تقریباً 25 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کے اندر غذا کی موجودگی کی صورت میں اس کی شکل بدلتی رہتی ہے۔

معدے کے تین حصے ہوتے ہیں۔

۱۔ قلبی سوراخ Cardiac Orifice

یہ معدے کا وہ حصہ ہے جس میں غذا کی نالی یا Oesophagus کھلتا ہے۔ یہ حصہ دل کے بہت قریب ہوتا ہے۔

۲۔ جسم معدہ Body

معدے کا بالائی حصہ پھیلا ہوا ہوتا ہے جسے Fundus کہتے ہیں۔ نچلا حصہ تنگ ہوتا ہے جسے Pyloric کہتے ہیں۔ ان کے درمیانی حصے کو جسم معدہ کہتے ہیں۔

۳۔ خمیدگی Curuature

جسم معدہ کے دو خم ہوتے ہیں۔ چھوٹا خم دائیں جانب اندرونی کنارہ بناتا ہے اور بڑا خم بائیں جانب بیرونی کنارہ بناتا ہے۔

معدے کے تین غدود ہوتے ہیں:

۱۔ Cardiac Glands

۲۔ Gastric Glands

۳۔ Pyloric Glands

جن سے پیپن نامی خامرہ پیدا ہوتا ہے جو معدے کا ہاضم رس یا Gastric Juice پیدا کرتا ہے جس میں نمک کا تیزاب شامل ہوتا ہے۔ (۲۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jrf@gmail.com

امراض معدہ کی کثیر اقسام ہیں۔ذیل میں امراض کثیرالوقوع ہیں۔

بدہضمی Dyspersia

حدیث:

عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ المعدة حوض البدنِ والعروقُ اليها وارادة فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم۔ (۲۲)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معدہ بدن کا حوض ہے اور بدن کی رگیں اس حوض کی طرف آتی ہیں۔ جب معدہ درست ہوتا ہے تو رگیں بدن کی صحت کو قائم رکھنے کے لئے معدے سے موادصالحہ حاصل کرتی ہیں اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو رگیں موادمفسدہ حاصل کر کے علالت کا سبب بنتی ہیں۔

حدیث:

عن مقدام بن معديكرب رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول ماملاء ادمی وعاء شرا من بطن ۔ يحسب ابن ادم اكلات لقمن صلبه ۔ فان كان لامحالة فثلث لطعمه وثلث لشرابه وثلث لنفسه۔ (۲۳)

ترجمہ: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں بھری ابن آدم نے کوئی تھیلی پیٹ سے بدتر۔ کافی ہیں ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ اور اور اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے، تہائی پانی کے لئے اور تہائی سانس لینے کے لئے مقرر رکھے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن خالد بن ولید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال لما قدم الیہ الضب المشوی لم یاکل منہ۔ فقیل لہ اھو حرام؟ قال لا ولکن لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافہ۔ (۲۴)

ترجمہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب گوہ کا بھنا ہوا گوشت آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے نہیں کھایا۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن یہ میری سرزمین کا جانور نہیں ہے اس لئے میری طبیعت اس سے گریز کرتی ہے۔

کیفیت:

اس مرض میں معدے کا فعل انہضام خراب ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی ساخت میں کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

اسباب:

بے وقت کھانا اور زیادہ کھانا خصوصاً مرغن، ثقیل یا کچی غذا کھانا، کھانے کے ساتھ پانی بہت پینا، جلد جلد کھانا اور اچھی طرح سے نہ چبانا۔ غصے کی حالت میں کھانا، ایک ہی قسم کی غذا مدت تک کھاتے رہنا، ورزش نہ کرنا، رنج و غم، خون کی خرابی اور کمی، عصبی کمزوری، رطوبت ہاضمہ کی کمی یا زیادتی کا ہونا، کثرت شراب نوشی یا چائے اور تمباکو کا کثرت سے استعمال، مسوڑھوں اور دانتوں میں فتور واقع ہونا، جگر، پنکریاس اور آنتوں میں کسی نوعیت کا فتور، رطوبات کی کمی بیشی وغیرہ۔

علامات:

مقام معدہ میں اکثر بیشتر درد کا ہونا، ڈکاروں کی کثرت، غذا کا منہ سے واپس آنا یا قے ہو جانا، قبض یا اسہال کی کیفیت، کبھی کبھی خفیف بخار رہنا، مریض کا روز بروز لاغر ہونا، پیٹ میں نفخ ہونا، شکم تن جانا وغیرہ۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پیٹ کا درد یا نفخ شکم Flatulence

کیفیت:

اس مرض میں اکثر نا ہضم شدہ غذا کے متعفن ہونے سے شکم میں ریح پیدا ہو کر پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔

اسباب:

کثرت دماغی محنت، ثقیل غذا کھانا، خالی پیٹ سرد پانی پینا، بکثرت چائے، تمباکو اور شراب نوشی، زیادہ فکر و غم، معدے میں ترشی کا زیادہ ہو جانا، ایام حمل میں بھی بعض اوقات یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ورم جگر، امعاء اور معدہ وغیرہ۔

علامات:

فم معدہ میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد یہ درد زیادہ ہو جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے، ڈکاریں آتی ہیں۔ اکثر قے ہو جاتی ہے۔ کبھی یہ درد خالی معدہ ہوتا ہے تو کھانے کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے۔ جب یہ مرض شدید ہو تو مقام معدہ پر سخت درد ہوتا ہے اور مریض درد سے بے حال ہو جاتا ہے۔

متلی اور قے Retching Vomiting

کیفیت:

جی متلانا یا قے آنا، اکثر معدے، آنتوں، جگر، گردوں، دماغ یا رحم کی بعض بیماریوں کے سبب سے ہوتا ہے۔ بعض قسم کے بخاروں میں بھی ایسی کیفیت ہو جاتی ہے۔

اسباب:

بہت زیادہ نامرغوب غذا کھانا، پرخوری، معدے میں خراش، سوزش، تشنج، معدے کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا یا دب جانا اس مرض کے عام اسباب ہیں۔ کبھی زوردار کھانسی کے سبب سے بھی قے آجاتی ہے۔ بعض نازک مزاج افراد کا کسی بھی بدمزہ یا کڑوی شے کو چکھنے سے یا بدبودار چیز کو سونگھنے سے جی متلانے لگتا ہے اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

قے آجاتی ہے۔ بعض اوقات دماغ پر چوٹ آجانے سے، دماغ کے چکرانے سے بھی قے آجاتی ہے۔ جہاز یا ٹرین کی تیز رفتاری سے بھی بعض لوگوں کو ایسی کیفیت ہو جاتی ہے۔ ایام حمل، بعض شدید قسم کے دردوں مثلاً درد گردہ اور درد جگر وغیرہ میں بھی جی متلانے لگتا ہے۔

علامات:

دل متلاتا ہے۔ کبھی کھانے کی چیز دیکھ کر ایک دم ابکائی آجاتی ہے۔ پیٹ میں اینٹھن ہوتی ہے۔ دل ڈوبنے لگتا ہے۔ ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں۔ اکثر الٹی آجانے کے بعد طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے۔ زیادہ قے آجانے سے مریض کو شدید کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ کھڑا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔ (۲۵)

علاج:

آنحضرت ﷺ کے ان ارشادات گرامی سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے کم خوری کو مسلمان کی خصوصیت قرار دیا ہے۔ اب طب جدید نے بھی قطعی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ زیادہ کھانا نہ صرف بہت سی بیماریوں کو جنم دیتا ہے بلکہ یہ عادت انسان کو قبل از وقت بڑھاپے میں دھکیل دیتی ہے۔ بسیار خوری کے نتیجے میں پیدا ہونے والے امراض میں سب سے زیادہ خطرناک ذیابیطس، بلڈ پریشر، امراض قلب، فالج اور موٹاپا وغیرہ ہیں۔ (۲۶)

کھانے پینے کے معاملے میں یہ احتیاط بھی اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتی ہے کہ اگر کھانے سے طبیعت گریز کرتی ہو تو زبردستی ہرگز نہیں کھانا چاہئے۔ یہ حفظان صحت کا بنیادی اصول بھی ہے۔ اگر انسان خواہش نہ ہونے کے باوجود کچھ کھا لیتا ہے تو وہ خوراک چاہے کتنی اچھی ہی کیوں نہ ہو، طبیعت کو اس سے فائدہ پہنچنے کے بجائے نقصان کہیں زیادہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ عرب میں گوہ کھانے کا رواج نہ تھا اور آپ ﷺ کو اس کھانے کی خواہش بھی نہ تھی اس لئے آپ ﷺ خود اس کو کھانے سے رک گئے اور جس کو اسے کھانے کی خواہش تھی اسے منع بھی نہ کیا اور حکم دیا جو عادی ہو وہ اسے کھائے۔ (۲۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اسہال Diarrhoea

حدیث:

عن ابو سعید خدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قد جاء رحل الی النبی ﷺ فقال ان اخی استطلق طنہ فقال رسول اللّٰہ ﷺ اسقہ عسلا۔ فسقاہ ثم جاء فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللّٰہ ﷺ صدق اللّٰہ و کذب بطن اخیک فسقا فبرا۔ (۲۸)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''یارسول اللہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور کچھ وقت کے بعد واپس آیا اور عرض کیا کہ میں نے سے شہد پلایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ یہ بات دو تین مرتبہ کی تکرار سے پیش آتی رہی اور آپ ﷺ اسے شہد پلانے کا حکم دیتے رہے۔ تیسری یا چوتھی بار یہ نوبت آئی تو مریض کی حالت سنبھلنی شروع ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ خدا کا کہا سچ ہے۔ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

کیفیت:

مسلسل اور پے در پے دست آنے کو اسہال کہتے ہیں۔ اس مرض میں غذا معدے اور آنتوں میں ہضم نہیں ہو پاتی اور پتلے دستوں کی صورت میں فضلے کا مسلسل اخراج ہوتا ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں۔

ہیضہ بھی اسہال ہی کی ایک قسم ہے۔ فرق یہ ہے کہ ہیضے میں دست کے ساتھ قے بھی ہوتی ہے۔

اسباب۔

ا:

یہ مرض کبھی اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ معدہ تر سادہ (بغیر بلغم کے) سوء مزاج کے باعث ڈھیلا اور تر ہو جاتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علامات:

پیاس کم لگتی ہے۔ غذا کھانے کے بعد فوراً بعد قوت ماسکہ کمزور ہونے کے سبب سے خارج ہو جاتی ہے۔ معدے میں جلن کم ہوتی ہے اور ڈکاریں آتی ہیں مگر نہ تو قے میں بلغم خارج ہوتا ہے اور نہ ہی دستوں میں اس لئے سوء مزاج سادہ ہوتا ہے مادی نہیں۔

۲:

کبھی اس کا سبب معدے میں بلغم کی زیادتی ہوتا ہے۔

علامات:

تھوک بہت زیادہ خارج ہوتا ہے۔ نبض تیز ہوتی ہے اور خارج شدہ غذا میں بھی بلغم ملا ہوتا ہے۔ معدے میں غذا بہت کم ہضم ہوتی ہے کیونکہ جوہر معدہ اور غذا کے درمیان بلغم حائل ہو جانے سے قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔

۳:

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معدے کی سطح پر لیس دار رطوبت کی موجودگی سے پھسلن اور چکناہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا غذا معدے میں نہیں ٹھہرتی۔

علامات:

غذا معدے سے اسی حالت میں بہت جلد نکل جاتی ہے جیسے کہ کھائی گئی تھی کیونکہ وہ اتنی دیر معدے میں ٹھہرتی ہی نہیں ہے کہ قوت ہاضمہ اس پر اپنا عمل کرے۔

۴:

کبھی اسہال کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فم معدہ میں سودا کی کثرت ہوتی ہے جو جلن اور سوزش پیدا کرتا ہے لہذا معدہ اس کو رفع کرنا چاہتا ہے۔ جس سے دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

:۵

کبھی اسہال کی وجہ وہ پھنسیاں ہوتی ہیں جو معدہ اور آنتوں کے اندرونی پرت میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لہذا جب غذا اس مقام پر پہنچتی ہے تو زخموں کے سبب سے سوزش اور تکلیف پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ قوت دافعہ اس کو معدے میں ٹھہرنے نہیں دیتی اور خارج کر دیتی ہے۔ اس قسم کے اسہال کو مادۃ البطن کہتے ہیں اور یہ مہلک ہوتے ہیں۔

علامات:

بسا اوقات منہ میں پھنسیاں نکل آتی ہیں کیونکہ منہ کی سطح معدے کی سطح سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ منہ میں گرمی خشکی محسوس ہوتی ہے اور بدبو آتی ہے کیونکہ معدے سے زخموں کے باعث بخارات اٹھتے ہیں۔ معدے میں کھانا کھانے کے بعد جلن اور درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ جب غذا معدے سے نکل جاتی ہے تو تکلیف بھی زائل ہو جاتی ہے۔ دستوں میں پتلے رنگ کی پیپ خارج ہوتی ہے۔ غذا بغیر کسی تبدیلی کے یا معمولی تبدیلی کے خارجی ہوتی ہے جس کا انحصار پھنسیوں کی زیادتی اور کمی پر ہے۔

:۶

کبھی اسہال کا سبب وہ نزلات ہوتے ہیں جو سر سے معدے میں اتر کر غذا کو خراب کر کے نیچے لے جاتے ہیں اور خود بھی چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں پھسلنے کی خاصیت ہوتی ہے۔

علامات:

مریض جب سونے کے بعد اٹھتا ہے تو اسے چند دست آتے ہیں۔ جب سر سے اترا ہوا مادہ نکل جاتا ہے دست خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔ (۲۹)

:۷

گاہے دست آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ غذا میں بے قاعدگی اور بے ترتیبی ہو جاتی ہے۔ مثلاً غذا کی زیادہ مقدار استعمال کی گئی جس کو معدہ ہضم کرنے سے قاصر ہو گیا اور وہ خراب ہو کر فضلات میں بدل گئی لہذا طبیعت

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نے اس کو دفع کر دیا یا غذا میں سوءِ تدبیر اختیار کی گئی جیسے دودھ اور مچھلی یعنی سریع الاستحالہ اور لطیف غذائیں ایک ساتھ استعمال کی گئیں جو معمولی اسباب سے خراب ہو کر خارج ہو جاتی ہیں یا وہ غذائیں لیس دار ہوں جیسے آلو بخارا ہضم ہونے سے قبل معدے سے خارج ہو جاتا ہے یا وہ غذا غیر مناسب اور سوزش پیدا کرنے والی ہو جو طبیعت کو ناگوار گزرتی ہو اور وہ ہضم کرنے سے قبل ہی اس کو دفع کر دیتی ہو یا وہ غذا پیٹ پھلانے والی ہو اور ریاح پیدا کرنے والی ہو۔ جو معدے سے صحیح طور پر چپکی نہ ہو اور فاسد ہو کر خارج ہو جاتی ہو یا غذا کے استعمال میں بے ترتیبی اختیار کی گئی ہو کہ ہلکی غذا کے بعد ثقیل اور غلیظ غذا استعمال کی گئی ہو کیونکہ لطیف غذا اپنی لطافت کے سبب سے غلیظ غذا سے پہلے ہضم ہو جاتی ہے۔ یا ہاضمہ خراب ہونے والے اسباب پیدا ہو جائیں مثلاً کھانا کھانے کے بعد سخت محنت کے کام کئے جائیں جس سے غذا میں گڑ بڑ پیدا ہو جائے اور وہ سکون زائل ہو جائے جو ہضم کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں غذا ہضم ہونے سے پہلے آنتوں میں چلی جاتی ہے یا پانی زیادہ پی لیا جائے جو غذا اور فم معدہ کے درمیان حائل ہو کر ہاضمے میں مشکل پیدا کرے کیونکہ ہضم کے لئے ضروری ہے کہ معدہ غذا پر حاوی ہو لہذا معدے میں زیادہ پانی کی موجودگی میں غذا کی مقدار زیادہ ہو جانے سے قوت ہاضمہ اس کو ہضم کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے لہذا ایسی غذا فاسد ہو جاتی ہے اور معدہ اس کو دفع کر دیتا ہے۔ (۳۰)

:۸

کبھی دست آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بدن اور رگوں میں رطوبت کی زیادتی ہو اور تحلیل کم۔ نیز جن راستوں سے غذا اعضاء کی طرف جاتی ے وہ راستے بند ہو جائیں لہذا دستوں کے ذریعے غذا خارج ہو جاتی ہے۔ ایسے دست پیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔

علامات:

ایسے مریضوں کے بدن کا گوشت بہت ٹھوس ہوتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے کیونکہ امتلاء کی وجہ سے بدن غذا سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں دستوں کے ذریعے جو غذا خارج ہوتی ہے وہ بالکل غیر ہضم شدہ ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

:۹

گا ہے دست آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کی چنٹوں اور شکنوں میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے غذا معدے میں زیادہ دیر نہیں رکتی بلکہ ہضم ہونے سے پہلے ہی پھسل کر نکل جاتی ہے۔ جس سے بدن رفتہ رفتہ کمزور ہو جاتا ہے اور قوت گھٹ جاتی ہے۔ معدے کی چنٹوں کے فتور کی کئی وجوہات ہیں۔

علامات:

۱۔ خبیث قسم کے دستوں میں کوئی تیز خلط معدے میں گر کر اس کی سطح کو چھیل دیتی ہے اور کھرچ کر اس کے کھردرے پن کو غائب کر دیتی ہے۔

۲۔ گرم زہروں کے استعمال سے مثلاً فرفیون، شبرم کا دودھ اور دفلی وغیرہ۔ یہ چیزیں معدے کی سطح کو کھرچ دیتی ہیں اور ان کی چنٹوں کو غائب کر دیتی ہیں۔ (۳۱)

علاج:

مذکورہ حدیث میں سول اللہ ﷺ کا نسخہ ایسے اسہال کے لئے تھا جو امتلاء معدہ کی بناء پر پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ آپ نے شہد کا استعمال ان فضلات کے نکالنے کے لئے تجویز کیا تھا جو معدہ اور آنتوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ معدے میں اروی کے پتوں کی طرح روئیں ہوتے ہیں جن پر چمٹنے والی اخلاط لگ جاتی ہیں تو معدے کو فاسد کر دیتی ہیں جس کے سبب سے معدے میں غذا کا رکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسلئے اس کا علاج اس انداز سے ہونا چاہئے کہ وہ اخلاط لزجہ صاف ہو جائیں اور شہد اپنی گوناگوں صفات کے سبب سے دوا کی جگہ دوا اور غذا کا کام انجام دیتا ہے اور غیر معمولی منافع کا حامل ہے۔ یہ ایسے فضلات کو جو معدہ یا عروق یا آنتوں میں پیدا ہو جاتے ہیں، صاف کر دیتا ہے اور رطوبات کے لئے محلل بھی ہے۔ آپ کا بار بار شہد کا استعمال کرانا ایک نادر طریقہ علاج تھا اس لئے کہ دوا کی مقدار اور اس کے استعمال کی تکرار مرض کی سقامت دیکھ کر ہی کی جاتی ہے۔ اگر مرض کے تناسب سے دوا کی مقدار کم ہے تو مرض پوری طرح زائل نہ ہوگا اور اگر دوا کی مقدار زیادہ ہو جائے تو اس کے بار بار استعمال سے دوسرے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ چنانچہ مریض نے شہد کی جو

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jjui@gmail.com

مقدار استعمال کی تھی وہ مرض کو ختم کرنے کے لئے ناکافی تھی اسی لئے مقصود حاصل نہ ہوا تھا۔ جب آپ ﷺ کو دوبارہ مریض کی کیفیت بتائی گئی تو آپ ﷺ نے سمجھ لیا کہ دوا مرض کے تناسب سے استعمال نہیں کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بار بار شہد پلانے کی ہدایت کی۔ بار بار کی تکرار سے جب دوا مادہ مرض کی مقاومت کی حد تک پہنچ گئی تو بیماری بفضل خدا جاتی رہی۔

پیغمبر علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ خدا کا قول سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، اس دوا کے نفع کا یقینی ہونا بیان کرنا مقصود ہے کہ کثرت فاسد مواد کی وجہ سے معدے کے دوا کو قبول نہ کرنے سے زوال مرض نہیں ہو رہا تھا۔ اس لئے آپ نے بار بار اس کا اعادہ کیا تا کہ مادے کی کثرت میں نافع ہو۔ دوا کی مقدار، اس کی کیفیت اور مرض و مریض کی قوت کا لحاظ رکھ کر علاج کرنا طبیب کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے جس کے بغیر درست علاج کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ (۳۲)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

قبض Constipation

حدیث:

عن اسماء بن عمیس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا قال رسول اللّٰہ ﷺ بماذا کنت تستمثین - قالت بالشبرم - قال حار جار- قالت ثم استمشیت بالسنا- فقال لو کان شی یشفی من الموت لکان السنا- (۳۳)

ترجمہ: اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے دریافت کیا کہ تم کسی چیز سے دست لاتی ہو؟ میں نے کہا شبرم سے۔ آپ نے فرمایا یہ تو گرم اور مفرض ہے۔ پھر آپ نے سنا کے استعمال کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر کوئی چیز موت سے بچاتی تو وہ سنا ہوتی۔ پھر اس کے بعد ہم دست لانے کے لئے سنا کا استعمال کرنے لگے۔

حدیث:

عن عبداللّٰہ بن حزام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول علیکم بالسناء والسنوت فان فیھما شفاء من کل داء الا السام - قیل یا رسول اللّٰہ ﷺ وما السام؟ قال الموت- (۳۴)

ترجمہ: عبداللہ بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ بس سنا اور زیرہ کو استعمال کیا کرو اس لئے کہ ان دونوں میں بجز سام کے ہر بیماری کیلئے شفا ہے۔ پوچھا کہ سام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا موت۔

کیفیت:

بعض اوقات معمولی طور پر پاخانہ کم آیا کرتا ہے جس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اجابت معمول کے اوقات سے دیر میں آئے۔ مثلاً دوسرے تیسرے روز اجابت ہونا دوسرے یہ کہ اوقات میں تو تبدیلی نہ ہو مگر مقدار میں کمی ہو جائے۔ اس کو بھی قبض ہی کہتے ہیں۔ قبض کے سبب سے دیگر تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iqui@gmail.com

دردسر، نزلہ، زکام، ضعف قلب، گھبراہٹ، ضعف جگر، بھوک میں کمی اور بواسیر وغیرہ اس لئے اسے ام الامراض بھی کہتے ہیں۔ (۳۵)

اسباب:

کبھی بلغم کی کثرت اور دیگر وجوہات سے آنتوں کی قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے۔ کبھی ثقیل اور دیر ہضم غذاؤں کے کثرت استعمال سے سدے پیدا ہوتے ہیں۔ یا حسب معمول صفرا کے انتڑیوں پر نہ گرنے سے، اخراج فضلہ کے لئے ہر وقت متنبہ نہ ہونے سے اور بعض دماغی کاموں میں زیادہ مشغول رہنے سے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور آنتوں کی قوت دافعہ ضعیف ہو کر قبض کی شکایت پیدا کرنے لگتی ہے۔ علاوہ ازیں سستی، کاہلی، ورزش نہ کرنا اور ہر وقت بیٹھے یا لیٹے رہنا، عام جسمانی کمزوری اور کھانے پینے کی غلط عادتیں بھی قبض کا ایک اہم سبب ہیں۔

علامات:

رفع حاجت کے وقت زیادہ دیر لگتی ہے اور بہت زور لگانا پڑتا ہے جس کے بعد خشک سیاہی مائل متعفن براز بہت مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ کبھی رفع حاجت کے وقت سختی براز اور سدوں کی وجہ سے خون بھی آجاتا ہے۔ براز کے دیر تک آنتوں میں پڑے رہنے سے شکم میں متعفن ریاح پیدا ہو کر نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔ طبیعت سست اور حواس کند ہو جاتے ہیں۔ دردسر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ جسم کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ بھوک بند ہو جاتی ہے۔ انگڑائیاں اور جمائیاں کثرت سے آتی ہیں۔ پنڈلیوں میں خفیف درد ہوتا ہے۔ جسم کمزور ہوتا جاتا ہے۔ (۳۶)

علاج:

سنا حجاز میں پیدا ہونے والی ایک بوٹی ہے۔ یہ ایک عمدہ دوا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ باوجود مسہل ہونے کے مقوی قلب ہے۔ وسواس سوداوی کو خصوصیت سے زائل کرتی ہے۔ عضلات کو چست بناتی ہے۔ پرانے دردسر کو ختم کرتی ہے۔ کھجلی، دانے اور خارش کے لئے مفید ہے۔ بالوں کو گرنے سے بچاتی ہے۔ (۳۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

دل کے امراض Disease of the Heart

حدیث:

عن سعد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال مرضت مرضا فاتانی رسول اللّٰہ ﷺ یعودُنی فوضع یدہ بین ثدیی حتیٰ وجدت بردھا علی فوادی وقال لی انك رجل مفوود ۔ فات الحارث بن کلدۃ من ثقیف ۔ فانہ رجل یتطبب فلیا خذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجا ھن بیو اھن ثم لیلدك بھن۔ (۳۸)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرض میں گرفتار ہوگیا۔ میرے پاس پیغمبر خدا ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے کے درمیان میں رکھا۔ مجھے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم دل کے مریض ہو۔ حارث بن کلدہ ثقفی سے رجوع کرو۔ وہ ایک ماہر طبیب ہے۔ ویسے سات عجوہ کھجوریں مدینے کی لے لو اور ان کی گٹھلی سمیت انہیں استعمال کرو۔

حدیث:

عن طلحۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال دخلت النبی ﷺ وبیدہ سفر جلۃ فقال دو نکھا یا طلحۃ فانھا تجم الفواد۔ (۳۹)

ترجمہ: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں بہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے طلحہ یہ لے لو۔ یہ دل کو بہت آرام پہنچاتی ہے۔

دل کی مختصر تشریح:

انسانی جسم میں دل کا شمار اعضاء رئیسہ میں ہوتا ہے دوسرے اعضاء کی نسبت دل کو اس لئے بھی اہمیت

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حاصل ہے کہ یہ روح حیوانی کا مسکن ہے۔ انسان ہی نہیں بلکہ دیگر حیوانات کی زندگی کا دارومدار بھی خون کی گردش پر ہے اور دل ہی خون کا مخرج ہے جہاں سے خون شریانوں کے ذریعہ پورے جسم کو پہونچتا ہے۔ دل کی شکل مثلث مخروطی ہے جو ایک غلاف یعنی حجاب القلب کے اندر ملفوف ہے اور سینے کے بائیں طرف ترچھے طور پر دونوں پھیپھڑوں کے درمیان واقع ہے۔ (۴۰)

تعریف:

امراض قلب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو صرف اس کے فعل کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو اس کی ساخت کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ چند امراض کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

وجع القلب: Anginapactoris

کیفیت:

کبھی دل کے مقام پر اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ مریض برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور دم گھٹنے کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو جاتا ہے۔

اسباب:

بدہضمی، قبض، نفخ شکم، شراب نوشی کی کثرت، غم و صدمہ، محنت کی کثرت، جماع کی کثرت، وجع المفاصل، نقرس، دل پر چربی کا پیدا ہونا وغیرہ۔

علامات:

یہ مرض پہلے اچانک شروع ہوتا ہے۔ بعد میں شدت کے ساتھ دورے کی شکل میں ہوتا ہے۔ پہلے دورے سے اگر مریض بچ جائے تو چند دن یا کچھ ماہ بعد ہی اس کا دوسرا دورہ پہلے دورے کی نسبت زیادہ شدید ہوتا ہے اور تیسرا دورہ دوسرے دورے کی نسبت اس سے زیادہ شدید اور جلدی پڑتا ہے۔ دورے سے پہلے مریض کو کچھ بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ مقام قلب پر گرانی اور بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ پھر دل میں سخت درد محسوس

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhanjiui@gmail.com

ہوتا ہے۔شدید پسینہ آتا ہے۔کبھی ساتھ ہی قے بھی ہو جاتی ہے۔سخت دم گھٹی کی حالت میں مریض کو موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔دل دھڑکتا ہے۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔بدن سرد اور نبض نہایت خفیف ہو جاتی ہے۔دورے کی حالت دو تین منٹ یا بعض اوقات گھنٹے دو گھنٹے تک رہتی ہے۔تکلیف کی شدت سے مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ (۴۱)

خفقان: Pulpitation

کیفیت:

بسا اوقات دل کو کسی تکلیف کے پہنچنے سے اس میں مضطربانہ حرکات پیدا ہو جاتی ہیں جس کو خفقان کہتے ہیں۔اگر کبھی قلب کی جھلی کو بھی کوئی صدمہ پہنچتا ہے تو دل کی دھڑکن شروع ہو جاتی ہے۔

اسباب:

ہضم کی دیرینہ خرابی بھی دل کے فعل پر اثر انداز ہوتی ہے کیونکہ ہضم کی خرابی کے نتیجے میں ناقص خون قلب کی طرف پہنچتا ہے جس کی وجہ سے دل پر بوجھ پڑتا ہے اور قلب اس کو دفع کرنے کے لئے مضطربانہ حرکات کرتا ہے۔اس کے علاوہ تمباکو نوشی، چائے یا شراب کی کثرت، کثرت مجامعت اور جلق، دماغی اور جسمانی محنت کی کثرت، رنج وغم اور فکر و پریشانی وغیرہ ایسے اسباب ہیں جو دل کے افعال کی خرابی کا باعث بنتے ہیں۔بعض دفعہ تیز اور سخت بخاروں کے بعد، طاعون اور وبائی امراض ہیضہ وغیرہ میں مبتلا ہونے سے، عورتوں میں اختناق الرحم کی شکایت ہونے سے، مرگی سے، رعشہ اور مالیخولیا وغیرہ کی شکایات سے بھی یہ دل کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ (۴۲)

علامات:

خفیف اتفاقی حادثہ یا تیز چلنے یا سیڑھیوں پر چڑھنے سے یا جوش اور غصے وغیرہ سے دل تیز دھڑکنے لگتا ہے۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔کبھی مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔نبض میں سرعت اور تواتر پایا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkharral@gmail.com

جاتا ہے۔ پیشاب کی رنگت سرخ، پاخانہ خشک اور دائمی نبض کی شکایت رہتی ہے۔ جب ریاح اور بلغم کی وجہ سے یہ کیفیت ہو تو مریض کو انگڑائیاں اور جمائیاں بہت آتی ہیں۔ پیشاب سفید اور غلیظ ہوتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ (۴۳)

غشی یا بیہوشی: Syncopi Faintiny

کیفیت:

کبھی عارضی طور پر دل کا فعل بند ہو جانے سے مریض بالکل بے حس و حرکت اور بیہوش ہو جاتا ہے۔ اگر سبب قوی نہ ہو تو غشی میں کسی قدر اضافہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ مریض کچھ عرصے یکساں حالت میں پڑا رہتا ہے۔

اسباب:

اس کا سبب اکثر کمزوری اور جسم میں خون کی کمی اور روح کا تحلیل ہو جانا یا کسی طریقے سے جسم کا خون زیادہ خارج ہو جانا ہے لیکن بعض دفعہ اچانک کسی خوشی یا شدید غم والم کی خبر سننے سے، شدید چوٹ لگنے سے، ضرب اور زخم اور درد کی شدت سے بھی غشی کی نوبت آجاتی ہے۔

علامات:

دورے کے وقت مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ سانس مشکل سے آتا ہے۔ نبض کمزور ہو جاتی ہے۔ سر گھومتا ہے۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ سرد پسینے سے تمام جسم شرابور ہو جاتا ہے اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد اس کو ہوش آجاتا ہے اور اسی وقت قے ہو جاتی ہے۔ مرض کا سبب اگر خفیف ہو تو صرف جی متلاتا ہے۔ چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ نبض کمزور ہو جاتی ہے۔ ماتھے پر ذرا سا پسینہ آجاتا ہے۔ کبھی یکا یک غشی طاری ہو کر مریض فی الفور مر جاتا ہے۔ اگر چہ بے ہوشی اور سکتے کے مریض کی حالت قریب قریب یکساں ہوتی ہے لیکن بے ہوشی کا مریض بال کھینچنے اور ہاتھ پاؤں کس کر باندھنے سے بات کا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.jinji@gmail.com

جواب دے سکتا ہے برخلاف اس کے جسے کہ مرض نہیں ہوتا اور نہ ہی جواب دے سکتا۔ غش کے مریض کا چہرہ زرد، نبض سست، سانس کمزور اور جسم پسینے سے تر ہوتا ہے اور سانس خراٹے سے نہیں آتا۔ (۴۴)

علاج:

حدیث میں نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کے ذریعے وجع القلب کا علاج بتایا ہے۔ حدیث کا تخاطب مخصوص انداز کا ہے اور اس سے اہلِ مدینہ اور اس کے مضافات کے لوگ مراد ہیں۔ علم طب کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ بعض مقامات میں خصوصی طور سے بعض دواؤں سے نفع ہوتا ہے جبکہ دوسرے مقامات کے لوگوں کو نہیں پہنچتا۔ اس کی وجہ اس علاقے کی خاص آب و ہوا اور زمین کے اثرات ہوتے ہیں۔ اگر اس دوا کو کسی دوسری جگہ کاشت کیا جائے یا استعمال کیا جائے تو اس میں وہ اثر اور غیر معمولی نفع دیکھنے میں نہیں آتا۔ بہت سی نبات کسی قوم کے لئے غذا اور شفا ہوتی ہیں اور وہی نبات دوسرے علاقوں کے رہنے والوں کے لئے سم قاتل ہوتی ہیں۔

کھجور میں اس بیماری کے دفاع کی عجیب وغریب تاثیر ہوتی ہے بالخصوص مدینے کی عجوہ کھجور اپنے اندر خصوصی شفائی اثرات رکھتی ہے۔ (۴۵)

دل کی اکثر بیماریوں میں مریض کو سینے میں درد اور بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ اس کیفیت کو دور کرنے کے لئے ڈاکٹر مریضوں کو خاص قسم کی گولی دیتے ہیں جسے زبان کے نیچے رکھنے سے دل کی نالیاں کھل جاتی ہیں اور ضعف الدم کے باعث ہونے والی علامات دور ہو جاتی ہیں مگر یہ گولیاں اس سبب کو دور نہیں کرتیں کہ جس کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جبکہ سفرجل یا بہی میں یہ خاصیت موجود ہے کہ وہ دل میں خون لے جانے والی رگوں میں وسعت پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس کے استعمال کا حکم فرمایا۔ (۴۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جلد کے امراض Skin Diseases

جلد کی مختصر تشریح:

جلد کا شمار ہمارے جسم کے حفاظتی اعضاء میں کیا جاتا ہے۔ یہ اندرونی نازک اعضاء کے لئے بیرونی استر کا کام دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی حفاظت ہوتی ہے اور وہ زخمی ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ جلد دو پرتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ بیرونی پرت برادمہ (Epidermis) اور اندرونی پرت ادمہ (Dirmis) کہلاتی ہے۔ بیرونی پرت بہت سی تہوں سے مل کر بنتی ہے۔ یہ کہیں پتلی ہوتی ہے اور کہیں موٹی۔ مثلاً پیروں کے تلوؤں اور ہاتھ کی ہتھیلیوں کی جلد موٹی ہوتی ہے۔ اندرونی پرت مضبوط، سخت اور لچکدار ہوتی ہے۔ اس کی موٹائی بھی مختلف مقامات پر مختلف ہوتی ہے۔ جلد میں موجود حسی اعصاب کی موجودگی سے ماحول کے بارے میں واقفیت حاصل ہوتی ہے اور اس واقفیت کی بناء پر فوری اور بروقت اقدامات کر کے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ (۴۷)

خارش Pruritis - Scabies

حدیث:

عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال رخص النبی ﷺ لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن عوام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما فی لبس الحریر لحکة کانت بهما۔ (۴۸)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو خارش کی بناء پر ریشمی کپڑے پہننے کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کیفیت:

اس مرض میں جلد کے اندر کھجلی محسوس ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ جلد کی حس میں تغیر ہے۔ یہ مرض جسم پر دوطریقوں سے اثر انداز ہوتا ہے۔ ۱) حکۃ عام یعنی Generalised جو کہ تمام بدن پر ہوتی ہے۔ ۲) حکۃ مقامی Localised Pruritis۔ اس قسم کی خارش جسم کے کسی خاص حصے مثلاً عورتوں کی فرج، مردوں میں مقعد، ٹخنے کے سامنے کی طرف، ٹانگوں، رانوں، گردن کے پیچھے اور کھوپڑی وغیرہ میں رونما ہوا کرتی ہے۔ (۴۹)

یہ مرض دو قسم ہوتا ہے۔ خشک یا تر۔ خشک کھجلی کا مادہ صرف خلط سودائے یابس ہوتا ہے اور تر خارش میں رطوبات بلغمیہ بھی شامل ہوتی ہیں۔ زیادہ تر یہ شکایت خون کے احتراق اور سوداویت سے پیدا ہوتی ہے۔

اسباب:

اس مرض کا باعث تیز بخارات یا تیز اخلاط کا اجتماع ہے۔ مثلاً رقیق خون جس میں تیز قسم کا صفرا ملا ہوا ہو جو جلد کے نیچے منتشر ہو کر مسامات کو بند کر دیتا ہے، کبھی میٹھی یا گرم چیزوں کے کثرت استعمال سے مثلاً گڑ اور تیل وغیرہ کے زیادہ استعمال سے خون میں احتراق ہو کر، کبھی ناقص غذا کے استعمال سے اور ہاضمے کے مسلسل خراب رہنے سے، میلا کچیلا رہنے سے، عورتوں کو ایام ماہواری میں خرابی سے، گندے اور ناصاف پانی سے نہانے سے یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات خون کے اندر سمی مواد کی موجودگی بھی اس مرض کے پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ بوڑھے اشخاص میں جلد کی کمزوری یا مسامات کے بند ہونے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ (۵۰)

علامات:

خارش اگر تر ہو تو جسم پر بڑی بڑی پھنسیاں نمودار ہو جاتی ہیں جن میں پیپ بھری رہتی ہے اور بے حد جلن اور تکلیف ہوتی ہے۔ اگر خشک ہو تو چھوٹی چھوٹی سرخ پھنسیاں جسم کے مختلف حصوں پر یا سارے بدن پر ظاہر ہو جاتی ہیں جن میں اسقدر خارش ہوتی ہے کہ مریض کھجاتے کھجاتے بیزار ہو جاتا ہے۔ جلد خشک اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کھردری ہوتی ہے۔ بعض اوقات جلد میں چھوٹی چھوٹی گلٹیاں بھی ہوتی ہے۔ شدت اور کمی کے لحاظ سے بھی مریضوں میں کافی اختلاف ہوتا ہے۔ مریض کے کھجانے سے جلد پر کہیں کہیں لکیر دار خراشوں کے نشانات پڑ جاتے ہیں۔ کھجلی کی شدت سے مریض کی نیند حرام کر دیتی ہے۔

بنیادی طور پر اس مرض کا سب سے بڑا سبب خون کی خرابی ہے۔ ہاضمے کی خرابی سے خراب خون پیدا ہو کر اس مرض کا سبب بنتا ہے۔ اسکے علاوہ گرم خشک چیزوں کے استعمال سے بھی فساد خون لاحق ہو کر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ (۵۱)

علاج:

طبی حیثیت سے ریشم ان دواؤں میں سے ہے جو حیوانات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ بڑی منفعت بخش دوا ہے۔ یہ مراریت سودا کو دور کرتا ہے۔ جب اس کا کپڑا بنا کر استعمال کیا جائے تو یہ بدن کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور فربہی بخشتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ ہر کھردرا لباس بدن کو لاغر اور جلد کو سخت کرتا ہے جبکہ نرم اور چکنا کپڑا اس کے برعکس ہوتا ہے۔ خارش چونکہ حرارت، یبوست اور خشونت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے ریشم کا خارش میں نافع ہونا یقینی ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو خشک خارش کے علاج کے طور پر ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت خصوصی طور پر مرحمت فرمائی تھی۔ (۵۲)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

زخم Wound

حدیث:

عن سهل بن سعد الساعدی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال لما کسرت علی راس رسول اللّٰہ ﷺ البیضة و ادمی وجهه و کسرت رباعیته و کان علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه یختلف بالماء فی المجن وجاء ت فاطمة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها تغسل عن وجهه الدم فلما رات فاطمة علیها السلام الدم یزد علی الماء کثرة عمدت الی حصیر فاحرقتها والصقتها علی جرح رسول ﷺ فا ستمسك الدم۔ (۵۳)

ترجمہ: ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول ﷺ کے سر پر خود ٹوٹ گیا اور آپ ﷺ کا چہرہ خون آلود ہو گیا، اور آپ ﷺ کے رباعی (دانت) ٹوٹ گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ڈھال سے برابر پانی ڈال رہے تھے، اور حضرت فاطمہ علیہا السلام آپ ﷺ کے چہرے سے خون دھونے لگیں، حضرت فاطمہ علیہا السلام نے جب دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہہ رہا ہے تو انہوں نے ایک چٹائی کو جلایا اور آنحضرت ﷺ کے زخموں پر لگا دیا (جس سے) خون کا نکلنا موقوف ہو گیا۔

حدیث:

عن علی بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه عن جدته سلمیٰ ام رافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا و کانت تخدم النبی ﷺ قالت ما کان یکون برسول ﷺ قرحة ونکبة الا امرنی رسول اللّٰہ ﷺ ان اضع علیها الحناء۔ (۵۴)

ترجمہ: عن علی بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دادی سلمیٰ ام رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

زخم Wound

حدیث:

عن سهل بن سعد الساعدی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال لما کسرت علی راس رسول اللّٰہ ﷺ البیضة و ادمی وجهه و کسرت رباعیته وکان علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه یختلف بالماء فی المجن وجاء ت فاطمة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها تغسل عن وجهه الدم فلما رات فاطمة علیها السلام الدم یزد علی الماء کثرة عمدت الی حصیر فاحرقتها والصقتها علی جرح رسول ﷺ فا ستمسك الدم۔ (۵۳)

ترجمہ: ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول ﷺ کے سر پر خود ٹوٹ گیا اور آپ ﷺ کا چہرہ خون آلود ہو گیا، اور آپ ﷺ کے رباعی (دانت) ٹوٹ گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ڈھال سے برابر پانی ڈال رہے تھے، اور حضرت فاطمہ علیہا السلام آپ ﷺ کے چہرے سے خون دھونے لگیں، حضرت فاطمہ علیہا السلام نے جب دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہہ رہا ہے تو انہوں نے ایک چٹائی کو جلایا اور آنحضرت ﷺ کے زخموں پر لگا دیا (جس سے) خون کا نکلنا موقوف ہو گیا۔

حدیث:

عن علی بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه عن جدته سلمیٰ ام رافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا وکانت تخدم النبی ﷺ قالت ما کان یکون برسول ﷺ قرحة ونکبة الا امرنی رسول اللّٰہ ﷺ ان اضع علیها الحناء۔ (۵۴)

ترجمہ: عن علی بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دادی سلمیٰ ام رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhatijiui@gmail.com

کرتے ہیں کہ وہ خدمت کرتی تھیں رسول اللہ ﷺ کی۔ ان کی دادی نے کہا رسول اللہ ﷺ کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹا چبھتا تو اس پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے تھے۔

تعریف:

وہ تفرق اتصال جو جسم کے گوشت میں واقع ہو۔ ان کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

۱) جروح قطعیہ یعنی صاف اور کٹے ہوئے زخم۔

۲) جروح وخزیہ یعنی چھدے ہوئے یا سوراخ والے زخم۔

۳) جروح مزقیہ یعنی پھٹے ہوئے زخم۔

۴) جروح رضیہ یعنی کچلے ہوئے زخم

۵) جروح سمیہ یعنی زہریلے زخم مثلاً زہریلے جانوروں کے ڈسنے کے زخم۔

۶) جروح ناریہ یا بارودیہ یعنی بندوق کی گولی وغیرہ کے زخم۔ (۵۵)

علاج:

حدیث میں جس چٹائی کا ذکر کیا گیا ہے وہ گون سے بنی ہوئی ہے۔ گون ایک دریائی گھاس ہے جو ''نے'' کی طرح پانی میں بڑھتی ہے۔ اس سے چٹائی بھی بنائی جاتی ہے۔ مصر میں قدیم زمانے میں اس سے کاغذ بنایا جاتا تھا۔ گون کی بنی ہوئی چٹائی کی راکھ سے خون بڑی عمدگی سے بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس میں خشک کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس کے علاوہ اس سے زخموں میں چبھن بھی نہیں ہوتی۔ گون کی راکھ نہ صرف زخموں کو بڑھنے سے روکتی ہے بلکہ مندمل بھی کرتی ہے۔ (۵۶)

اس طرح مہندی کو بھی سرد و خشک مزاج کے باعث زخم کو خشک کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے پتوں کا لیپ کٹے ہوئے زخموں اور آگ سے جلے ہوئے زخموں کا بہترین علاج ہے۔ (۵۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ذات الجنب Pleurisy

حدیث:

عن ام قیس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قال رسول اللّٰہ ﷺ علیکم بھذاالعود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیہ منھا ذات الجنب۔(۵۸)

ترجمہ: حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اس عود ہندی کو بطور دوا استعمال کرو اس لئے کہ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفا ہے۔۔ذات الجنب ان ہی میں سے ایک بیماری ہے۔

سینے کی مختصر تشریح:

سینہ چودہ پسلیوں سے بنا ہوا ہے۔ان میں سات سات پسلیاں دونوں طرف ہوتی ہیں اور ہر دو پسلیوں کے درمیان سینہ پھلانے اور سکیڑنے والے عضلات ہوتے ہیں۔ان عضلات اور پسلیوں پر اندر کی جانب ایک جھلی کا استر ہے جو ان کی خمیدگیوں کے ساتھ گھومتی اور مڑتی ہے۔ (۵۹)

کیفیت:

ذات الجنب وہ ورم ہے جو پسلیوں کی اندرونی سطح پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہوتا ہے۔یہ ہی حقیقی ذات الجنب ہے۔اس کی دوسری قسم غیر حقیقی ذات الجنب کہلاتی ہے۔یہ وہ درد ہے جو پسلی کے اردگرد ہوتا ہے اور اس کا سبب ریاح غلیظہ ہوتی ہیں جو Peritoneum میں پھنس جاتی ہیں جس کے نتیجے میں ایسا شدید درد ہوتا ہے جیسا کہ حقیقی ذات الجنب میں ہوتا ہے۔دونوں دردوں میں فرق یہ ہے کہ غیر حقیقی میں یہ درد پھیلا ہوا ہوتا ہے اور حقیقی میں یہ درد چبھنے والا ہوتا ہے۔ (۶۰)

علامات:

رخساروں پر تناؤ اور سرخی ہوتی ہے کیونکہ گرم اور خونی بخارات کثرت سے صعود کرتے ہیں۔نبض تیز

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

چلتی ہے۔ سانس میں تنگی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ خون طبعی مقدار سے زیادہ ہوتا ہے نیز خونی ورم کا حجم بھی بڑا ہوتا ہے اس لئے سینے کی فضا کا زیادہ حصہ گھیر لینے کے باعث پھیپھڑے پر دباؤ ڈالتا ہے اور سانس کے راستوں میں تنگی پیدا کرنے کے باعث ہوا کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

اسباب:

۱۔

کبھی اس ورم کی پیدائش کا سبب صفراوی خون ہوتا ہے۔

علامات:

چبھن اور درد زیادہ ہوتا ہے۔ بخار کی تیزی اور جلن بے حد ہوتی ہے کیونکہ مادہ نہایت تیز اور گرم ہوتا ہے۔ بلغم زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ حرارت زیادہ ہونے کے سبب نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے۔ شریانیں سخت ہو جاتی ہیں۔

۲۔

کبھی اس کا سبب جلا ہوا سوداوی خون ہوتا ہے۔

علامات:

چبھن بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس مادے میں نہایت تیزی اور سوزش ہوتی ہے جو اپنی غلظت اور خشکی سے جھلیوں میں بہت زیادہ تناؤ پیدا کرتی ہے۔ منہ خشک ہوتا ہے۔ بخار بہت تیز ہوتا ہے۔ زبان کھردری اور سیاہ ہوتی ہے۔ بلغم نہایت مشکل اور دیر سے خارج ہوتا ہے کیونکہ مادہ سخت ہوتا ہے۔ بلغم کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ یہ قسم عموماً مہلک ہوتی ہے۔

۳۔

کبھی ذات الجنب کا سبب بلغمی خون بھی ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علامات:

درد کے ساتھ بوجھ اور ہلکا بخار ہوتا ہے کیونکہ بلغم طبعًا سرد ہے جس میں سڑاند پیدا کرنے والی عارضی حرارت سے زیادہ اشتعال پیدا نہیں ہوتا۔ چبھن کم ہوتی ہے کیونکہ مادہ تر اور نرم ہوتا ہے۔ بلغم کا رنگ سفید ہوتا ہے لیکن ابتدائی زمانے میں تھوڑا سا خون مل جانے کے باعث ہلکی سی سرخی آجاتی ہے۔ یہ قسم سب سے ہلکی ہے کیونکہ مادہ میں حرارت اور حدت بہت کم ہوتی ہے اور وہ آسانی سے پختہ ہو جاتا ہے۔ (٦١)

علاج:

حدیث میں بیان کردہ علاج غیر حقیقی ذات الجنب کا ہے۔ عود ہندی محلل اورام ہے اور محلل مادہ بھی ہے جس کے استعمال سے یہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اعضائے باطنیہ کی تقویت اور سدوں کو کھولنے میں بھی مفید ہے۔ کاسر ریاح ہے۔ فضول رطوبات کو ختم کرتی ہے۔ دماغ کے لئے مفید ہے اور ذات الجنب میں حقیقی بھی نافع ہے۔ (٦٢)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول دواء عرق النساء الیة شاة اعرابیة تذاب ثم تجزأ ثلاثة اجزاء۔ ثم یشرب علی الریق کل یوم جزا۔ (۶۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ عرق النساء کا علاج یہ ہے کہ جنگلی بکرے کی ران کی یخنی تیار کی جائے۔ پھر اس یخنی کے تین حصے کئے جائیں اور تین دن تک روزانہ اسے نہار منہ استعمال کیا جائے۔

تعریف:

یہ ایک قسم کا عصبی درد ہے اور بقول اطباء قدیم نساء نامی ایک رگ کے قریب پیدا ہوتا ہے جو کہ سرین سے لے کر ٹخنے تک جاتی ہے یا مفصل ورک سے شروع ہو کر ران کی بیرونی طرف سے گزرتی ہوئی پاؤں کی انگلیوں تک جا پہنچتی ہے۔ فی الحقیقت یہ پیڑو کے پٹھے عصب ورکی کبیر کے اندرونی ریشوں کے ورم یا عصب مذکور پر دباؤ کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے جو عصب مذکورہ کی رفتار کے مطابق سرین کے نیچے سے لیکر گھٹنے کے جوڑ یا بیرونی ٹخنے کے پیچھے یا پاؤں کی چھوٹی انگلی تک محسوس ہوتا ہے۔

اسباب:

کبھی یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے اور اکثر نقرسی اور گھٹیا وی مزاج کے مریضوں میں رونما ہوا کرتا ہے اور جسم کے تمام اعضاء یا بالائی اعضاء کی طرف سے بلغمی، خام سوداوی یا دموی قسم کے مادہ فاسد کے نزول کے سبب رگ مذکور میں سرایت کرنے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ گاہے سرین پر چوٹ لگ جانے یا سردی وغیرہ لگ جانے سے بھی یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی سخت قبض یا کولہے کے جوڑ اور مقعد کے بعض امراض اور مادہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

آتشک کی سمیت وغیرہ کے سبب بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ کبھی پتے کی پتھری اور ذیابیطس وغیرہ میں بھی یہ مرض رونما ہوتا ہے۔

علامات:

اس مرض کی سب سے اہم علامت درد ہے۔ یہ درد اکثر خفیف طور پر شروع ہو کر بتدریج بڑھتا جاتا ہے یا کبھی دفعتہً شدت کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے۔ اس درد کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہ کولہے کے اوپر کبھی نہیں پہنچتا لیکن کبھی پیڑو کے اندر محسوس ہوتا ہے۔ درد نوعیت کے اعتبار سے گاہے ٹیسدار چیرتا ہوا یا برمے کی مانند سوراخ کرتا ہوا یا سخت جلن لئے ہوئے ہوتا ہے۔ یہ اکثر مسلسل ہوتا ہے اور کبھی کبھی حرکت کرنے سے اس میں زیادتی بھی ہو جاتی ہے۔ رات کے وقت اس کی شدت اکثر بڑھ جاتی ہے اور درد کا مقام بھی بدلتا رہتا ہے۔ مقام درد پر انگلی کا دباؤ ڈالنے سے ذکاوت حس پائی جاتی ہے۔ درد کے مزمن ہو جانے کی صورت میں ماؤف ٹانگ لاغر اور کمزور ہو جاتی ہے اور مریض اکثر لنگڑا کر چلنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے لنگڑی کا درد بھی کہا جاتا ہے۔ ٹانگ کے ماؤف حصے میں کبھی خدر، جلن اور جھنجھناہٹ وغیرہ کا احساس ہوتا ہے تو کبھی تشنجی کیفیت ہوتی ہے اور شاذ و نادر ٹانگ مفلوج بھی ہو جایا کرتی ہے۔ (۶۴)

علاج:

عرق النساء کا یہ نسخہ اہلِ عرب، اہل حجاز اور اس کے اردگرد رہنے والوں کے لئے خصوصی طور پر مفید ہے۔ بالخصوص بدوی لوگ کیونکہ یہ بیماری عموماً خشکی کی بناء پر پیدا ہوتی ہے اور کبھی اس کا سبب مادہ غلیظ لزجہ ہوتا ہے جس کا علاج اسہال سے کیا جاتا ہے ہے اور ران کے گوشت کی خصوصیت مادہ کو پکانا اور اسے نکالنا ہے۔ جنگلی بکرے کا تعین اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ اس میں فضولات کی کمی، مقدار کا اختصار اور جوہر کی لطافت موجود ہوتی ہے۔ یہ بکریاں گرم قسم کی جڑی بوٹیاں مثلاً شیح اور قیصوم وغیرہ چرتی ہیں تو ان کے گوشت میں بھی وہی لطیف اجزاء پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ تغذیہ و تحلیل کے بعد اس میں اور زیادہ لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۶۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

حلق کا کوّا گرنا
Elongation of the Uvula

حدیث:

عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال انّ ام قیس بنت محصن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا اتت رسول اللّٰہ ﷺ بابن لھا قد اعلقت علیہ من العذرۃ فقال النبی ﷺ اتقو اللّٰہ علی ماتدغرون اولادکم بھذہ الاعلاق۔ علیکم بھذا لعود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ ۔ منھا ذات الجنب یرید الکست یعنی القسط وہی لغۃ۔ (۶۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام قیس بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں جس کا عذرہ کی وجہ سے تالو دبا دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم لوگ کیوں اپنے بچوں کا تالو دبا کر تکلیف دیتی ہو۔ اس کے لئے عود ہندی کا استعمال کرو اس لئے کہ اس میں سات قسم کے امراض کا علاج ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ عود ہندی سے مراد ان کی کست تھی۔

تعریف:

اس مرض میں حلق کا کوا بڑھ کر اس قدر نیچے اتر آتا ہے کہ وہ اپنی جگہ لوٹتا نہیں اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی شے حلق میں اٹک گئی ہے۔ حلق کا معائنہ کرنے پر کوا بڑھا ہوا نظر آتا ہے جس کے سبب غذا نگلنے میں دشواری ہوتی ہے۔ کوے کا بڑھ جانا کھانسی کا بھی سبب بنتا ہے۔ چت لیٹنے سے کھانسی میں اضافہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کھانسی کی شدت سے امتلائی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور قے ہو جاتی ہے۔

اسباب:

۱۔ کبھی یہ مرض سوء مزاج گری و تری سے ہوتا ہے جس کا سبب خون ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علامات:

سرخی اور گرمی ہوتی ہے۔

۲: کبھی اس کا سبب سوءمزاج سرد وتر ہوتا ہے جس کا سبب بلغم ہوتا ہے۔

علامات:

ایسی صورت میں گرمی اور سرخی نہیں ہوتی اور لعاب بکثرت خارج ہوتا ہے۔

۳: کبھی کوے کی جڑ پتلی اور اس کا سر موٹا ہوتا ہے۔ (٦٧)

علاج:

عربوں کا دستور تھا کہ وہ کوے کو زخمی کر کے علاج کرتے یا کوئی چیز لٹکا کر علاج کرتے تھے۔ پیغمبر علیہ السلام نے اس علاج سے منع فرمایا اور ایسا علاج بتایا جو بچوں کے لئے زیادہ نفع بخش اور والدین کے لئے آسان تر ہے۔اس علاج میں عود ہندی کو رگڑ کر ناک میں چڑھایا جاتا ہے چونکہ عذرہ کا مادہ خون ہے جس پر بلغم کا غلبہ ہو جاتا ہے جس سے بچوں کا حلق متاثر ہوتا ہے اور عود ہندی میں عموماً تجفیف کی قوت ہے جو کوے کی بندش کرتا ہے اور اسے اوپر اُٹھا کر واپس درست حالت میں لے آتا ہے جس سے بچے کو سکون ملتا ہے۔ (٦٨)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com
Dropsy

استسقا

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان نفرا من عکل ثمانیۃ قدموا علی رسول اللّٰہ ﷺ فبایعوہ علی الاسلام فاستوخموا الارض وسقمت اجسامھم فشکوا ذلک الی رسول اللّٰہ ﷺ فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابلہ فتصیبون من ابوالھا والبانھا فقالوا بلیٰ فخرجوا فشربوا من ابوالھا والبانھا فصحوا۔ (۲۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ ان کو اس جگہ کی آب وہوا راس نہ آئی۔ ان کے جسم کمزور ہو گئے اور وہ بیمار ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں (کے باڑے) میں کیوں نہیں جاتے۔ وہاں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ وہ وہاں گئے اور انہوں نے اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پیا پھر وہ تندرست ہو گئے۔

تعریف:

استسقا ایک مادی مرض ہے جس میں جسم کی زیر جلد ساختوں یا بعض جوفوں مثلاً پیٹ وغیرہ میں زرد آب جمع ہو جاتا ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے۔

یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے۔ اول قسم یہ ہے کہ فاسد اور ردی مادۂ بلغمی سارے بدن کے اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے اور بدن پھول جاتا ہے۔ اس کو اصطلاح طب میں استسقاء لحمی کہتے ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iivi@gmail.com

دوسری قسم یہ ہے کہ رطوبت جوف شکم میں بھر جاتی ہے اور پیٹ بڑا ہو جاتا ہے باقی اعضاء کمزور اور لاغر ہونے لگتے ہیں۔اس کو استسقا زقی کہتے ہیں۔

تیسری قسم یہ ہے کہ رطوبت کم مگر غلیظ ہوتی ہے جس سے ریاح پیدا ہو کر جوف شکم میں بھر جاتی ہے اور زقی (مشکیزے) کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔اس کو استسقا طبلی کہتے ہیں۔ (۷۰)

اسباب:

کبھی استسقاء سوء مزاج کبد سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے خون میں برودت سے پیدا ہوتی ہے۔اس صورت میں خون بغیر نضج کامل خام حالت میں پہنچ کر ورم پیدا کر دیتا ہے یا کبھی خون میں حرارت اثر انداز ہو کر خشکی پیدا کر دیتی ہے جس سے قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔کبھی اس کا سبب سوء مزاج معدہ ہوتا ہے۔ایسی صورت میں بہتر کیلوس نہیں بن پاتا بلکہ کیلوس خود بھی خراب ہو جاتا ہے۔ (۷۱)

بعض اوقات مرض دل، پھیپھڑوں اور گردوں کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔اس کے علاوہ مباشرت کے فوراً بعد ٹھنڈا پانی یا برف پی لینے سے یا دھوپ میں چلنے کے بعد ٹھنڈا پانی پی لینے سے یا ورزش اور کسی مشقت کے بعد پسینہ خشک ہونے سے پہلے برف یا ٹھنڈا پانی کثرت سے پینے یا مرطوب اور ٹھنڈی چیزوں کے کثرت سے استعمال کرنے سے بھی جگر ضعیف ہو کر بلغم کثرت سے پیدا کرتا ہے جو تمام بدن میں منتشر ہو کر بدن کے مسامات میں نفوذ کر کے استسقا لحمی پیدا کر دیتا ہے۔بعض دفعہ انہی اسباب سے غذا فاسد اور خراب ہو کر رطوبت کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور جگر سے ناف کی طرف جا کر جوف شکم میں بھر جاتی ہے جس کا نام استسقا زقی ہے۔کبھی انہی اسباب سے رطوبت غلیظ پیدا ہو کر اس سے آبخرات اٹھتے ہیں اور جوف شکم میں بھر کر ریاح کی صورت اختیار کرتے ہیں جن سے پیٹ پھول جاتا ہے۔اس کا نام استسقاء طبلی ہے۔

علامات:

استسقاء لحمی میں تمام جسم پھول جاتا ہے۔بدن پر ورم سا معلوم ہوتا ہے۔جسم پر ہاتھ لگانے سے نرم اور ڈھیلا معلوم ہوتا ہے۔جسم کے کسی مقام پر انگلی رکھ کر دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے اور انگلی ہٹانے کے تھوڑی دیر

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

بعد گڑھا موقوف ہوجاتا ہے۔ پیشاب کا رکھا ہوجاتا ہے۔ اس کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ پاخانہ مقدار میں زیادہ اور نرم ہوتا ہے۔ پیاس کم لگتی ہے۔

استسقاء زقی میں تمام جسم ڈھیلا ہوکر سوکھ جاتا ہے۔ پیٹ بہت بڑھ جاتا ہے اور پیٹ کی کھال چمکدار ہوجاتی ہے اور شیشے کی طرح چمکتی ہے۔ کروٹ بدلنے سے پیٹ میں پانی کے چھلکنے کی آواز آتی ہے۔ نبض نہایت کمزور ہوتی ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے۔ زیادہ مدت تک یہ مرض رہنے سے ہاتھ پاؤں پر ورم آجاتا ہے۔ پیشاب کم آتا ہے۔

استسقاء طبلی میں پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ سانس لینے سے تکلیف ہوتی ہے لیکن زقی کی نسبت اس میں بوجھ کم ہوتا ہے۔ پیٹ میں کھچاؤ اور تناؤ ہوتا ہے۔ اگر ہاتھ سے ٹھوکا جائے تو ڈھول کی طرح آواز آتی ہے۔ ڈکار یا ریاح خارج ہونے پر کچھ آرام آتا ہے اور کھچاوٹ میں کسی قدر کمی ہوجاتی ہے۔ اس قسم میں دیگر اقسام کے مقابلے میں ہاتھ پاؤں میں ورم کم ہوتا ہے۔ (۷۲)

علاج:

اس بیماری کے علاج کے لئے ایسی دواؤں کی ضرورت ہے جو اس مواد کو کھینچ کر ہلکے دستوں یا پیشاب کے ذریعے خارج کردیں۔ یہ دونوں خصوصیات اونٹوں کے دودھ اور پیشاب میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اس لئے نبی ﷺ نے اس کے استعمال کا حکم دیا۔ عموماً اونٹ شیح (درمنہ ترکی) قیصوم (ریتہ پتہ) بابونہ اقحوان (سوبھل) اذخر (گنڈھل) چرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی دوسری گھانسیں جو مفید استسقاء ہیں ان کی مرغوب غذا ہیں۔ اونٹنی کا دودھ نرم پاخانے لانے کے ساتھ پیشاب آور بھی ہے۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کے روک کھل جاتے ہیں۔ ان کی مرغوب غذا ہیں۔ یہ بیماری جگر کی خرابی کے بغیر نہیں ہوتی اور عموماً سدہ جگر اس کا سبب ہوتا ہے۔ اونٹنی کا دودھ جگر کے سدے کھولنے کے علاوہ جگر کے تمام دردوں کو دور کرتا ہے، مزاج جگر کے فساد اور آنتوں کی صفائی بھی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اور بھی بہت خوبیاں ہیں۔ سب سے زیادہ مفید عرب و بھارت کے اصل اونٹ کا پیشاب اور دودھ ہے۔ (۷۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بخار Fever

حدیث:

عن عائشه رضی اللّٰه تعالیٰ عنهاقال رسول اللّٰه ﷺ الحمّٰی من فیح جهنم فا بردوها بالماء۔ (۷۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخار جہنم کی لپٹ ہے اسے سرد کرو پانی کے ذریعے (چھینٹا، وضو، غسل کسی بھی طریقے سے)۔

تعریف:

بخار بدن انسانی کی وہ حالت ہے جس میں بدن کی حرارت کچھ عرصے کے لئے درجہ ٔ اعتدال سے بڑھ کر غیر طبعی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ (۷۵)

تولید حرارت:

انسانی جسم کے اندر بے شمار پیچیدہ افعال سرانجام پاتے رہتے ہیں۔ اکل وشرب اور تنفس وغیرہ کے ذریعے، غذا اور ہوا وغیرہ کی صورت میں جو عنصری مواد بدن کے اندر داخل ہوتے ہیں ان میں تغیرات کے باعث مختلف اقسام کے مواد صالحہ اور مفسدہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ طبی اصطلاح میں ان افعال کو نضج، طبخ، ہضم اور تغذیہ وغیرہ کہا جاتا ہے۔ انہی اعمال وتغیرات سے بدن کے اندر بے شمار قسم کے مرکبات تیار ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں عمل ہضم وطبخ واقع ہوگا اور کیمیاوی تبدیلیاں رونما ہونگیں وہاں حرارت کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ جب تک اس حرارت کی تولید درجہ ٔاعتدال پر قائم رہتی ہے تو یہ حرارت افعال بدنیہ کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ اس حرارت کو حرارت غریزیہ کہا جاتا ہے۔ جب کبھی اس حرارت کی تولید میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے اور اعضاء کی حرارت درجہ ٔاعتدال پر نہیں رہتی تو اس سے افعال بدنیہ میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ اسے حرارت غریبیہ کہتے ہیں اور اگر

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

حرارت غریزیہ ہو جائے تو اسے حرارت مفطرہ کہتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ وہ افعال بدنی کی درست طریقے سے انجام دینے سے قاصر ہے۔

حرارت غریبیہ جو بخار کا باعث ہے تین اقسام پر مشتمل ہے۔

۱) اول یہ کہ اس کا اثر ارواح اور ابخرہ تک محدود ہو اور اس کے ذریعے بدن میں پھیل کر اس کو گرم کر دے۔ اسے حمّی یوم یعنی ایک دن کا بخار کہا جاتا ہے۔

۲) حرارت اخلاط میں سرایت کرے اور اس کے بعد تمام بدن مین منتشر ہو جائے۔ اسے حمّی خلطی یعنی اخلاط کا بخار کہا جاتا ہے۔

۳) حرارت اعضائے اصلی میں پیدا ہو اور اسی سے تمام بدن ماؤف ہو جائے اسے حمّی دق یعنی تپ دق کہا جاتا ہے۔ (۷۶)

بعض اطباء نے بخار کو مندرجہ ذیل ابتدائی اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

۱) حمّی عرض: اگر بخار کسی عضو یا ساخت میں صدمہ پہنچنے سے یا ورم یا التہاب کی وجہ سے لاحق ہو، کثرت حرکت، دھوپ کی شدت یا غیر معمولی غصہ بھی اس کا سبب ہو سکتا ہے تو اسے حمّی عرضی کہتے ہیں۔

۲) حمّی مرضی: اگر بخار کسی عفونت یا سمیت جراثیمی کے بدن میں سرایت کرنے سے ہو یا اخلاط کے خلل سے ہو تو اسے حمّی مرضی کہتے ہیں۔

اسباب:

جسم کو نارمل رکھنے والے پٹھوں اور نسوں میں نقص واقع ہونا، جسم میں کسی خاص جرثومے کی موجودگی جو کہ عام طور پر بیکٹریا کی عفونت کا نتیجہ ہوتی ہے، جسم میں کسی زہریلے مادے کا داخل ہونا، کسی عضو میں سوزش کا پیدا ہونا، کسی اندرونی عضو کا ورم یا اس سے جریان خون ہونا، بعض گرم ادویہ یا غذا کا استعمال، شدید گرمی، تیز دھوپ میں چلنا، غصہ و غضب، غم، فکر، جسمانی یا روحانی تکلیف پہنچنا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علامات:

خون میں جوش وگرمی اور چہرے کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ضعف ہضم لاحق ہوجاتا ہے۔نبض اور دل کی حرکت تیز ہوجاتی ہے۔جسم میں حرارت بڑھ جاتی ہے۔سانس کی رفتار تیز ہوتی ہے۔بول و براز اور پسینے کا اخراج کم ہوتا ہے،جلد خشک ہوجاتی ہے،غرض بخار خواہ کسی قسم کا بھی ہو یا اس کا کوئی بھی سبب ہو اس میں اکثر اعضائے بدن کے افعال وخواص میں تغیر آجاتا ہے۔مریض کو چھونے سے اس حرارت کا بآسانی اندازہ ہوجاتا ہے۔حالت صحت میں جسم کا ٹمپریچر 98-1/2 ہوتا ہے۔لیکن بخار کی حالت میں اس سے بڑھ جاتا ہے۔مختلف بخاروں میں حرارت جسم کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔

- جب درجہ حرارت 101 درجے سے کم ہوتو اسے خفیف بخار کہتے ہیں۔
- جب103 درجے تک ہوتو اسے متوسط بخار کہتے ہیں۔
- جب103 درجے سے تجاوز کرجائے تو اسے شدید بخار کہتے ہیں۔

یک روزہ بخار

کیفیت:

یہ وہ بخار ہے جس میں ابتداً روح حیوانی طبعی یا نفسانی عارضی حرارت سے گرم ہوجاتی ہے۔پھر یہ حرارت قلب تک پہنچتی ہے اور قلب میں بھڑک کر شریانوں کے ذریعے تمام اعضاء اور اخلاط میں سرایت کرجاتی ہے جس سے یہ گرم ہوجاتی ہیں۔اس قسم کے بخار بیرونی اسباب سے ہوا کرتے ہیں۔خواہ وہ اسباب بدنی ہوں مثلاً سخت گرمی،سخت سردی،گرم غذاؤں اور دواؤں کا استعمال،شدید محنت ومشقت وغیرہ۔خواہ وہ اسباب نفسانی ہوں جیسے غم وغصہ یا تفکرات وغیرہ۔ان بخاروں میں نہ زیادہ خطرہ ہوتا ہے اور نہ ہی یہ زیادہ تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ (۷۷)

علامات:

پہلے دن قارورے کے اندر زیادہ تغیر واقع نہیں ہوتا یعنی نہ تو اس کا رنگ بدلتا ہے اور نہ اس کے قوام

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

میں فرق آتا ہے۔ نیز یہ بخار ہلکا اور نرم ہوتا ہے۔ اس کی حرارت اور سوزش زیادہ نہیں ہوتی کیونکہ یہ بخار عفونت سے خالی ہوتا ہے۔ اس بخار کے اترتے وقت خلطی بخار کی طرح زیادہ پسینہ نہیں آتا۔ اس کی صرف ایک باری ہوتی ہے جو لوٹتی نہیں ہے۔ اگر بخار تین دن سے زیادہ تجاوز کر جائے تو اس کا مطلب ہے کہ اب یہ بخار دق یا مادی بخار میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اس بخار کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

۱۔ غم کا بخار

۲۔ غصے کا بخار

۳۔ سوچ، ڈر اور فکر کا بخار

۴۔ خوشی کا بخار

۵۔ بیداری کا بخار

۶۔ تکان کا بخار

۷۔ اسہال کا بخار

۸۔ درد کا بخار

۹۔ غشی کا بخار

۱۰۔ نزلے اور زکام کا بخار

۱۱۔ سدے کا بخار

۱۲۔ گرم دوا اور گرم غذا کا بخار

۱۳۔ گرمی و دھوپ کا بخار

۱۴۔ ورم کا بخار (۷۸)

یک روزہ بخار کے علاوہ بھی بخار کی دیگر بے شمار اقسام ہیں۔

۱۔ تپ محرقہ Typhoid

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۲۔	غدودی بخار	Glandular Fever
۳۔	انفلوئنزا	Influenza
۴۔	ہڈی توڑ بخار	Dengue
۵۔	گٹھیا کا بخار	Rhumatic Fever
۶۔	ملیریا	Malaria
۷۔	عفونتی بخار	Septic Fever
۸۔	بلغمی بخار	Asthenic Fever
۹۔	چوتھیا بخار	Quartan Fever
۱۰۔	پرسوت بخار	Puerperal Fever
۱۱۔	ہفت روزہ بخار	Seventhdays Fever
۱۲۔	چوہے کے کاٹے کا بخار	Retebite Fever
۱۳۔	صفراوی بخار	Billous Fever
۱۴۔	زرد بخار	Yellow Fever

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل امراض بھی بخار کی ہی ایک قسم ہیں۔

۱۔	حمّی مطبقہ	Typhus Fever
۲۔	چیچک	Small Pox
۳۔	خسرہ	Measles
۴۔	جرمن خسرہ	Rubella
۵۔	کن پیڑے	Mumps
۶۔	خناق وبائی	Diptheria

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۷۔ طاعون Plague

۸۔ تپ دق Tuberculosis

۹۔ موتی جھرا Malta Fever

۱۰۔ گردن توڑ بخار Meingitis (۷۹)

علاج:

حدیث میں اس حمّی یوم کا علاج بتایا گیا ہے جو گرمی سے پیدا ہوتا ہے یا سورج کی شدت حرارت کی ضرر رسانی اس بخار کو پیدا کر دیتی ہے اور بخار کی اس قسم میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے یا غسل دونوں مفید ہیں۔ چونکہ اس بخار میں نضج مادہ اور استفراغ کی ضرورت نہیں ہوتی اس لئے اس ترکیب سے اس کی حدت ختم ہو جاتی ہے اور یہ ہی چیز اس بخار کے زوال کا سبب بنتی ہے۔ (۸۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

لو سے بچاؤ Heat Stroke

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت بیننا نحن جلوس فی بیتنا فی حرالظھیرۃ قال قائل لابی بکر ھذا رسول اللّٰہ ﷺ مقبلا متقنعا۔ (۸۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم دوپہر کی گرمی میں گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کہنے والے نے ابوبکر سے کہا کہ یہ چادر کے ساتھ سر ڈھانپے ہوئے رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔

حدیث:

عن جعفر بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ رایت النبی ﷺ علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخیٰ طرفیھا بین کتفیہ۔(۸۲)

ترجمہ: حضرت جعفر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور سیاہ عمامہ باندھے ہوئے جس کے دونوں شملے آپ کے کاندھوں کے درمیان لٹک رہے تھے۔

تعریف:

گرم ممالک میں جہاں گرمی زیادہ پڑتی ہے اکثر موسم گرما میں ہوا کے اندر ایک زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جب حرارت کا یہ زہر انسانی جسم میں سرایت کرتا ہے تو خون میں ایک قسم کا جوش پیدا ہو کر تکلیف کا باعث بنتا ہے جسے عرف عام میں لو لگنا کہتے ہیں۔

اسباب:

گرمی کی شدت اور آفتاب کی تیزی سے، کھلے میدان میں چلنے پھرنے سے، گرمی کے موسم میں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سیاہ کپڑے پہننے سے، کثرت شراب نوشی سے، گرمی میں زیادہ سفر کرنے اور سخت محنت کرنے سے یہ تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات:

عموماً پہلے مریض کے سر میں سخت درد ہوتا ہے پھر تیز بخار چڑھتا ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے اور بار بار پیشاب آتا ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ سخت بے چینی ہوتی ہے۔ دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے اور مریض نہایت کمزور ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ تمام جسم پسینے پسینے ہو جاتا ہے۔ نبض کمزور ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی ابکائیاں آتی ہیں۔ بعض اوقات سرسامی کیفیت بھی ہو جاتی ہے۔ (۸۳)

شدت مرض میں جسم کا درجہ حرارت 106 تک پہنچ جاتا ہے اور کبھی اس سے بھی بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجے میں اکثر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

علاج:

جسم کی گرمی کے ضبط کا مرکز انسان کے سر کے پچھلے حصے کے اندر دماغ میں واقع ہے۔ اس لئے سر اور گردن کے پچھلے حصے کو ڈھانپ کر رکھنے سے اس عارضے سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ اس انداز سے عمامہ باندھتے تھے کہ سر اور گردن کا پچھلا حصہ ڈھکا رہے۔ اہلِ عرب کا موجودہ لباس حفظان صحت کی ایک بہترین صورت ہے یعنی سر پر بڑا سا رومال اور ڈھیلا ڈھالا سا جبہ جو سر، گردن اور جسم کو لو سے مکمل طور پر محفوظ رکھتا ہے۔ (۸۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

وبائی امراض سے بچاؤ

طاعون Plague

حدیث:

عن اسامة بن زيد رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ رجز ارسل على طائفة من بنى اسرائيل و على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تدخلوا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها فرارامنه۔ (۸۵)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ایک بڑا عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا۔ اسی طرح یہ ان لوگوں پر بھی نازل ہوا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ جب تم کو اس بیماری کے متعلق پتا چلے کہ فلاں مقام پر ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر کسی ایسی جگہ یہ عذاب آجائے جہاں تم پہلے سے تھے تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو۔

تعریف:

یہ ایک شدید قسم کا متعدی مرض ہے جس میں سخت بخار کے بعد جسم کے مختلف مقامات پر مثلاً بغل، جنگاسہ یا کان کے پیچھے گلٹیاں نکل آتی ہیں جن میں شدید قسم کی سوزش پیدا ہوتی ہے۔

اسباب:

اس مرض کا اصل سبب ایک نہایت چھوٹا سا کرم ہے۔ جس کو Bacillus Pestis یعنی طاعون کا کیڑا کہتے ہیں۔ یہ جراثیم مریض کے تھوک، بلغم، خون اور گلٹیوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ درحقیقت چوہوں کا مرض ہے اور چوہوں سے ہی انسانوں میں منتقل ہوتا ہے۔ اگر کسی علاقے میں چوہے نہ ہوں تو وہاں طاعون نہیں پھیلتا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جب کسی چوہے کو طاعون ہوجاتا ہے تو اسکے خون میں طاعون کے جراثیم لاتعداد ہوتے ہیں۔ ہر چوہے کے جسم پر پسو ہوتے ہیں جو ان کو کاٹتے اور خون چوستے ہیں۔اس دوران وہ طاعون کے ہزار ہا جراثیم بھی چوس جاتے ہیں۔ جب طاعون زدہ چوہا مر جاتا ہے تو پسو اسے چھوڑ کر دوسرے چوہوں کی تلاش میں پھرتے ہیں اور اگر انہیں چوہے نہ ملیں تو وہ انسانوں پر جا بیٹھتے ہیں اور انہیں کاٹتے ہیں جس سے طاعون کے جراثیم انسانوں میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ جب طاعون زدہ شخص ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے تو یہ مرض بھی اس کے ساتھ ساتھ پھیلتا جاتا ہے۔

اقسام:

اس مرض کی دو اقسام ہیں:

۱) طاعون خفیف ۲) طاعون شدید

طاعون شدید کی مزید دو قسمیں بلحاظ علامات وعوارض ہیں:

۱) نمونیائی طاعون Pneumonic Plague

۲) عفونتی طاعون Septicemic Plague

علامات: طاعون خفیف: Mild Plague

اس نوعیت کا طاعون وبا کے شروع یا آخر میں ہوتا ہے۔اس کی علامات بھی بہت خفیف ہوا کرتی ہیں۔بغل یا کنج ران میں خفیف سی گلٹیاں ابھر آتی ہیں اور بعض اوقات خفیف سا بخار ہوتا ہے۔ چند یوم کے بعد گلٹیاں خود بخود تحلیل ہوجاتی ہیں۔اور کبھی کبھی ان میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے۔مناسب علاج سے یہ بہت جلد ٹھیک ہوجاتی ہیں۔اس قسم کی پلیگ کبھی مہلک ثابت نہیں ہوتی۔

علامات: طاعون شدید: Bubonic Plague

اس مرض کا حملہ یکا یک ہوتا ہے۔ جاڑا لگ کر تیز بخار چڑھ جاتا ہے جس کی حرارت 104 اور 105 درجے ہوتی ہے اور بعض اوقات یہ 106 اور 107 تک پہنچ جاتی ہے۔شدید سر درد اور بے چینی ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بعض اوقات بخار کی شدت سے مریض پر بے ہوشی یا ہذیانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور ایسی حالت میں پیاس میں شدت اور نبض میں تیزی آجاتی ہے۔ کبھی بخار کے ساتھ ہی اور کبھی دو چار روز بعد بغل، گردن یا کنج ران میں گلٹیاں نمودار ہو جاتی ہیں جن میں سخت درد ہوتا ہے۔ حد درجے کمزوری ہوتی ہے۔ کبھی ناک، منہ یا مقعد سے خون بھی جاری ہو جاتا ہے اور کبھی زیریں جلد میں جریان خون ہو کر کالے کالے داغ پڑ جاتے ہیں۔ مریض پر مردنی چھا جاتی ہے۔ یہ طاعون اس وقت تک مریض سے تندرست اشخاص میں منتقل نہیں ہوتا کہ جب تک طاعونی چوہے کے پسو انسان کو نہ کاٹیں۔

نمونیائی طاعون: Pneumonic Plague

اس قسم کا طاعون نہایت مہلک اور چھوت دار ہوتا ہے اور بذریعہ تنفس مریض سے تندرست لوگوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے طاعون میں شدید بخار اور کھانسی کے ساتھ بے چینی ہوتی ہے۔ شروع میں کھانسی خشک ہوتی ہے بعد میں بلغم اور پھر اس کے ساتھ خون بھی خارج ہونے لگتا ہے جس میں طاعون کے لاکھوں جراثیم ہوتے ہیں۔ سینے میں شدید درد ہوتا ہے اور سانس بہت مشکل سے آتی ہے۔ مریض سخت تکلیف میں مبتلا ہو کر آخر کار شدید کمزوری سے انتقال کر جاتا ہے۔

عفونتی طاعون: Septicemic Plague

اس قسم کے طاعون میں مرض کی سمیت گلٹیوں یا کسی خاص حصۂ جسم تک محدود نہیں ہوتی بلکہ سارے خون میں سرایت کر جاتی ہے۔ اس قسم میں بے چینی، بے خوابی، دردسر، ہذیان اور بے ہوشی بہت شدید ہوتی ہے۔ ضعف قلب بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ قے اور اسہال شدید ہوتے ہیں۔ زیریں جلد میں جریان خون ہوتا ہے۔ طاعون کی یہ قسم سب سے مہلک ہوتی ہے۔ اس کا مریض عموماً چوبیس یا چھتیس گھنٹوں میں وفات پا جاتا ہے۔ (۸۷)

فائدہ:

پیغمبر علیہ السلام نے امت کو ایسے علاقے میں جہاں یہ بیماری پہلے سے موجود ہو داخل ہونے سے منع

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

فرمایا ہے کیونکہ ایسے متاثرہ علاقے میں داخلے کا مطلب خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہوسکتا ہے۔اس حکم میں چند حکمتیں اور بھی ہیں۔

۱۔ پریشان کن اسباب سے دوری اور اذیت ناک صورتحال سے پرہیز۔

۲۔ جس عافیت سے معاش اور معاد دونوں کا گہرا رابطہ ہے اسے اختیار کرنا۔

۳۔ ایسی فضا میں سانس لینے سے بچاؤ جس میں عفونت گھر کر گئی ہو اور جس کا ماحول فاسد ہو چکا ہو۔

نبی علیہ الصلوٰۃ وسلام کا دوسرا حکم یہ ہے کہ جس علاقے میں بیماری پھیلی ہو وہاں کے لوگوں کو بھاگ کر دوسرے غیر متاثرہ علاقوں میں جانے سے روکا جائے۔اس میں بھی چند حکمتیں ہیں:

۱۔ مشکلات میں پھنسے ہوئے لوگوں کے ساتھ رہ کر باری تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنا، خدا پر بھروسہ کرنا اور تقدیر کے فیصلے پر راضی رہنا ہے۔

۲۔ وبا پھوٹنے کے وقت وبا کے مقام سے نکل کر دوسرے مقام پر جانا سخت نقصان دہ ہے۔اس سے تعدیۂ وبا کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (۸۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جذام Leprosy

حدیث:

عن ابی هریرةرضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰہ ﷺفر من المجزوم کما تفرمن الاسد۔ (۸۹)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجذوم سے دور رہو جیسا کہ تم شیر سے خود کو دور رکھتے ہو۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ قال لا تدیمو النظر الی المجذوبین۔ (۹۰)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجذومیوں کی طرف ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھتے رہو۔

تعریف:

یہ ایک خبیث اور متعدی مرض ہے جس میں ابتداً مریض کے ہاتھ پاؤں اور انگلیوں وغیرہ کے جوڑوں میں ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے۔ بدن میں جا بجا گانٹھیں اور ابھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعضاء کی شکل و صورت اور مزاج بگڑ جاتا ہے۔ گوشت گل سڑ کر گرنے لگتا ہے جس کی وجہ سے اعضاء قطع ہو جاتے ہیں اور مریض کی شکل نہایت مکروہ اور گھناؤنی ہو جاتی ہے۔ سخت بدبودار پانی زخموں سے جاری رہتا ہے۔ (۹۱)

اسباب:

اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا کرم ہوتا ہے جسے Baccilus Leppry کہتے ہیں۔ یہ کیڑا مریض کے زخموں میں پایا جاتا ہے۔ مریض کے کپڑوں کے ذریعے بھی اس بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اکثر آتشکی مریض اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ گندے اور غلیظ رہنے والے لوگ بھی اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (۹۲)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اقسام:

جذام کی کئی اقسام ہیں:

۱) گٹھلی دار کوڑھ Tubercular Leprosy

۲) جذام غدد Anesthatic Leprosy

۳) جذام ابیض White Leprosy

۴) جذام الاظفار Onychomycosis

اول الذکر اقسام زیادہ خطرناک ہیں۔

علامات: Tubercular Leprosy

مریض کے جسم پر بعض مقامات پر سرخ دھبے یا داغ نمودار ہوتے ہیں۔ جس کے کچھ عرصے بعد ان جگہوں پر چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ عام طور پر یہ گٹھلیاں چہرے پر زیادہ ہوتی ہیں۔ ابروؤں، پلکوں اور مونچھوں کے بال گر جاتے ہیں پھر رفتہ رفتہ یہ گٹھلیاں نرم ہو کر پھوٹ جاتی ہیں اور ان میں سے سخت بدبودار مواد بہنے لگتا ہے۔ مرض اگر شدید ہو جائے تو ناک کی ہڈی گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے اور دیگر اعضاء سے بھی گوشت جھڑنے لگتا ہے۔ مریض کی شکل بڑی بھیانک ہو جاتی ہے۔ مریض کے گلے میں بھی زخم پیدا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے کھانا پینا اور بات کرنا تک دشوار ہو جاتا ہے۔ بالآخر مریض نمونیہ یا کھانسی وغیرہ میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔

علامات: Anesthetic Leprosy

عموماً چہرے، سینے اور ہاتھ پاؤں پر بھورے رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے نمودار ہوتے ہیں اور وہ مقامات سن ہو جاتے ہیں۔ اگر وہاں پر سوئی چبھوئی جائے یا انگارہ رکھا جائے تو بھی مریض کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ پھر ان مقامات پر آبلے پڑ جاتے ہیں اور وہ آبلے پھوٹ کر زخم بن جاتے ہیں۔ مریض سے سخت بدبو آتی ہے اور آخر کار مریض اسہال وغیرہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو جاتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فائدہ:

اطباء کے نزدیک یہ بیماری متعدی اور نسلی طور پر وراثتاً منتقل ہونے والی ہے۔اس کے دوسروں میں منتقل ہونے کی کئی وجوہات ہیں:

۱۔ کبھی بدن میں اس بیماری کے قبول کرنے کی صلاحیت واستعداد موجود ہوتی ہے اور وہ اسی استعداد اور آمادگی کی بناء پر بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔

۲۔ کبھی ذہن پر بیماری کا خوف اس طرح مسلط ہو جاتا ہے کہ یہ ہی واہمہ اس بیماری کا سبب بن جاتا ہے ۔اس لئے کہ وہم اعضاء اور طبیعتوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

۳۔ کبھی مریض کے سانس کی بو تندرست آدمی تک پہنچ کر اسے بیمار کر دیتی ہے۔

۴۔ ہوا کے ذریعہ بھی جراثیم تندرست لوگوں میں منتقل ہو کر انہیں بیمار کر دیتے ہیں۔

اسی لئے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امت پر کمال شفقت اور غیر معمولی جذبۂ خیر خواہی کی وجہ سے ایسے اسباب اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے جن سے امت کا کوئی فرد جسمانی وقلبی عیب میں مبتلا ہو جائے۔

(۹۵)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

استفراغ Evacuation

حدیث:

عن ابی درداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ قاء فتوضاء۔ (۹۶)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی۔ پھر وضو فرمایا۔

حدیث:

عن ابی کبشتہ الانماری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ کان یحتجم علی ھامتہ وبین کتفیہ ویقول من اھراق منہ ھذہ الدماء فلا یضرہ ان لا یتداوی بشی لشی ۔ (۹۷)

ترجمہ: حضرت ابی کشبتہ الانماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر کے درمیانی حصے اور مونڈھوں کے درمیان پچھنے لگواتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو اس جگہ سے خون نکلوائے گا تو اسے کسی بیماری سے نقصان نہیں پہنچے گا۔ چاہے کوئی دوا نہ کرے۔

تعریف:

استفراغ سے بدن کا فضلات سے پاک ہونا مراد ہے۔ مثلاً قے، دست، بول اور براز وغیرہ کا اخراج۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

استفراغ جزئی: کسی خاص عضو مثلاً دماغ یا معدے وغیرہ کو ردی مادے سے پاک کرنا یا کسی خاص خلط کو بدن سے خارج کرنا۔

استفراغ کلی: تمام جسم کو مادے سے پاک کرنا۔ مثلاً اسھال اور فضلہ وغیرہ۔ کبھی چاروں اخلاط کو بدن سے خارج کرنے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ (۹۸)

استفراغ کے پانچ طریقے ہیں۔

بذریعہ قے بذریعہ اسھال بذریعہ اخراج دم بذریعہ بخارات بذریعہ پسینہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

قے: استفراغ دہنی ہے۔معدے کے اوپری حصے سے بذریعہ دہن استفراغ کو قے کہتے ہیں اور اگر یہ ہی استفراغ زیریں جانب مقعد سے ہوتو اسے حقنہ کہتے ہیں۔دوا اوپری اور زیریں دونوں حصوں سے شکم میں پہنچائی جاتی ہے۔

قے کی دو قسمیں ہیں:

۱) غلبۂ مادہ اور ہیجان کی وجہ سے ہوتی ہے۔اس صورت میں قے کا روکنا مناسب نہیں ہے۔اگر ہیجان اتنا ہو کہ قے کی زیادتی سے مریض کی جان کو خطرہ ہوتو پھر اسے روکا جا سکتا ہے اور ایسی دوائیں استعمال کرائی جاسکتی ہیں کہ جن سے قے رک جائے۔

۲۔ ضرورت وتقاضے کی وجہ سے ہوتی ہے۔دوسری صورت میں قے کرنا اس وقت مناسب ہوتا ہے کہ جب اس کی ضرورت ہو۔مگر اس میں بھی زمانے کی رعایت اور اس کی شرائط کا خصوصیت سے لحاظ کیا جاتا ہے۔

فائدہ:

قے سے معدے کی صفائی ہوتی ہے جس سے اس میں قوت پیدا ہوتی ہے،آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے، سر کی گرانی ختم ہوتی ہے،گردوں اور مثانے کے زخموں کے لئے نفع بخش ہے۔مزمن امراض مثلاً جذام، استسقا،فالج اور رعشہ کے لئے مفید ہے اور یرقان کے لئے بھی اکسیر ہے۔

قے کا بہترین زمانہ موسم گرما یا موسم بہار ہے۔موسمِ سرما اور موسمِ خزاں میں اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔قے سے معدے کے بالائی حصے کا استفراغ ہوتا ہے اور یہ معدے کے زیریں حصے کے مواد کو کھینچ کر لاتی ہے جبکہ اسہال میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔

چونکہ گرم علاقوں اور گرم موسم میں اخلاط رقیق ہو جاتی ہیں اور ان کا رخ اوپر کی جانب ہوتا ہے اس لئے اس میں قے بہت مفید ہوتی ہے اور سرد علاقوں اور سرد موسم میں اخلاط غلیظ ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے ان کا بالائی جانب رخ کرنا دشوار ہوتا ہے۔اس لیئے ایسے زمانے میں اسہال کے ذریعے استفراغ زیادہ نافع

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہے۔استفراغ کے لئے نبی کریم ﷺ نے مادہ بھی اپنے شانے اور کبھی اپنے سر پر پچھنے لگوائے اور کبھی پشت قدم پر سنگیاں کھینچوائیں۔اس طرح سے آپ ﷺ تکلیف دہ مادے کا استفراغ سب سے قریب کے راستے سے کرتے تھے۔ (۹۹)

استفراغ کے اسی اصول کو قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے۔

القرآن:

فمن كان منكم مريضاً او به اذى من راسه ففدية من صيام او صدقة اونسك ۔

ترجمہ: ''تم میں سے جو کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی اذیت ہو تو وہ (سر منڈوا کر) روزے کا فدیہ دے یا مال کا صدقہ دے یا قربانی کا کوئی جانور ذبح کرے''۔ (۱۰۰)

اس آیت میں حج کرنے والے مریض کو جس کے سر میں کوئی تکلیف یا خارش، جوں یا اور کوئی اذیت ہو تو بحالت احرام سر منڈانے کی اجازت دے دی ہے تا کہ بخارات ردیہ سر مونڈنے کی صورت میں سر سے باہر آ جائیں اور ان کا اخراج ہو جائے جن کے رکنے کی وجہ سے انسان کسی بیماری، اذیت اور غیر طبعی حالت سے دوچار ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ دوم

علاج بالجراحیۃ

پچھنے لگوانا Cupping

حدیث:

عن ابی کبشته الانماری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ کان یحتجم علی هامته وبین کتفیه ویقول من اهراق منه هذه الدماء فلا یضره ان لا یتداوی بشی لشی ۔ (۱۰۱)

ترجمہ: حضرت ابی کشبتہ الانماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سر کے درمیانی حصے اور مونڈھوں کے درمیان پچھنے لگواتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو اس جگہ سے خون نکلوائے گا تو اسے کسی بیماری سے نقصان نہیں پہنچے گا۔ چاہے کوئی دوا نہ کرے۔

حدیث:

عن ابن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ الحجامة علی الریق امثل وفیه شفاء و برکة و تزید فی العقل وفی الحفظ۔ (۱۰۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہار منہ پچھنے لگوانے سے شفا اور برکت حاصل ہوتی ہے۔ عقل اور حافظے میں تیزی آتی ہے۔

حدیث:

عن جابر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ احتجم علی ورکه من وثاء کان به۔ (۱۰۳)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پاؤں میں موچ آجانے کی وجہ سے کولہے پر سینگی کھچوائی۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تعریف:

حجامۃ عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی بال کاٹنے یا مونڈنے کے نہیں بلکہ سینگھی لگانے کے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱) حجامۃ مع الشرط: اس میں سنگھی کے ساتھ پچھنے بھی لگائے جاتے ہیں یعنی سطح جلد سے خون نکالا جاتا ہے۔

۲) حجامۃ بلاشرط: اس میں پچھنے کے بغیر حجامت کی جاتی ہے یعنی سنگھیاں لگائی جاتی ہیں۔ (۱۰۴)

امتلاء سے پیدا ہونے والے امراض یا تو امتلاء دم یا امتلاء صفرا یا امتلاء بلغم یا امتلاء سودا کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اگر آخر الاذکر مرض کا سبب تینوں اخلاط ہوں تو اس کا آسان علاج اسھال کرانا ہے اور اس علاج میں بھی اس خلط کے مطابق دوا استعمال کرنی چاہئے۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے اُمت کو شہد کی طرف متوجہ کیا کہ شہد ان مسہل دواؤں میں سے ایک ہے جو ان تینوں اخلاط میں سے کسی ایک کو یا سب کو یکساں طور پر نکال کر مرض کی اصلاح کر دیتی ہیں۔ امتلاء دم کے علاج کے لئے آپ ﷺ نے علاج بالحجامۃ کا ذکر فرمایا کہ جب دوا کے ذریعے تمام علاج کر لئے جائیں اور افاقہ نہ ہو تو پھر مجبوراً داغ سے علاج کیا جائے گویا یہ علاج کی آخری تدبیر ہے۔ (۱۰۵)

حدیث میں حجامۃ مع الشرط کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فائدہ:

گرم علاقوں میں موسمِ گرما میں گرم مزاج لوگوں کے خون میں جب نفخ پیدا ہو جاتا ہے تو اس میں رقت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جلد کے اندرونی حصے کی طرف چلا جاتا ہے۔ خون کے اس فساد اور زیادتی کے سبب سر درد اور کان و حلق کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حجامت کے ذریعے اس مادے کے اخراج سے مزاج میں ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے اور تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ (۱۰۶)

پچھنا لگانے کا عمل بدن کے سطحی حصے کو صاف ستھرا کرتا ہے۔ مواد ردیئہ کا جلد کے زیریں حصے سے اخراج ہوتا ہے۔ جسم کے دیگر اعضاء مثلاً مونڈھوں کا پچھنا کندھے اور حلق کے درد کے لئے مفید ہے۔ ٹھوڑی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کے نیچے حجامت دانت، چہرے اور حلقوم کے لئے مفید ہے۔ رانوں کی حجامت ورم خصیہ اور پنڈلی کے پھوڑوں کو فائدہ دیتی ہے۔ اسی طرح دیگر اعضاء کا حال ہے۔ (۱۰۷)

اوقات حجامت:

حجامت نہ مہینے کے ابتدائی ایام میں کی جائے اور نہ ہی آخری ایام میں کیونکہ قمری مہینوں کے ابتدائی ایام میں چاند کی روشنی کی کمی کی وجہ سے اخلاط متحرک اور ہیجان پذیر نہیں ہوتے اور آخری ایام میں چاند کی روشنی گھٹ جانے کی وجہ سے اخلاط کا ہیجان اور جوش بھی گھٹ جاتا ہے اس لئے حجامت کا سب سے بہتر وقت جیسا کہ حدیث میں ذکر کیا گیا ہے وسط ماہ ہے۔ اس وقت چاند کی روشنی بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور اس روشنی کی زیادتی کی وجہ سے بدنی اخلاط جوش و ہیجان میں ہوتے ہیں۔ عمل حجامت کا بہترین وقت دن میں دو تین بجے کا ہے۔ (۱۰۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

داغ لگوانا Cauterization

حدیث:

عن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رمی سعد بن معاذ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فی اکحلہ قال فحسمہ النبی ﷺ بیدہ بمشقص ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ۔ (۱۰۹)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو کی ایک رگ میں تیر لگا تو آنحضرت ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے تیر کے پھل کے ساتھ اس کو داغا۔ جب ان کا ہاتھ سوج گیا تو آپ نے دوبارہ اس کو داغا۔

حدیث:

عن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللّٰہ ﷺ الی ابی بن کعب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ۔ (۱۱۰)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کو کاٹ کر اسے داغ دیا۔

تعریف:

لوہے کو گرم کر کے متاثرہ عضو پر داغ لگانا۔ اسے عمل گی بھی کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس طریقہ علاج کو پسند نہیں فرمایا اور انتہائی مجبوری میں آخری چارہ کار کے طور پر اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ (۱۱۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فائدہ:

عمل کی سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ داغ کے ذریعے کسی عضو کے فساد کو دوسرے صحیح اعضاء تک پھیلنے سے روکا جاتا ہے۔

۲۔ مواد فاسدہ کو جو اعضاء کی ساخت میں سختی کے ساتھ چسپاں ہو تحلیل کرتا ہے۔

۳۔ خون کے جریان وسیلان کو بند کرتا ہے۔

۴۔ لحم فاسد کو پگھلا دیتا ہے کہ جس سے دوائیں عاجز ہوتی ہیں۔

۵۔ نزلات اور رطوبات کے انصباب وسیلان کو بند کر دیتا ہے۔ (۱۱۲)

معلم کتاب وحکمت ﷺ کا چودہ سو سال پہلے کا طریقہ ٔعلاج جدید دور کے شعبہ سرجری کا ایک اہم حصہ ہے۔ رحم یا مثانے یا جسم کے کسی بھی حصے میں چھوٹے چھوٹے مسوں یا زائد گوشت کو جڑ سے بجلی کے ذریعے جلا کر ختم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رحم یا مثانے کے اندرونی زخم کو بھی جلا کر ٹھیک کیا جاتا ہے۔ (۱۱۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ سوئم

مریض کے بارے میں ہدایات نبوی ﷺ

اصلاح غذا

حدیث:

عن عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ان النبی ﷺ کان یاکل البطیخ بالرطب ویقول نکسر حر ھذا ببرد ھذا و برد ھذا بحر ھذا۔ (۱۱۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ خربوزہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے اور فرماتے تھے ہم اس کھجور کی گرمی کو خربوزہ کی ٹھنڈک کے ذریعے اور خربوزے کی ٹھنڈک کو کھجور کی گرمی کے ذریعے ختم کرتے ہیں۔

حدیث:

عن عبد اللّٰہ بن جفعر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللّٰہ ﷺ یا کل القثاء بالرطب۔ (۱۱۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر تناول فرماتے تھے۔

حدیث:

عن سلیم ابن عامر عن ابنی بسر السلیمین قالا دخل علینا نبی کریم ﷺ فوضعنا تحتہ قطیفتہ لنا صببنا ھالہ صبا مجلس علیھا فانزل اللّٰہ عز و جل علیہ الوحی فی بیتنا وقدمنا لہ زبدا وتمرا وکان یحب الزبد نبی ﷺ۔ (۱۱۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ترجمہ: سلیم بن عامر کے دونوں صاحبزادے جو بنی بکر سے تعلق رکھتے تھے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ ہم نے پانی سے ایک چادر ٹھنڈی کر کے آپ کے نیچے بچھائی۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے گھر میں آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ ﷺ اسے پسندیدگی سے تناول فرماتے تھے۔

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ دخل نبی ﷺ علینا دارنا فحلبنا لہ من شاۃ داجن و شیب لہ من بئر فی الدار فشرب رسول اللّٰہ ﷺ۔ (۱۱۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ ہم نے آپ ﷺ کے لئے اپنی پالتو بکری کا دودھ دوہا اور اس میں اپنے گھر کے کنوئیں سے پانی ملایا۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ پیا۔

فائدہ:

عام مشاہدہ ہے کہ بعض دوائیں یا غذائیں سب کو یکساں فائدہ نہیں دیتی کسی کو موافق آجاتی ہیں اور کسی کو نہیں یا اس سے متوقع فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں نبی کریم ﷺ نے ان کو معتدل بنانے کے لئے دوسری اشیاء شامل کرنے کا مشورہ دیا۔ اس طرح نہ صرف ان کا ضرر دور ہوجاتا ہے بلکہ ان کی افادیت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ (۱۱۸)

مثال کے طور پر کھجور اور ککڑی دونوں کا مزاج الگ الگ ہے۔ کھجور گرم ہے تو ککڑی سرد ہے۔ دونوں کو ایک ساتھ استعمال کرنے سے ایک دوسرے کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ اور مضرت رسانی کا پہلو ختم ہوجاتا ہے۔ یہ ہی صورت خربوزے کے ساتھ بھی ہے کہ خربوزہ مزاجاً سرد ہے لہذا سرد مزاج شخص کے لئے نقصان دہ ثابت

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

ہوسکتا ہے۔اس لئے کھجور شامل کرنے سے اس کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ (۱۱۹)

کھجور کو مکھن کے ساتھ استعمال کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔مکھن کا مزاج درجۂ چہارم میں تر ہے۔ یہ جسم سے فضلات کا اخراج کرتا ہے اور ورموں کو دور کرتا ہے۔جبکہ کھجور کا مزاج خشک اور تیسرے درجے میں گرم ہے۔مکھن کی تری سے کھجور کا مزاج معتدل ہوتا ہے۔ (۱۲۰)

دودھ کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ شرب لبنا فمضمض وقال ان لہ دسما۔ (۱۲۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکنائی ہے۔

دودھ میں پانی ملا کر پینے کا فائدہ یہ ہے کہ جسم کو چکنائی کا کم تر حصہ ملے۔تشنگی کے لئے تسکین بخش ہے۔اس میں برودت بہت زیادہ ہوتی ہے چنانچہ گرم مزاجوں کے لئے مفید ہے۔ (۱۲۲)

الحاصل ایک گرم ایک سرد اور ایک خشک ایک تر کو ملانے سے ایک دوسرے کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ اس لئے کہ ہر کیفیت کو اس کی ضد سے ختم کیا جاسکتا ہے اور ایک کے غلبے کو دوسرے کے غلبے سے کم کیا جاسکتا ہے۔اسی طریقے سے غذا اور دوا میں اصلاح کی جاتی ہے۔یہ ہی اصول طریقہ علاج کی بنیاد ہے اور اسی پر فن طب کا دارومدار ہے۔ (۱۲۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پرہیز

حدیث:

علاج درحقیقت دو چیزوں پر عمل کرنے کا نام ہے۔ایک پرہیز دوسرے صحت کی حفاظت۔ پرہیز کی دو قسمیں ہیں۔

۱) ایسا پرہیز جس سے بیماری سے محفوظ رہا جاسکے۔

۲) ایسا پرہیز جس سے بیماری میں مزید اضافہ نہ ہو بلکہ مرض جس حال میں ہے۔اس سے بڑھنے نہ پائے۔ (۱۲۴)

پرہیز کی پہلی قسم کا تعلق تندرست لوگوں سے ہے۔اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

حدیث:

عن مقدام بن معدیکرب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ما ملاء ادمی وعاء شرا من بطن ۔ یحسب ابن ادم اکلات یقمن صلبہ۔ فان کان لامحالۃ فثلث لطعامہ وثلث لشرابہ وثلث لنفسہ۔ (۱۲۵)

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ نہیں بھری ابن آدم نے کوئی تھیلی پیٹ سے بدتر۔کافی ہیں ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ۔اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے، تہائی پانی پینے کے لئے اور تہائی سانس لینے کے لئے باقی رکھا جائے۔

بدن ہمیشہ تحلل اور مکافات تحلل میں لگا رہتا ہے۔ جب یہ تحلل زیادہ ہوگا تو اس کے مادہ رطوبت کے ختم ہونے کی وجہ سے حرارت میں ضعف پیدا ہو جائے گا کیونکہ کثرت تحلل سے رطوبت ختم ہو جاتی ہے جو

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حرارت کا مادہ ہے اور جب حرارت میں ضعف پیدا ہوگا تو ہضم میں کمزوری پیدا ہوگی اور اس میں اضافہ ہوتا ہی رہے گا یہاں تک کہ رطوبت بالکل ختم ہو جاتی ہے جس سے حرارت کلیتہً بجھ جاتی ہے۔ پھر انسان کی مقررہ مدت ختم ہو جاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ اس علاج کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ حرارت ورطوبت جن پر صحت و جوانی کی بقا اور ان کی قوتوں کا انحصار ہے ہمیشہ برقرار رہیں گے اس لئے کہ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے بلکہ اس ہدایت کا مقصد یہ ہے کہ رطوبات جسم مفسدات مثلاً عفونت وغیرہ سے محفوظ رہیں اور حرارت کو ایسی چیزوں سے بچایا جائے جو اس کو کمزور کر دیں۔ اس لئے کہ حفظان صحت کا سارا دارومدار کھانے پینے، رہنے سہنے، پینے، ہوا، نیند، بیداری، حرکت وسکون، جماع، استفراغ اور احتباس کی عمدہ تدابیر پر ہوتا ہے۔ اگر انسان کو یہ تمام چیزیں بدن، جائے قیام، عمر، عادات کے مناسب ومطابق ملتی رہیں تو وہ ہمیشہ صحت مند رہے گا یہاں تک کہ موت آپہنچے۔ (۱۲۶)

یہ ہی وہ اہم ترین نکتہ ہے کہ جس کی بڑے بڑے اطباء نے تصریح کی ہے۔ حتیٰ کہ عربوں کا طبیب اعظم حارث بن کلدہ نے بھی جس کی حیثیت عربوں میں بقراط جیسی ہے، کہا ''پرہیز واحتیاط سب سے بڑی دوا ہے اور معدہ بیماری کا گھر ہے''۔

اس کی پوری تفصیل کے لئے قرآن کی یہ آیت کافی ہے۔

کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ (۱۲۷)

ترجمہ: کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ بدن میں کھانے پینے کی اس قسم کو داخل کرو جو بدل ما تحلل ہو سکے اور کھانے پینے کی مقدار وکیفیت ایسی ہو جو بدن کو نفع پہنچا سکے۔ اس سے زیادہ اسراف ہے اور یہ ہی چیز صحت کے لئے مضر اور بیماری کا باعث ہے۔ پرہیز کی دوسری قسم کا تعلق مریضوں سے ہے۔ جب مریض پرہیز کرتا ہے تو اس کی بیماری بڑھنے کے بجائے رک جاتی ہے اور قوتوں کو اس کے دفاع کا موقع ملتا ہے۔ (۱۲۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت پرہیز کی تائید کرتی ہے۔

وان کنتم مرضی او علی سفر او جاء احدمنکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا۔ (۱۲۹)

ترجمہ: تم بیمار ہو یا سفر کر رہے ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے لوٹا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔

اس آیت میں مریض کو پانی سے ضرر پہنچنے کے سبب سے پرہیز کی ہدایت کی گئی ہے۔

مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ سے بھی پرہیز کی تائید ہوتی ہے۔

حدیث:

قالت ام المنذر قیس انصاریة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا دخل علّی رسول اللّٰہ ﷺ معہ علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ وعلی ناقہ من مرض ولنا دوالی معلقة۔ فقام رسول اللّٰہ ﷺ یا کل منہا وقام علی یا کل منہا ۔ فطفق رسول اللّٰہ ﷺ یقول لعلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انك ناقہ حتّٰی کف ۔ (۱۳۰)

ترجمہ: ام المنذر قیس انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی کے ہمراہ میرے گھر تشریف لائے جو بیماری کی وجہ سے کمزور ہو رہے تھے۔ ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ جناب نبی کریم ﷺ اس میں سے کھانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ کھانے لگے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمانے لگے ''اے علی تم ابھی کمزور اور ناتواں ہو''۔ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ کھینچ لیا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فائدہ:

دوالی کھجور کے تازہ خوشوں کو کہتے ہیں جو گھروں میں کھانے کے لئے لٹکائے جاتے ہیں۔ تازہ کھجور میں ایک قسم کی کثافت ہوتی ہے جو معدے پر گراں گزرتی ہے مریض کے کھجور کھانے کے بعد معدہ اس کی درستگی اور طبیعت اس کی اصلاح میں لگ جاتی ہے جبکہ طبیعت کو ابھی مرض کے آثار مٹانے کا پورے طور پر موقع نہیں ملا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ باقی کام یا تو ادھورا رہ جاتا ہے یا اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو پرہیز کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس لئے کہ طبیعت مرض کے بعد ابھی پوری طرح سنبھل نہیں پاتی اور قوت ہاضمہ بھی کمزور ہوتی ہے۔ نیز طبیعت میں قبولیت وصلاحیت ہوتی ہے اور اعضاء ہر چیز کے لئے مستعد رہتے ہیں اس لئے مضر چیزیں استعمال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مرض کو دوبارہ لوٹا دیا جائے۔ یہ حالت مرض کی ابتدائی صورت سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ رسول خدا ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجوروں سے پرہیز کرانا ایک صائب مشورہ تھا کیونکہ آپ ابھی مرض سے پوری طرح صحت یاب نہیں ہوئے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ پرہیز بیماری سے پہلے سب سے بہتر اور کارگر نسخہ ہے جس سے انسان بیمار نہیں ہو پاتا۔ بیماری کے بعد پرہیز سے یہ نفع ہوتا ہے کہ مرض کی زیادتی اور پھیلنے پر قدغن لگ جاتی ہے اور مرض بڑھنے نہیں پاتا۔ (۱۳۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

خوراک

حدیث:

عن عقبة بن عامر الجهنی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تکرهوا مرضاکم علی الطعام والشراب فان اللّٰہ یطعمهم ویسقیهم۔ (۱۳۲)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مریضوں کو کھانے پینے کے لئے مجبور نہ کیا کرو کیونکہ انہیں خدا کھلاتا پلاتا ہے۔

فائدہ:

بھوک اعضاء کے غذا طلب کرنے کا نام ہے اور طبیعت اس قوت کو کہا جاتا ہے جسے خدا نے بدن کی تدبیر، اس کی حفاظت اور صحت کا ذمہ دار بنایا ہے۔ انسان پر مرض کے غلبے کی صورت میں طبیعت مادہ مرض کو پختہ کرنے اور اسے نکالنے میں مشغول ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر مریض کو زبردستی غذا استعمال کرائی جائے تو طبیعت مرض کے مادے کے انضاج و اخراج کے عمل کو معطل کر کے غذا کی تحلیل و ترسیل میں مشغول ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً ایسی غذا سے مریض کو نقصان پہنچنے اور مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مریض پر خدا کی رحمت ہوتی ہے اور اسے قلبی تغذیہ خدا کی جانب سے ملتا رہتا ہے جس سے اس کی طبیعت کی تمام قوتوں میں توانائی باقی رہتی ہے۔ اگر مریض خدا کا دوست ہے تو اس کا خدا کے ساتھ تعلق اور یقین مزید پختہ ہو جاتا ہے جو اس کی توانائیوں میں اضافے کا بنتا ہے۔ (۱۳۳)

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنه ان النبی رسول اللّٰہ ﷺ عاد رجلا۔ فقال له ما تشتهی، فقال اشتهی خبز بروفی لفظ اشتهی کعکا۔ فقال

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

النبی ﷺ من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال اذا اشتھی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ۔ (۱۳۴)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کی تیمار داری فرمائی۔ اس سے دریافت کیا کہ کیا کھانے کو جی چاہتا ہے۔ اس نے جواب دیا گیہوں کی روٹی یا دوسرے لفظوں میں کہا کیک۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا جس کے ہاں گیہوں کی روٹی موجود ہو تو وہ اپنے بھائی کو لا کر دے دے۔ پھر فرمایا جب تمہارے مریض کو کسی چیز کی رغبت ہوا کرے تو اسے کھلا دیا کرو۔

فائدہ:

اس حدیث میں ایک لطیف طبی حکمت مضمر ہے کہ جب مریض کو کسی چیز کے کھانے کی رغبت ہو اور وہ اسے حقیقی طبعی بھوک کے ساتھ کھالے تو وہ اس کے لئے نفع بخش ثابت ہوگی۔ اگر اس میں نقصان کا کوئی اندیشہ بھی ہوگا تو اس کی طبعی خواہش اور بھوک، اس چیز کا ضرر دور کر دے گی کیونکہ پسندیدہ چیز کو طبیعت بڑی رغبت سے قبول کرتی ہے۔ (۱۳۵)

حدیث:

عن عائشۃ رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنھا انی سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ان التلبینۃ تجم فواد المریض وتذھب ببعض الحزن۔ (۱۳۶)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فائدہ:

بیماری اور رنج وغم سے مزاج اور روح میں ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے اور حرارت غریزی کمزور پڑ جاتی ہے۔ تلبینہ حرارت غریزی کے مادے میں اضافہ کر کے اس کو تقویت بخشتا ہے کیونکہ اس میں مفرح ادویات جیسی خصوصیات موجود ہیں۔ علاوہ ازیں یہ جسم کو تری، تغذیہ اور قوت بھی پہنچاتا ہے۔ (۱۳۷)

حدیث:

قالت ام المنذر قیس انصاریة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه انصاریة دخل علّی رسول اللّٰہ ﷺ معه علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه وعلی ناقه من مرض ولنا دوالی معلقة۔ فقام رسول اللّٰہ ﷺ یا کل منها وقام علی یا کل منها ۔ فطفق رسول اللّٰہ ﷺ یقول لعلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه انك ناقه حتّٰی کف ۔ قالت وصنعت شعیرا وسلقا فجئت به۔ فقال النبی ﷺ لعلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه من هذا اصب فانه انفع لك۔ (۱۳۸)

ترجمہ: ام المنذر قیس انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی کے ہمراہ میرے گھر تشریف لائے جو بیماری کی وجہ سے کمزور ہو رہے تھے۔ ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ جناب نبی کریم ﷺ اس میں سے کھانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ کھانے لگے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمانے لگے ''اے علی تم ابھی کمزور اور ناتواں ہو''۔ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے چقندر اور جو تیار رکھا تھا وہ لے آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اس میں سے لو

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

یہ تمہارے لئے بہت مفید ہے۔ mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فائدہ:

تازہ کھجور میں ایک قسم کی کثافت ہوتی ہے جو معدے پر گراں گزرتی ہے۔ اس لئے مریض کے کھجوریں کھانے کے بعد معدہ اس کی درستگی اور طبیعت اس کی اصلاح میں لگ جاتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کھانے سے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ابھی وہ مکمل طور پر صحتیاب نہیں تھے اس لئے ایسی غذا ان کے لئے سرعت استحال اور ضعیف طبیعت کی وجہ سے مضر ثابت ہوتی۔ جب آپ ﷺ کے سامنے چقندر اور جو پیش کئے گئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم اس لئے فرمایا کہ اس خوراک میں تبرید کے ساتھ خاص غذائیت بھی تھی اور تلطیف و تلبین کی قوت بھی جو ضعف معدہ اور نقاہت و کمزوری دور کرنے کے لئے عمدہ خوراک ہے۔ (۱۳۹)

حدیث:

عن طلحته رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال اتیت النبی ﷺ و هو فی جماعة من اصحابه و بیده سفرجلة یقلبها ۔ فلما جلست الیه دحابها الّی ثم قال دو نکها ابا ذر۔ فانها تشد القلب وتطیب النفس و تذهب بطخاء الصدر۔ (۱۴۰)

ترجمہ: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بہی تھی جس کو آپ ﷺ الٹ پلٹ کر رہے تھے۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے بہی میری جانب بڑھائی اور فرمایا کہ ابوذر اس کو لے لو اس لئے کہ یہ مقوی قلب ہے۔ سانس کو خوشگوار کرتی ہے اور سینے کی گرانی کو دور کرتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن صهیب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰہ ﷺ بالبان البقر فانها شفاء وسمنها دواء ولحو مهاداء ۔ (۱۴۱)

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ گائے کا دودھ استعمال کیا کرو اس لئے کہ اس میں شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور گوشت بیماری ہے۔

حدیث:

عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ علیکم بالشفائین العسل والقران۔ (۱۴۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرلو ایک شہد اور دوسرے قرآن۔

حدیث:

من لعق العسل ثلاث غدوات کل شهر لم یصبه عظیم من البلاء۔ (۱۴۳)

ترجمہ: جس نے ہر مہینے صبح سویرے تین دن شہد چاٹا اسے کوئی بڑی بیماری نہ ہوگی۔

حدیث:

عن ابو درداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰہ ﷺ سید الطعام اهل الدنیا و اهل الجنته اللحم۔ (۱۴۴)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا اور جنت کے رہنے والوں کے کھانے کا سردار گوشت ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ابی سید انصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ ائتدموا بالزیت وادھنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ۔ (۱۴۵)

ترجمہ: حضرت ابوسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روغن زیتون کو بطور سالن استعمال کرو اور اس کا روغن لگاؤ اس لئے کہ وہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

حدیث:

عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللّٰہ ﷺ قال ان فی العجوۃ العالیۃ شفاء وانھا ترياق اول البکرۃ۔ (۱۴۶)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینے کے بالائی حصے کی عجوہ کھجور میں شفا ہے اور علی الصباح ان کا استعمال کرنا تریاق ہے۔

حدیث:

عن ابی ذر غفاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ لقد لبثت ثلاثین بین لیلۃ ویوم ماکان لی طعام الا ماء زم زم فسمنت حتی تکسرت عکن بطنی وما وجدت علی کبدی سخفۃ جوع۔ قال رسول اللّٰہ ﷺ انھا مبارکۃ انھا طعام طعم۔ (۱۴۷)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تیس دن اور تیس راتیں کعبے میں رہا اور اس وقت زم زم کے پانی کے سوا میری کوئی اور خوراک نہ تھی۔ میں اس قدر موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئیں اور میں نے اپنے جگر میں بھوک کی شدت محسوس نہیں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زم زم کا پانی برکت والا ہے۔اور پیٹ بھرنے والا کھانا بھی ہے۔

ان احادیث میں نبی کریم ﷺ نے امت کو قوت بخش غذاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔یہ غذائیں جسم کی ضروریات کے مطابق تمام اہم غذائی اجزاء مثلاً لحمیات،نشاستہ،حیاتین،معدنیات اور روغنی اجزاء سے بھرپور ہیں جو نہ صرف بدن کی شکست وریخت کی مرمت کرتی ہیں بلکہ جسم کو صحتمند بنا کر بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتی ہیں اور بیماری کے بعد توانائی فراہم کر کے جسمانی کمزوری کو بھی دور کرتی ہیں۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

عیادت

طلوع اسلام سے قبل بیماری سے متعلق لوگوں میں یہ مہمل تصور پایا جاتا تھا کہ لوگ مرض کو گناہوں کی سزا اور مریض کو خدا کا معتوب زدہ بندہ سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ نہ مریض کی عیادت کرتے تھے اور نہ ہی اس سے کوئی تعلق روا رکھتے تھے۔ اسلام نے ان اوہام کی نفی کی اور مرض کو گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا وسیلہ قرار دیا اور عیادت کو ایک نوع کی عبادت ٹھہرایا۔ حدیث مبارکہ ہے:

حدیث:

عن ابو هريرة رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ من يرد اللّٰه به خيرا يصيب منه۔ (۱۴۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنها قال رسول اللّٰه ﷺ ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر اللّٰه بها من خطاياه۔ (۱۴۹)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو کوئی رنج و غم، مصیبت یا تکلیف نہیں پہنچتی یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

آپ ﷺ نے امت کو مریضوں کی عیادت کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی عیادت کرنے والے کو اجرِ عظیم کی خوشخبری بھی سنائی۔ حدیث مبارکہ ہے:

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ثوبان رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ ان المسلم اذاعاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع۔ (۱۵۰)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ اس وقت تک جنت کی میوہ خوری میں رہتا ہے، یہاں تک واپس نہ آجائے۔

عیادت کا مقصد مریض کو سکون اور راحت پہنچانا ہے۔ بیماری اور تکلیف سے نجات اور شفا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتی ہے لیکن خوش طبعی اور تسلی آمیز الفاظ کے ذریعے مریض کو ڈھارس ضرور بندھائی جا سکتی ہے۔ آپ ﷺ مریضوں کی عیادت کرتے وقت تسلی و تشفی کے الفاظ فرمایا کرتے تھے۔

حدیث:

عن ابنِ عباس رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ لاباس طھور ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔ (۱۵۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فکر کی کوئی بات نہیں اگر اللہ نے چاہا تو بیماری سے پوری طرح صحت یابی ہو جائے گی۔

خوش کلامی کے ذریعے مریض کی دلجوئی کرنا اور اس کو فرحت و مسرت پہنچانا طبی نقطہ نظر سے مرض کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے کیونکہ مریض کو خوش رکھنے سے اس کی روح اور اعضاء دونوں میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔ قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے جس سے طبیعت میں بیماری سے لڑنے کی قوت پیدا ہوتی ہے اور یہ ہی عیادت کا اصل مقصد ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب چہارم

حوالہ جات

۱۔ امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر278، زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور، 2000ء۔

۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر350، جامع ترمذی، جلد اول، باب الطب، صفحہ نمبر720۔

۳۔ امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر293۔

۴۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر355۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر413۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، صفحہ نمبر382۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر 282۔

۵۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر285۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر385۔

۶۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر290۔

۷۔ امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر30۔

۸۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر280، صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الحج، صفحہ نمبر363۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۹۔ مصباح الحکمۃ، حکیم فیروز الدین، صفحہ نمبر1232، دارالکتب، رفیق الاطباء، اندرون موچی دروازہ، لاہور۔

۱۰۔ امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ، ڈاکٹر خالد غزنوی، صفحہ نمبر326۔

۱۱۔ مصباح الحکمۃ، حکیم فیروز الدین، صفحہ نمبر1233

۱۲۔ علم فعلیات، ڈاکٹر رضیہ ظفر، صفحہ نمبر196، سینٹرل ہومیو پیتھک میڈیکل کالج، کراچی، 1990ء۔

۱۳۔ صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الطب، صفحہ نمبر276۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر448۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطب، صفحہ نمبر746۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، بات الطب، صفحہ نمبر359۔

۱۴۔ پریکٹس آف میڈیسن، ڈاکٹر دولت سنگھ، صفحہ نمبر512، ریڈرز پبلیکیشنز، نیو انارکلی، لاہور، 1999ء۔

۱۵۔ الطب النبوی ﷺ، امام ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر534، دارالواعی، حلب، 1406ء۔

۱۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر360۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر162۔

۱۷۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر355۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطب، صفحہ نمبر738۔

۱۸۔ شرح اسباب، حکیم خواجہ رضوان احمد، جلد دوم، صفحہ نمبر110-111۔

۱۹۔ الطب النبوی ﷺ، امام ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر441۔

۲۰۔ زاد المعاد، امام ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر57۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۱۔ Dr. Zahid Shaikh, Anatomy, Page 206, Lahore Art Press Building, Anarkali, Lahore, 1997.

۲۲۔ المصابیح مشکوۃ، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر 360۔

۲۳۔ جامع ترمذی، جلد اول، باب الزھد، صفحہ 25۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الطعام، صفحہ نمبر 307۔

۲۴۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 290۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 678۔ المصابیح مشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الصید و الذبائح، صفحہ نمبر 340۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الصید والذبائح، صفحہ نمبر 110۔

۲۵۔ پریکٹس آف میڈیسن، ڈاکٹر دولت سنگھ، صفحہ نمبر 659۔

۲۶۔ اسلام اور طب جدید، ڈاکٹر عالمگیر خان، صفحہ نمبر 18۔

۲۷۔ الطب النبوی ﷺ، امام ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 368۔

۲۸۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 285۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 299۔ المصابیح المشکوۃ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 370۔

۲۹۔ شرح اسباب، حکیم خواجہ رضوان احمد، جلد دوم، صفحہ نمبر 410۔

۳۰۔ پریکٹس آف میڈیسن، ڈاکٹر دولت سنگھ، صفحہ نمبر 664۔

۳۱۔ شرح اسباب، حکیم خواجہ رضوان احمد، جلد دوم، صفحہ نمبر 413۔

۳۲۔ الطب النبوی ﷺ، امام ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 142۔

۳۳۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطب، صفحہ نمبر 750۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 370۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۳۴۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر375۔

۳۵۔ مطلب عملی، حکیم محمد احمد خان، صفحہ نمبر201، مکتبہ نوریہ رضویہ، گنج بخش روڈ، لاہور۔

۳۶۔ حاذق، حکیم اجمل خان، صفحہ نمبر183، تعلیمی پریس، سرکلر روڈ، لاہور۔

۳۷۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر202۔

۳۸۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر192۔

۳۹۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب اکل الثمار، صفحہ نمبر328۔

۴۰۔ طب نبوی ﷺ اور جدید میڈیکل سائنس، دل کی بیماریاں، نواز چودھری، صفحہ نمبر69، مکتبہ شعروادب، سمن آباد، لاہور۔

۴۱۔ میزان الحکمت مع طب نبوی ﷺ، ڈاکٹر حکیم سید اجمل شاہ، صفحہ نمبر137، انمول پرنٹنگ پریس، جھنگ، لاہور1984ء۔

۴۲۔ طب نبوی ﷺ اور جدید میڈیکل سائنس، دل کی بیماریاں، نواز چودھری، صفحہ نمبر224۔

۴۳۔ میزان الحکمت مع طب نبوی ﷺ، ڈاکٹر حکیم سید اجمل شاہ، صفحہ نمبر140۔

۴۴۔ پریکٹس آف میڈیسن، ڈاکٹر دولت سنگھ، صفحہ نمبر598۔

۴۵۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر230۔

۴۶۔ دل کی بیماریوں کا علاج نبوی ﷺ، احمد المصطفیٰ الصدیقی راہی، صفحہ نمبر 151، ایچ وائی پرنٹرز، لاہور۔

۴۷۔ علم فعلیات، ڈاکٹر رضیہ ظفر، صفحہ نمبر211۔

۴۸۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر319۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر255۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۴۹۔ جامع الحکمۃ، جلد دوم، حکیم محمد حسن قرشی، صفحہ نمبر 817۔

۵۰۔ حاذق، حکیم محمد اجمل خان، صفحہ نمبر 306۔

۵۱۔ مطب عملی، حکیم محمد احمد خان، صفحہ نمبر 329۔

۵۲۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 207۔

۵۳۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 279۔ صحیح مسلم، جلد دوم، کتاب الجھاد، صفحہ نمبر 909۔

۵۴۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 352۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطب، صفحہ نمبر 738۔

۵۵۔ شرح اسباب، حصہ چہارم، حکیم محمد کبیر الدین، صفحہ نمبر 894۔

۵۶۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 163۔

۵۷۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 180۔

۵۸۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 419۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطب، صفحہ نمبر 745۔

۵۹۔ شرح اسباب، جلد دوم، حکیم خواجہ رضوان احمد، صفحہ نمبر 298، ایجوکیشن پریس، کراچی۔

۶۰۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 209۔

۶۱۔ شرح اسباب، جلد دوم، حکیم خواجہ رضوان احمد، صفحہ نمبر 298۔

۶۲۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 211۔

۶۳۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 360۔

۶۴۔ معالجات، جلد چہارم، حکیم وسیم احمد اعظمی، کتاب الطب، صفحہ نمبر 345، جاوید پریس لاہور۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۶۵۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر198۔

۶۶۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر277۔

۶۷۔ شرح اسباب، حکیم کبیر الدین، صفحہ نمبر560۔

۶۸۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر266۔

۶۹۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر280۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب القسامتہ، صفحہ نمبر637۔

۷۰۔ حاذق، حکیم اجمل خان، صفحہ نمبر172۔

۷۱۔ دقائق العلاج، سید حیدر علی جعفری، محی الدین، صفحہ نمبر376۔

۷۲۔ حاذق، حکیم اجمل خان، صفحہ نمبر173۔

۷۳۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر159۔

۷۴۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر296۔

۷۵۔ مخزن الجواہر، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی، صفحہ نمبر315، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، اردو بازار، لاہور۔

۷۶۔ مصباح الحکمتہ، حکیم محمد فیروز الدین، صفحہ نمبر782، دار الکتب، رفیق الاطباء، اندرون موچی دروازہ، لاہور۔

۷۷۔ معالجات، حکیم وسیم احمد اعظمی، صفحہ نمبر87۔

۷۸۔ شرح اسباب، حکیم کبیر الدین، صفحہ نمبر473۔

۷۹۔ ایلو پیتھک مخزن الحکمت، امرداس بھاٹیہ صابر، صفحہ نمبر 65، فارمیسی نیوز بک ڈپو، لدھیانہ انڈیا۔

۸۰۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر125۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۸۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 383۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 258۔

۸۲۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 309۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 381۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 260۔

۸۳۔ حاذق، حکیم محمد اجمل خان، صفحہ نمبر 330۔

۸۴۔ طب نبوی ﷺ، حافظ نذر احمد، صفحہ نمبر 39 حمایت الاسلام پریس، لاہور۔

۸۵۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 280۔

۸۶۔ مخزن الجواہر، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی، صفحہ نمبر 523۔

۸۷۔ پریکٹس آف میڈیسن، ڈاکٹر دولت سنگھ، صفحہ نمبر 171۔

۸۸۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 154۔

۸۹۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 300۔

۹۰۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 365۔

۹۱۔ مخزن الجواہر، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی، صفحہ نمبر 20۔

۹۲۔ پریکٹس آف میڈیسن، ڈاکٹر دولت سنگھ، صفحہ نمبر 257۔

۹۳۔ مخزن الجواہر، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی، صفحہ نمبر 27۔

۹۴۔ پریکٹس آف میڈیسن، ڈاکٹر دولت سنگھ، صفحہ نمبر 258۔

۹۵۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 292۔

۹۶۔ جامع ترمذی، جلد اول، باب الطھارۃ، صفحہ نمبر 78۔

۹۷۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 367۔ ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 360۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhanjiri@gmail.com

۹۸۔ مخزن الجواہر، طبی وڈاکٹری لغت، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی، صفحہ نمبر 54، مرکنٹائل پریس، لاہور، 1923ء۔

۹۹۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 275۔

۱۰۰۔ القرآن 196:2۔

۱۰۱۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 367۔ ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 360۔

۱۰۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 375۔

۱۰۳۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 363۔

۱۰۴۔ کلیاتِ قانون، جلد اول، ابن سینا، صفحہ نمبر 212، دار صار بیروت۔

۱۰۵۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 169۔

۱۰۶۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 177۔

۱۰۷۔ کلیاتِ قانون، جلد اول، ابن سینا، صفحہ نمبر 212۔

۱۰۸۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 170۔

۱۰۹۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 379۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 365۔

۱۱۰۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 388۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 360۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطب، 189۔

۱۱۱۔ مخزن الجواہر، طبی وڈاکٹری لغت، ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی، صفحہ نمبر 728۔

۱۱۲۔ کلیاتِ قانون، جلد اول، ابن سینا، صفحہ نمبر 219۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۱۳۔ اسلام اور میڈیکل سائنس، حصہ پنجم، ڈاکٹر حکیم قدرت اللہ قادری، صفحہ نمبر 78، الائیڈ پریس، لاہور، 1986ء۔

۱۱۴۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 180۔

۱۱۵۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 205۔ جامع ترمذی، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 660۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 325۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 364۔

۱۱۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 320۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 365۔

۱۱۷۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 257۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 421۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 377۔

۱۱۸۔ اسلام اور میڈیکل سائنس، حکیم قدرت اللہ شہاب، صفحہ نمبر 33۔

۱۱۹۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 203۔

۱۲۰۔ خزینۃ الادویۃ، حکیم نجم الغنی خان، جلد سوم، صفحہ نمبر 719، مطبع نول کشور، لکھنؤ، انڈیا، 1913۔

۱۲۱۔ صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الوضو، صفحہ نمبر 120، صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الوضو، صفحہ نمبر 130۔

۱۲۲۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 562۔

۱۲۳۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 202۔

۱۲۴۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 203۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۲۵۔ جامع ترمذی، جلداول، باب الزھد، صفحہ نمبر 21۔ سنن ابن ماجہ، جلددوم، باب الاقتصاد فی الاکل وکراھۃ الشبع، صفحہ نمبر 324۔

۱۲۶۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 204۔

۱۲۷۔ القرآن 7:31۔

۱۲۸۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 204۔

۱۲۹۔ القرآن 6:64

۱۳۰۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 360۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 195۔ جامع ترمذی، جلداول، کتاب الطب، صفحہ نمبر 738۔

۱۳۱۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 238۔

۱۳۲۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، باب الطب، صفحہ نمبر 346۔

۱۳۳۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 186۔

۱۳۴۔ سنن ابن ماجہ، جلددوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 370۔

۱۳۵۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 211۔

۱۳۶۔ صحیح بخاری، جلد سوم، باب الطب، صفحہ نمبر 280۔ جامع ترمذی، جلداول، باب الطب، صفحہ نمبر 745۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلددوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 371۔ سنن ابن ماجہ، جلددوم، باب الطب، صفحہ نمبر 370۔

۱۳۷۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 234۔

۱۳۸۔ سنن ابن ماجہ، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 372۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 380۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۳۹۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر208۔

۱۴۰۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب اکل الثمار، صفحہ نمبر328۔

۱۴۱۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر665۔

۱۴۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر376۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر530۔

۱۴۳۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر373۔

۱۴۴۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر320۔

۱۴۵۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر326۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر665۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر181۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر182۔

۱۴۶۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر379۔

۱۴۷۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، جلد سوم، صفحہ نمبر566۔

۱۴۸۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب المرضیٰ، صفحہ نمبر273۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد اول، کتاب العیادۃ، صفحہ نمبر352۔

۱۴۹۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب المرضیٰ، صفحہ نمبر275۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد اول، کتاب العیادۃ، صفحہ نمبر352۔

۱۵۰۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد اول، کتاب العیادۃ، صفحہ نمبر349۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب العیادۃ، صفحہ نمبر356۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ نمبر642۔

۱۵۱۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب المرضیٰ، صفحہ نمبر274۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالہ یا پی ایچ ڈی کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب پنجم

علاج بالادعیۃ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب پنجم

علاج بالادعیۃ

فصلِ اوّل

جسمانی امراض

جھاڑ پھونک کے ذریعے علاج کی اجازت

حدیث:

عن عوف بن مالك الا شجعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کنا نرقی فی الجاھلیة ۔ فقلنا یا رسول اللّٰہ ﷺ کیف تریٰ فی ذلك ۔ فقال اعرضوا علیٰ رقاکم لاباس باالرقی مالم یکن فیه شرك۔ (۱)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے دم کے کلمات مجھ پر پیش کرو اگر شرکیہ کلمات نہ ہوں تو دم میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث:

جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ یقول لدغت منا رجلا عقرب ونحن جلوس مع رسول اللّٰہ ﷺ ۔ فقال رجل یا رسول اللّٰہ ارقی قال من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل۔(۲)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مار دیا اس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiit@gmail.com

یارسول اللہ ﷺ میں دم کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ اس کو فائدہ پہنچائے۔

حدیث:

عن ام سلمة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ان النبی رای فی بیتها جارية فی وجهها سفعة تفی صفرة۔ فقال استرقوا لها فان بها النظرة۔ (۳)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر دم کرو۔ اسے نظر لگی ہے۔

فائدہ:

اسلام سے قبل عربوں میں علاج و معالجے کیلئے جھاڑ پھونک کا عام رواج تھا۔ ان احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے امت کو جھاڑ پھونک کی اجازت اس شرط کے ساتھ مرحمت فرمائی کہ دم کے کلمات خدا کے نام سے ہوں اور ان میں شرک کا شائبہ بھی نہ ہو اور شفا کا معاملہ کلی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے اسی پر بھروسہ کیا جائے تو ایسا دم جائز ہے اور آپ ﷺ کی سنت مبارکہ بھی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ہر بیماری کے لئے عام روحانی علاج

حدیث:

عن ابو دردا رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول ﷺ یقول من اشتکی منکم شیئا اوشتکاہ اخ لہ فلیقل ربنا اللّٰہ الذی فی السماء تقدس اسمك امرك فی السماء والارض کما رحمتك فی السماء فاجعل رحمتك فی الارض واغفرلنا حوبنا وخطا یا نا۔ انت رب الطیبین ۔ انزل رحمتہ من رحمتك وشفاء من شفاء ك علی ھذاالوجع فیبر اباذن اللّٰہ۔ (۴)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کا کوئی بھائی بیمار ہو تو یہ کہے کہ ''اے میرے پروردگار اے خدا جو آسمان میں ہے۔ تیرا نام مقدس ہے۔ تیرا حکم زمین و آسمان میں جاری و ساری ہے۔ جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین پر بھی نازل کر اور ہمارے گناہ اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما۔ تو ہی پاکیزہ لوگوں کا پروردگار ہے۔ اپنی جانب سے رحمت نازل فرما اور اس درد سے شفاء کلی عطا فرما''۔ جب مریض یہ دعا پڑھے گا تو شفایاب ہو جائے گا۔

حدیث:

عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ان النبی ﷺ کان یعوذ بعض اھلہ یمسح بیدہ الیمنی ویقول اللھم رب الناس اذھب الباس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاء ك شفاء لایغادر سقما۔ (۵)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے گھر کے کسی شخص کے لئے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تعوذ فرماتے، تو اپنا دایاں ہاتھ اس کے بدن پر پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے کہ ''اے اللہ اے لوگوں کے رب تو اس تکلیف کو دور کر اور شفاء عطا فرما۔ تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ تیری شفاء کے سوا کوئی شفاء نہیں۔ یہ ایسی شفاء ہے جو کسی بیماری کو باقی نہیں رہنے دیتی''۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ انہ قال مامن عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسال اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عوفی۔ (۲)

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندۂ مومن عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اس کی موت نہ آئی ہو اور سات بار کہے کہ ''مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ و برتر سے اور عرش عظیم کے مالک سے کہ شفا دے تجھ کو''۔ تو اللہ تعالیٰ اسے تندرست کر دے گا۔

فائدہ:

ان دعاؤں میں انتہائی عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے توسل کیا گیا ہے اور اس کی بے اندازہ رحمت کے طفیل شفاء کی درخواست کی گئی ہے اور اس امر کا اقرار کیا گیا ہے کہ صرف وہی تن تنہا شفا دینے والا ہے اور اس شفا میں کوئی دوسرا شافی شریک نہیں ہے۔

یہ دعائیں خدا کی توحید، اس کی ربوبیت اور اس کے احسان پر مشتمل ہیں۔ تعوذات اور دعاؤں کی قوت اور ان کا اثر جتنا قوی ہوگا اتنا ہی ازالۂ مرض کے لئے مفید ہوگا۔ روحانی علاج بیماری سے قبل بھی نافع ہوتا ہے اور اس کے وقوع کے اسباب کو رد کر دیتا ہے۔ اگر بیماری ہو بھی جائے تو اس سے ضرر نہیں ہوتا۔ اس لئے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

جھاڑ پھونک اور تعوذات کا استعمال حفظان صحت اور علاج مرض کے دونوں لیئے مفید ہے۔ (۷)

جدید تحقیق:

روسی ماہرین نے جسم انسانی میں تحقیق کی ہے کہ برصغیر میں ایک مخصوص اصطلاح عام ہے جسے دست شفا کہتے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ سال ہا سال کی تحقیقات کے بعد ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جس معالج کی نیت درست ہو اس کے جسم سے ایسی غیر مرئی شعاعیں یا لہریں (Invisible Rays) نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) ہوتی ہیں اور یہی لہریں مریض کے لئے شفا کا ذریعہ بنتی ہیں اور اگر معالج کی نیت میں فرق ہے تو اس معالج کے جسم سے منفی (Negative) لہریں نکل کر مریض کے جسم میں داخل ہو جاتی ہیں جو کہ بذات خود ایک مرض ہے۔ (۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ڈنک زدہ کا علاج

حدیث:

عن ابو سعید خدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ الطلق نفر من اصحاب النبی ﷺ فی سفرۃ سافرو ھا حتّٰی نزلوا علی حی من احیاء العرب فاستضا فوھم فابوا ان یضیفوھم فلدغ سید ذلك الحی ۔ فسعوالہ بکل شی لا ینفعہ شی ۔ فقال بعضھم لو اتیتم ھولاء الرھط الذین نزلوا لعلھم ان یکون عند بعضھم شی فاتوھم فقالوا یا ایھا الرھط ان سید نا لدغ وسعینا لہ بکل شی لا ینفعہ ۔ فھل عند احدمنکم من شی ! فقال بعضھم نعم و اللّٰہ انی لارقی ولکن استضفنا کم فلم تضیفونا ۔ فما انا براق حتّٰی تجعلوا لنا جعلا فصالحو ھم علی قطیع من الغنم ۔ فانطلق یتفل علیہ ویقراء الحمد اللّٰہ رب العالمین فکانما انشط من عقال فانطلق یمشی وما بہ قلبۃ قال فاوفوھم جعلھم الذی صالحوھم علیہ ۔ فقال بعضھم اقتسموا۔ فقال الذی رقی لاتفعلوا حتیٰ ناتی رسول اللّٰہ ﷺ فنذکر لہ الذی کان فننظر مایامرنا فقدموا علی رسول اللّٰہ ﷺ فذکروا لہ ذلك۔ فقال وما یدریك انھا رقیتہ ؟ ثم قال قد اصبتم اقسموا فاضربوا لی معکم سھما ۔ (۹)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کا ایک گروہ سفر میں نکلا۔ سفر کرتے کرتے عرب کے ایک قبیلے میں پہونچے اور ان سے میزبانی کی درخواست کی۔ انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ اتنے میں ان کے سردار کو ڈنک

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

لگا۔انہوں نے ہر ممکن تدبیر کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ان کے قبیلے کے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ قافلہ جو تمہارے ہاں آیا ہے ان کے پاس چلو شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی تدبیر ہو۔ چنانچہ وہ اصحاب رسول ﷺ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے قافلے کے لوگو! ہمارے سردار کو ڈنک لگ گیا ہے اور ہم نے ہر ممکن تدبیر کر ڈالی ہے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔کیا تم میں سے کسی کے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ان میں سے بعض نے کہا کہ ہاں بخدا میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں مگر ذرا سوچو ہم نے تم سے میزبانی کرنے کی درخواست کی تو تم لوگوں نے اس کو ٹھکرا دیا اور ہماری میزبانی نہ کی۔ میں اس پر دم اسی وقت کر سکتا ہوں کہ جب تم کچھ اجرت مقرر کرو گے۔ چنانچہ بھیڑ کے ایک حصے پر معاوضہ طے ہو گیا۔انہوں نے اس پر الحمد للہ رب العالمین پڑھتے ہوئے دم کرنا شروع کیا۔اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ ایسا بھلا چنگا ہو گیا گویا کہ اسے کسی بندش سے رہائی مل گئی ہو اور وہ چلنے پھرنے لگا۔اسے کوئی تکلیف باقی نہیں رہی۔ پھر اس نے کہا کہ ان لوگوں کو ان کی طے شدہ اجرت پوری پوری دے دو۔ چنانچہ انہوں نے اجرت دے دی۔ اس پر بعض صحابہ نے کہا اسے باہم بانٹ لو۔مگر دم کرنے والے شخص نے کہا کہ جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ پہنچ جائیں اس وقت تک کچھ نہ کرو۔اور ہم آپ کا حکم معلوم ہونے تک اس سے توقف کریں گے۔ چنانچہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور پورا واقعہ بیان کیا۔یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ کام جھاڑ پھونک سے ہوا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم نے ٹھیک ہی کیا اور اب اسے بانٹ لو اور اس میں میرا بھی ایک حصہ شامل کرو۔

فائدہ:

زہریلے جانوروں کا علاج سورۃ فاتحہ وغیرہ کے ذریعے دم کرنے کی تاثیر میں ایک خاص بھید ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تمام زہریلے جانوروں کی کیفیات کے اثرات ان کے طبیعت کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ اس کا ہتھیار وہ آتشیں غصہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ڈنک مارتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ زہریلے جانور بغیر غصے کے کبھی ڈنک نہیں مارتے۔ جب جانور غضبناک ہوتا ہے تو اس میں زہر پورے طور پر اتر آتا ہے جس کو وہ اپنے ڈنک کے ذریعے خارج کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج بتایا ہے اور ہر چیز کے لئے اس کا مقابل پیدا کیا ہے۔ دم کرنے والے کا دم جھاڑ پھونک کئے جانے والے مریض کی سانس میں اثر کرتا ہے اور ان دونوں سانسوں کے درمیان اثر اندازی اور اثر پذیری پیدا ہوتی ہے جیسا کہ بیمار اور دوا میں فعل وانفعال ہوتا ہے۔ چنانچہ دم کرنے والے کی قوت اس جھاڑ پھونک سے اس بیمار پر غالب آجاتی ہے اور اسی قوت کے غلبے کے اثر سے بحکم الٰہی وہ مرض دور ہو جاتا ہے۔ دم کے ساتھ چلنے والی سانس میں ذکر و دعا کے ساتھ ہونے کی وجہ سے غیر معمولی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اس لئے کہ یہ دم کرنے والے کے منہ اور دل سے خارج ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے ساتھ تھوک بھی شامل ہوتا ہے جس سے اس کا اثر ونفوذ بڑھ جاتا ہے۔ جیسا کہ مرکب دواؤں کو تیار کرتے وقت دواؤں کے باہمی امتزاج سے دوا کی تاثیر غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے۔ جب دم کرنیوالے کا دم ان نفوس خبیثہ کے مقابل ہو جاتا ہے تو دم اور پھونک دونوں اس اثر کے زائل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر دم کرنے والے کی کیفیت زیادہ جاندار ہو تو دم کا اثر بھی تیز ہوتا ہے۔ دم کرنے والا اپنی پھونک سے وہی کام لیتا ہے جو ڈنک مارنے والا جانور اپنے ڈنک سے لیتا ہے۔

سورۃ فاتحہ میں اخلاص عبودیت، خدا کی برتری کا اعتراف، تمام امور اسی کے سپرد کرنے، اسی سے استعانت طلب کرنے، اسی پر توکل کرنے اور اسی سے ایسی نعمت کی طلب ہے جو تمام نعمتوں سے بہتر ہے یعنی ہدایت جو تمام نعمتوں کو بندے کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس سے ہر قسم کے ضرر اور نقصان کو دور کر دیتی ہے۔ (۱۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نظر بد

حدیث:

عن ابی امامة بن سهل بن حنیف رضی اللّٰه تعالیٰ عنه رای عامر بن ربیعة سهل بن حنیف رضی اللّٰه تعالیٰ عنه یغتسل فقال واللّٰه مارأیت کالیوم ولا جلد مخباة قال فلبط سهل فاتی رسول اللّٰه ﷺ فقیل له یا رسول اللّٰه هل لك فی سهل بن حنیف واللّٰه ما یرفع راسه فقال هل تتهمون له احدا۔ فقالوا نتهم عامر بن ربیعة ۔ قال فدعا رسول اللّٰه ﷺ عامرا فتغلظ علیه وقال علام یقتل احدکم اخاه الابرکت ۔ اغسل له فغسل عامر وجهه ویدیه ومرفقیه ورکبتیه واطراف رجلیه وداخلة ازاره فی قدح ثم صب علیه۔ فراح مع الناس لیس له باس۔ (۱۱)

ترجمہ: ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عامر بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل کرتے ہوئے دیکھا۔ کہنے لگے اللہ کی قسم میں نے آج کی مانند کوئی دن نہیں دیکھا اور نہ سہل کی جلد کی مانند کسی پردہ نشین کی جلد دیکھی ۔ راوی نے کہا کہ سہل گر گئے اور تڑپنے لگے پھر ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور پوچھا گیا کہ کیا آپ ﷺ سہل کے علاج کی طرف توجہ فرمائیں گے ۔ اللہ کی قسم وہ اپنا سر نہیں اٹھاتے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کس کے متعلق گمان کرتے ہو کہ اس کو کس نے نظر لگائی ہے؟ لوگوں نے کہا عامر بن ربیعہ کے متعلق ہمارا خیال ہے ۔ راوی نے کہا آپ ﷺ نے عامر کو بلوایا اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے ۔ تم

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نے برکت کی دعا کیوں نہ دی۔ اب اس کے لئے غسل کرو۔ عامر نے ان کیلئے اپنا چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں کہنیاں، گھٹنے، پاؤں کی انگلیوں کے کنارے اور اندر کے اعضاء ایک پیالے میں دھو کر دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے وہ پانی سہل پر ڈالا اور اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگوں کے ساتھ اس طرح اٹھ کر چلے گئے کہ جیسے انہیں کوئی تکلیف نہ تھی۔

حدیث:

عن اسماء بنت عمیس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہاقالت یا رسول اللّٰہ ﷺ ان ولد جعفر یسرع الیھم العین افا سترقی لھم؟ قال نعم۔ فانہ لو کان شئی سابق القدر لسبقتہ العین۔ (۱۲)

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ جعفر کی اولاد کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ کیا میں ان کو دم کر دیا کروں؟ فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہے تو نظر ہے۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال العین حق فلو کان شئی سابق القدر سبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا۔ (۱۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپ ﷺ نے نظر حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہے تو وہ نظر ہے۔ جب تم سے غسل کے لئے کہا جائے تو غسل کیا کرو (علاج کیلئے)۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تعریف:

نظر بد ایک ایسا تیر ہے جو حاسد اور عائن کے نفس سے نکلتا ہے اور حسد زدہ اور نظر زدہ کی جانب چلتا ہے۔ یہ کبھی نشانے پر لگتا ہے اور کبھی خطا بھی ہو جاتا ہے۔ اگر یہ تیر کسی ایسے شخص کو جا پہنچے جو بالکل سامنے ہو اور اس کے آگے کوئی چیز حائل نہ ہو تو اس پر اثر کر جاتا ہے۔ اگر کسی ایسے شخص کی طرف چلے جو جو انتہائی محتاط ہو اور خود زرہ پوش ہو جس میں تیر کے پیوست ہونے کی کوئی گنجائش نہ ہو تو اس شخص پر یہ اثر نہیں کرتا بلکہ بعض اوقات یہ تیر الٹا مارنے والے کی جانب لوٹ جاتا ہے اور یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی ہوا میں تیر پھینکے اس لئے کہ اس کا تعلق ارواح ونفوس سے ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ نظر بد لگانے والے کو جب کوئی چیز عمدہ لگتی ہے تو وہ اپنے نفس کی کیفیت خبیثہ کو اس کے پیچھے لگا کر اپنے تیر نظر کی سمت کو نظر زدہ تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی آدمی خود ہی کو نظر لگا دیتا ہے اور کبھی غیر ارادی طور پر نظر لگ جاتی ہے بلکہ فطری وطبعی طور پر ایسا ہو جاتا ہے۔ (۱۴)

جدید تحقیق:

Paraphychology یعنی مخفی علوم کے ماہرین کے مطابق ہر انسان کی آنکھ سے غیر مرئی لہریں نکلتی ہیں جن میں Emotional Energy بھری ہوئی ہوتی ہے۔ یہ لہریں جلدی مسامات کے ذریعے جسم میں جذب ہو کر تعمیر یا تخریب کا باعث بنتی ہے۔ اگر Emotional Energy کی لہریں مثبت ہوں تو اس سے انسان کو نفع پہنچتا ہے اور اگر یہ لہریں منفی ہوں تو نقصان پہنچتا ہے۔ بدنظر انسان کی آنکھ سے نکلنے والی لہریں دراصل منفی ہوتی ہیں اور ان کے اندر اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ جسم کے نظام کو درہم برہم کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے نظر زدہ کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (۱۵)

فائدہ:

چونکہ یہ کیفیت خبیثہ جسم انسانی کے رقیق حصوں سے نکلتی ہے اس لئے اس میں قوت نافذہ بھی ہوتی ہے۔ مزید برآں یہ مقامات شیطانی ارواح کے لئے بھی مخصوص ہوتے ہیں۔ ان رقیق جگہوں کو پانی سے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.ijrc@gmail.com

دھونے سے ان سے نکلنے والی کیفیات ردیہ کی تاثیر ختم ہوجاتی ہے اور اس کا زہریلا مادہ ختم ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ غسل کا اثر جب قلب تک پہنچتا ہے جو بدن کا سب سے رقیق ترین حصہ ہے اور وہاں تک نفوذ بھی بسرعت ہوتا ہے تو پانی سے ناریت اور سمیت دونوں ختم ہوجاتی ہیں۔اور نظر زدہ بالکل شفایاب ہوجاتا ہے۔

اگر کسی عائن (نظر بد لگانے والا) کو یقین ہو کہ اس کی نظر لگ جائے گی تو اس کے لئے حکم نبوی ﷺ ہے کہ وہ یہ برکت کے الفاظ کہے۔ اللھم بارك علیه۔ اے خدا تو اس پر برکت نازل فرما۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا کہ کیوں نہ تم نے دیکھ کر برکت کی دعا دی؟ تا کہ یہ کیفیت خبیثہ اس دعا کے ذریعے جو نظر زدہ کے لئے احسان ہے، ختم ہوجائے۔

(۱۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جسمانی کمزوری

حدیث:

عن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال شکت الی فاطمۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا مجل یدیھا من الطحین فقلت لو اتیت اباك فسالتیہ خادما فقال الا ادلکما علی ماھو خیر لکما من الخادم۔ اذا اخذتما مضجعکما تقولا ن ثلاثا وثلاثین و اربعا وثلثین من تحمید وتسبیح و تکبیر۔ (۱۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پیسنے کے سبب شکایت کی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ کاش تم اپنے والد کے پاس جاتیں اور ان سے ایک غلام مانگتیں (سو وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں اور ایک غلام مانگا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو ایک ایسی چیز بتادوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے کہ جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاؤ تو تینتیس بار الحمد اللہ، تینتیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کرو۔

فائدہ:

ہر لفظ ایک یونٹ یا آئیٹم ہے جس سے اندرونی جذبات کی بجلیاں برقاتی ہیں۔ اس کی ہلکی سی مثال گالی ہے۔ یہ کوئی ہتھیار نہیں بلکہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے تن بدن میں آگ لگا دیتے ہیں اور یہ آگ الفاظ کے اس مجموعے سے آتی ہے۔ اس کی ایک اور مثال چیخ یا کراہ ہے جو کسی دکھی کے منہ سے نکل کر تمام ماحول کو بے چین کر دیتی ہے۔ اسی طرح وہ تقریر ہے جو آتشِ بیان جنرل بے ہمت فوج کے سامنے کرتا ہے اور ہر سپاہی میں اس قدر آگ بھر دیتا ہے کہ وہ موت کے سیلابوں اور طوفانوں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سے بھی نہیں بجھ سکتی۔

ایک غیر مسلم ڈاکٹر بھول پاول جو پامسٹری کی دنیا کی مشہور شخصیت ہیں ان کا کہنا ہے'' قرآن الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ خاص قوت اور طاقت کا سرچشمہ ہے۔ یہ طاقت جہاں پڑھنے والوں کے اندر منتقل ہوتی ہے وہاں اس کے قریب بیٹھنے والوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے''۔

بعض وظائف انسان کو ایسی طاقت اور قوت عطا کر دیتے ہیں کہ جس سے انسان مافوق الفطرت شخصیت بن جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں الہامی الفاظ اور اسمائے الٰہی میں اتنی طاقت موجود ہے کہ ان کے ورد سے ہماری پریشانیاں، بیماریاں اور تکلیفیں دور ہوتی ہیں۔ (۱۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بے خوابی

حدیث:

عن بريدة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال شكى خالد بن الوليد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه المخزومی الی النبی ﷺ فقال يا رسول اللّٰہ ما انام اليل من الارق ۔ فقال النبی ﷺ اذا اويت الی فراشك فقل اللهم رب السموتِ السبع وماظلت ورب الارضين وما اقلت ورب الشياطين وما اضلت كن لی جارا من شر خلقك كلهم جميعا ان يفرط علی احد منهم او ان يبغی عزجارك وجل ثناؤك لااله غيرك لااله الا انت ۔ (۱۹)

ترجمہ: حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں بے خوابی کی بیماری کی وجہ سے رات میں سو نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو'' اے ساتوں آسمانوں اور ان کے اندر رہنے والی تمام چیزوں کے رب، اے زمینوں اور جو چیزیں بھی ان کے اوپر ہیں، ان کے رب، شیطانوں اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ان کے رب تو میرے لئے اپنی تمام مخلوق کے شر سے پناہ بن جا کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی نہ کرے یا میرے خلاف اٹھ کھڑا ہو۔ تیری پناہ بلند ہے اور تیری تعریف اعلیٰ ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

حدیث:

عن عمرو بن شعيب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه عن ابيه عن جده ان

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

رسول اللّٰہ ﷺ قال اذا فزع احد کم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللّٰہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون فانھا لن تضرہ۔ (۲۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نیند سے چونک پڑے تو کہے کہ ''میں اللہ کی پوری باتوں کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے فساد سے اور وسوسے سے شیطانوں کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آویں'' تو خواب اسے ضرر نہ کرے گا۔

فائدہ:

نیند بدن پر طاری ہونے والی ایک ایسی حالت کا نام ہے کہ جس کا غلبہ ہوتے ہی قویٰ نفسانی حرارت اور غریزیہ اندرون بدن کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تا کہ کچھ دیر آرام کر سکے۔ نیند سے دو بڑے منافع ہیں۔ اول یہ کہ نیند سے جوارح کو سکون اور راحت ملتی ہے اس لئے کہ جب ان میں تکان آ جاتی ہے تو اس کی تلافی بلا سکون اور راحت کے ممکن نہیں ہوتی۔ اس طرح حواس کو بیداری کی چوکسی سے نجات مل جاتی ہے اور تکان وتعب دور ہو جاتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ نیند سے غذا ہضم ہوتی ہے اور افعال میں پختگی آتی ہے اس لئے کہ حرارت غریزی نیند کے وقت اندرون شکم چلی جاتی ہے جس سے ہضم میں مدد ملتی ہے اسی وجہ سے سونے والے کا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اور سردی کا احساس ہوتا ہے، چونکہ نیند اور موت برابر ہے اسلئے سونے والا مردہ ہے اور اسے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی اس کی حفاظت کرے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے سونے والوں کو سکھایا کہ وہ سوتے وقت ایسے کلمات زبان سے ادا کریں کہ جو خود سپردگی والتجا اور بیم ورجا پر دلیل ہوں تا کہ اسے باری تعالیٰ کی حفاظت کا یقین

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

کامل ہو جائے کہ وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے اس بات کی بھی ہدایت فرمائی کہ ایمان اور یقین کے ساتھ خدا تعالیٰ کو یاد کرتا رہے۔ یہاں تک کہ اس پر نیند غالب آ جائے اور یہ ہی ذکر الٰہی اس کی آخری گفتگو ہو اس لئے کہ بسا اوقات نیند کی ہی حالت میں موت آ جاتی ہے پھر جب ایمان و یقین اس کا آخری کلام ہوگا تو اس کا جنت میں جانا بھی یقینی ہو جائے گا۔ نیند کے متعلق یہ ہدایت نبوی ﷺ دل، ایمان اور روح کے مصالح خواب و بیداری دونوں حالت میں دنیا اور آخرت کے مصالح کی نگراں ہے۔ (۲۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ دوم

روحانی امراض

رنج وغم

حدیث:

عن ام سلمة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها زوج النبی ﷺ فهمت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ما من عبد تصیبه مصیبة فیقول انا للّٰہ وانا الیه راجعون۔ اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها ۔ الا اجره اللّٰہ تعالیٰ فی مصیبته واخلف له خیرا منها۔

قالت فلما توفی ابو سلمة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قلت کما امرتنی رسول اللّٰہ ﷺ فاخلف اللّٰہ لی خیرا منه رسول اللّٰہ ﷺ۔ (۲۲)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی دکھ پہنچے اور وہ کہے ''انا للّٰہ وانا الیه راجعون۔ اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها ''۔تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت میں اجر دیتا ہے اور اس کے بعد اس کے لئے بہتر مقرر کر دیتا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی رسول اللہ ﷺ کو میرے لئے مقرر کر دیا۔

فائدہ:

یہ کلمہ غم زدہ کا اعلیٰ ترین علاج ہے۔اس لئے کہ یہ کلمہ دو عظیم بنیادوں پر مشتمل ہے۔ جب بندے کو

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

ان دونوں کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے تو اس کا دکھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ پہلی بنیاد تو یہ ہے کہ بندہ، اس کے اہل وعیال، اس کا مال اور اس کی ساری چیزیں خدا کی ملکیت ہیں اور خدا نے یہ ساری چیزیں بندے کو عاریتاً دی ہیں۔ اسے جو تھوڑا بہت حق تصرف حاصل ہے وہ آقا کے حکم سے ہے۔ درحقیقت اس کو حق ملکیت حاصل نہیں ہے اور یہ تصرف بھی کچھ دنوں کے لئے ہے۔ اب اگر اس نے انہیں واپس لے لیا تو اس کا معاملہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ عاریتاً دینے والا اپنا سامان مستعیر سے واپس لے لیتا ہے۔ دوسری بنیاد یہ ہے کہ بندے کی ساری تگ ودو اپنے مولائے حقیقی تک ہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سب کچھ دنیا میں چھوڑ کر تنہا اپنے رب کے پاس آئے۔ اس کے پاس اس کی نیکیاں اور گناہ ہوں۔ جس طرح اسے اللہ تعالیٰ نے پہلی بار تنہا پیدا کیا تھا اور اس وقت اس کے پاس خاندان اور مال کچھ نہ تھا۔ جب انسان کی ابتداء اور انتہا یوں ہے تو اسے کسی حاصل شدہ چیز سے مسرت اور گم شدہ چیز پر مایوسی اور نا اُمیدی نہیں ہونی چاہئے۔ چنانچہ مبداء ومعاد کی فکر انسان کی مصیبت اور پریشانی کا سب سے بڑا علاج ہے۔

اس کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ بندہ یہ یقین کر لے کہ نالہ وشیون سے کچھ حاصل نہیں بلکہ اس سے غم بڑھ جاتا ہے اور شیطان خوش ہوتا ہے۔ خدا ناراض ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس کا ثواب بھی ضائع ہوتا ہے جبکہ صبر وتسلیم میں خدا کی رضا ہے اور یہ وہی برکت، رحمت اور ہدایت ہے کہ جس کی خدا نے صبر کے نتیجے میں ذمہ داری لی ہے۔ بندے کے لئے وہی بیت الحمد کافی ہے جو اس کو دکھ پہنچنے اور اس پر حمد الٰہی کرنے اور انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہنے کے نتیجے میں جنت میں حاصل ہوتا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ کون سی مصیبت بڑی ہے۔ فوری طور پر پیش آنے والی مصیبت یا بیت الحمد کھو دینے کی مصیبت جو جنت خلد میں تعمیر ہوتا ہے۔ (۲۳)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

غصہ

حدیث:

عن معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال استب رجلان عند النبی ﷺ حتی عرف الغضب فی وجھہ احدھما۔ فقال النبی ﷺ انی لا علم کلمۃ لم قالھا لذھب غضبہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ (۲۴)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس آپس میں ایک دوسرے کو سخت وست کہنے لگے۔ یہاں تک کہ ایک کے چہرے پر غصہ معلوم ہونے لگا۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے گا اور وہ ہے ''اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم''یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان مردود سے۔

حدیث:

عن عروۃ السعدی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما تطفی النار بالماء فاذاغضب احدکم فلیتو ضاء۔ (۲۵)

ترجمہ: حضرت عروۃ السعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ سو جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لیا کرے۔

فائدہ:

ماہرین نفسیات کے بقول غصہ ان نفسیاتی برائیوں میں سے ایک ہے جس سے انسان کی شخصی اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تعمیری بلندی کا زوال شروع ہونے لگتا ہے۔ ایسے شخص کے اعصاب کھنچے رہتے ہیں اور حواس بھی اس کے قابو میں نہیں رہتے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی یادداشت بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ ایسے شخص کی قوت برداشت اور قوت فیصلہ میں کمی آجاتی ہے یہاں تک کہ وہ ہر وقت ندامت اور پریشانی سے دوچار رہتا ہے۔ ڈیوک یونیورسٹی امریکہ کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ریڈفورڈ بی ولیم کے مطابق غصہ اور کینہ رکھنے والے افراد کی عمر زیادہ نہیں ہوتی اور وہ جلد مر جاتے ہیں۔ اس سے انسانی قلب کو وہی نقصان پہنچتا ہے جو تمباکو نوشی اور ہائی بلڈ پریشر جیسے امراض سے پہنچتا ہے۔ بعض اوقات یہ کیفیت دل کے دورے کا سبب بھی بن جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو غصہ پر قابو رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور اسکے متعدد طریقے بھی سکھائے ہیں۔ تعوذ پڑھنے سے انسان پر شیطان کا غلبہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ خدا کی پناہ میں آجاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔ عموماً غصے کی حالت میں انسان کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ وضو کرنے سے بلڈ پریشر میں فوری طور پر کمی ہو جاتی ہے اور مزاج ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ جو لوگ غصے پر قابو پا کر اپنے اعصاب کو پرسکون رکھتے ہیں ان کے مزاج میں شگفتگی، برداشت، قناعت اور صبر و شکر کی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں اس طرح اور وہ زندگی کے حالات کا بہتر طور پر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ (۲۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تنگی اور پریشانی

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ من لزم الاستغفار جعل اللّٰہ لہ من کل ھم فرجاً ومن کل ضیق مخرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب۔ (۲۷)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیا تو خدا اسے ہر رنج سے رہائی اور ہر تنگی سے کشادگی عطا فرمائے گا اور اسے ایسے ذریعے سے رزق دے گا کہ جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔

حدیث:

عن سعید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ دعوۃ ذی النون اذ ا دعا ربہ وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ولم یدع بھا رجل مسلم فی شی قط الا استجیب اللّٰہ لہ۔ (۲۸)

ترجمہ: حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا حضرت یونس ذوالنون کی دعا ہے جب انہوں نے مچھلی کے بطن میں اپنے رب کو پکارا ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ میں یقیناً ظالموں میں سے تھا'' جو مسلمان شخص کسی بھی ضرورت میں اس دعا کے ساتھ خدا کو پکارے گا اس کی دعا ضرور قبول کی جائے گی۔

فائدہ:

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے تمام اعضاء کو ایک کمال حکمت سے نوازا ہے۔ ان اعضاء کے سردار قلب کو اپنی معرفت و محبت اور اپنی توحید کا اقرار کرنے اور اپنی رضا کے حصول کے لئے پیدا کیا ہے تا کہ وہ اس کی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

محبت و رضامندی سے شاداں رہے اور اس کے لئے باہم دوستی و تعلق اور باہم دشمنی کرے اور ہمہ وقت اس کے ذکر میں مشغول رہے تا کہ بندے کا تمام دنیا سے زیادہ لگاؤ اپنے پروردگار سے ہو اور اسی سے ہر قسم کی امیدیں وابستہ رکھے۔ یہ چیزیں دل کے لئے غذا، صحت و زندگی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ گناہ دل کے لئے زہر کا کام کرتا ہے۔ اگر ہلاک نہیں کرتا تو کم از کم اسے کمزور تو ضرور کر دیتا ہے۔ سب سے بڑی دل کی بیماری شرک، خدا کی پسند و ناپسند سے غفلت اور لاپرواہی، معاملات کو خدا کے سپرد کرنے سے گریز اور اس پر اعتماد کی کمی، خدا کے سوا غیر اللہ کی طرف میلان، تقدیر الٰہی پر غصہ کا اظہار اور اس کے وعدے و وعید پر شک کرنا ہے۔ جب دل ان بیماریوں میں مبتلا ہو جائے تو پھر رنج و غم اور افسردگی ہر طرف سے قلب کو گھیر لیتی ہے۔ دل کے ان امراض کا علاج معالجات نبویہ ﷺ کے اُن امور کے ساتھ کیا جائے جو ان امراض کے متضاد ہوں تو شفائے قلب ممکن ہے۔ ان دعاؤں میں بندے کا خدا کے اِلٰہ ہونے کا یقین، اس کی توحید و یکتائی کا اقرار، صرف اس کی ذات سے ہی مدد طلب کرنا، اس پر کامل بھروسہ اور اس کے سپرد سارے معاملات کرنا اور اس کو مالک کل سمجھنا، اس بات سے خدا کو مبرا اور پاک سمجھنا کہ وہ بندے پر ظلم کرتا ہے یا بلا سبب بندے سے مواخذہ کرتا ہے، بندے کا اعتراف کرنا کہ وہ خود ظالم ہے، اپنی عجز و انکساری کا اظہار اور توبہ استغفار وغیرہ ایسے امور ہیں کہ جن کے ذریعے رحمت خداوندی جوش میں آتی ہے اور بندے پر اس کے رب کی نظر کرم ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کی تمام مشکلات اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں اور دل کو اطمینان و سکون نصیب ہوتا ہے۔ (۲۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

آسیب

حدیث:

عن ابی لیلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کنت جالسا عند النبی ﷺ اذجاء ہ اعرابی فقال ان لی اخا وجعا۔ قال ماوجع اخیك قال به لمم۔ قال اذهب فاتنی به۔ قال فذهب فجاء به۔ فاجلسه بین یدیه فسمعته، عوّذه بفاتحة الکتاب واربع ایات من اول البقرة وایتین من وسطها وانیکم اله واحد آیة الکرسی وثلاث ایات من خاتمتها واية من ال عمران احسبه قال شهد الله انه لا اله الا هوواية من الاعراف ان ربکم اللّٰہ واية من المومنین ومن یدع مع اللّٰہ الها اخر لا برهان له به واية من الجن وانه تعالیٰ جد ربنا وعشر ایات من اول الصافات وثلث ایت من اخر الحشر وقل هوا للّٰہ احد والمعوذتین وقام الاعرابی قد برأ لیس به باس۔ (۳۰)

ترجمہ: حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ میرا بھائی بیمار ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اسے کیا بیماری ہے؟ اعرابی نے کہا اسے آسیب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے لے کر آؤ۔ چنانچہ اعرابی اسے لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھی، سورہ بقرۃ کی شروع کی چار آیتیں اور پھر درمیان کی دو آیتیں۔ وانیکم اله واحد۔ پھر آیت الکرسی۔ پھر آخر کی تین آیتیں، آل عمران کی ایک آیت تلاوت کی۔ میرا خیال ہے کہ وہ شهد اللّٰہ انه لا اله تھی۔ پھر سورۂ اعراف کی ایک آیت۔ ان ربکم اللّٰہ الذی خلق۔ سورہ مومنین کی ایک آیت۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ومن یدع مع اللّٰہ الٰھا اخر لا برھان لہ بہ سورہ جن کی ایک آیت۔ وانہ تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ صاحبتہ ولا ولد اور سورۃ صافات کی شروع کی دس آیتیں۔ سورہ حشر کی آخر کی تین آیتیں۔ قل ھو اللّٰہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تلاوت فرمائی تو وہ اعرابی ایسے ٹھیک ہو کر کھڑا ہو گیا کہ جیسے اسے کوئی بیماری نہ تھی۔

حدیث:

عن ابی سعید خذری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللّٰہ ﷺ یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذ تان ۔ فلما نزلت اخذ بھما وترک ماسواھما۔ (۳۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ پناہ مانگتے تھے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ ان کے ذریعے پناہ مانگنے لگے اور دوسری چیزوں کے ذریعے پناہ مانگنی چھوڑ دی۔

حقیقت جنات:

جنات انسانوں سے الگ ایک مخلوق ہیں۔ ان کو جن کہنے کا سبب یہ ہے کہ یہ آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ (۳۲)

جنات کا وجود قرآن کریم سے ثابت ہے۔

وخلق الجان من مارج من نار۔ (۳۳)

ترجمہ: اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا جس میں دھواں نہ تھا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijuj@gmail.com

نبی کریم ﷺ کا جنات کے بارے میں فرمان ہے:

حدیث:

عن ابی ثعلبته الخشنی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ الجن ثلاثة اصناف فصنف لهم اجنحة یطیرون بها فی الهواء وصنف حیات و کلاب وصنف یحلون ویظعنون۔ (۳۴)

ترجمہ: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جنات کی تین اقسام ہیں۔ان میں سے ایک قسم کے پر ہیں جن سے وہ ہوا میں اڑتے ہیں اور ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم ادھر سے ادھر منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

حدیث:

عن عبد اللّٰه بن مغفل رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ لولا ان الکلاب امة لا مرت بقتلها ولکن خفت ان ابید امة فاقتلوا منها کل اسود بهیم فانه جنها اومن جنها۔ (۳۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اگر کتے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کرنے کا حکم دیتا لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں کہیں کسی مخلوق کو نہ مٹادوں۔تم ان میں سے ہر سیاہ کتے کو قتل کر دیا کرو کیونکہ یہ شیطان کی ایک قسم ہے۔

جنات بہت سی صورتیں بدل سکتے ہیں۔مثلاً انسان، چوپائے، سانپ، بچھو، اونٹ، بیل، بکری، گھوڑا، خچر، گدھا اور پرندے وغیرہ کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ (۳۶)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

انسان کو جن ہونے کے اسباب:

علامہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان پر جن کا حملہ شہوت، محبت اور عشق کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی کبھی بغض اور بدلہ لینے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے کہ کسی نے یا تو ان کی جگہ پر کسی قسم کی گندگی پھیلائی ہوتی ہے یا ان میں سے کسی کو قتل کیا ہوتا ہے اگر چہ اس قتل کا انسان کو علم نہیں ہوتا۔ کبھی محض شرارت اور تنگ کرنے کی خاطر بھی یہ انسانوں کو چمٹ جاتے ہیں۔ (۳۷)

جنات دفع کرنے کا طریقہ:

جنات کا مقابلہ ذکر، قرآنی آیات، دعا اور تعوذ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے جیسا کہ احادیث کے ذریعے نبی کریم ﷺ نے امت کو تعلیم فرمائی ہے۔ قرآن کریم سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔

واما ینزغنك من الشیطان نزغ فاستعذ باللّٰه ۔ انه هوالسمیع العلیم ۔ (۳۸)

ترجمہ: اگر تمہیں شیطان کی شرارت پریشان کرے تو اللہ سے پناہ طلب کرو۔ بیشک وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

جنات کا مقابلہ ذکر، دعا، نماز اور تعوذ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ معوذتین میں ہر مکروہ اور ناپسند چیز سے اجمالی و تفصیلی طور پر استعاذہ کا سامان موجود ہے۔ اس لئے کہ لفظ استعاذہ " من شر ما خلق " ہر اس شر سے متعلق ہے کہ جس سے پناہ مانگی جاتی ہے خواہ اجسام سے متعلق ہو یا ارواح سے متعلق ہو اور استعاذہ " شر غاسق " سے رات اور اس کی علامت مراد ہے یعنی جب چاندنی غائب ہو جائے اور مکمل طور پر تاریکی چھا جائے تو اس میں ارواح خبیثہ کے شر سے استعاذہ شامل ہوتا ہے جو اس میں پھیلتی ہیں۔ دن کی روشنی ان ارواح کی آزادانہ گردش میں حائل رہتی ہے۔ جب مکمل طور پر رات کی تاریکی چھا جاتی ہے اور بالخصوص

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

جب چاند بھی غائب ہو جائے اس وقت ان ارواح کو اپنے پھرنے کا پورا پورا موقع مل جاتا ہے۔ ''من شر حاسد'' کے مضمون سے ان تمام ارواح خبیثہ سے استعاذہ کرنا معلوم ہوتا ہے جو اپنے حسد اور نظر بد کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتی ہیں۔

سورۃ الناس میں انسانی اور جنی تمام شیاطین کے شر سے استعاذے کا بیان ہے۔ غرض یہ دونوں سورتیں تمام شیطانی و جنی شرور سے تحفظ کے لئے ایک عظیم الشان ڈھال ہیں کہ ان کے ذریعے سے شیطان کا حملہ کارگر ثابت نہیں ہوسکتا۔ (۳۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جادو

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت سحر رسول اللّٰہ ﷺ یھودی من یھود بنی ذریق یقال لہ لبید بن الاعصم۔ قالت حتی کان رسول اللّٰہ ﷺ یخیل الیہ ۔ انہ یفعل الشیئ وما یفعلہ حتیٰ اذا کان ذات یوم اولیلۃ دعا رسول اللّٰہ ﷺ ثم دعا ثم دعا۔ ثم قال یا عائشۃ اشعرت ان اللّٰہ افتانی فیما استفتیتہ فیہ جاء نی رجلان فقعد احد ھما عند راسی والاخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للذی عند رجلی اوالذی عند رجلی للذی عند راسی ماوجع الرجل؟ قال مطبوب ۔ قال من طبہ؟ قال لبید ابن الاعصم ۔ قال فی ای شئی قال فی مشط ومشاطۃ ۔ قال وجف طلعۃ ذکر ۔ قال فاین ھو؟ قال فی بئر ذی اروان۔ قالت فذھب رسول اللّٰہ ﷺ فی انا س من اصحابہ۔ ثم قال یا عائشۃ واللّٰہ لکان ماء ھا نقا عۃ الحناء ولکانّ نخلھا روس الشیاطین۔ قالت فقلت یا رسول اللّٰہ افلا احرقتہ؟ قال لا اما انا فقدعافانی اللّٰہ وکرھت ان اثیر علی الناس شرا۔ فامرت بھا فدفنت۔ (۴۰)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بنو ذریق کے یہودیوں میں سے لبید بن اعصم نام کے ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ پر جادو کر دیا۔ اس کے جادو کے اثر سے آپ کو یہ خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں حالانکہ آپ وہ کام نہیں کر رہے ہوتے تھے۔ حتی کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ پھر دوبارہ دعا کی پھر

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.jiui@gmail.com

سہ بارہ دعا کی۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا۔ میرے پاس دو شخص آئے۔ ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پیروں کی جانب بیٹھ گیا۔ سو جو شخص میرے سرہانے بیٹھا تھا اس نے پیروں کی جانب والے سے کہا یا پیروں کی جانب بیٹھنے والے نے سرہانے کی جانب بیٹھنے والے سے کہا اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کسی نے جادو کیا ہے۔ پہلے نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن عاصم نے۔ پہلے نے کہا کس چیز میں جادو ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی میں اور کنگھی سے جھڑنے والے بالوں میں اور کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں۔ پہلے نے کہا یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئیں میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ بخدا اس کنوئیں کا پانی مہندی کے پانی کے مانند تھا اور وہاں کے کھجور کے درخت شیاطین کے سر کی طرح تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا آپ ﷺ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھا کر دیا اور میں لوگوں میں فساد بھڑکانے کو برا سمجھتا ہوں اس لئے میں نے اسے دفن کرنے کا حکم دے دیا۔

حدیث:

عن سعد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من تصبح سبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر۔ (۴۱)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت سات دانے عجوہ کھجور کے کھا لئے تو اس دن اسے زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ابان بن عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال سمعت ابی یقول قال النبی ﷺ یامن عبد یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلۃ بسم اللہ الذی لایضرمع اسمہ شی فی الارض ولا فی السماء ۔ وھو السمیع العلیم ثلاثۃ مرات لم تصبہ فجاء ۃ بلاء حتی یصبح ومن قالھا حین یصبح لم تصیہ فجاء ۃ بلاء حتی یمسی۔ (۴۴)

ترجمہ: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ صبح شام تین بار یہ کلمات کہے" صبح کی میں نے اس خدا کے نام سے کہ جس کے نام سے کوئی چیز زمین و آسمان کی ضرر نہیں پہنچاتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے" تو اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائیگی۔ اگر کوئی ان کلمات کو صبح کے وقت کہے تو شام تک اس کو ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔

جادو کی حقیقت:

سحر کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کی حقیقت کو بدل دینا۔ اصطلاح میں ایسے الفاظ اور اعمال کے جاننے اور کرنے کو سحر کہا جاتا ہے جن سے انسان کو شیاطین کا تقرب حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اس کے فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ ان اعمال اور الفاظ کے اثر سے کانوں اور آنکھوں پر ایک ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس سے آواز تبدیل ہو کر سنائی دیتی ہے اور چیزیں اپنی حقیقت کے خلاف دکھائی دینے لگتی ہیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ چیزیں اپنی حقیقت کے خلاف صرف دکھائی ہی نہیں دیتیں بلکہ ان کی حقیقت بھی بدل جاتی ہے۔ (۴۳)

جادو کا اثر عموماً عورتوں، جاہلوں، بے دین و بے عمل واہمہ پرست غافلین توحید پر ہوتا ہے یا ان لوگوں پر ہوتا ہے کہ جنہیں اذکار الٰہی، ادعیہ، ماثورہ اور تعوذات نبویہ سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ارواح خبیثہ بھی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ان لوگوں کی جستجو میں رہتی ہیں کہ جن میں ان خبیث روحوں کے تسلط کو قبول کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ان میں خود ہی ان ارواح خبیثہ کے ساتھ تعلق اور رابطے ایک جذبہ موجود ہوتا ہے۔اس طرح کے لوگوں پر جادو پورے طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔جو دل خدا کی یاد سے معمور ہوگا اور جس میں ذکر،توجہ اور تعوذ کا ورود ہوگا اس سے متاثر نہ ہوگا۔ایسے شخص پر اگر جادو کا اثر ہو بھی جائے تو بہت کم ہوتا ہے۔

جادو کا علاج:

سب سے پہلا علاج یہ ہے کہ مادہ سحر کو نکال دیا جائے تا کہ اس کا اثر زائل ہو جائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے کنوئیں سے ان اشیاء کو نکالا تھا جس کے بعد آپ خود کو بہتر محسوس کرنے لگے تھے۔ یہ طریقہ اس طریقہ علاج کے مماثل ہے جس میں بذریعہ استفراغ مادہ کو جسم سے نکال دیا جائے۔

دوسرا علاج ذکر الٰہی ہے۔ چونکہ جادو ارواح خبیثہ وسفلیہ کا اثر ہوتا ہے اس لئے اس کا توڑ بھی اسی جیسی معارض ومقابل قرآنی آیات اور دعاؤں سے کیا جاتا ہے جو ان کے اثر اور عمل کو بالکل ختم کر دیں۔قرآن کریم اپنے بارے میں ناطق ہے کہ اس میں حفاظت اور شفاء ہے۔اگر اسے کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو اس کی شدت تاثیر عظمت وجلالت سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔اس لئے اس علاج کے نافع بالذات ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

جادو اور زہر کے علاج کے بارے میں عجوہ کھجور کی غیر معمولی تاثیر شفا سے آپ ﷺ نے امت کو آگاہ فرمایا اور یہ علاج ایسا ہی ہے کہ جیسے بعض پتھر مثلاً یاقوت وغیرہ کو ساتھ رکھنے یا ہاتھ میں لیتے ہی زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔ (۴۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب پنجم

حوالہ جات

۱۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 354۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الطب والرقی، صفحہ نمبر 360۔

۲۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 353۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الطب والرقی، صفحہ نمبر 361۔

۳۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 352۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الطب والرقی، صفحہ نمبر 360۔ صحیح بخاری، جلدسوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 285۔

۴۔ سنن ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 198۔

۵۔ صحیح بخاری، جلدسوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 287۔ صحیح مسلم، جلدسوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 348۔

۶۔ جامع ترمذی، جلداول، کتاب الطب، صفحہ نمبر 753۔

۷۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 350۔

۸۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلددوم، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 239۔

۹۔ صحیح بخاری، جلدسوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 284۔ صحیح مسلم، جلدسوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 354۔ جامع ترمذی، جلداول، باب الطب، صفحہ نمبر 743۔

۱۰۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 343۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر 363۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، صفحہ نمبر 363۔ کتاب الطب والرقی، صفحہ نمبر ۔ موطا امام مالک، کتاب الجامع، صفحہ نمبر 741۔

۱۲۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب السلام، صفحہ نمبر 352۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر 363۔ المشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الطب والرقی، صفحہ نمبر 365۔

۱۳۔ المصابیح المشکوٰۃ، جلد دوم، کتاب الطب والرقی، صفحہ نمبر 361۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر 193۔

۱۴۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 320۔

۱۵۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 269۔

۱۶۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر 328۔

۱۷۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر 469۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الذکر والدعا، صفحہ نمبر 744۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر 643۔

۱۸۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 304 - 348۔

۱۹۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر 689۔

۲۰۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر 690۔

۲۱۔ الطب النبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 394۔

۲۲۔ صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الجنائز، صفحہ نمبر 758۔

۲۳۔ زاد المعاد، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 189۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۴۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر663۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر535۔

۲۵۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الادب، صفحہ نمبر525۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الضغب والکبر، صفحہ نمبر549۔

۲۶۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر436۔

۲۷۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الذکر، صفحہ نمبر636۔ سنن ابو داؤد، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ نمبر564۔

۲۸۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر680۔

۲۹۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، صفحہ نمبر386۔

۳۰۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر369۔

۳۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطب، صفحہ نمبر363۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر428۔

۳۲۔ لقط المرجان فی احکام الجان، جلال الدین السیوطی، ترجمہ امداد اللہ انور، صفحہ نمبر51، دارالمعارف، عنایت پور، ملتان، 1997۔

۳۳۔ القرآن 55:15۔

۳۴۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الصید والذبائح، صفحہ نمبر349۔

۳۵۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الصید والذبائح، صفحہ نمبر341۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الصید، صفحہ نمبر284۔ سنن ابوداؤد، جلد دوم، کتاب الاضاحی، صفحہ نمبر425۔

۳۶۔ لقط المرجان فی احکام الجان، جلال الدین السیوطی، صفحہ نمبر67۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۳۷۔ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، جلد19، ابن تیمیہ، صفحہ نمبر39۔

۳۸۔ القرآن 7:200۔

۳۹۔ زادالمعاد، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر180۔

۴۰۔ صحیح بخاری، جلدسوم، باب الطب، صفحہ نمبر311۔

۴۱۔ صحیح بخاری، جلدسوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر203۔ صحیح مسلم، جلدسوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر223۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلددوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر256۔

۴۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر452۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر636۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلداول، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر569۔

۴۳۔ تاج العروس، جلد3، صفحہ نمبر257۔

۴۴۔ زادالمعاد، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر124۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاون تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب ششم

حفظانِ صحت کے اصول

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب ششم

حفظانِ صحت کے اصول

فصلِ اوّل

صفائی

ماحول کی صفائی

آنحضرت ﷺ نے مذہباً جسمانی اور ماحولیاتی صفائی کا ایک عظیم اور اچھوتا تصور پیش کیا۔ یہ آپ ﷺ کی تعلیمات کا ہی ثمرہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی ظاہری صفائی، جسمانی پاکیزگی، حسن معاشرت اور انسانیت کا ایک اہم حصہ اور بنیادی جز قرار پائی۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو ان اصولوں کی پابندی کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی اور اس امر کی تصریح فرمائی کہ صحت خدا تعالیٰ ان تمام نعمتوں میں سے بہترین نعمت ہے جو انسان کو عطا کی گئی ہیں، سوائے کلمہ توحید کے کوئی نعمت اس سے افضل نہیں ہے۔

حدیث:

عن ابی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال اتقوا الا عنين قالوا وما الاعنان؟ قال الذی يتخلی فی طريق الناس اوظلّهم۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بچو لعنت کے دو کاموں سے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا وہ کون سے دو کام ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی گزرگاہ (شارع عام) پر یا سائے میں قضائے حاجت کرنا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

عموماً دیہاتوں یا چھوٹے قصبوں وغیرہ میں بیت الخلاء نہیں ہوتے اس لئے لوگ گھروں سے باہر قضائے حاجت کے لئے جانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ایسے حالات میں بھی آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ نہ تو عام گزرگاہ پر گندگی پھیلائی جائے کہ اس سے لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف ہوگی اور نہ ہی سایہ دار جگہوں پر بول و براز کیا جائے کہ اس سے لوگوں کے آرام کی جگہیں خراب ہونگیں اور ان دو باتوں کو لعنت کے کام یعنی اللہ کی رحمت سے محرومی کا عمل قرار دیا ہے۔

حدیث:

عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ یمیط الاذی عن الطریق صدقة۔(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا صدقہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے راستوں میں گندگی پھیلانے کے عمل کو جس قدر ناپسندیدہ قرار دیا ہے اس کے برعکس راستوں سے تکلیف دہ چیزوں مثلاً کانٹے وغیرہ ہٹانے کے عمل کو اسی قدر پسند کیا ہے اور اسے صدقہ کے برابر قرار دیا ہے۔

حدیث:

عن ابن مسیب رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ نظّفوا افنیتکم ولا تشبهوا بالیهود۔ (۳)

ترجمہ: حضرت ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صاف رکھو اپنے صحنوں کو اور یہود سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

قدیم زمانے میں یہودیوں کی عادت تھی کہ وہ اپنے گھروں میں صفائی کا اہتمام نہیں کرتے تھے اور کوڑے کرکٹ کا ڈھیر گھر کے صحن مین جمع کرتے رہتے تھے۔طبی اعتبار سے گندگی اور غلاظت جراثیم کی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhatri.iiui@gmail.com

پرورش گاہ ہوتی ہے جس سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ آپ ﷺ نے 1400 سال قبل ہی امت کو بیماریوں سے بچانے کے لئے غلاظت کو فوری طور پر ٹھکانے لگانے اور گھروں کو صاف رکھنے کا حکم مرحمت فرمایا تھا۔

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ قال مامن مسلم یغرس غرسا او یذرع ذرعا فیأ کل منہ طیر او انسان او بھیمۃ الا کان لہ بہ صدقۃ۔ (۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مسلمان جو بھی میوے دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس سے پرندے، آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

درخت اور پودے نگاہوں کو تازگی اور تراوٹ بخشنے کے ساتھ ساتھ ماحول کی کثافت دور کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ فضا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے آکسیجن خارج کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہوا صاف اور لطیف ہو جاتی ہے اور ایسے ماحول میں رہنے والوں کی صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ جانداروں کو خوراک بھی مہیا کرتے ہیں۔ درختوں کے ان فوائد کے باعث ہی اسلام نے مسلمانوں کو درخت لگانے کی ترغیب دی ہے اور صدقے کے برابر اجر کی خوشخبری سنائی ہے۔

حدیث:

عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت امر النبی ﷺ ببناء المساجد فی الدور وان یتفظف ویتطیب۔ (۵)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں محلوں میں مسجدیں بنانے، انہیں صاف رکھنے اور خوشبو سے مہکانے کا حکم فرمایا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن سعید ن الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ من اخرج اذی من المسجد بنی اللّٰہ لہ بیتا فی الجنۃ ۔ (٦)

ترجمہ: حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مسجد سے غلاظت دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

نبی کریم ﷺ مساجد کی صفائی کو خاص اہمیت دیا کرتے تھے کیونکہ مسجد وہ پاک مقام ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے مخصوص ہے، جہاں دن میں لوگ پانچ وقت نماز باجماعت کی ادائیگی کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی ذکر اذکار میں مشغول رہتے ہیں تو یقیناً ایسی جگہ کو بہت صاف ستھرا ہونا چاہئے۔ آپ ﷺ خود بھی اگر مسجد میں کوئی گندگی دیکھتے تو اپنے دست مبارک سے اسے دور فرما دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے امت کو مسجدوں کو صاف ستھرا رکھنے اور خوشبو کا اہتمام کرنے کی تلقین فرمائی اور اس پر عمل کرنیوالے کے لئے جنت میں گھر کی بشارت دی ہے اور اس کے ساتھ ہی لوگوں کو بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں نہ آنے کا حکم فرمایا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جسمانی صفائی

صحت مند زندگی گزارنے کے لئے صفائی کی اہمیت کو تمام مذاہب نے ہمیشہ سے تسلیم کیا ہے اور اپنی ہر مذہبی عبادت میں طہارت اور غسل کو لازمی قرار دیا ہے مگر دین اسلام نے صفائی اور پاکیزگی کا لفظ زندگی کے ہر شعبے پر منطبق کیا ہے اور ان امور کو خالق کائنات کی خوشنودی سے متعلق فرما کر جو شوق اور جذبہ عمل مسلمانوں میں پیدا کیا ہے وہ ان احکامات پر فوری، بلا تامل اور پر خلوص عمل کے لئے آمادہ کرتا ہے۔

اسلام نے جسم کی صفائی کے لئے غسل پر اتنا زور دیا ہے کہ بعض حالتوں میں اسے فرض قرار دیا ہے کہ جب تک غسل نہ کیا جائے عبادت نہیں کی جاسکتی۔

صحت اور تندرستی بغیر صفائی اور پاکی کے ناممکن ہے۔ صفائی کا اہتمام نہ کرنے سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ بیمار جسم میں نہ صحت مند دماغ رہ سکتا ہے اور نہ صحت مند روح۔ جسم کی صفائی سے صحت و تندرستی حاصل ہونے کے علاوہ خیالات بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور طبیعت بھی اچھے کاموں کی طرف مائل ہوتی ہے کیونکہ صفائی پرہیز گاری کی ہی ایک شکل ہے۔

حدیث:

عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابطٰ وحلق العانة ان لا نترك اکثر من اربعین لیلة۔ (۷)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمارے لئے مونچھیں تراشنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال نوچنے، زیر ناف بال صاف کرنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن مقرر فرمائی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال اشھد علی رسول اللّٰہ ﷺ قال الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان یستن وان تمس طیبا ان وجد۔ (۸)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں شاہد ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا اگر میسر آسکے تو ضروری ہے۔

امورِ فطرت:

مونچھیں ترشوانا:

کیول فادر ایک پرتگالی سائنسدان کی تحقیق کے مطابق انسانی ہونٹوں میں بہت حساس گلینڈز پائے جاتے ہیں جن کا بالواسطہ دماغ سے تعلق ہے۔ اوپر کے ہونٹ کے گلینڈ میں ایسے ہارمونز پیدا ہوتے ہیں جن کے لئے بیرونی اثرات اور پانی کا مس ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر ان گلینڈز کو ہوا اور پانی نہ لگے تو اس سے دائمی نزلہ، مسوڑھوں کا ورم اور اعصابی کھینچاؤ جیسے امراض پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔ مونچھیں بڑی ہونے کی صورت میں وہ ہوا اور پانی کو روک لیتی ہیں اور مزید برآں کہ یہ کھانے پینے میں حارج ہوتی ہیں۔ نچلے ہونٹ کی کیفیت اوپر کے ہونٹ کے بالکل برعکس ہے۔ اسی لئے شریعت مطہرہ نے مونچھیں ترشوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے۔ (۹)

ناخن کاٹنا:

ڈاکٹر سیل اور پارک کے مطابق ناخن حیوانات میں شکار کرنے یا حملہ آور سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوتے ہیں لیکن انسانوں میں بڑھے ہوئے ناخن گندگی کا سبب بنتے ہیں جو صحت انسانی کے لئے خطرناک ہے ، یہ جراثیم کی پناہ گاہ بن جاتے ہیں اور اکثر متعدی بیماریوں مثلاً ٹائیفائیڈ ، اسہال ، پیچش ، ہیضہ اور آنتوں کے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کیڑے اور ورم پیدا کرنے والے جراثیم کے پھیلانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ (۱۰)

ایک ماہرِ نفسیات کی تحقیق کے مطابق ناخن بڑھانا اس حد تک خطرناک ہے کہ انسان کو نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے اور بسا اوقات کہ وہ خودکشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ (۱۱)

غیر ضروری بال:

غیر ضروری بالوں کے غدود سے ناگوار بو پیدا ہوتی ہے اس لئے ان مقامات کی بار بار صفائی بے حد ضروری ہے۔ ڈاکٹر گھوش لکھتے ہیں کہ کسی مقام کی مکمل اور بہتر صفائی کے لئے وہاں کے بالوں کو وقفے وقفے سے کم کر دیں یا انہیں صاف کر دیں۔ (۱۲)

نبی کریم ﷺ نے غیر ضروری بالوں کو صاف کرتے رہنے کا حکم فرمایا اور اس کو امور فطرت کے عین مطابق قرار دیا اور تاکید فرمائی کہ چالیس دن سے زیادہ ان کا رہنا عبادت میں نقص پیدا کرتا ہے۔

غسل:

ہر ملک کی آب و ہوا اور وسائل آب کے لحاظ سے غسل و صفائی کی اہمیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ گرم ممالک میں گرمی کی شدت کے سبب غسل کی بہت اہمیت ہے۔ جب گرد و غبار اور میل کی وجہ سے مسامات جسم بند ہو جاتے ہیں جس سے پسینے کے اخراج میں خلل واقع ہوتا ہے جو جسمانی حرارت کو برقرار رکھنے کے نظام کو متاثر کرتا ہے۔ اس سبب سے پھیپھڑوں اور گردوں کو جسم کے زہریلے مواد کو خارج کرنے کے لئے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ جسم کی عدم صفائی کے سبب سے مختلف جلدی امراض مثلاً، خارش، ایگزیما، پھوڑے پھنسیاں اور انفیکشن وغیرہ لاحق ہو جاتے ہیں اور جسم میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر سیل کا کہنا ہے کہ روزانہ غسل کرنے سے جلد پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس کی لچک اور مضبوطی قائم رہتی ہے۔ بہت سے جلدی امراض سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اندرونی اعضاء کے لئے بھی غسل بہت مفید ہے۔ اس سے دوران خون تیز ہوتا ہے، بھوک بڑھتی ہے، طبیعت میں شگفتگی اور فرحت پیدا ہوتی ہے اور نیند بھی پرسکون آتی ہے۔

اسلامی طریقۂ کار کے مطابق غسل ہر طرح سے مکمل ہے۔ یہ جسم کو تمام نجاستوں سے پاک کر دیتا ہے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.jiui@gmail.com

چاہے وہ حکمی ہو (جو نظر نہ آئے جیسے حدث) یا حقیقی (جو نظر آئے جیسے بول و براز)۔ جسم کے وہ حصے جو روزانہ پانچ وقت کے وضو میں دھلنے سے باقی رہ جاتے ہیں ان کی صفائی کا انتظام غسل کے ذریعے کیا گیا ہے۔ غسل کو حالت جنابت میں فرض، ہفتے میں ایک بار جمعے کی نماز سے قبل لازمی اور عیدین کی نماز سے قبل افضل قرار دیا ہے تا کہ تمام مسلمان نہا دھو کر صاف و ستھری حالت میں ان اجتماعات میں شریک ہوں اور کسی نمازی کی ناگوار بو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ پہنچے یقیناً ایسے پاک اور مطہر اجتماعات میں متعدی امراض کے امکانات تقریباً ختم ہو جاتے ہیں۔ (۱۳)

خوشبو کا اہتمام:

جرمنی کے ڈاکٹر ایلف کے مطابق چونکہ خوشبو ایک جزو لطیف ہے اور روح بھی لطیف ہے اس لئے جب کوئی شخص خوشبو لگاتا ہے تو اس کے اثرات فوری طور پر روح پر پڑتے ہیں اور روح کی وجہ سے جسم صحت کی طرف اور طبیعت تازگی کی طرف مائل ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ایلف نے اس طریقہ علاج کو عام کر کے ہزاروں مریضوں کا کامیاب علاج کیا۔

عام مشاہدہ ہے کہ خوشبو طبیعت پر بہت خوشگوار اثر ڈالتی ہے ور اعصاب میں نشاط اور تحریک پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہے۔ اسی لئے حضور اقدس ﷺ نے جمعے کے دن خاص طور پر خوشبو لگانے کی امت کو ہدایت فرمائی ہے کہ نماز جمعہ کے موقع پر لوگوں کا بڑا اجتماع ہوتا ہے اور خوشبو نمازیوں کی طبیعت میں خوشگواری اور انبساط پیدا کرتی ہے اور ایک معطر فضا سے عبادت کے خشوع و خضوع میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ (۱۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ دوم

جسمانی ضروریات

ورزش

حدیث:

عن ابو هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال هجر النبی ﷺ فهجرت فصليت ثم جلست فالتفت الیّ النبی ﷺ فقال اشكمت درد قلت نعم يا رسول اللّٰه قال قم فصلّ فان فی الصلوٰة شفاء ۔(۱۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہجرت فرمائی اور میں نے بھی ہجرت کی۔ میں نماز پڑھ کر آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے۔ (یہ جملہ فارسی میں فرمایا) میں نے عرض کیا جی۔ فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو کیونکہ اس میں شفا ہے۔

حدیث:

عن ابو هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه مار ايت احد ا اسرع فی مشيه من رسول اللّٰه ﷺ كانما الارض تطوی له انّا لنجهد انفسنا وانه لغير مكترث۔(۱۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے زیادہ کسی کو تیز رفتار نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے زمین آپ کے لئے لپیٹ دی جاتی ہے۔ ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ کو کچھ محسوس نہ ہوتا تھا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ابی اسحاق قال سمعت البراء قال کان رسول اللہ ﷺ یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد واری التراب بیاض بطنہ ۔ (۱۷)

ترجمہ: ابی اسحاق حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا۔

فائدہ:

انسانی جسم اور اس کی بقا اکل و شرب کی محتاج ہے۔ استعمال میں لائی جانے والی تمام کی تمام غذا جزو بدن نہیں بنتی بلکہ اس کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے اور ایک مدت تک جمع ہوتے ہوتے بڑی مقدار میں اکھٹا ہو کر بدن کی گرانی کا سبب بنتا ہے جن سے بہت سے امراض جنم لیتے ہیں۔ ان فضلات کی افزائش کو روکنے میں ورزش بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ورزش سے جسم میں نہ صرف چستی و پھرتی پیدا ہوتی ہے بلکہ جذب و ہضم کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ جوڑ مضبوط ہوتے ہیں۔ رگوں اور پٹھوں کو تقویت ملتی ہے۔ بہت سے امراض سے نجات ملتی ہے۔ چہرے پر بشاشت، تازگی اور جسم میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ جسمانی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ورزش کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا عمل حفظان صحت اور حفظان قویٰ کا اعلیٰ ترین فارمولہ ہے اور اسی سے سعادت دارین بھی وابستہ ہے۔ (۱۸)

نماز:

ہائی بلڈ پریشر کا علاج وضو کے ذریعے:

نماز پڑھنے کے لئے سب سے پہلے وضو کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ وضو کے دوران جب ہاتھ، چہرہ، کہنیاں اور پاؤں دھوئے جاتے ہیں اور سر کا مسح کیا جاتا ہے تو اس سے جسم میں تازگی پیدا ہو کر اعصاب کو

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

سکون ملتا ہے اور طبیعت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ چہرے پر رونق پیدا ہوتی ہے۔

ریڑھ کی ہڈی اور جوڑوں کے درد کا علاج قیام کے ذریعے:

نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھانے سے قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ قیام کی حالت میں ام الدماغ سے برقی لہریں ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ نماز میں قیام، رکوع و سجود کی حالت میں ریڑھ کی ہڈی بہت متحرک رہتی ہے، اس کے علاوہ قیام کے دوران گھٹنوں، ٹخنوں، پنڈلیوں، پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کی خاص ورزش ہوتی ہے اور فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں۔ جس سے ان جوڑوں کے درد ختم ہو جاتے ہیں۔

معدے اور جگر کے امراض کا علاج رکوع کے ذریعے:

رکوع کا عمل جگر، معدے اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے۔ معدے کو قوت پہنچتی ہے۔ نظام ہضم درست ہوتا ہے۔ قبض، آنتوں کی خرابیاں اور معدے کے امراض سے نجات ملتی ہے۔ کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے۔ خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے۔ دوران رکوع ہاتھ نیچے کی جانب لے جانے سے کندھے سے ہاتھوں کی انگلیوں تک کے تمام حصے کی ورزش ہو جاتی ہے جس سے ان اعضاء میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ رکوع سے حرام مغز کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے جو اعضاء کے سن ہونے کی بیماری میں بہت مفید ہے۔

السر، دماغی امراض، چہرے کی جھریاں، جنسی امراض کا علاج سجدے کے ذریعے:

سجدے کے عمل میں پیشانی زمین پر رکھنے سے دماغی لہریں زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہِ راست منسلک ہو کر دماغی قوت میں کئی گنا اضافے کا سبب بنتی ہیں۔ اس حالت میں دماغ کی طرف خون کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے جس سے دماغ پرسکون ہو کر معدے کے تیزابی گلینڈز کو زیادہ تیزاب بنانے سے روکتا ہے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جس کی وجہ سے معدے کی تیزابیت ختم اور رحم معتدل ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں دماغ کی طرف خون کا بہاؤ اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا سجدے کی حالت میں دماغ کی شریانوں، دماغی اعصاب، آنکھوں اور سر کے دیگر حصوں کی طرف ہوتا ہے جس سے دماغی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، بہت سے دماغی امراض سے نجات ملتی ہے۔ قوت حافظہ تیز ہوتی ہے، چہرے سے جھریاں دور ہوکر چہرہ شاداب ہوجاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نگاہ تیز ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی بیماریوں مثلاً بند نزلہ، ثقل سماعت اور سر درد وغیرہ سے نجات ملتی ہے۔

حالت سجدہ ایک ایسی ورزش ہے کہ جو رانوں کے زائد گوشت کو گھٹاتی ہے اور جوڑوں کو کھولتی ہے۔ اگر کولہوں کے جوڑوں میں خشکی آجائے یا چکنائی کم ہوجائے تو اس عمل سے یہ کمی پوری ہوجاتی ہے۔ بڑھا ہوا پیٹ بھی اس عمل سے کم ہوجاتا ہے جس سے جسم سڈول اور خوبصورت نظر آتا ہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے Muscles اللہ تعالیٰ نے نسل کی افزائش کے لئے بنائے ہیں، ان کو بھی قوت حاصل ہوتی ہے جس سے مردانہ اور زنانہ جنسی امراض دور ہوجاتے ہیں۔

گردن اور سینے کے امراض کا علاج سلام پھیرنے کے ذریعے:

نماز کے اختتام پر سلام پھیرنے کے عمل سے گردن اور سینے کے عضلات مضبوط ہوتے ہیں۔ سینہ چوڑا اور بڑا ہوجاتا ہے۔ انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے۔ (۱۹)

جدید تحقیق:

ماہرِ نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ نماز کا عمل مکمل سکون فراہم کرتا ہے۔ کمفرٹ سینٹر آف فرانس Comfort Centre of France کی تحقیق کے مطابق خودکشی کی طرف مائل مریضوں کو نماز کے مماثل مراقبے کی مشق کرائی گئی تو ایسے مریض خود بخود اس رجحان سے متنفر ہوتے نظر آئے۔ سینٹر پر کام کرنے والے ماہر ڈاکٹر الیگزینڈر Dr. Alexander کا کہنا ہے کہ ہم نے مسلمانوں میں خودکشی کم دیکھی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

تحقیق سے پتہ چلا کہ وضو اور نماز کی وجہ سے یہ رجحان کم ہو کر بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔

اپنی افادیت کی بناء پر نماز ایک ایسی ہلکی ورزش ہے کہ جو ہر عمر کا شخص کر سکتا ہے۔ (۲۰)

پیدل چلنا:

پیدل چلنے سے سے جسم کا دوران خون مناسب رہتا ہے۔ جسم کے ہر حصے کو آکسیجن پہنچتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا ہے۔ ذہن کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسم کے مختلف غدود اپنے کام درست طور پر انجام دیتے ہیں۔ مثلاً حالت استراحت میں غدۂ کلاہ گردہ کم و بیش سست ہوتا ہے مگر دس منٹ کی چہل قدمی سے یہ غدۂ کارٹی زون پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ سست یا دن بھر بیٹھنے والوں کا غدۂ کارٹی زون نہیں بنا تا جس کی کمی کے نتیجے میں وجع المفاصل کی شکایت پیدا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح دیگر غدودوں کا معاملہ بھی ہے۔ غدۂ نخامیہ، غدۂ قدامیہ، غدۂ درقیہ سب ورزش کے ذریعے مستعد رہتے ہیں۔ چہل قدمی نبض کی رفتار کو بھی درست رکھتی ہے۔ شریانوں میں کولیسٹرول کو بڑھنے نہیں دیتی بلکہ کم کرتی ہے اور وزن کم کرتی ہے۔ جسم کی بافتوں میں لچک پیدا کرتی ہے۔ عضلات کو تقویت دیتی ہے۔ جوڑوں کی سختی کو کم کرتی ہے۔ جسم کے وہ تمام اعضاء جو سستی کی وجہ سے اپنے وظائف درست انجام نہیں دے پاتے وہ دوبارہ مستعد ہو جاتے ہیں۔

خندق کھودنا:

یہ ایک سخت ورزش ہے جس میں تمام جسم خصوصاً بازو اور ہاتھ بہت متحرک رہتے ہیں۔ اس عمل سے بدن میں قوت و توانائی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ عام مشاہدہ بھی یہی ہے کہ اس نوعیت کا کام کرنیوالے مزدوروں کے جسم بہت مضبوط اور قوی ہوتے یں۔ یہ ریاضت حفظان صحت، بدن و دل کی پختگی اور ان کے فضلات کو خارج کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (۲۱)

نبی کریم ﷺ کے معمولات زندگی میں ورزش اور ریاضت بدن کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً مسجد نبوی کی تعمیر کے موقع پر صحابہ ؓ کے ساتھ مٹی دھونا، جہاد کے موقع پر صحابہ ؓ کے ساتھ برابر کام میں

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شریک رہنا، جنگل سے لکڑیاں کاٹنا، خندق کھودنا، نیزہ بازی، تیر اندازی، اونٹوں، گھوڑوں پر اور پیدل سفر کرنا، بیماروں کی عیادت کو پیدل جانا، حج اور عمرے کی ادائیگی، جنازوں کو کاندھا دینا، نمازوں کے لئے مسجدوں میں پیدل آنا، گھر کے کام کاج کرنا، اور ضروریات زندگی کے لئے چلنا پھرنا وغیرہ۔ یہ وہ ریاضتیں اور ورزشیں ہیں جن کو شریعت محمدی ﷺ نے حفظان صحت کے ساتھ ساتھ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کا ذریعہ بھی بنایا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

متوازن خوراک

کھانا پینا انسانی جسم کی بنیادی ضرورت ہے جس کے بغیر زندہ رہنا ممکن نہیں۔ اگر کھانا حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق کھایا جائے تو صحت اور تندرستی کا باعث بنتا ہے۔ ماہرین اغذیہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسی فیصد امراض صرف غیر متوازن خوارک اور کھانے پینے کی غلط عادتوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے غذاؤں کی خاصیتوں اور ان کے طریقۂ استعمال کے بارے میں بھی امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔

حدیث:

عن مقدام بن معدیکرب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ماملأ ادمی وعاء شرا من بطن حسب الادمی لقیمات یقمن صلبہ فان غلبت الادمی لفسہ فثلث للطعام وثلث للشراب وثلث للنفس۔ (۲۲)

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو کہتے سنا کہ انسان کا کسی برتن کو بھرنا اتنا برا نہیں جتنا پیٹ کو بھرنا۔ آدمی کے لئے اتنے ہی لقمے کافی ہیں کہ جو اس کی کمر کو سیدھا رکھنے کے لئے کافی ہوں۔ اگر کوئی زیادہ ہی کھانا چاہتا ہے تو تہائی کھانے کے لئے تہائی پانی کے لئے اور تہائی سانس کے لئے جگہ رکھے۔

آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ کبھی پیٹ بھر کر کھانا تناول نہ فرماتے اور امت کو بھی اس سے منع فرمایا کیونکہ شکم سیری طبیعت میں گرانی اور سستی پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف انسان اپنے دنیاوی کام بلکہ عبادت بھی درست طریقے سے انجام نہیں دے سکتا اس کے علاوہ یہ عادت امراض کا سبب بھی بنتی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تدعو العشاء ولو بکف من تمر فانہ ترکہ یھرم۔ (۲۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا رات کا کھانا ترک نہ کرو خواہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں کیونکہ اس کا ترک کرنا بڑھاپا لاتا ہے۔

آپ ﷺ نے خود کو کسی خاص غذا کا پابند نہیں بنایا بلکہ اپنے ماحول اور جسم کی ضروریات کے مطابق مختلف قسم کی غذائیں استعمال فرماتے تھے۔ آپ کی خوراک سادگی اور توازن کا بہترین نمونہ ہوتی تھی جس میں بدن کو قوت پہنچانے کے تمام لوازمات شامل ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کا طریقہ تھا کہ اگر آپ کے ماکول و مشروب میں سے کسی ایک میں ایسی کیفیت ہوتی کہ جس کے توازن اور اصلاح کی ضرورت ہوتی تو آپ اس کی اصلاح اس کی ضد سے فرمایا کرتے تھے یعنی ایک چیز کی گرمی کو دوسری چیز کی سردی سے۔ جیسے کھجور کو ککڑی یا تربوز کے ساتھ استعمال کرنا۔ اسی طرح کسی چیز کی خشکی کو دوسری چیز کی رطوبت سے جیسے کھجور کو مکھن کے ساتھ استعمال کرنا وغیرہ۔

آپ ﷺ نے ہمشیہ جو کے بے چھنے آٹے کی روٹی استعمال کی کیونکہ بھوسی خوراک کا اہم جز ہے جس میں ریشے کے علاوہ وٹامن B بھی شامل ہے جو عضلات کے لئے مقوی ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھوسی قبض اور ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔ آپ ﷺ نے روٹی کے ساتھ سالن بھی تناول فرمایا اور کبھی سرکہ اور کھجوریں بھی استعمال فرمائیں کہ یہ دونوں چیزیں جسم کے لئے بے حد نفع رکھتی ہیں۔ آپ ﷺ کی خوراک میں پھل بھی شامل ہوتے تھے۔ موسم کے مطابق آپ ﷺ ان کا استعمال فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے ذریعے ہر علاقے میں مختلف قسم کے پھل پیدا فرمائیے ہیں جو اس علاقے کے باشندوں کی صحت وتوانائی میں غیر معمولی اضافہ کرتے ہیں اور انہیں بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ انگور، خربوزہ، تربوز، کھجور، سنگترہ اور زیتون کا اکثر استعمال فرماتے تھے پھلوں کی طرح سبزیاں بھی آپ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شوق سے تناول فرمایا کرتے تھے۔ کتب احادیث میں آپ ﷺ کے لدو، ککڑی اور چقندر وغیرہ کے استعمال کا تذکرہ ملتا ہے۔ آپ ﷺ اس امر سے بخوبی واقف تھے کہ سبزیوں کا استعمال انسانی جسم کی اہم ضرورت ہے۔ پھلوں کی طرح سبزیاں بھی جسم کو صحت وقوت فراہم کرتی ہیں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔

مختلف جانوروں کے گوشت بھی آپ ﷺ کے دسترخوان کی زینت بنتے تھے۔ مثلاً اونٹ، بکری، مرغی، اور مچھلی وغیرہ۔ خصوصاً بکری کے شانے کا گوشت آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ (۲۴)

حیوانی خوراک میں آپ ﷺ نے گوشت کے ساتھ پنیر اور دودھ بھی استعمال فرمایا ہے۔ دودھ ایک مکمل اور بہترین خوراک ہے۔ اسی طرح پنیر بھی جسم کی توانائی فراہم کرنے والی اور خصوصاً دماغ کو بہت نفع پہنچانے والی غذا ہے۔ آپ ﷺ کی خوراک میں چکنائی بھی مناسب حد تک ہوتی تھی۔ مکھن اور زیتون کے تیل کے استعمال کا ذکر احادیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ آپ ﷺ کی خوراک میں میٹھا بھی شامل ہوتا تھا کیونکہ مٹھاس انسانی جسم کی اہم ضرورت، خوراک کا لازمی جز اور قوت وتوانائی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کثرت سے شہد کا استعمال فرماتے تھے۔ شہد ایک بہترین اور مکمل غذا ہے اور جسم کو بیماری سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ بھی ہے۔ آپ ﷺ کا غذائی معمول ہر لحاظ سے متوازن، متنوع اور مکمل تھا کہ جس کے نتیجے میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں مشکل سے ہی اکا دکا واقعات معمولی سی بیماری کے ملتے ہیں۔ آپ ﷺ نے صحت وتندرستی کے ساتھ محنت ومشقت سے بھرپور زندگی گزاری۔ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ نے بھی آپ ﷺ کے طرزِ حیات کی پیروی کرتے ہوئے گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھ کر دنیا کو فتح کر لیا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نیند انسانی صحت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ جسم پر طاری ہونے والی ایسی کیفیت ہے کہ جس کے طاری ہوتے ہی حرارت غریزیہ اندرون بدن کی طرف متوجہ ہوتی ہے تا کہ کچھ دیر آرام کر سکے۔ نیند کے دو بڑے فائدے ہیں۔ اول یہ کہ نیند سے غذا ہضم ہو کر اخلاط میں پختگی آتی ہے۔ دوم یہ کہ دماغ اور بدن کو سکون ملتا ہے اور انسان تازہ دم ہو کر زیادہ وقت تک کام کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس نیند پوری نہ کرنیوالے افراد مختلف بیماریوں اور تھکان کا شکار رہتے ہیں۔ (۲۵)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هو الذی جعل لکم الیل لتسکنوا فیه۔ (۲۶)

ترجمہ: وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں سکون حاصل کرو۔

یہ حقیقت ہے کہ رات کو ہی انسان زیادہ آرام اور سکون سے سو سکتا ہے کیونکہ خاموشی اور اندھیرے میں نیند اچھی آتی ہے۔ نماز کے اوقات کا جائزہ لینے سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان کا تعین بھی کام اور آرام کے اوقات کے مطابق ہی کیا گیا ہے۔ فجر اور ظہر کی نمازوں کے دوران اتنا وقت دیا گیا ہے کہ آدمی اپنے روزمرہ کے کام نبٹا سکے جبکہ عشاء اور فجر کی نمازوں کے دوران نیند اور آرام کے لئے کا وقفہ دیا گیا ہے۔ (۲۵)

حدیث:

عن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص قال رسول اللّٰه ﷺ یا عبد اللّٰه الم اخبر انك تصوم النهار وتقوم الیل ۔ قلت بلیٰ یا رسول اللّٰه ﷺ۔ قال فلا تفعل صم و افطر وقم ونم فان لجسدك علیك حقا وان لعینك

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

علیك حقا وان لزوجك حقا۔ (۴۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ کیا میری یہ اطلاع درست ہے کہ تم دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ روزے بھی رکھو اور بلا روزے کے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

آپ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک کہ ''رات میں عبادت بھی کرو اور آرام بھی کرو'' اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ رات میں مناسب حد تک آرام کرنا جسم کا حق ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

شادی کی ضرورت واہمیت

انسان کی زندگی میں جنس کو ایک مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ایک قوت محرکہ ہے جس سے انسان کے کردار، اطوار وعادات اور اعمال کی تشکیل ہوتی ہے۔ اس توانائی کو ایٹمی قوت سے تشبیہہ دی جاسکتی ہے جس کے صحیح استعمال سے انسانیت ارتقاء کی اعلیٰ منازل طے کرسکتی ہے اور غلط استعمال سے تباہ برباد ہوسکتی ہے۔ جس طرح انفرادی زندگی میں جنس کی اہمیت ہے اسی طرح اجتماعی زندگی کی پوری عمارت جنس پر قائم ہے۔ تہذیب وتمدن کی طرف انسان کا پہلا قدم اسوقت اٹھا جب خاندان کی تاسیس عمل میں آئی اور یہ ہی خاندانوں کا مجموعہ معاشرہ ہے۔ اسلام انسان کی زندگی میں جنس کی ضرورت اور اہمیت کو پوری طرح تسلیم کرتا ہے اور اسے قرار واقعی اہمیت دیتا ہے لیکن اس کے اظہار کے لئے وہ فرد کو آزاد نہیں چھوڑتا بلکہ اس کے لئے وہ رشتۂ ازدواج کا حصار کھینچتا ہے۔ (۲۹)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

القرآن:

ومن ایته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنو الیها وجعل بینکم مودة ورحمة۔ (۳۰)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم میں سے جوڑے پیدا کئے تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی۔

ایک اور جگہ فرمایا

القرآن:

هن لباس لکم و انتم لباس لهن۔ (۳۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ترجمہ: وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔

خدا تعالیٰ نے مرد و عورت کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیکر دونوں کو ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم قرار دے دیا ہے اور یہ اسی وقت ہی ممکن ہے کہ جب جسمانی اتصال کے ساتھ ذہنی اور روحانی اتصال بھی مکمل ہو۔ رشتہ ازدواج سے باہر اپنی صنفی ضرورت کی تکمیل اسلام کے نزدیک سخت جرم ہے جس کے لئے سخت سزا مقرر کی گئی ہے اور اس سے بچنے کی سختی سے تاکید کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

القرآن:

ولاتقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وسآء سبیلا۔ (۳۲)

ترجمہ: اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یہ کھلی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔

اسلام میں نکاح کے ضمنی اور ثانوی مقاصد یوں تو بہت سے ہیں لیکن بنیادی طور پر اس کے دو خاص مقاصد ہیں اور دیگر تمام مقاصد بھی انہی کی طرف راجع ہیں۔

ا۔ بقائے نسل:

نکاح کی اصل غرض و غایت اور اولین مقصد اولاد کی پیدائش اور انسانی نسل کا بقا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

القرآن:

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء۔ واتقو اللّٰہ الذی تسآء لون بہ والارحام ۔ ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا۔ (۳۳)

ترجمہ: ''اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں کے ذریعے بہت سارے مردوں اور عورتوں کو پھیلا

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

دیا۔ اللہ سے ڈرو اور رحمی رشتوں کا لحاظ رکھو جن کے واسطے تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے''۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح کا مقصد محض جذبات کی تسکین نہیں بلکہ اولاد کا حصول ہے جس سے نسل انسان کی مسلسل اور لگا تار بقا کا سامان کیا جا سکے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے فرمان کے ذریعے اس مقصد کو مزید واضح کر دیا ہے۔

حدیث:

عن معقل بن یسار رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم۔ (۳۴)

ترجمہ: ''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زیادہ محبت کرنیوالی اور زیادہ افزائش نسل کرنے والی عورت سے شادی کرو اس لئے کہ تم لوگوں کے ذریعے (روزِ قیامت) میں کثرت تعداد کا مظاہرہ کرونگا''۔

اسلامی نقطہ نظر سے اولاد کوئی بوجھ اور وبال نہیں ہے بلکہ نیکی اور صالحیت کے اوصاف عالیہ سے آراستہ ہو تو وہ صدقۂ جاریہ ہے جس کا اجر و ثواب بعد از مرگ انسان کو مسلسل ملتا رہے گا۔

۲۔ عفت اور پاکیزگی:

نکاح کا دوسرا اہم مقصد عفت اور قلب و نظر کی پاکیزگی کا حصول ہے ۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

حدیث:

عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض البصر و

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

احصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء۔ (۳۵)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی شادی شدہ زندگی کے تقاضے پورے کر سکے تو وہ شادی کر لے اس لئے کہ یہ سب سے بڑھ کر نگاہ کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور جو ایسا نہ کر سکے تو وہ کثرت سے نفل روزے رکھے کیونکہ یہ عمل اس کے لئے خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا''۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ شادی کا حکم فرمانے کے بعد اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ اس کے زریعے انسان کو پاکدامنی اور قلب ونظر کی تطہیر حاصل ہوتی ہے۔ایک اور حدیث میں اس مقصد کی تکمیل پر اجر وثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔

حدیث:

عن ابی ذر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ان ناسا من اصحاب النبی ﷺ قالوا یا رسول اللّٰه ایاتی احدنا شهوته ویکون له فیها اجر۔ قال ارائیتم لووضعها فی حرام لکان علیه فیها وزر فکذلك اذا وضعها فی الحلال کان له اجرا۔ (۳۶)

ترجمہ: ''حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ چند اصحاب النبی ﷺ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر ہم میں سے کوئی شخص خواہش نفس سے عمل تزویج کرے تو کیا یہ صدقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو کیا اسے گناہ نہ ہوتا اسی طریقہ جب وہ حلال طریقہ اختیار کریگا تو اسے اجر ملے گا''۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

اسلام نے زندگی کے دوسرے مسائل کی طرح نکاح اور شادی کے ہمہ جہتی مقاصد کی تشریح و تفصیل بیان کر کے اس اہم ترین مسئلے کا ایسا معتدل و متوازن حل پیش کیا ہے جس سے راہ صواب روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے اور گمراہی و بے اعتدالی کے اندھیرے یکسر دور ہو جاتے ہیں۔

جدید تحقیق:

سڈنی کے مشہور معالج ڈاکٹر واچر لوہک کی تحقیق کے مطابق اگر بلوغت کے بعد شادی میں دیر کی جائے تو Sex Hormones کی طبعی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ زوال کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ غدہ فوق الکلیۃ Adrenal Gland کی رطوبات میں کمی واقع ہو کر جذبات سرد ہونے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ بلوغت میں شادی نہ ہونے کی وجہ سے اخلاقی خرابیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ شادی ان مسائل کا سب سے بہترین حل ہے۔ (۳۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ سوم

تفریح

بہترین مشاغل

نبی کریم ﷺ نے زندگی کے دیگر معاملات کے ساتھ تفریح اور مشاغل کے بارے میں بھی امت کی راہنمائی فرمائی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے معمولات سے ہٹ کر کچھ تفریح کرنا چاہے یا کوئی مشغلہ اختیار کرنا چاہے تو وہ ایسے مفید کام کرے جس سے صحت وتندرستی پر خوشگوار اثر پڑے اور اخلاقی تربیت ہونے کے ساتھ ساتھ وقت کا بہترین استعمال بھی ہو۔

حدیث:

عن عقبة بن عامر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ان اللّٰہ عزو جل یدخل بالسهم الواحد ثلثة۔ نفر الجنة صانعه یحتسب فی صنعة الخیر والرامی به وحنبله والرموا و الرکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا۔ لیس من اللهو الا ثلث تادیب الرجل فرسه وملاعبته اهله ورمیه بقوسه ونبله ۔ ومن ترك الرمیٰ بعد ماعلمه رغبة عنه فانها نعمة ترکها او قال کفرها۔ (۳۸)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل ایک تیر کے سبب سے (یعنی کفار کی طرف پھینکنے سے) تین افراد کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ایک تو اس کے بنانے والے کو جو اپنے پیشے میں ثواب کی امید رکھے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو (جہاد میں) اور تیسرے تیر اٹھا کر تیر انداز کے ہاتھ میں دینے والے کو ۔ پس تیر اندازی کرو اور گھوڑے پر سواری کرو۔ (یعنی سیکھو) ۔لیکن بہت

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پسند ہے مجھے سواری سے تیر اندازی کیونکہ تیر اندازی پیادہ بھی کر سکتا ہے۔ ہمارے دین میں تین کھیلوں کے علاوہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ ایک یہ کہ ادب سکھانا آدمی کا اپنے گھوڑے کو، دوسرے اپنی بیوی سے کھیلنا اور تیسرے اپنی کمان اور تیر سے تیر اندازی کرنا۔ جو شخص تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دے اس سے بیزار ہو کر تو وہ نعمت تھی جسے اسنے چھوڑ دیا یا فرمایا اس نعمت کی ناشکری کی۔

حدیث:

عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ سابق من الخیل یرسلھا من الحفیا وکان مدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر وکان امدھا من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق۔ (۳۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ اکرائی جو حفیا سے لے کر ثنیہ الوداع پر ختم ہوئی اور جو گھوڑے ابھی زیر تربیت تھے ان کی دوڑ ثنیلۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔

نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ سادہ اور محنت و مشقت سے بھرپور مجاہدانہ زندگی بسر فرمائی۔ آپ ﷺ نے امت کو بھی مجاہدانہ قوت میں اضافے کی ترغیب فرمائی۔ آپ ﷺ کا ہر عمل بے شمار سائنسی، طبی، نفسیاتی، دنیاوی اور اخروی فوائد کا حامل ہے۔ گھڑ سواری اور تیر اندازی کی طرف آپ ﷺ نے امت کی توجہ خصوصی طور پر مبذول کرائی کیونکہ اس وقت کے حالات کے مطابق کفار سے پیہم جنگوں کے سبب اس امر کی شدت سے ضرورت تھی کہ مسلمان ان جنگی فنون میں مہارت حاصل کریں تا کہ میدان جنگ میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ آپ ﷺ ان دونوں مشاغل میں خود بھی خصوصی دلچسپی فرماتے تھے اور اکثر و بیشتر صحابہ کرام

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان گھڑ دوڑ اور تیراندازی کے مقابلے کرواتے رہتے تھے۔ تیراندازی آپ کے نزدیک اس قدر اہم تھی کہ اس فن کو سیکھ کر چھوڑ دینا آپ ﷺ نے خدا کی ناشکری قرار دیا تاکہ یہ مہارت ضائع نہ ہو جائے۔

جدید تحقیق:

مشہور محقق سر پیل گریفون کی ریسرچ کے مطابق ''گھڑ سواری کا عادی شخص بے شمار خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ وہ صحت مند اور تندرست و توانہ ہوگا۔ مضبوط جسم کا مالک ہوگا۔ بے باک اور نڈر ہوگا۔ بزدل اور کم ہمت نہیں ہوگا۔ خود اعتمادی اور خطرات سے مقابلہ کرنے کی ہمت اور طاقت اس میں بدرجہ اتم موجود ہوگی''۔ (۴۰)

حدیث:

عن حضرت ام هانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہاان النبی ﷺ قال لها اتخذی غنما فن فیها برکته ۔ (۴۱)

ترجمہ: حضرت ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تم بکریاں پالا کرو۔ اس میں برکت ہوتی ہے۔

بکریاں پالنا آپ ﷺ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے کم عمری میں بکریاں چرائی تھیں۔ آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے بکریاں چرانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

بکری ایک پالتو جانور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے کثیر المنافع بنایا ہے۔ اس کا دودھ اور گوشت صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کی کھال سے بھی مختلف فائدے حاصل کئے جاتے ہیں۔ بکری پالنا بہت آسان ہے۔ اس جانور میں افزائش نسل بہت تیزی سے ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہر فرد کے لئے معاشی خوشحالی کا ذریعہ بھی ہے۔ بکری کے انہی گوناگوں فوائد کی بناء پر آپ ﷺ نے بکریاں پالنے کی طرف امت کو متوجہ فرمایا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhanjirui@gmail.com

باب ششم

حوالہ جات

۱۔ ابن ماجہ، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 137۔ مشکوۃ المصابیح، جلد اول، آداب الخلاء، صفحہ نمبر 87۔

۲۔ صحیح بخاری، جلد اول، کتاب اللقطۃ، صفحہ نمبر 850۔ جامع ترمذی، جلد اول، باب البر والصلۃ، صفحہ نمبر 705۔

۳۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوئم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر 353۔

۴۔ صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الوکالۃ، صفحہ نمبر 803۔

۵۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب المساجد، صفحہ نمبر 241۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، کتاب المساجد، صفحہ نمبر 247۔ مشکوۃ المصابیح، جلد اول، کتاب المساجد، صفحہ نمبر 155۔ سنن ابوداؤد، جلد اول، کتاب المسجد، صفحہ نمبر 200۔

۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، کتاب المساجد، صفحہ نمبر 250۔

۷۔ صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 287۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 126۔

۸۔ صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الجمعۃ، صفحہ نمبر 371۔ صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الجمعۃ، صفحہ نمبر 710۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، صفحہ نمبر 329۔

۹۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 347۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۰۔ تعلیم وتربیت، حکیم محمد سعید، صفحہ نمبر 10، ہمدرد اکیڈمی، کراچی 18، 1973ء۔

۱۱۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 450۔

۱۲۔ اسلام اور میڈیکل سائنس، جلد اول، ڈاکٹر قدرت اللہ شہاب، صفحہ نمبر 73، فاضل اکیڈمی، حیدر آباد، انڈیا، 1980ء۔

۱۳۔ اسلام اور میڈیکل سائنس، جلد اول، ڈاکٹر قدرت اللہ شہاب، صفحہ نمبر 58۔

۱۴۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 332۔

۱۵۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الطب، صفحہ نمبر 350۔

۱۶۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد سوم، باب الاسماء والصفات، صفحہ نمبر 128۔ جامع ترمذی، جلد دوم، باب المناقب، صفحہ نمبر 728۔

۱۷۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب المغازی، صفحہ نمبر 658۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 595۔

۱۸۔ طب نبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر 401۔

۱۹۔ روحانی نماز، خواجہ شمس الدین عظیمی، صفحہ نمبر 71، مکتبہ روحانی ڈائجسٹ، ناظم آباد، کراچی۔

۲۰۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد دوم، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 242۔

۲۱۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد دوم، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 242۔

۲۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 323۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 324۔

۲۳۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 670۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاطعمۃ، صفحہ نمبر 323۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۲۴۔ طب نبوی ﷺ، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر368۔

۲۵۔ زادالمعاد، ابن قیم جوزی، صفحہ نمبر238۔

۲۶۔ القرآن 10:67

۲۷۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد دوم، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر405۔

۲۸۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب النکاح، صفحہ نمبر42۔

۲۹۔ اسلام اور جنسیات، بدر شکیب، صفحہ نمبر33 ۔

۳۰۔ القرآن 30:21

۳۱۔ القرآن 2:187

۳۲۔ القرآن 17:32

۳۳۔ القرآن 4:1۔

۳۴۔ سنن ابو داؤد، جلد دوم، کتاب النکاح، صفحہ نمبر123۔ سنن نسائی ، جلد دوم، کتاب النکاح، صفحہ نمبر 280۔ سنن ابن ماجہ ، جلد اول، کتاب النکاح، صفحہ نمبر531۔ مشکوۃ المصابیح ، جلد دوم، کتاب النکاح، صفحہ نمبر65۔

۳۵۔ صحیح بخاری ، جلد دوم، کتاب النکاح، صفحہ نمبر44۔ صحیح مسلم، جلد دوم، کتاب النکاح، صفحہ نمبر358۔ مشکوۃ المصابیح ، جلد دوم، کتاب النکاح، صفحہ نمبر65۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب النکاح، صفحہ نمبر416۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، کتاب النکاح، صفحہ نمبر531۔

۳۶۔ صحیح مسلم، جلد دوم، کتاب الزکاۃ، صفحہ نمبر933۔ مشکوۃ المصابیح، جلد اول، کتاب الزکاۃ، صفحہ نمبر448۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۳۷۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید تحقیق، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 263۔

۳۸۔ صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 94۔ سنن ابن داؤد، جلد دوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 294۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 226۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 179۔

۳۹۔ صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 84۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 65۔ سنن ابو داؤد، جلد دوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 317۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 179۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الجهاد، صفحہ نمبر 627۔

۴۰۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد دوم، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 153۔

۴۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب اتخاذ الماشیۃ، صفحہ نمبر 39۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب ہفتم

نبوی ﷺ طرزِ زندگی

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

باب ہفتم

نبوی ﷺ طرزِ زندگی

فصلِ اوّل

انتخاب نبوی ﷺ

پسندیدہ کھانا

نبی کریم ﷺ بہت قلیل اور سادہ غذا استعمال فرماتے تھے جو متوازن اور تمام ضروری غذائی اجزاء پر مشتمل ہوتی تھی۔ آپ ﷺ غذا کی اصلاح اس طریقے سے فرماتے تھے کہ ضرر کا کوئی امکان باقی نہ رہتا تھا۔ آپ کا کھانا جسم کی ضرورت، موسم اور ماحول کے تقاضوں کے عین مطابق ہوتا تھا۔ آپ کی چند پسندیدہ غذائیں بکری کے شانے کا گوشت، سرکہ، لوکی، روٹی، حیس کا ثرید، حلوہ اور شہد تھیں۔

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول ﷺ ولکن کان لایجد اللحم الا غبا فکان یعجل الیہ لانہ اعجلہا نضیجا۔ (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ دست کا گوشت مرغوب تھا مگر آپ ﷺ اسے ایک دن ناغہ کر کے تناول فرماتے تھے اور اس کے کھانے میں جلدی کرتے تھے اور یہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہے۔

فائدہ:

دست کے گوشت سے رغبت کی وجہ یہ تھی کہ وہ نجاست سے دور ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال نعم الادام الخل۔ (۲)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سرکہ اچھا سالن ہے۔

فائدہ:

سرکہ پسند فرمانے کی وجہ یہ تھی کہ یہ کم خرچ ہوتا ہے۔اس کے لئے زیادہ سامان درکار نہیں۔ایک بار بنانے کے بعد مدت تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔دوسری وجہ یہ تھی کہ ہاضم ہے اور جسم کے لئے مفید ہے۔

حدیث:

عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کان النبی ﷺ یحب القرع۔ (۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوکی پسند فرماتے تھے۔

فائدہ:

لوکی کو پسند فرمانے میں حکمت یہ تھی کہ یہ ایک ہلکی اور زود ہضم اور قوت بخش غذا ہے۔مریض اور صحت مند دونوں کے لئے مفید ہے اور بہت سی بیماریوں کے لئے شفائی اثرات بھی رکھتی ہے۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کان احب الطعام الی رسول اللّٰہ ﷺ الثرید من الخبز والثرید من الحیس ۔ (۴)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روٹی اور حیس کا ثرید بہت پسند فرماتے تھے۔

فائدہ:

ثرید کی پسندیدگی کا سبب یہ تھا کہ یہ ایک مقوی اور خوش ذائقہ کھانا ہے اور جب اس میں حیس بھی شامل کر دیا جائے جو کہ بجائے خود ایک مکمل اور قوت بخش غذا ہے تو اس کی غذائی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی بناء پر آپ ﷺ نے ثرید کو تمام کھانوں کا سردار قرار دیا ہے۔

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللّٰہ ﷺ یحب الحلواء والعسل۔ (۵)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میٹھا اور شہد بہت پسند کرتے تھے۔

فائدہ:

مٹھاس اور شہد سے رغبت کا سبب یہ تھا کہ یہ دونوں غذائیں جسم کے لئے اور خصوصاً جگر کے لئے انتہائی مفید ہیں۔ شہد قدرت کا بہترین عطیہ ہے اور کئی طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے یہ غذا بھی ہے اور مشروب بھی ہے۔ تریاقی خواص کا حامل ہونے کی بناء پر ادویات میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ نادر قسم کا مفرح اور اعلیٰ درجے کا طلاء ہے۔ بادی النظر میں ایسی کوئی چیز نہیں آتی جس میں اللہ تعالیٰ نے بیک وقت اتنی زیادہ خصوصیات جمع کی ہوں۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اُمت کو بھی اس کے استعمال کا حکم فرمایا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کھانے کا طریقہ

نبی کریم ﷺ کا کھانے پینے کا طریقہ فطرت کے عین مطابق تھا۔ آپ ﷺ جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو سب سے پہلے ہاتھ دھوتے تھے۔

حدیث:

عن سلمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ۔ (٦)

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنے سے برکت ہوتی ہے۔

فائدہ:

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے میں یہ حکمت پنہاں ہے کہ ہاتھوں پر کام کاج کرنے کے باعث اکثر مختلف قسم کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ اگر ہاتھ نہ دھوئے جائیں تو اس بات کا قوی امکان ہے یہ جراثیم اور گندگی پیٹ میں پہنچ کر بہت سی بیماریوں کا سبب بن جائے اور بیماری کے علاج و معالجے اور دیگر اخراجات تنگ دستی اور مفلسی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ نے ہاتھ دھونے کو باعث برکت قرار دیا ہے۔

حدیث:

عن ابی سلمۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کنت غلاما فی حجر رسول اللّٰہ ﷺ وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی رسول اللّٰہ ﷺ یا غلام سم اللّٰہ وکل بیمینک وکل مما یلیک فما ذالت تلک طعمتی بعدہ۔ (٧)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ترجمہ: حضرت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں چاروں طرف پڑتا تھا تو مجھ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لڑکے بسم اللہ پڑھو اپنے داہنے ہاتھ سے سامنے کی جانب سے کھاؤ۔ چنانچہ اس کے بعد سے میں نے اس کو اپنا وطیرہ بنالیا۔

فائدہ:

کھانے کی ابتداء میں خدا کا نام لینے سے اعصاب میں مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے اور قلب ونظر کی بے شمار راحتیں نصیب ہوتی ہیں جس کے سبب سے معمولی غذا بھی بھرپور طاقت فراہم کرتی ہے اس کے علاوہ خدا کا نام کھانے میں برکت کا سبب بنتا ہے اور سب کے لئے کفایت کرتا ہے۔ سیدھے ہاتھ سے کھانے کا حکم اس لئے فرمایا گیا کہ چونکہ الٹے ہاتھ سے طہارت اور صفائی کے کام انجام دیئے جاتے ہیں لہذا سیدھے ہاتھ سے کھانے میں بیماریوں کے پھیلنے کے امکانات کم سے کم ہوجاتے ہیں اور اپنے سامنے سے کھانے میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ ساتھ کھانے والے کی حق تلفی نہیں ہوتی۔

حدیث:

عن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمطھا کان بھا من اذی ولیا کلھا ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لایدری فی ای طعامہ البرکۃ۔ (۸)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے اور اگر اس پر کچھ لگ جائے تو اسے صاف کر کے کھالے لیکن شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب تک انگلیاں نہ چاٹ لے اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن بنیشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من اکل فی قصعۃ فلحسھا استغفرت لہ القصعۃ۔ (۹)

ترجمہ: حضرت بنیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو پیالے میں کھائے تو اسے چاہئے کہ اسے چاٹ کر صاف کردے کیونکہ پیالہ اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ کی ان احادیث مبارکہ سے رزق کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔آپ ﷺ نے رزق کی قدر و منزلت اس حد تک سکھائی ہے کہ رزق کا کوئی ذرہ بھی ضائع نہ ہو اور کھانے والا رزق کی تمام برکتوں سے بہرہ مند ہو سکے۔

جدید تحقیق:

جدید تحقیق بتاتی ہے کہ غذا میں وٹامنز اور خاص کر وٹامن بی کمپلیکس اور دیگر غذائی اجزاء کھانے میں کم اور برتن کے پیندے میں زیادہ ہوتے ہیں اور غذا میں موجود معدنی نمکیات تو صرف پیندے میں ہی ہوتے ہیں۔

انگلیاں چاٹنے کے متعلق جدید تحقیق کا کہنا ہے کہ انسان جب کھانے کا خیال کرتا ہے تو غدہ نخامیہ Pituatry Gland سے رطوبت ہاضم انگلیوں کے ذریعے نکلتی ہے اور کھانے میں شامل ہو کر ہاضمے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔علاوہ ازیں اس کا اثر نشاستے یعنی Carbohydrates پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ جلد ہضم ہو جاتا ہے مزید یہ کہ لبلبہ Pancreas پر بھی پڑتا ہے جس سے شوگر کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے اور جسم میں انسولین کی کمی واقع نہیں ہوتی۔انگلیوں کو چاٹنے کا گہرا اثر دل و دماغ، آنکھوں اور معدے پر بھی پڑتا ہے اور ان اعضاء سے متعلق امراض کو شفا ہوتی ہے۔ (۱۰)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ابی سعید نالخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللّٰہ ﷺ اذا فرغ من طعامہ قال الحمدللّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین ۔ (۱۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے ''سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا''۔

حدیث:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من نام وفی یدہ غمر ولم یغسلہ فاصابہ شی فلایلو من الانفسہ ۔ (۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رات اس حال میں بسر کی کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی تھی اور اس نے اس کو دھویا نہیں پھر اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

فائدہ:

دین اسلام میں ادائے شکر کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور نعمتوں میں اضافے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے امت کو ہر نعمت کے حصول پر اور خصوصاً کھانے پینے کے بعد شکر ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ یہ انسان کی اولین ضرورت ہے۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اس لئے ضروری ہے کہ ہاتھوں پر غذائی اجزاء لگے رہ جاتے ہیں اگر ان کو نہ دھویا جائے تو یہ ہاتھ جس چیز پر بھی لگیں گے اسے آلودہ کر دیں گے اور وہاں تعفن پیدا ہوگا جو بے شمار جراثیمی اجزاء کا ذریعہ بنے گا۔ اس کے علاوہ ایسی حالت میں سونے سے یہ بھی خطرہ ہوتا ہے کہ حشرات الارض یا چوہا وغیرہ ہاتھ پر نہ کاٹ لے اور انسان تکلیف میں مبتلا ہو جائے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پسندیدہ مشروب

نبی کریم ﷺ بہت سادے، ٹھنڈے اور میٹھے مشروبات نوش فرماتے تھے۔

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت کان احب الشراب الی رسول اللّٰہ ﷺ الحلو البارد۔ (۱۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا پسندیدہ مشروب میٹھی اور ٹھنڈی اشیاء تھیں۔

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی ﷺ یستعذب لہ الماء من السقیا قیل ھی عین بینھما وبین المدینة یومان۔(۱۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے لئے سقیا سے میٹھا پانی منگوایا جاتا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ چشمہ مدینہ سے دو دن کی مسافت پر واقع تھا۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لیس شی یجزی من الطعام والشراب الا اللبن۔ (۱۵)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں میں کفایت کرے۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللّٰہ ﷺ ینبذلہ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

الزبيب في السقاء فشربه يومه والغد وبعد الغد فاذ اكان مساء الثالثة شربه وسقاه فان فضل شى اهراقه۔ (١٦)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے مشک میں کشمش ڈال کر نبیذ بنایا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اس کو اسی دن پیتے اور اس کے بعد دو دن تک پیتے اور جب تیسرے دن کی شام ہوتی تو آپ ﷺ اس کو خود پیتے اور کسی کو پلا دیتے اور پھر اگر کچھ باقی رہ جاتا تو اس کو ضائع کر دیتے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ کے یہ پسندیدہ مشروبات پیاس کو تسکین دینے کے علاوہ جسم کو قوت فراہم کرنے کا ذریعہ بھی ہیں۔ خاص کر گرم موسم میں ان کا استعمال طبیعت کو بہت سکون بخشتا ہے اور ہشاش بشاش رکھنے کے علاوہ گرمی کے مضر اثرات سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پینے کا طریقہ

نبی کریم ﷺ کا پانی نوش فرمانے کا طریقہ طبی اصولوں کے عین مطابق تھا۔

حدیث:

عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لاتشربوا واحد اکشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم۔ (۱۷)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو بلکہ دو تین سانسیں لے کر پیو۔ جب پینا شروع کرو تو بسم اللہ پڑھو اور جب برتن منہ سے دور کرو تو الحمد للہ کہو۔

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ یتنفس فی الشراب ثلثا ویقول انہ اروی وابرء وامرؤ۔ (۱۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے اس طرح پینا طبیعت کو خوب سیراب کرتا ہے اور صحت بخشتا ہے۔

حدیث:

عن ابی سعید ن الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ نھی عن الشراب من ثلمتہ القدح وان ینفخ فی الشراب۔ (۱۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ترجمہ: حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالے کے سوراخ سے پینے اور پیالے میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

حدیث:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقئ ۔ (۲۰)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے اور جو بھول کر پی لے تو اسے چاہئے کہ وہ قے کر دے۔

فائدہ:

آب نوشی کے اس طریقے میں مندرجہ ذیل حکمتیں پائی جاتی ہیں:

۱) اللہ کے نام سے شروع کرنے میں اس مبارک اسم کی برکتیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔

۲) یک بارگی تیزی سے پینے سے پانی کی مقدار کا اندازہ نہیں ہو پاتا اور بہت سے پانی کے ساتھ ہوا کی بھی کافی مقدار معدے میں داخل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے معدہ اور آنتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں معدے کا ہاضم رس Gastric Juice اپنا عمل پورے طور پر انجام نہیں دے پاتا جس کی وجہ سے ہاضمے کا نظام بگڑ جاتا ہے اور پھر سارا نظام صحت ہی متاثر ہوتا ہے۔

۳) پانی پی کر اللہ کا شکر ادا کرنا اس کی رضا کا باعث ہے۔

۴) تین سانسوں میں ٹھہر ٹھہر کر پانی پینا طبیعت پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ اس طرح معدے پر بوجھ نہیں پڑتا اور پینے والا پانی سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ پوری طرح سیراب بھی ہو جاتا ہے۔ (۲۱)

۵) ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے سے منع کرنے میں یہ مصلحت کارفرما ہے کہ ایسی جگہ پر چکنائی، میل کچیل اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhanjiui@gmail.com

جراثیم وغیرہ چپک جاتے ہیں اور وہ جگہ بخوبی دھل نہیں سکتی لہذا ایسی جگہ سے پینے میں یہ تمام گندگی پیٹ میں جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

۶) پانی میں پھونک مارنے سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ سانس میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ پانی میں حل ہوجاتی ہے جو پینے والے کے لئے بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے۔

۷) بیٹھ کر پانی پینے سے شکم کے عضلات Abdominal Muscles اور حجاب حاجز Pretonium (وہ پردہ جو سینے اور شکم کے درمیان واقع ہے) کے درمیان مناسب دباؤ قائم رہتا ہے۔ گھبراہٹ، اختلاج اور دم گھٹنے کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور سانس اور نبض کی رفتار میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اس طریقے سے پانی پینے کی طب جدید بھی معترف ہے۔ (۲۲)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پسندیدہ لباس

لباس انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ضرورت ہے اور ستر پوشی کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ یہ انسان کو موسمی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے اور اسے زینت اور وقار عطا کرتا ہے۔

حدیث:

عن ام سلمة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا قالت کان احب الثیباب الی رسول اللّٰہ ﷺ القمیض۔ (۲۳)

ترجمہ: حضرت ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو لباس میں کرتا بہت پسند تھا۔

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کان احب الثیباب الی النبی ﷺ ان یلبسھا الحبرۃ۔ (۲۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جرہ (ایک قسم کی چادر) پہننا بہت پسند کرتے تھے۔

حدیث:

عن عبادۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملئکتہ وارخوھا خلف ظھورکم۔(۲۵)

ترجمہ: حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اپنے اوپر عماموں کا استعمال لازم کرلو کیونکہ یہ فرشتوں کی علامت ہے اور ان کے شملے اپنی پشت کے پیچھے چھوڑ دو۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ابی درداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ ان احسن ما زرتم اللّٰہ فی قبورکم و مساجدکم البیاض۔ (۲۶)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین سفید کپڑا ہے جسے پہن کر تم مسجدوں اور قبروں میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ کو لباس میں کرتا، یمنی چادر اور عمامہ بہت پسند تھا۔ کرتے کو پسند کرنے کی وہ یہ تھی کہ یہ جسم کو مکمل طور پر ڈھانپنے والا لباس ہے اور ڈھیلا ڈھالا ہونے کی وجہ سے آرام دہ بھی ہے۔ اسی طرح چادر بھی ستر پوشی کے لئے بہتر لباس ہے۔ اسے موسم سرما میں لباس کے اوپر استعمال کر کے جسم کو سردی سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ کو سر کھلا رکھنا ناپسند تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ عمامہ استعمال کیا اور امت کو بھی اس کا حکم فرمایا۔ عمامے کا استعمال سر کو موسم کے گرم و سرد اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ نیز اس کے استعمال سے انسان کی خوبصورتی اور وقار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

جدید تحقیق:

عمامے کا استعمال سردرد سے محفوظ رہنے کے لئے مفید ہے۔ اس کے استعمال سے سردرد اور دائمی نزلے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ دماغ کی تقویت اور یادداشت میں اضافے کے لئے مفید ہے۔ عمامے کا شملہ ریڑھ کی ہڈی کے ورم Inflammation of Vertebral Column سے بچاتا ہے اور جسم کے نچلے دھڑ کو فالج سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ شملے کی وجہ سے حرام مغز Spinal Cord سردی، گرمی اور موسمی تغیرات سے بچا رہتا ہے، اس لئے ایسے شخص کو سرسام Meningitis اور دماغی فالج جیسے امراض کا خطرہ بہت کم ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

muhtaqkhan.jiui@gmail.com

فریالوجی کی تحقیق کے مطابق جب حرام مغز محفوظ رہے گا تو جسم کا اعصابی نظام Nervous System اور عضلاتی نظام Muscles System بھی درست اور منظم رہے گا۔ سفید عمامے کے استعمال سے دماغ اور دماغی اعصاب Brain Nerves گرمی کی تمازت اور لو کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ (۲۷)

نبی کریم ﷺ کو لباس میں سفید رنگ بہت پسند تھا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ موسم گرما میں سفید رنگ کا استعمال گرمی کے احساس کو کم کرتا ہے اور عرب کا شدید گرم موسم اس امر کا متقاضی ہے۔ اس کے علاوہ یہ رنگ پاکیزگی کی علامت ہے اور پہننے والے کی شخصیت کو متاثر کن بناتا ہے۔

جدید تحقیق:

کروموپیتھی Chromopathy کے اصول کے مطابق سفید لباس دل، دماغ اور جلد کا محافظ ہے۔ یہ گرمی کو جذب نہیں کرتا اور ٹھنڈا رہتا ہے۔ علم الالوان کے ماہرین نے سفید لباس کو کینسر، پھپھوند کے امرض Fungal Infections، جلدی گلینڈز Sebecious Glands کے ورم، پسینے کے مسامات کی بندش جیسے امراض سے بچاؤ کا تریاق بتایا ہے۔ ماہرین نے جلدی الرجی Skin Allergy اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے سفید لباس زیب تن کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ (۲۸)

سر میں پانی بھر جانا یعنی Hydrocephalus یا استسقاء کا مرض خواہ اس کا سبب گردوں کی خرابی ہو یا دل کی کوئی دوسری بیماری دونوں حالتوں میں مریض کو سفید رنگ کی شعاعوں میں لٹانا اور ان شعاعوں کا پانی پلانا مفید ہے۔ (۲۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللّٰہ ﷺ اذا البس قمیصا بدا بمیانہ۔ (۳۰)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قمیض پہنتے تھے تو دائیں طرف سے پہننا شروع کرتے۔

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ من لبس ثوبا فقال الحمد للّٰہ الذی کسانی ھذا الثوب ورزقنیہ من غیر حول منی ولاقوۃ ۔ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ۔ (۳۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے نیا کپڑا پہننے کے بعد کہا کہ '' سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری محنت اور قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا'' تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حدیث:

عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ من جرثوبہ خیلاء لم ینظر اللّٰہ الی یوم القیامۃ۔ (۳۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر سے اپنا لباس لٹکائے گا تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر نہیں ڈالے گا۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن وحیتہ بن خلیفۃ الکلبی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللّٰہ ﷺ بقباطی ۔ فاعطانی منھا قبطیتہ۔ فقال اصددعھا صدعین فاقطع احدھما قمیصا واعطہ الاخر امر اتك تختمر بہ فلما ادبر قال وأمر امرا تك ان تجعل تحتہ ثوبالا یصفھا۔ (۳۳)

ترجمہ: حضرت وحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قباطی (مصری کپڑا جو باریک اور سفید ہوتا ہے) کے تھان لائے گئے۔آپ ﷺ نے اس میں سے ایک تھان مجھے بھی دیا اور فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کرلو۔ایک کا کرتا بنالو اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دو وہ اس کا دوپٹہ بنالے گی۔ جب میں واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو یہ ہدایت کر دینا کہ اس کے نیچے ایک کپڑا اور لگالے تا کہ جسم نظر نہ آئے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ تھی کہ آپ ہر کام کی ابتداء سیدھی طرف سے فرماتے تھے اور امت کو بھی اس کی تلقین فرمائی کہ یہ ہی طریقہ بہتر اور پسندیدہ ہے۔آپ ﷺ نے زائد کپڑا لٹکانے کی ممانعت فرمائی۔ اس دور میں عرب امراء اور رؤسا میں اپنے کپڑوں کو زمین پر لٹکانا اور گھسیٹنا غرور و تکبر کے اظہار کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا جبکہ دین اسلام میں غرور و تکبر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے اور اسی کو زیبا ہے۔آپ کا امت کو اس امر سے روکنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اس طریقے سے زمین کی مٹی اور گندگی لگنے سے لباس خراب ہو جاتا ہے جبکہ مومن کو اپنا لباس اور بدن پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا گیا۔اس کے علاوہ اس برائی سے روکنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ زائد کپڑے کا استعمال غیر ضروری اور اسراف ہے جس سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جدید تحقیق:

جسم میں بعض اہم ترین شریانیں اور وریدیں ایسی ہیں کہ جن کو ہوا اور پانی کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ اگر وہ ڈھکی رہیں گی تو انسان کو پاگل پن، ٹخنوں اور جگر کے ورم جیسے امراض لاحق ہنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس خواتین اگر ٹخنے کھلے رکھیں گی تو ان کے اندر نسوانی ہارمونز کی کمی یا زیادتی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے اندرونی ورم Viginal Inflammation، کمر کے درد، اعصابی کمزوری اور کھینچاؤ جیسے امرض لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس لئے شریعت میں عورتوں کو ٹخنے ڈھانپنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۳۴)

نبی کریم ﷺ نے مسلمان خواتین کو خصوصی طور پر باریک لباس پہننے سے منع فرمایا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ایسے لباس سے ستر پوشی کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور معاشرے میں فحاشی و بے حیائی پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسا لباس جسم کو موسمی اثرات سے محفوظ رکھنے کے بجائے بیماری کا سبب بھی بنتا ہے۔

جدید تحقیق:

خون میں ایک مادہ Melanin پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے جلد کا رنگ طبعی حالت پر رہتا ہے۔ باریک لباس کے استعمال سے سورج میں موجود الٹراوائیلٹ ریز جلد پر اثر انداز ہو کر سخت نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ علاوہ ازیں سرد موسم کی شدت بھی جلد کو نقصان پہنچاتی ہے اور جسم کے لئے بیماریوں کا سبب بھی بنتی ہے۔ موٹا لباس استعمال کرنے سے جسم ان تمام خرابیوں اور بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (۳۵)

لباس پہننے کے بعد آپ ﷺ نے امت کو خدا کا شکر ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور بندے کی نعمتوں میں اضافے کا موجب ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

پسندیدہ خوشبو

خوشبو نبی کریم ﷺ کی دنیا کی محبوب ترین چیزوں میں سے ایک تھی۔آپ ﷺ کثرت سے اس کا استعمال فرماتے تھے۔احادیث کی کتابوں میں اس موضوع پر بے شمار احادیث موجود ہیں۔:

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کنت اطیب النبی ﷺ باطیب مانجد حتی اجد وبیص الطیب فی راسہ ولحیتہ۔ (۳۶)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی تھی۔

حدیث:

عن البراء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ حقا علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمة ولیمس احدھم من طیب اھلہ۔ (۳۷)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعے کے دن غسل کریں اور گھر میں جو خوشبو میسر ہو وہ لگائیں۔

حدیث:

عن ابی سعید نالخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ سئل عن المسك فقال ھو اطیب طیبکم ۔(۳۸)

ترجمہ: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مشک کے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری خوشبوؤں میں سب سے بہتر مشک ہے۔

فائدہ:

روح اور خوشبو کے درمیان قریبی تعلق پایا جاتا ہے۔ یہ روح کی غذا ہے۔ اس کے استعمال سے دل و دماغ اور تمام باطنی اعضاء کو تسکین اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے خود استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ امت کو بھی اس کے استعمال کا حکم فرمایا اور خصوصاً جمعے کی نماز کے لئے اس کے استعمال کی بہت تاکید فرمائی کیونکہ اس موقعے پر لوگوں کی کثیر تعداد جمع ہوتی ہے۔ خوشبو ان کی طبیعت پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے اور معطر ماحول میں عبادت کے خشوع و خضوع میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

مشک نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ خوشبو ہے جو خاص قسم کے پہاڑی ہرن کے پیٹ سے حاصل کی جاتی ہے۔

جدید تحقیق:

جدید تحقیق سے معلوم ہوا کہ دنیا کی تمام خوشبوؤں میں صرف مشک ایسی خوشبو ہے جو سب سے زیادہ فضا کو معطر بناتی ہے اور اس میں خود بھی کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوتی برخلاف دوسری خوشبوؤں کے جو آہستہ آہستہ مہک کر ختم ہو جاتی ہیں۔ مشک کے متعلق یہ تجربہ بھی کیا گیا ہے کہ اگر ایک گرام مشک کو تین ہزار گرام (تین کلو) وزن کے برابر کسی بے بو چیز مثلاً مٹی، ریت یا اسٹارچ پاؤڈر میں ملا دیا جائے تب بھی مشک کی خوشبو کی مہک برقرار رہے گی اور وہ اچھی طرح پہچانی جا سکے گی۔

مشک دوا اور خوشبو دونوں ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ محرک نشاط ہے۔ طبیعت کو فرحت پہنچاتا ہے۔ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ پیشاب آور ہے۔ پسینہ زیادہ پیدا کرتا ہے۔ تشنج کو کم کرتا ہے اور قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ (۳۹)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

خوشبو کے استعمال کا طریقہ

حدیث:

عن نافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اذا ستجمرٔ استجمرٔ بالوّۃ غیر مضراۃ وبکافور طرحہ مع الالوۃ ثم قال ھکذا کان یستجمرٔ رسول اللّٰہ ﷺ۔ (۴۰)

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دھونی لیتے تو اگر کی دھونی لیتے جس میں مشک نہ ملا ہوتا اور کبھی اگر اور کافور دونوں کو ملا کر دھونی لیتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ اس طریقے سے دھونی لیا کرتے تھے۔

حدیث:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ طیب الرجال ماظھر ریحہ وخفی لونہ و طیب النساء ماظھر لونہ وخفی ریحہ۔ (۴۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس میں بو زیادہ ہو اور رنگ ہلکا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ شوخ ہو اور خوشبو ہلکی ہو۔

حدیث:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تقبل

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

صلوٰۃ امراۃ تطیبت هذا المسجد حتی ترجع فتغسل غسلها من الجنابة ۔(۴۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آئے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ اپنے گھر لوٹ کر غسل کر کے اس خوشبو کو دور نہ کرے۔

حدیث:

عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰه ﷺ من عرض علیه طیب فلا یرده فانه طیب الرائح خفیف المحمل۔ (۴۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو خوشبو دی جائے تو اس کو چاہئے کہ اسے قبول کر لے اور انکار نہ کرے کیونکہ یہ عمدہ چیز ہے اور وزن میں ہلکی ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے امت کو بھی اس کی طرف متوجہ فرمایا اور اس کے استعمال کا طریقہ تعلیم فرمایا۔ آپ ﷺ خوشبو کو دو طریقوں سے استعمال فرماتے تھے۔ ایک طریقہ تو یہ تھا کہ ہاتھ سے چہرۂ مبارک اور کپڑوں پر مل لیا کرتے تھے اور دوسرا طریقہ یہ تھا کہ اس کی دھونی لیا کرتے تھے۔ دھونی کے طریقے میں مزید فائدہ یہ ہے کہ فرد کے ساتھ ماحول بھی معطر ہو جاتا ہے۔ اسی طریقے سے آپ ﷺ نے مسجدوں کو بھی مہکانے کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ نے مردوں کو کے لئے ایسی خوشبو کو پسند فرمایا ہے کہ جس کا رنگ ہلکا اور مہک زیادہ ہو جبکہ خواتین کے لئے ایسی خوشبو کو بہتر قرار دیا ہے کہ جس کا رنگ زیادہ اور مہک ہلکی ہو۔ فتنے کے اندیشے سے آپ ﷺ

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

نے خواتین کو خوشبو کے استعمال میں احتیاط کا حکم فرمایا ہے کہ وہ خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہ جایا کریں اس امر میں یہاں تک سختی فرمائی ہے کہ انہیں مسجدوں میں بھی خوشبو لگا کر آنے سے روکا گیا ہے اور نماز کی قبولیت میں مانع قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کی عادت طیبہ تھی کہ خوشبو کا تحفہ کبھی رد نہیں فرماتے تھے اور امت کو بھی اس عمل سے روکا گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ خوشبو کا تحفہ ایسا بھاری بوجھ نہیں ہے جس کو اٹھایا نہ جا سکے اور ایسا احسان بھی نہیں ہے کہ جس کا بدلہ نہ لیا جا سکے یا بدلہ نہ دینے پر کوئی گلہ شکوہ کرے تو پھر اس عمدہ چیز کو کیوں رد کیا جائے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فصلِ دوم

اندازِ نبوی ﷺ

آرام کا طریقہ

آپ ﷺ کا سونے کا طریقہ بھی دیگر معمولات زندگی کی طرح فطرت کے عین مطابق تھا۔ آپ ﷺ وضو کر کے بستر پر تشریف لاتے، پہلے بستر کو جھاڑتے اور دائیں کروٹ لیٹ کر دعائیں پڑھ کر سو جاتے۔ آخر شب میں بیدار ہو جاتے اور تہجد کی نماز میں مشغول ہو جاتے۔ فجر کا وقت ہونے پر دو رکعتیں ادا فرما کر دائیں کروٹ آرام فرماتے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ کر آپ ﷺ کو فجر کی جماعت کی اطلاع دیتے تو آپ ﷺ مسجد تشریف لے جاتے۔

آپ ﷺ نے امت کو سونے کا طریقہ اور اس سے قبل ضروری احتیاطیں بھی تعلیم فرمائیں۔

حدیث:

عن جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ اطفؤا المصابیح باللیل اذا رقدتم وغلّقو الابواب واوکوا الا سقیۃ وخمرو الطعام والشراب۔ (۴۴)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کو جب تم سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو، مشک کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھا کرو۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن ابن شیبان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ من بات علی ظھر بیت لیس علیہ حجار فقد برئت منہ الذمّۃ ۔ (۴۵)

ترجمہ: حضرت ابن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر دیوار نہ ہو تو اس کی حفاظت کی ذمے داری نہیں ہے۔

حدیث:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ ﷺ اذا اوٰی احدکم الٰی فراشہ فلینفض فراشہ بد اخلتہ ازارہ فانہ لایدری ماخلفہ علیہ۔ (۴۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے جھاڑ لے۔ اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی لاعلمی میں کیا چیز اس میں داخل ہوگئی ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ کا چراغ بجھانے سے متعلق فرمان مبارک اپنے اندر افادیت کے کئی پہلو رکھتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اندھیرے میں پرسکون نیند آتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس سے آگ لگنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ موجودہ دور کی ضرورت کے مطابق لائٹ اور ہیٹر بند کر کے سونا چاہئے تاکہ کسی حادثے کا خطرہ نہ رہے۔ آپ ﷺ کا دروازے بند کرنے کا حکم، چوروں اور ڈاکوؤں سے حفاظت کے پیش نظر ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپنے کا حکم بھی حفظان صحت کی عمدہ تدبیر ہے۔ اگر یہ چیزیں کھلی رہ جائیں تو اس بات کا امکان ہے کہ اس میں کوئی زہریلا کیڑا مکوڑا مثلاً سانپ یا چھپکلی وغیرہ گر جائے یا بلی منہ ڈال دے یا جراثیم

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اور گرد و غبار کے گرنے سے یا کسی کی ٹھوکر لگنے سے یہ اشیاء خراب اور نا قابل استعمال ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے انسانی جان کی حفاظت کے لئے بغیر منڈیر والی چھت پر سونے کی ممانعت فرمائی ہے اور سونے سے قبل بستر کو جھاڑنے کی ہدایت فرمائی ہے تا کہ کسی قسم کے حشرات الارض مثلاً کیڑا، سانپ یا بچھو وغیرہ کے ضرر سے محفوظ رہا جا سکے۔

حدیث:

اذا اتیت مضجعك فتوضا وضوئك للصلوٰة ثم اضطجع على شقك الا يمن ثم قل اللهم اسلمت نفسى اليك ووجهت وجهى اليك وفوضت امرى اليك والجات ظهرى اليك رغبة ورهبة واليك لا ملجأ ولا منجأ الا اليك امنت بكتابك الذى انزلت ونبيك الذى ارسلت واجعلهن اخر كلا مك فان مت من ليلتك مت على الفطرة۔ (۴۷)

ترجمہ: جب سونے کے لئے بستر پر جانے لگو تو نماز کی طرح وضو کرو اور اپنے دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھو ''اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور اپنا رخ تیری طرف کیا اور اپنے معاملے کو تیرے سپرد کیا اور اپنی پشت کی تیری طرف ٹیک لگائی۔ تجھ سے بیم ورجا کرتے ہوئے کہ تیرے سوا میری کوئی پناہ گاہ اور ٹھکانہیں ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے معبوث فرمایا''۔ ان کلمات کو اپنا آخری کلمہ بناؤ۔ اگر اسی رات مر گئے تو تمہاری موت دین خداوندی پر ہوگی۔

فائدہ:

وضو بے سکونی کا بہترین علاج ہے۔ سونے سے پہلے وضو کرنے سے طبیعت پر سکون ہو کر آرام

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ہدایت کے مطابق دائیں کروٹ سونا طبعی نقطہ نظر سے بہت افادیت کا حامل ہے۔

جدید تحقیق:

تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دائیں کروٹ سونا دل اور معدے کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ بے ہوشی اور مسلسل بے ہوشی Coma سے بھی بچاتا ہے۔

بمبئی ہاسپٹل کے ڈاکٹر شرما کی تحقیق کے مطابق جن مریضوں کو مسلسل دائیں کروٹ سلایا گیا وہ بہت جلد صحت یاب ہو گئے اور جو مریض بائیں کروٹ سوتے تھے وہ بے چین رہے۔

بائیں کروٹ سونے سے دل کے امراض پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے کیونکہ اس انداز سے معدے اور آنتوں کا بوجھ دل پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے دوران خون Blood Circulation اور دل کی حرکات میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ (۴۸)

اس دعا کے ذریعے نبی کریم ﷺ نے سونے والے کو تعلیم دی کہ وہ سونے سے پہلے اپنی جان اور تمام معاملات خدا کے سپرد کر کے اس کی پناہ میں آ جائے اور اگر اسی حالت میں موت آ جائے تو ذکر الٰہی اس کا آخری قول اور عمل ہو گا۔ (۴۹)

حدیث:

عن ابی امامه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال مر النبی ﷺ علی رجل نائم فی المسجد منبطح علی وجهه فضربه برجله وقال قم اواقعد فانها لومة جهنمية ۔(۵۰)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا گزر ایک شخص پر ہوا جو مسجد میں منہ کے بل سویا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پیر سے اسے ٹھوکا دیا اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ، اس لئے کہ یہ جہنمیوں کے سونے کا انداز ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

جدید تحقیق:

اوندھا لیٹنے سے تمام اعضائے ہضم اور اعضائے رئیسہ بے ترتیب ہو جاتے ہیں۔ اس کا اثر پہلے دماغ پر پڑتا ہے۔ دماغی لہریں اپنی ترتیب سے ہٹ کر دوسرا منفی رخ اختیار کر لیتی ہیں جس کے نتیجے میں انسان کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں جبکہ یہ لہریں مثبت انداز میں انسان کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ ماہرین نفسیات کے مطابق ایسے شخص کی زندگی کا رخ بھی اپنی ترتیب سے ہٹ جاتا ہے اور وہ الٹی سوچ کا حامل ہو جاتا ہے۔ (۵۱)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حوائج ضروریہ سے فراغت کا طریقہ

نبی کریم ﷺ کے ہر ایک عمل میں سہولت اور نسل انسانی کا تحفظ ہے۔ قضائے حاجت جو انسان کی طبعی ضروریات میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے اس معاملے میں بھی امت کی رہنمائی فرمائی اور انسان کی فطرت کے مطابق عملی نمونہ پیش کیا۔

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کان رسول ﷺ اذا دخل الخلاء یقول اللّٰھم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث ۔ (۵۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو دعا فرماتے تھے'' اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں سے''۔

فائدہ:

عام طور پر گندگی اور نجاست کے مقامات جنات اور شیاطین کے مسکن کہے جاتے ہیں۔ قضائے حاجت کے لئے جانے والا جب یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو اس کے اور جنات کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے اور وہ اس کو دیکھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے امت کو جنات اور شیاطین کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ دعا تعلیم فرمائی ہے۔ (۵۳)

حدیث:

عن سلمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال نھٰنا رسول اللّٰہ ﷺ ان نستقبل بغائط اوبول او نستنجی بالیمین او ان نستنجی باقل من ثلثة احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم ۔ (۵۴)

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں قضائے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حاجت کے وقت قبلے کی جانب منہ کرنے اور سیدھے ہاتھ سے طہارت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح ہڈی، گوبر اور تین سے کم ڈھیلوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نے قبلہ رخ منہ یا پیٹھ کر کے قضائے حاجت کے لئے بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

جدید تحقیق:

مشہور سائنسدان ڈاکٹر ڈارون، لیڈ بیٹر اور الیگزنڈرا کی Cosmic Research کے مطابق Cosmic World کا نظام انسانی زندگی پر حاوی ہے۔ خانہ کعبہ کے چاروں اطراف میں Positive RAys مثبت شعاعیں پوری دنیا تک پھیلی ہوئی ہیں۔ فضلات جو کہ خاص طور پر Negative Rays منفی شعاعوں کا حصہ ہیں۔ اگر کوئی شخص انہیں کعبہ کی طرف ڈالے گا تو یہ عمل اس شخص کے لئے مسلسل نقصان کا باعث بنے گا۔

مشہور Psychologist ڈاکٹر کامن بیم کی تحقیق ہے کہ مسلمانوں کے کعبے سے مسلسل مثبت شعاعیں پوری کائنات میں پھیل رہی ہیں اور اس طرح منفی شعاعوں کا رجحان باعث ضرر ہے۔ (۵۵)

آپ ﷺ نے طہارت کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

فائدہ:

انسانی ہاتھوں سے غیر مرئی شعاعیں نکلتی ہیں جس میں سیدھے ہاتھ سے مثبت شعاعیں نکلتی ہیں اور الٹے ہاتھ سے منفی شعاعیں نکلتی ہیں۔ اگر طہارت کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کیا جائے تو جسم کا شعاعی نظام بگڑ جانے کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے اور جس کے اثرات دماغ اور حرام مغز پر پڑنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ چونکہ دایاں ہاتھ کھانے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اگر استنجے کے لئے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

بھی دایاں ہاتھ استعمال کیا جائے تو کھانے کے ساتھ جراثیم کے شامل ہونے کا امکان رہتا ہے جو یقینی طور پر بیماری کا سبب بن سکتا ہے۔ (۵۶)

طہارت کے لئے ڈھیلوں کے استعمال کا حکم بھی افادیت کا حامل ہے۔

فائدہ:

چونکہ فضلہ جراثیم پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کا انسانی جلد کو لگنا انتہائی نقصان دہ ہے۔ اگر اس کے کچھ اجزاء جلد پر چپک جائیں یا ہاتھ پر لگے رہ جائیں تو بے شمار امرض کے پھیلنے کا خطرہ رہتا ہے۔ ڈاکٹر جلوک کے تحقیق کے مطابق مٹی میں نوشادر Ammonium Chloride اور دافع تعفن اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ ڈھیلے کے استعمال سے پوشیدہ اعضاء پر بیرونی طور سے لگنے والے تمام جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ مٹی کا استعمال Cancer of Panis سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ تین ڈھیلوں کی تعداد زیادہ صفائی کے پیش نظر مقرر رکھی گئی ہے۔ (۵۷)

آپ ﷺ نے لید اور ہڈی سے طہارت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ لید ایک فضلہ ہے اور ہر فضلہ جراثیم سے پر ہوتا ہے۔ اس میں تشنج Tatnus اور تپ محرقہ Typhuid کا سبب بننے والے جراثیم کثرت سے ہوتے ہیں۔ لہذا اس کے استعمال سے وہ تمام جراثیم جسم میں منتقل ہو سکتے ہیں۔

ہڈی کو اکثر جانور کھاتے ہیں اور بعض جانوروں کے لعاب میں خطرناک جراثیم پائے جاتے ہیں جو ہڈی پر منتقل ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہڈی پر گرد و غبار بھی جما ہوا ہوتا ہے اور اس میں بھی کئی قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں جو ہڈی کے استعمال کے نتیجے میں جسم کے اندر داخل ہو کر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہڈی کی سطح ناہموار، کھردری اور نوکدار ہوتی ہے جس سے جسم کے زخمی ہونے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

لید اور ہڈی سے ممانعت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ یہ جنات کی غذائیں ہیں۔ (۵۸)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

حدیث:

عن عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا ما کان یبول الا قاعداً ۔ (۵۹)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر بول سے فراغت حاصل کرتے تھے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ کا طریقۂ فراغت ہر لحاظ سے مناسب ہے۔ اس طریقے سے بے پردگی بھی نہیں ہوتی اور کپڑوں کے ساتھ جسم بھی چھینٹوں سے محفوظ رہتا ہے۔ برخلاف اس کے کھڑے ہو کر فراغت حاصل کرنے کا طریقہ کئی نقصانات کا سبب بن سکتا ہے۔ طبی لحاظ سے یہ انداز غدۂ قدامیہ Prostate Gland پر برا اثر ڈالتا ہے اور وہ متورم بھی ہو سکتا ہے۔ جس سے کئی امراض بول لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کپڑے اور جسم پر بھی چھینٹے پڑنے کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ (۶۰)

حدیث:

عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کان رسول ﷺ اذا خرج من الخلاء یقول الحمد للّٰہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی۔ (۶۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے ''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت عطا فرمائی''۔

فائدہ:

حوائج ضروری سے فراغت بھی خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر کسی سبب سے اس معمول میں خلل پیدا ہو جائے تو انسان بڑی اذیت میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سکون و عافیت کے حصول پر خدا کا شکر ادا کرنے کی ترغیب فرمائی ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

رہائش گاہ

اسلام آسانی اور سادگی کا مذہب ہے۔اس کے ہر پہلو میں انسانیت کے لئے راحت اور بھلائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی کو مثال بنا کر امت کو سادگی کی تعلیم فرمائی۔آپ ﷺ کے دیگر سامان زندگی کی طرح آپ ﷺ کی رہائش گاہ بھی ہر قسم کی آسائش و آرائش سے مبرا تھی۔

مسجد نبوی ﷺ میں آپ ﷺ اپنے وقت کا بیشتر حصہ گزارا کرتے تھے۔تمام ریاستی وانتظامی امور، اہم فیصلے، مقدمات اور مسلمانوں کے دیگر معاملات سب اسی مسجد میں انجام پاتے تھے۔موجودہ دور کے لحاظ سے اس کو ایوان حکومت کہا جا سکتا ہے۔یہ مسجد ہر قسم کی زیب وزینت اور تکلفات سے پاک تھی۔ اس کی تعمیر میں نبی کریم ﷺ خود بنفس نفیس برابر شریک رہے۔کچی اینٹوں اور گارے سے دیواریں کھڑی کی گئیں۔کھجور کے درخت کاٹ کر اس کے تنوں سے ستون بنائے گئے اور پتوں کی چھت ڈالی گئی۔فرش کچا رہنے دیا گیا۔ برسات کے موسم میں جب چھت سے پانی ٹپکتا تھا تو فرش کیچڑ کی شکل اختیار کر لیتا تھا۔ مدینہ منورہ کے ندی نالوں میں سرخ رنگ کی باریک اور ملائم بجری نکلتی ہے۔صحابہ کرام ؓ اس بجری کو جھولیوں میں بھر بھر کر لاتے اور فرش پر بچھا دیتے تھے۔رسول کریم ﷺ نے اس عمل کو پسند فرمایا۔اس طرح رفتہ رفتہ فرش ایسا بن گیا کہ کیچڑ بننے سے محفوظ ہو گیا۔کھجور کے پتوں کی چھت کے نیچے جب گرمی زیادہ ستانے لگی تو اوپر سے گارے کی لپائی کر دی گئی۔ (۶۲)

مسجد کے اندر مشرقی حصے میں ایک چبوترہ بنا کر اس پر سائبان ڈال دیا گیا تھا جسے صفہ کا نام دیا گیا۔ یہاں وہ غریب اور نادار صحابہ کرام قیام پذیر تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا۔ان کا تمام وقت نبی کریم ﷺ کی صحبت مبارکہ میں گزرتا تھا۔ان کی زندگیوں کا مقصد علم دین کا حصول تھا۔ (۶۳)

مسجد سے متصل ازواج مطہرات کے حجرے تعمیر کئے تھے جو نو دس فٹ چوڑے اور پندرہ فٹ لمبے تھے، ان میں سے چند کی دیواریں کچی اینٹوں کی تھیں اور باقی حجروں کی دیواریں کھجور کی ٹیٹوں کو کھڑا کر

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan4ui@gmail.com

کے اوپر سے مٹی کا لیپ کر کے بنائی گئی تھیں۔ ان کی چھتیں کھجور کے چھپروں کی تھیں جن کی بلندی صرف اتنی تھی کہ کھڑے ہو کر چھت کو چھوا جا سکتا تھا۔ (۶۴)

ان حجروں میں دروازے نہیں تھے بلکہ ٹاٹ اور کمبل کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ بعد میں یہاں دروازے لگائے گئے تھے۔ رات میں عموماً تاریکی ہوتی تھی اور چراغ جلانے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا۔ (۶۵)

حجروں کے دروازوں کو انگلیوں سے کھٹکھٹایا جاتا تھا کیونکہ انمیں کنڈیاں نہیں تھیں۔ (۶۶)

یہ حجرے مسجد سے اس قدر ملے ہوئے تھے کہ جب نبی کریم ﷺ اعتکاف میں ہوتے تو مسجد سے سر باہر نکال کر ازدواج مطہرات کو دیکھ سکتے تھے اور وہ گھر میں بیٹھے آپ ﷺ کے گیسوئے مبارک دھو دیا کرتی تھیں۔ یہ حجرے زہد و قناعت کی تصویر اور دنیا کی بے ثباتی کا نمونہ تھے۔ (۶۷)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

رہائش کا طریقہ

نبی کریم ﷺ نے اپنے بے مثال طرزِ عمل کے ذریعے امت کو تعلیم فرمائی کہ اگر انسان اپنی بے جا خواہشات کو ترک کر کے سادگی اور قناعت کو اختیار کرے تو وہ ایک مطمئن اور پرسکون زندگی گزار سکتا ہے۔

حدیث:

عن عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ قال لیس لابن ادم حق فی سویٰ هذه الخصال بیت سیکنه و ثوب یواری به عورته و جلف الخبز والماء ۔ (٦٨)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان چیزوں کے سوا آدم کے بیٹے کا کسی چیز پر کوئی حق نہیں۔ ۱) رہنے کے لئے جگہ ۲) تن ڈھانپنے کے لئے لباس ۳) خشک روٹی ۴) پانی۔

حدیث:

عن عمر بن خطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال دخلت علی رسول اللّٰہ ﷺ وهو علی حصیر ۔ قال فجلست فاذا علیه ازار ویس علیه غیره واذا الحصیر قد اثر فی جنبه واذا انا بقبضته من شعیر نحو الصاع و قرط فی ناحیته فی الفرفة واذا اهاب معلق فابتدنت عیناى ۔ فقال ما یبکیك یا ابن الخطاب ۔ فقلت یا نبی اللّٰہ وما لی لا ابکی وهذا الحصیر قد اثر فی جنبك وهذه خزانتك لا اری فیهما الّا ما اری وذلك کسریٰ وقیصر فی الثمار والانهار وانت نبی اللّٰہ وصفوته وهذه خزانتك ۔ قال یا ان الخطاب الا ترضیٰ ان تکون لنا الاخرة ولهم الدنیا قلت بلیٰ ۔ (٦٩)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ ایک چٹائی پر آرام فرما رہے تھے۔ میں بھی آپ ﷺ کے قریب بیٹھ گیا۔ حضور کے بدن پر سوائے ایک تہد کے کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ کے پہلوئے مبارک پر چٹائی کے نشان پڑے ہوئے تھے وہاں ایک صاع کے قریب جو رکھے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں چمڑا صاف کرنے کا مسالہ رکھا ہوا تھا اور ایک کھال لٹکی ہوئی تھی۔ میں حضور ﷺ کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی کیوں نہ روؤں۔ اس چٹائی نے آپ ﷺ کے بدن پر نشان ڈال دیئے ہیں اور یہ آپ کا کل سامان حیات ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اور یہ قیصر و کسریٰ ہیں جو باغات اور محلات میں آرام فرما رہے ہیں حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ رسول ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابن خطاب کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کے لئے دنیا ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟

فائدہ:

آپ ﷺ نے اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے لئے سادگی اور فقر و فاقہ کی زندگی کو پسند فرمایا اور دنیا کے عیش و آرام اور نعمتوں پر جنت کی حقیقی نعمتوں اور راحتوں کو ترجیح دی۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں خوراک، پوشاک اور رہن سہن سے لیکر زندگی کے ہر شعبے میں سادگی اور قناعت کا سبق ملتا ہے۔

حیاتِ طیبہ ﷺ کے ہر گوشے میں آپ کا زہد اور دنیا سے بے رغبتی کا عالم نمایاں تھا۔ آپ ﷺ کا فرمان تھا کہ مجھ کو دنیا سے کیا مطلب۔ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے کھڑے ہو کر اس کے سائے میں کچھ دیر ستانے کے بعد اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے اور درخت اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے مال و زر کو اپنی امت کے لئے فتنہ قرار دیا اور زندگی ایک مسافر کی طرح گزارنے کی تلقین فرمائی کہ جس کے پاس سامان مختصر اور ستانے کا وقت بھی قلیل ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhanjui@gmail.com

باب ہفتم

حوالہ جات

۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر312۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطعام، صفحہ نمبر665۔

۲۔ سنن ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر174۔

۳۔ سنن ابن ماجہ، جلددوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر311۔

۴۔ سنن ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر162۔

۵۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر191۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطعام، صفحہ نمبر663۔

۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر300۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطعام، صفحہ نمبر668۔ سنن ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر154۔

۷۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر175۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر303۔ سنن ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر160۔

۸۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر304۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطعام، صفحہ نمبر665۔ صحیح مسلم، جلدسوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر207۔

۹۔ صحیح مسلم، جلدسوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر205۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر306۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

۱۰۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 111۔

۱۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 298۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 670۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 165۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 305۔

۱۲۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 167۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الطعام، صفحہ نمبر 300۔

۱۳۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 683۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 319۔

۱۴۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 145۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 319۔

۱۵۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 144۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 319۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 683۔

۱۶۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 186۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 319۔ سنن ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 137۔

۱۷۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 318۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 681۔

۱۸۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 315۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 251۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 199۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۱۹۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 141۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 318۔ ریاض الصالحین، جلد اول، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 451۔

۲۰۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 316۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 199۔ ریاض الصالحین، جلد سوم، کتاب الاشربۃ، صفحہ نمبر 457۔

۲۱۔ طب نبوی ﷺ دور جدید میں، ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی، صفحہ نمبر 41، پبلشر سید مظفر اقبال شاہ شمس آباد کالونی، ملتان، 1984ء۔

۲۲۔ اسلام اور میڈیکل سائنس، کھانے پینے کے آداب، ڈاکٹر حکیم سید قدرت اللہ قادری، صفحہ نمبر 96۔

۲۳۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 239۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 644۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 381۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 384۔

۲۴۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 311۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 249۔

۲۵۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 323۔

۲۶۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 379۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 336۔

۲۷۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 150۔

۲۸۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 145۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۲۹۔ رنگ اور روشنی سے علاج، خواجہ شمس الدین عظیمی، صفحہ نمبر58، مکتبہ تاج الدین بابا، ناظم آباد، کراچی۔

۳۰۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر327۔

۳۱۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر238۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر329۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب اللباس، صفحہ نمبر771۔

۳۲۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر362۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر264۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر328۔

۳۳۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر267۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر391۔

۳۴۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر154۔

۳۵۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد دوم، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر50۔

۳۶۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر340۔ صحیح مسلم، جلد سوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر132۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر346۔

۳۷۔ صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الجمعہ، صفحہ نمبر423۔ صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الجمعہ، صفحہ نمبر703۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، کتاب الجمعہ، صفحہ نمبر330۔ سنن ابو داؤد، جلد اول، کتاب الجمعہ، صفحہ نمبر162۔

۳۸۔ سنن ابو داؤد، جلد دوم، کتاب الجنائز، صفحہ نمبر559۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الجنائز، صفحہ نمبر367۔ سنن نسائی، جلد اول، کتاب الجنائز، صفحہ نمبر469۔

۳۹۔ احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں، ایک سائنسی جائزہ، ڈاکٹر اقتدار فاروقی، صفحہ نمبر51۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۴۰۔ صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الترجل، صفحہ نمبر 400۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر 404۔

۴۱۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الاستیذان والادب، صفحہ نمبر 289۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر 405۔

۴۲۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الاستیذان والادب، صفحہ نمبر 289۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر 286۔

۴۳۔ صحیح بخاری، جلد دوم، کتاب اللباس، صفحہ نمبر 361۔ سنن ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الترجل، صفحہ نمبر 285۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الاستیذان والادب، صفحہ نمبر 290۔

۴۴۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاستیذان، صفحہ نمبر 441۔

۴۵۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الاستیذان، صفحہ نمبر 461۔

۴۶۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر 469۔

۴۷۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الدعوات، صفحہ نمبر 492۔

۴۸۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 135۔

۴۹۔ طب نبوی ﷺ، حکیم عزیز الرحمٰن، صفحہ نمبر 458۔

۵۰۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب الاداب، صفحہ نمبر 413۔ مشکوۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الاداب، صفحہ نمبر 467۔

۵۱۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 137۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

۵۲۔ صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب الادعوات، صفحہ نمبر 496۔ صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الحیض، صفحہ نمبر 1060۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 95۔

۵۳۔ لقط المرجان، فی احکام الجا جلال السیوطی، مترجم مولانا امداد اللہ انوار، صفحہ نمبر 101۔

۵۴۔ صحیح مسلم، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 935۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 98۔

۵۵۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 201۔

۵۶۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 200۔

۵۷۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 190۔

۵۸۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 192۔

۵۹۔ جامع ترمذی، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 54۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 98۔

۶۰۔ سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس، جلد اول، حکیم طارق محمود چغتائی، صفحہ نمبر 193۔

۶۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 128۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 101۔

۶۲۔ رسول رحمت ﷺ، مولانا ابوالکلام آزاد، مرتبہ مولانا غلام رسول مھر، صفحہ نمبر 229، شیخ غلام علی اینڈ سنز، کراچی۔

۶۳۔ سیرۃ النبی ﷺ، جلد اول، علامہ شبلی نعمانی، صفحہ نمبر 28، مطبع اعظم گڑھ، انڈیا۔

۶۴۔ رسول رحمت ﷺ، مولانا ابوالکلام آزاد، مرتبہ مولانا غلام رسول مھر، صفحہ نمبر 230۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

۶۵۔ سیرۃ المصطفیٰ ﷺ، جلد اول، مولانا ادریس کاندھلوی، صفحہ نمبر 147، مکتبہ عثمانیہ، اقبال ٹاؤن، لاہور۔

۶۶۔ سیرت سرورِ عالم ﷺ، جلد دوم، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، صفحہ نمبر 798، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1989۔

۶۷۔ سیرۃ النبی ﷺ، جلد اول، علامہ شبلی نعمانی، صفحہ نمبر 28۔

۶۸۔ جامع ترمذی، جلد دوم، کتاب الرقاق، صفحہ نمبر 570۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد دوم، کتاب الرقاق، صفحہ نمبر 571۔

۶۹۔ سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الزہد، صفحہ نمبر 553۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اختتامیہ

اسلام دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح وقتی یا عارضی دین نہیں بلکہ قیامت تک باقی رہنے والا ایک لازوال دین ہے۔عصر حاضر میں حضور اقدس ﷺ کے کسی بھی فرمان یا کسی بھی عمل کو تجربات کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ہر لحاظ سے بہترین پایا گیا ہے۔مسلمانوں کی تمام تر کمزوریوں کے باوجود ان کا دین آج بھی روحانی اور معاشرتی طور پر ایک بڑی قوت کی حیثیت سے انہیں آگے لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔پچھلے دور کی طرح اس دور میں بھی مسلمانوں کو جس چیز سے سربلندی اور کامیابی حاصل ہوسکتی ہے وہ ہے قرآن و سنت۔چونکہ انسان طبعاً حریص ہے اور اسلام نے اسے ہر عمل پر نفع دیا ہے اس لئے سنتوں کی سائنسی تحقیق کی گئی ورنہ آپ ﷺ کی سنتیں سائنس کی قطعاً محتاج نہیں ہیں کیونکہ عقل انسانی فانی ہے اور حکم الٰہی ابدی ہے۔

علاج امراض کے لئے نباتات کے استعمال کو ہمیشہ سے اہمیت حاصل رہی ہے جس کی وجہ یقیناً وہ نظام قدرت و فطرت ہے جو اس کرۂ ارض پر ہر سو کارفرما ہے کہ ہر خطۂ زمین پر مخصوص ماحولیاتی حالات کے سبب سے جو امراض وجود میں آتے ہیں، قدرت فیاض و فطرت نباض نے ان کے علاج کے لئے اسی خطۂ ارض میں اسی مناسبت سے نباتات کو وجود بخشا ہے۔قدرت کا یہ نظام کل بھی سرگرم عمل تھا اور آج بھی ہے۔ اب جبکہ مغربی طب نے غیر نباتی طرز علاج کو معمول بنا کر انسانی صحت کے لئے لاتعداد مسائل پیدا کر دیئے ہیں اور خود اس خطے کے لوگ بھی متبادل علاج کی طرف راغب ہو رہے ہیں جہاں ان ادویہ کا سحر و فسوں سب سے زیادہ تھا۔انسان کو محض مضغۂ گوشت سمجھنے والے مغربین اس نتیجے پر پہنچ گئے ہیں کہ طب کو آغوش فطرت سے باہر نہیں رہنا چاہئے۔طب نبوی فطری اور سائنسی طب ہے جو اپنے مزاج کے اعتبار سے نباتی اور غذائی راہنما بھی ہے اور اس طریقۂ علاج کو محض روحانی سمجھنے والوں کے لئے ایک چیلنج بھی ہے۔اپنے اس مقالے

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
muhtaqkhan.iiui@gmail.com

میں، میں نے تقریباً چھتیس امراض کا ذکر کیا ہے جن میں چند متعدی امراض بھی شامل ہیں۔ ان امراض کو جدید طبی تشخیص و تحقیق کے بعد طب نبوی ﷺ کے ذریعے ان کا علاج اور بچاؤ کے طریقے بیان کئے ہیں۔ کچھ امراض کا تدراک بالجراحت بھی بتایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی مریض کے لئے پرہیز وخوراک کی ہدایات بھی بیان کی گئی ہیں۔ بیماریوں کے اسباب میں ماحول، پانی، غذا، چھوت، شخصی قوت مدافعت اور متعدد دوسرے فنی مسائل اور ان کے حل بھی زیرِ بحث آئے ہیں جن کو جدید طبی نظریات کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد واضح کیا گیا ہے کہ اس تمام علم وفن کا ماخذ ومنبع اسلام ہی ہے۔

میں نے پندرہ مفرد دواؤں پر تحقیق کی ہے جس میں ان کے مختلف زبانوں میں نام، ان کی شناخت، مقام پیدائش، مزاج اور امراض میں ان کا طریقہ استعمال اور مجرب نسخہ جات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ان جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ طب عربی، ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک جدید ادویاتی مرکبات (دوائیں) کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔

غذائی اشیاء میں سے اٹھارہ غذاؤں پر تحقیق کی گئی ہے جن میں سے تین نبی کریم ﷺ کے پسندیدہ عربی کھانے ہیں اور باقی پندرہ میں پھل، سبزیاں، مختلف اناج، دودھ اور اس سے حاصل کردہ اشیاء اور گوشت کی کئی اقسام شامل ہیں۔ ان غذاؤں کے مختلف زبانوں میں نام، شناخت، مقامِ پیدائش، مزاج، فوائد اور ان کا غذائی تجزیہ یعنی Nutrition Value کا بھی ذکر ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ احادیث کے ذریعے غذاؤں کی اصلاح اور ان کے مزاج کو معتدل کر کے استعمال کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ مثلاً کھجور کو ککڑی کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا جس سے کھجور کی گرمی اور ککڑی کی ٹھنڈک مل کر دونوں غذاؤں کا مزاج معتدل کر دیتی ہیں۔ عربی کھانوں کے بیان میں ان کے غذائی اجزاء، تیار کرنے کا طریقہ اور ان کے فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

پیش نظر مقالے میں روحانی امراض کے علاج پر بھی تحقیق شامل ہے اور عصر حاضر کے سنگین مسائل اور

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

امراض مثلاً بے خوابی، تفکرات، غصہ، کمزوری، قوت برداشت میں کمی، جادو، جنات وشیاطین کا غلبہ وغیرہ کا بھی قرآنی اور مسنون دعاؤں کے ذریعے علاج کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ مقالے میں حفظان صحت کے اصولوں کا تذکرہ بھی شامل ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے ماحولیاتی صفائی کی اہمیت اجاگر کرنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ ہم اپنا ماحول صفائی کے ذریعے کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح جسمانی صفائی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کا صحت وتندرستی سے کتنا گہرا تعلق ہے اور اس کا اہتمام کس طرح کرنا چاہئے۔ اسی سلسلے میں ورزش اور خوراک کا بھی بیان ہے۔ ورزش کے بارے میں وضاحت سے یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ جسم کو خوبصورت بنانے، غیر ضروری وزن کو کم کرنے اور جسم کو صحت مند رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس بارے میں نماز کے جسمانی فوائد اور نبی کریم ﷺ کے معمولات زندگی میں سے چند مفید ورزشوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد متوازن خوراک کا ذکر ہے جس میں واضح کیا گیا ہے کہ متوازن خوراک وہ ہے جس میں بدن کی ضروریات کے مطابق تمام غذائی اجزاء شامل ہوں اور انہیں مناسب حد تک استعمال کیا جائے اور بسیار خوری سے بچا جائے۔

اس مقالے میں جسمانی ضروریات کے ساتھ ساتھ ذہنی اور نفسیاتی ضروریات کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے مناسب آرام اور نیند کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ انسانی صحت کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ اس ضمن میں نبی علیہ السلام کی ہدایات، طرزِ زندگی اور اس کی سائنسی توجیہ بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد شادی جیسے مقدس فریضے اور اہم ترین معاشرتی ضرورت کی اہمیت اجاگر کرنے کے بعد اس کے فوائد اور اس بارے میں احکام نبوی ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی باب میں تفریح طبع اور فارغ اوقات کے بہتر استعمال کے لئے کارآمد اور مفید مشاغل کے بارے میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دلچسپیوں کا تذکرہ شامل ہے۔ ان مشاغل کے ذریعے مسلمان ذہنی وجسمانی صحت، ملک وقوم کی خدمت اور مالی فوائد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ مقالے کے آخر میں کھانے، پینے لباس، خوشبو اور طرزِ رہائش کے بارے میں آپ ﷺ کا حسن

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhanjiiui@gmail.com

انتخاب اور اس کے فوائد، اشیاء کے استعمال کے طریقے اور ان اصولوں کی سائنسی تحقیق اور افادیت و اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ پیش نظر مقالے سے نبی کریم ﷺ کی طبیبانہ مہارت ظاہر ہوتی ہے آپ نے تندرستی کی بقا اور بیماریوں کے علاج کے بارے میں بہترین افادیت کی حامل لازوال ہدایات تعلیم فرمائیں اور اپنے ارشادات میں انسانی صحت کے کسی بھی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا۔ انہوں نے صحت مندانہ زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھانے کے بعد وبائی امراض کی روک تھام پر توجہ کی تو قرنطینہ تک ایجاد کر دیا اور جب مریض پر نظر رحمت فرمائی تو اس کی نگہداشت، خوراک، پرہیز، علاج، وقتی فائدے اور بعد کے نقصانات کی حامل دواؤں اور حرام اشیاء سے علاج کی ممانعت، مریض کی دلجوئی اور عیادت تک کے طریقے و اصول ارشاد فرما دیئے۔ اس طرح آپ ﷺ نے دنیا کو بیماریوں سے محفوظ رہنے اور صحتمندانہ زندگی گزارنے کا نظام روشناس فرما دیا اور دنیائے طب کو اثمد سے لے کر ورس تک ایسی مفید ادویات سے متعارف کرایا جو ضمنی اثرات سے پاک ہیں۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ تحقیق ایک مشکل کام ہے جس میں حقائق، کلیات، جزئیات اور مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کرنا ہوتا ہے اور کسی عریض و عمیق شے کو اس کے محاسن و مطالب کے ساتھ مختصر کرنا سمندر کو کوزے میں بند کر دینے کے مترادف ہے۔ میں نے اپنے اس مقالے میں طب نبوی ﷺ کا جدید طریقۂ علاج سے موازنہ کرتے ہوئے جدید سائنس کی روشنی میں اس کے خواص و اثرات کا محققانہ تجزیہ پیش کیا ہے۔ اس تحقیق کے لئے میں نے متعدد کتب خانوں سے استفادہ کیا اور طب جدید و قدیم دونوں کا مطالعہ کیا اور متعدد طبیبوں، ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک ڈاکٹروں سے تبادلہ خیال کیا، غذائی ماہرین سے بھی سیر حاصل گفتگو کی۔ ہومیو پیتھک میڈیکل پریکٹیشنر کی حیثیت سے ذاتی طور سے مریضوں پر ان دواؤں اور غذاؤں کے تجربات کئے۔

میں نے بڑی لگن اور عشق رسول ﷺ سے سرشار ہو کر دیرینہ اور پارینہ اوراق کو تلاش کر کے یاراں قرطاس و قلم کی امداد پر خلوص لے کر، تحقیق کے جھروکوں میں جھانک کر، تجسس کے بادصرصر سے کہیں تیز

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mishtaqkhan.iiui@gmail.com

گھوڑے دوڑا کر، اذھان انسانی کے تجربات کا نچوڑ لے کر، ارباب فکر و نظر اور حاملان عقل و دانش کے وسیع تجربات کو حاصل کر کے کچھ الفاظ مقالے کی شکل میں پیش کئے ہیں۔ میں اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوں اس کا فیصلہ تو اہل علم و دانش ہی کرینگے۔ اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے مجھے احساس ہے کہ میری یہ کاوش حرف آخر نہیں ہے تاہم یہ ایک عظیم طبی سائنسی اور دینی انقلاب کی طرف ایک قدم ضرور ہے۔

جدید طبی علاج کے ماہرین کو میرا مشورہ ہے کہ جدید انداز سے اپنے ملاحظات مکمل کرنے کے بعد امراض کی تشخیص کر لیں تو طب نبوی ﷺ کی مجوزہ ادویہ سے علاج کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سو فیصد نتائج حاصل ہونگے اور ان ادویہ کے سائنسی حقائق کا ایک نیا باب سامنے آئے گا۔ رب کریم ہمیں راہ فطرت پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وما علینا الا البلغ.

تمت بالخیر

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

ABSTRACT

At the origin of human at this material world the first knowledge awarded to him was the Medical. From the Medical knowledge the man came to know the change in physiology of a human according to the health and nature disease. The cause of Medical knowledge is to maintain the existing health, cure and restore the health after any disease.

The herbal medicines have always an important role in cure of health. In present era the western medical science create so many problems for human health by use of non-botanical substances. The side effects of these medicines are very well known and resultantly the people once again preferred to use natural recourse for medical treatment. "Tibb-e-Nabvi" is a natural medical treatment and according to its type consists of herbal treatment as well as food treatment. The said Tibb-e- Nabvi is free from all side effects.

This thesis consists of seven chapters. The First Chapter discussed the facts of Medical sciences and detail of all Departments covered therein. Further the chapter also discussed the some popular kinds of treatment. The Second Chapter discussed the prevailing medical theories in Asia, Arabia, Europe and other parts of the world along with the different stages of improvement in medical sciences. The third chapter discussed the Tibb-e-Nabvi its importance, characteristics of medicines and diets and procedure of their use. The fourth chapter discussed symptoms of different diseases, their causes and treatment. The chapter further discussed the food of patient, preventive measures and importance of worship and prayers. The fifth chapter of the thesis consists of treatment of various physical and spiritual diseases through prayers and Rehmani verses. The sixth chapter discussed the basic principles for prevention of health including cleaning, exercise, diet, and healthy habits. The Seventh and final chapter consists of routine of Muhammad Peace be upon him, his favorites and their benefits. Tibb-e-Nabvi is a turning point of medical knowledge started approx. 1400 years ago and till date the same is effective and satisfactory way of treatment for welfare of the humanity.

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالہ یا تحقیق کے لیے متعلقہ موضوع پر مواد درکار ہو تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

کتابیات

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اردو کتب

1۔ ابرہیم۔حاجی، **چین کے مسلمان**،سنگ میل پبلیکیشنز،لاہور، 1986ء۔

2۔ ابراہیم دہلوی، **طب روحانی**،عظیم سنز پبلشر، کراچی۔(ت ن)

3۔ ابن کثیر، عمادالدین، حافظ،**تفسیر ابن کثیر**،مکتبہ تعمیرانسانیت، کراچی،1982ء۔

4۔ ابوبکر،زکریارازی، **کتاب المنصوری**،وزارت صحت،حکومت ہند،دہلی،1991ء۔

5۔ ابوالحسنات،محمداحمدقادری،**تفسیر حسنات**،ضیاءالقرآن پبلیکشنز،کراچی، 1998ء۔

6۔ ابوالکلام، آزاد،**رسول رحمت ﷺ**، مولاناغلام رسول مہر، مطبع اعظم،گڑھ،انڈیا(ت ن)

7۔ اجمل شاہ سید، ڈاکٹر، طبیب،**میزان الحکمت**،انمول پرنٹنگ پریس،جھنگ،لاہور، 1986ء۔

8۔ اجمل شاہ سید، ڈاکٹر، طبیب،**تاریخ طب**،انمول پرنٹنگ پریس،جھنگ،لاہور، 1986ء۔

9۔ احسان الحق،**تاریخ تمدن**،قومی کتب خانہ،لاہور، 1953ء۔

10۔ احمدالدین،طبیب،**تبصرۃ الحکماء**،حجازی پریس،لاہور،1961ء۔

11۔ احمدرضاخان،مولانا،**کنزالایمان**،تاج کمپنی،لاہور،کراچی۔(ت ن)

12۔ اخلاق احمد،ڈاکٹر،**ہائیجین**،ہومیوپیتھک پبلیکیشنز،کراچی۔(ت ن)

13۔ احمدسعید،طبیب،**گھر کا حکیم**،شعیب بک سینٹر،کراچی،2004ء۔

14۔ احمدالمصطفی صدیقی راہی،**دل کی بیماریوں کا علاج نبوی ﷺ**،ایچ وائی پرنٹرز،لاہور۔(ت ن)

15۔ ادریس کاندہلوی،مولانا،**سیرت مصطفیٰ ﷺ**،مکتبہ عثمانیہ،لاہور۔ (ت ن)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

16۔ ارتھر کرسٹن سین، پروفیسر، مترجم محمد اقبال، **ڈاکٹر ایران کی ساسانیاں**، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی، 1941ء۔

17۔ ارشاد احمد، **اشترا کی چین**، آئینہ ادب، لاہور 1957ء۔

18۔ ارشاد علی، **شہد سے شفا**، غزالی برادرز، کراچی، 1993ء۔

19۔ ارشد ناز، ڈاکٹر، **گائنا کولوجی**، ہومیو پیتھک ورلڈ پبلیکیشنز، کراچی، 1998ء۔

20۔ ایس۔ایم اقبال، طبیب، **مشاہدات طبیب**، درانی پبلیکیشنز، کراچی۔ (ت ن)

21۔ آغا اشرف صابری، **تاریخ طب**، شیخ محمد بشیر، لاہور۔ (ت ن)

22۔ آغا اشرف صابری، **فطری علاج**، دارالکتب، لاہور۔ (ت ن)

23۔ اقبال احمد مدنی، **طب نبوی ﷺ، جدید سائنس اور اکیسویں صدی**، شمع بک سینٹر، کراچی۔ (ت ن)

24۔ اقتدار فاروقی، **قرآن کریم میں ذکر ثمرات**، سدرہ پبلشر، لکھنؤ، انڈیا۔ (ت ن)

25۔ اقتدار فاروقی، **احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں**، سدرہ پبلشر، لکھنؤ، انڈیا۔ (ت ن)

26۔ اکرام الدین واعظ، حافظ، **طب نبوی ﷺ**، دارالاشاعت کراچی۔ (ت ن)

27۔ امرداس بھاٹیہ صابر، **ایلو پیتھک مخزن الحکمت**، فارمیسی نیوز بک ڈپو، لدھیانہ، انڈیا۔ (ت ن)

28۔ ایم۔وی کلکرنی، **پانی سے علاج**، تخلیقات، لاہور، 1997ء۔

29۔ بدرالدین چینی، مولوی، **چین و عرب کے تعلقات اور ان کی تاریخ**، انجمن ترقی اردو، کراچی۔ (ت ن)

30۔ بدر شکیب، **اسلام اور جنسیات**، پاک لٹریچر، کراچی، 1953ء۔

31۔ پال ووڈاک، **صحتمند دل کی ورزشیں**، تخلیقات، لاہور، 1997ء۔

32۔ تفسیر علی، **علم الجراحت تاریخ کی روشنی میں**، کلر پرنٹرس، اچل تال علیگڑھ، 1996ء۔

33۔ حسان نگرامی، طبیب، **تاریخ طب**، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 2000ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

34۔ حمید الدین، ڈاکٹر، **تاریخ اسلام**، فیروز سنز، لاہور، کراچی، 1987ء۔

35۔ حیدر علی، جعفری، **دقائق العلاج**، محی الدین۔ (ت ن)

36۔ حیدر علی موالجی طٰہٰ، **انسان اور صحت**، ڈیسنٹ پریس، کراچی، 1989ء۔

37۔ خالد غزنوی، ڈاکٹر، **طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس**، الفیصل ناشران کتب، لاہور، 2000ء۔

38۔ خالد غزنوی، ڈاکٹر، **امراض جلد اور علاج نبوی ﷺ**، زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور، 2000ء۔

39۔ خالد غزنوی، ڈاکٹر، **علاج نبوی ﷺ اور جدید سائنس**، الفیصل ناشران کتب، لاہور، 2000ء۔

40۔ خالد غزنوی، ڈاکٹر، **سانس کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ**، الفیصل ناشران کتب، لاہور، 2000ء۔

41۔ خالد غزنوی، ڈاکٹر، **دل کی بیماریاں اور علاج نبوی ﷺ**، الفیصل ناشران کتب، لاہور، 2000ء۔

42۔ خواجہ رضوان احمد، طبیب، **شرح اسباب**، دار التالیف، کراچی۔ (ت ن)

43۔ خواجہ شمس الدین عظیمی، **روحانی نماز**، مکتبہ عظیمیہ، کراچی۔ (ت ن)

44۔ خواجہ شمس الدین عظیمی، **رنگ اور روشنی سے علاج**، مکتبہ تاج الدین، کراچی۔ (ت ن)

45۔ ذوالحسنین، سید، **کتاب المفردات**، پنجاب طبیہ کالج، جھنگ۔ (ت ن)

46۔ رام لبھایا، طبیب، **گوسوامی بیان الادویہ**، گوسوامی فارمیسی، دہلی، 1977ء۔

47۔ رحیم خان، طبیب، **طب رحیمی**، محمدی پریس، لاہور، 1818ء۔

48۔ رشید الدین احمد، **پھل بولتے ہیں**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

49۔ رضیہ ظفر، ڈاکٹر، **علم فعلیات**، سینٹرل ہومیو پیتھک میڈیکل کالج، کراچی، 1990ء۔

50۔ روب سٹینے، ڈاکٹر، **دل کے امراض**، تخلیقات، لاہور، 1997ء۔

51۔ زاہد علی واسطی، ڈاکٹر، **طب نبوی ﷺ دور جدید میں**، پبلشرز اقبال، ملتان۔ (ت ن)

52۔ زاہد شیخ، ڈاکٹر، **اناٹومی**، ہائیجین بک ہاؤس اینڈ فارمیسی، کراچی، 1999ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mashtaqkhan.iiui@gmail.com

53۔ ساغر اکبر آبادی، **علم طبیعیہ کی تاریخ**، پنجاب ریلیجس سوسائٹی، لاہور، 1907ء۔

54۔ سشرت، طبیب، **سشرت سنگھا**، آیورو ویدک فارماسیوٹیکل کمپنی، لاہور، 1925ء۔

55۔ سلطان احمد راہی، **اسلام کا نظریہ جنس**، الفیصل، اردو بازار، لاہور۔

56۔ سیف اللہ سکھیو، **طب نبوی ﷺ اور اکیسوی صدی**، فیروز پبلشرز، لاہور، 1999ء۔

57۔ شبیر، ڈاکٹر، **اناٹومی**، فیروز پبلشرز، لاہور۔ (ت ن)

58۔ شبیر، ڈاکٹر، **ہائیجن**، ہومیو پیتھک پبلشرز، کراچی۔ (ت ن)

59۔ شبلی نعمانی، **سیرۃ النبی ﷺ**، مطبع مصارف، اعظم گڑھ، 1981ب۔

60۔ شمس الدین، طبیب، **خزائن الملوک**، نول کشور، کانپور، انڈیا، 1860۔

61۔ شمس الدین، طبیب، **خزائن الادویہ**، نول کشور، کانپور، انڈیا، 1860۔

62۔ شیخ احمد بن محمود الدیب، مستند علاج القرآن، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ (ت ن)

63۔ صفی الدین علی، طبیب، **یونانی ادویہ مفردہ**، افتخار افضال پرنٹرز، لاہور، 1983ء۔

64۔ صوفی لچھمن پرشاد، **جڑی بوٹیوں سے علاج**، شمع بک ایجنسی، کراچی۔ (ت ن)

65۔ صوفی لچھمن داس، **پاک و ہند کی جڑی بوٹیاں**، ندیم یونس پرنٹرز، لاہور۔ (ت۔ن)

66۔ طارق محمود چغتائی، طبیب، **نباتات قرآنی اور جدید سائنس**، دارالاشاعت، کراچی، 2000۔

67۔ طارق محمود چغتائی، حکیم، **سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس**، دارالاشاعت، کراچی، 2000۔

68۔ طفیل ہاشمی، پروفیسر، **مسلمانوں کے سائنسی کارنامے اندلس میں**، مکہ پریس، اردو بازار، لاہور، 1983ء۔

69۔ ظل الرحمٰن، **طبیب، تاریخ علم التشریح**، الجمیعۃ پریس، دہلی، 1967ء۔

70۔ عالمگیر خان، ڈاکٹر، **اسلام اور طب جدید**، مدینہ پبلشرز، کراچی، 1970ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

71۔ عائشہ درانی، ڈاکٹر، **زیتون کی دنیا**، مرکزیہ علم وادب، اردو بازار، لاہور۔ (ت ن)

72۔ عبدالحکیم، طبیب، بستان المفردات، محمد بشیر اینڈ سنز، اردو بازار، لاہور۔ (ت ن)

73۔ عبدالحنان، طبیب، **تندرستی ہزار نعمت ہے**، ڈائمنڈ پبلشرز، لاہور، 1996ء۔

74۔ عبداللہ، مولوی، طبیب، **خواص دودھ**، مکتبہ سلیمانی، جہانیاں، ملتان۔

75۔ عبداللہ، مولوی، طبیب، **خواص کدو**، کشمیری بازار، لاہور۔

76۔ عبداللہ، مولوی، طبیب، **خواص مہندی**، کشمیری بازار، لاہور۔

77۔ عزیز الرحمٰن، **طب نبوی ﷺ**، چودھری اکیڈمی، لاہور، 1999ء۔

78۔ علی حیدر جعفری، پروفیسر، **تاریخ طب اور اطباء قدیم**، صبا پبلشرز، علیگڑھ، 1994ء۔

79۔ علی کوثر چاندپوری، طبیب، **اطباء عہد مغلیہ**، ہمدرد اکیڈمی، 1960ء۔

80۔ غلام جیلانی برق، ڈاکٹر، طبیب، **تاریخ الاطباء**، شیخ محمد بشیر، اردو بازار، لاہور۔ (ت ن)

81۔ غلام جیلانی برق، ڈاکٹر، طبیب، **مخزن الجواہر**، شیخ محمد بشیر، اردو بازار، لاہور۔ (ت ن)

82۔ غلام جیلانی برق، ڈاکٹر، طبیب، **مخزن العلاج**، شیخ محمد بشیر، اردو بازار، لاہور۔ (ت ن)

83۔ غلام قادر، لون، ڈاکٹر، **قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سائنسی کارنامے**، مکتبہ اسلامی، نئی دہلی، 1999ء۔

84۔ غلام نبی، طبیب، **مخزن المفردات و مرکبات**، مطبع افتخار، دہلی، 1920ء۔

85۔ غلام یزدانی قریشی، طبیب، **جام صحت**، سبحانی بلڈنگ، ملتان۔ (ت ن)

86۔ غلام یزدانی قریشی، طبیب، **بیماریاں کیوں؟**، سبحانی بلڈنگ، ملتان۔ (ت ن)

87۔ فرحانہ زہرہ، ڈاکٹر، **فلسفہ ہومیوپیتھی**، ہومیو پیتھک پبلیکیشنز، کراچی، 1999ء۔

88۔ فیروز الدین، طبیب، **مصباح الحکمۃ**، دارالکتب، لاہور۔ (ت ن)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.ijui@gmail.com

89۔ قاسم محمود، سید، **اسلامی سائنس**، فیصل کتب، لاہور۔

90۔ قاضی اطہر مبارک پوری، **خلافت عباسیہ اور ہندوستان**، سندھ اسلامک سینٹر، سکھر، 1986ء۔

91۔ قدرت اللہ قادری، ڈاکٹر حکیم، **اسلام اور میڈیکل سائنس**، الائیڈ پریس، لاہور، 1986ء۔

92۔ قراۃ العین، **پبلک ہائی جین**، بینجمن بک ہاؤس، کراچی۔

93۔ کاشی رام، ڈاکٹر، **بایو کیمک سائنس**، ہائی جین پبلشرز، نئی دہلی، 1999ء۔

94۔ کرم شاہ الازہری، **ضیاء القران**، ضیاء القران پبلیکیشنز، اردو بازار، کراچی، 1402ھ۔

95۔ کوی راج ہرنام داس، **ہدایت نامہ غذا**، جہانگیر بکڈپو، لاہور۔ (ت ن)

96۔ محبوب عالم قریشی، **عینک لگانا چھوڑیئے**، مسعود پبلیکیشنز، لاہور، 1991ء۔

97۔ محسن فاروقی، ڈاکٹر، **جمادات و نباتات قرآنی**، ادارہ احساس زیاں، کراچی، 1996ء۔

98۔ محمد اجمل خان، طبیب، **حاذق**، تعلیمی پریس، لاہور۔ (ت ن)

99۔ محمد احمد خان، طبیب، **مطب عملی**، مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور۔ (ت ن)

100۔ محمد اسلم صدیقی، **شہد**، تخلیقات، لاہور، 1997ء۔

101۔ محمد حسن قرشی، **شہد**، جامع الحکمتہ، ناظم مشیر الاطباء، لاہور۔ (ت ن)

102۔ محمد حسین مونس، ڈاکٹر، **آنکھ اور ہومیوپیتھی**، مسعود پبلیکیشنز، لاہور، 1991ء۔

103۔ محمد سعید، طبیب، **طب اور سائنس چند فکری جہات**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

104۔ محمد سعید، طبیب، **تعلیم و تربیت**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

105۔ محمد سعید، طبیب، **دیہاتی معالج**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

106۔ محمد سعید، طبیب، **ذیابیطس نامہ**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

107۔ محمد سعید، طبیب، **داستان سرطان**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jinji@gmail.com

108۔ محمد سعید، طبیب، **تجربات طبیب**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

109۔ محمد سعید، طبیب، **قلب وصحت**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

110۔ محمد سعید، طبیب، **گھر کا حکیم**، شعیب میمن، کراچی، 2004ء۔

111۔ محمد حسین علوی، طبیب، **مخزن الادویۃ**، نول کشور، کانپور، انڈیا، 1887ء۔

112۔ محمد اعظم خان، طبیب، **اکسیر اعظم**، نول کشور، کانپور، انڈیا، 1887ء۔

113۔ محمد سعید الحسن شاہ، **رہبر زندگی مع طب نبوی ﷺ**، مکتبہ حزم الاسلام، فیصل آباد۔ (ت ن)

114۔ محمد شفیع، مفتی، **معارف القرآن**، کراچی، 1987ء۔

115۔ محمد ظہیر الدین، ڈاکٹر، **چینی طب اکوپنکچر و ماکسی بوشن کے بنیادی اصول**، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1991ء۔

116۔ محمد فاروق، ڈاکٹر، **امراض اور علاج**، تخلیقات، 1997ء۔

117۔ محمد یحییٰ خان، **آنکھوں کی حفاظت**، تخلیقات، 1997ء۔

118۔ محمد عبداللہ، طبیب، **پاکستان و ہندوستان کی جڑی بوٹیاں**، ادارۂ مطبوعات سلیمانی، لاہور، 1990۔

119۔ محمد کبیر، طبیب، **معمولات زندگی**، زکی ٹرسٹ، لاہور۔ (ت ن)

120۔ محمد کبیر الدین، **شرح اسباب**، نول کشور، دہلی۔ (ت ن)

121۔ محمد نصیر الدین، ڈاکٹر، **خزائن الطب جدید**، فیروز پرنٹنگ ورکس، لاہور، 1932ء۔

122۔ مرزا محمود احمد انصاری، **مطب و نسخہ نویسی**، شیخ محمد بشیر، اردو بازار۔ (ت ن)

123۔ مسعود احمد صدیقی، **نمونیہ اور اس کا ہومیو پیتھک علاج**، ریڈرز پبلیکیشنز، لاہور۔ (ت ن)

124۔ مسعود احمد برکاتی، **حکیم سعید کے طبی مشورے**، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی۔ (ت ن)

125۔ مظفر اعوان، طبیب، **کتاب المفردات**، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، 1983ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mustaqkhan.jiri@gmail.com

126۔ مشتاق احمد شاکر، **بیماریاں اور ان کا علاج بہ طب نبوی ﷺ**، الاعلام الاسلامی، کراچی۔ (ت ن)

127۔ مصطفیٰ اعظمی، **سیرت مصطفیٰ ﷺ**، رومی پبلیشکیشنز، لاہور۔ (ت ن)

128۔ مقبول بیگ، پروفیسر، **تاریخ ایران**، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1967ء۔

129۔ ممتاز احمد، **تبصرۃ الحکماء**، حجازی پریس، لاہور، 1961ء۔

130۔ منظر حسین، ڈاکٹر، **سرچشمہ طب**، ریڈرز پبلیکیشنز، لاہور۔ (ت ن)

131۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، **سیرت سرور عالم ﷺ**، ادارۃ ترجمان القرآن، لاہور، 1981ء۔

132۔ میاں رفیق، طبیب، **پھلوں کا انسائیکلوپیڈیا**، فیروز پبلیکیشنز، ملتان۔ (ت ن)

133۔ نجم الغنی، حکیم، **خزائن الادویہ**، مطبع منشی نول کشور، لکھنؤ، انڈیا، 1917ء۔

134۔ ندیم الحسن، **فلسفہ سائنس اور قرآن**، خدا بخش کلیاں، لاہور، 1999ء۔

135۔ نذر احمد، حافظ، طب نبوی ﷺ، حمایت الاسلام پریس، لاہور۔ (ت ن)

136۔ نصرت اثیر، **ہمارے درخت اور ان کے طبی خواص**، تخلیقات، لاہور، 1997ء۔

137۔ نصرت اثیر، **غذا سے علاج**، تخلیقات، لاہور، 1997ء۔

138۔ نصرت اثیر، **غذا اور نظام صحت جسمانی**، تخلیقات، لاہور، 1997ء۔

139۔ نظام الدین، ڈاکٹر، **مخزن العلاج**، مسعود پبلشرز، لاہور۔ (ت ن)

140۔ **نظریات و فلسفہ طب**، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، 1991ء۔

141۔ نظام الدین، ڈاکٹر، **مخزن علاج**، مسعود پبلیکیشنز، لاہور۔ (ت ن)

142۔ نعیم الدین زبیری، طبیب، **اندلس کی اسلامی میراث**، تحقیقات اسلامی، 1990ء۔

143۔ نعیم الدین زبیری، طبیب، **کتاب الابدان**، بیت الحکمت، کراچی، 1993ء۔

144۔ نواز چودھری، **طب نبوی ﷺ اور میڈیکل سائنس**، مکتبۂ شعر و ادب، لاہور۔ (ت ن)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

عربی کتب

1۔ ابن ابی اصیبعة، احمد بن قاسم، **عیون الانباء فی طبقات الاطباء**، منشورات دارالمکتبة الحیاة، بیروت. (ت ن)

2۔ ابن تیمیة، احمد بن عبدالحلیم، **مجموع فتاویٰ ابن تیمیته**، (ن ن)، ۱۳۹۸ھ.

3۔ ابن خلدون، یحیی بن ابو بکر محمد، **مقدمه ابن خلدون**، دارالعلم، بیروت، ۱۹۸ء.

4۔ ابن سینا، ابو علی الحسین، طبیب، **کلیات قانون**، دارصار، بیروت. (ت ن)

5۔ ابن قیم الجوزیة، محمد بن ابو بکر، **زادالمعاد**، مکتبة الاسلامیة، کویت. (ت ن)

6۔ ابن قیم الجوزیة، محمد بن ابو بکر، **الطب النبوی** ﷺ، دارالوعی، حلب، ۱۴۰۶ھ.

7۔ ابن ندیم، محمد بن اسحاق، **فهرست ابن ندیم**، دارالمعارفة، بیروت، ۱۹۷۸ء.

8۔ ابن هشام، **سیرت ابن هشام**، ادارۂ اسلامیات، لاهور، ۱۹۹۴.

9۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابو داؤد**، مبطع سعیدی، کراتشی. (ت ن)

10۔ ابو عبد الرحمن، احمد بن علی نسائی، **سنن نسائی**، مبطع سعیدی، کراتشی. (ت ن)

11۔ ابو عبد اللّٰه محمد بن عبد اللّٰه، **مشکوٰة المصابیح**، دارالاشاعت، کراتشی. (ت ن)

12۔ ابو عبد الله بن محمد یزید، **سنن ابن ماجه**، مطبع سعیدی، کراتشی. (ت ن)

13۔ ابو عیسیٰ بن محمد عیسیٰ ترمذی، **جامع ترمذی**، محمد علی خان، جوجرانوالة. (ت ن)

14۔ احمد امین، ظهر الاسلام، **موسسته**، عبد الحفیظ، بیروت، لبنان، ۱۹۴۹ء.

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.jiji@gmail.com

15۔ احمد حسن زیات، **تاریخ الادب العربی**، قدیم کتب خانہ، کراتشی. (ت ن)

16۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، دارالاشاعت، کراتشی. (ت ن)

17۔ جمال الدین قفطی، **تاریخ الحکماء**، مکتبة المثنیٰ، بغداد. (ت ن)

18۔ جمال الدین قفطی، **اخبار العلماء باخبار الحکماء**، دارالاثر، بیروت، لبنان.

19۔ جوادعلی، الدکتور، **المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام**، **دارالعلم للملائین**، بیروت، ۱۹۷۶ء.

20۔ حاکم نیشاپوری، مستد**رک**، دارالکتب العربی، بیروت. (ت ن)

21۔ حسین بن عبد اللّٰہ، الحسینی الکاظمی، طبیب، **لوامع البشریة فی علاج الامراض البشریة**، دارالاشاعت، کراتشی، ۱۲۵۹ھ.

22۔ حنفیة الخطیب، **الطب عند العرب**، الاهلیة للنشر والتوزیع، بیروت، ۱۹۸۴ء.

23۔ سیوطی، جلال الدین، **جلا لین**، دارالاشاعت، کراتشی. (ت ن)

24۔ شمس الدین شهرزوری، **تاریخ الحکماء**، مکتبة جمیعته الدعوة الاسلامیة، طرابلس، ۱۹۸۸ء.

25۔ شوقی ضیف، الدکتور، **تاریخ ادب العربی العصر الجاهلی**، دارالمعارف، قاهرة، ۱۹۴۰ء.

26۔ طٰہٰ حسین، الدکتور، **فی الادب الجاهلی**، دارالمعارف، مصر، ۱۹۲۸ء.

27۔ عامر النجار، الدکتور، **فی تاریخ الطب فی دولته الاسلامیة**، دارالهدایة، قاهرة، ۱۹۸۶ء.

28۔ عبد الحمید بهیونی، **الفراعنة و الطب الحدیث**، دارالمعارف، کورنیش، النیل، قاهرة. (ت ن)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jiui@gmail.com

29۔ حسان شمسی، الدکتور، **زیت الزیتون بین الطب العربی والقران**، دارالمنارة، جدة، سعودیة، ۱۹۹۷ء.

30۔ علاء الدین کحال، **الاحکام النبویة فی الصناعة الطبیة**، دارالفکر، بیروت، ۲۰۰۲ء.

31۔ عمر فروخ، **تاریخ العلوم عند العرب**، دارالعلم للملائین، بیروت، ۱۹۷۷ء.

32۔ مالک بن انس، **موطا امام مالک**، مطبع نور محمد، کراتشی. (ت ن)

33۔ محمد عبد الرحیم مصطفیٰ، **تاریخ مصر و السلام**، المطبعة الابریة، قاهرة، ۱۹۵۰ء.

34۔ مسلم بن حجاج، ابو الحسن، **صحیح مسلم**، مطبع سعیدی، کراتشی.(ت ن)

35۔ نووی، محی الدین، ابی زکریا، **ریاض الصالحین**، ادارة معارف القرآن، کراتشی،۱۹۹۸ء.

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.jini@gmail.com

انگریزی کتب

1. Adbul Ghaffar, Dr., **Pathology**, Arqum Adeel, Publication, Lahore.
2. A-J. Arbary, **The Legacy of Islam**, Clarondon Press, Oxfored.
3. Alex Comfort, **Sex in Society**, Gerald Duckword, London, 1963.
4. Alexander Mecdonald, **Accupuncture from Ancient Art to Modern Medicine**, Union Paper Back, London, 1982.
5. Allon Moily, Dr., **Constipation**, Takhleeqat, Lahore.
6. Allon Moily, Dr., **Asthma**, Takhleeqat, Lahore.
7. Cyrill Elgood, **A Medical History of Persia and the Caliphate**, University Press, Cambridge.
8. Davidson, Stainly, **Davidson's Principles and Prechs of Medicine**, Educational Scheme, 1995.
9. Dolat Singh, Dr. **Practice of Medicine**, Readers Publication, Lahore.
10. Donald Campbell, Dr, **Arabian Medicine**, Kegan Paul, London.
11. Doubglus Guthri, **A History of Medicine**, Thomas Nelson, New York, 1945.
12. George Sarton, **Introduction to the History of Sciences**, The William and Wilkings Comapny, Baltimore, 1927.

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.jjui@gmail.com

13. Hong Pi Woolf, Dr, **Blood Pressure**, Takhleeqat, Lahrore.

14. J.N. Shinghal, Dr. **Quick Bad Side Prescriber,** Bijain, Dehli.

15. J. N. Shinghal, Dr., **The Art of Homoeopathy,** Bijain, Dehli.

16. M. Neuburger, **History of Medicine**, University Microflims, 1980.

17. Menfred, Ulman, **Islamic Medicine**, University Press, Edinburgh, 1978.

18. Mohammad Saeed, Tabeeb, **Medicine in China**, Hamdard Foundation, Karachi.

19. Mohammad Saeed, Tabeeb, **Pharmacy and Medicine**, Hamdard Foundation, Karachi.

20. Mohammad Saeed, Tabeeb, **Traditional Medicine**, Hamdard Foundation, Karachi.

21. Mohammad Saeed, Tabeeb, **Hamdard Pharmacopia**, Hamdard Foundation, Karachi.

22. Mohammad Saeed, Tabeeb, **Al-Biruni's Book on Pharmacy**, Hamdard Foundation, Karachi.

23. Mohammad Saleem Khan, **Islamic Medicine**, Kegan Paul, London, 1986.

24. Philip-K-Hitty, **History of Arabs**, St. Martin's Press, New York, 1991.

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

25. Ralph Major, **History of Medicine**,

26. Ronald Freedman, **Principles of Sociology**, New York, 1952.

27. William Borik, Dr, **Borik Materia Medica**, Readers Publication, Lahore.

28. Zahid Rifat, Dr., **Case Taking and Repertorization**, Homoeopathic Publication, Karachi, 1999.

29. Zahid Shaikh, Dr, **Pathology**, Homoeopathic Publications, Karachi, 1999.

30. Zu Kirshan Gapta, **High Blood Cholesterol**, Takhleeqat, Lahore, 2000.

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

فارسی کتب

1۔ اسماعیل جرجانی، **الاغراض الطبیہ**، شرکت سہامی، ایران، ۱۳۴۵ھ۔

2۔ حمیدالدین، دکتر، **اصول تشخیص فزیکی امراض**، شرکت سہامی چہر، ایران ۱۳۴۵ھ۔

3۔ مجید خورسند، دکتر، **داروشناسی**، چاپ میھن، ایران، ۱۳۴۵ھ۔

4۔ محمد اعظم خان، طبیب، **اکسیر اعظم**، مطبع نظامی، کانپور، انڈیا، ۱۲۸۶ھ۔

5۔ محمد حسین خان، طبیب، **قرابادین کبیر**، منشی نول کشور، کانپور، انڈیا۔ (ت ن)

6۔ محمد حسین علوی، طبیب، **مخزن الادویۃ**، منشی نول کشور، کانپور، انڈیا، 1886ء۔

7۔ محمد عبادزادہ کرمانی، **طب العظیم**، مؤسسۃ مطبوعاتی عطائی، ایران، ۱۳۶۲ھ۔

8۔ محمود نجم آبادی، **تاریخ طب در ایران پس از اسلام**، مؤسسۃ انتشارات، ایران، ۱۳۹۷ھ۔

9۔ مصطفیٰ نورانی، **طب اسلامی**، مطبع نورانی لکھنؤ، انڈیا، ۱۴۰۰ھ۔

10۔ مقبول بدخشانی، **تاریخ ایران از ظہور اسلام تا عصر حاضر**، مجلس ترقی ادب، لاہور، 1997ء۔

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

(١) افتاب ابڑو ، نم ، آزاد کمپیوٹر سسٹم، کراچي ١٩٩٣ء

(٢) ترلوک ناٹ، مفتاح النبض، ٹنڈو محمد خان، لطيفي طبي اڪيڈمي ١٩٩٦ء

(٣) سليمان شيخ، انسان جا پر اسرار دشمن، حيدري پرنٽنگ پريس، حيدرآباد ١٩٧٢ء

(٤) علي مرتضيٰ ڊاريجو، ڪينسر، سنڌ سائنس سوسائٽي ١٩٧٢ء

(٥) علي مرتضيٰ ڊاريجو، انسان جون آکيون، مرڪزي ڪتاب گھر،حيدرآباد ١٩٩٢ء

(٦) محمد عثمان، طبيب، رهنمائي طب، مهراڻ طبي اڪيڈمي، بدين (ت ن)

(٧) محمد صالح لاکو، طبيب، باب الحڪمت، صداقت بکڈپو، حيدرآباد (ت ن)

(٨) محمد يوسف ڪٽري ، قرابادين لطيفي، لطيفي اڪيڈمي، ٽنڈو محمد خان ١٩٧٧ء

(٩) نياز حسين هماپوٽي، ڊاڪٽر ، طبيب، فرهنگ جعفري، سنڌي ادبي بورڊ ڪراچي حيدرآباد ١٩٨١ء

(١٠) نياز حسين هماپوٽي، سنڌ جي طبي تاريخ، سنڌ سائنس سوسائٽي جامشورو (ت ن)

www.urduchannel.in

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

انسائیکلوپیڈیا

1۔ **اردو انسائیکلوپیڈیا**، فیروز سنز، کراچی، لاہور۔

2۔ **اردو دائرہ معارف اسلامیہ**، زیر اہتمام دانش گاہ، پنجاب، لاہور، ۱۹۷۳ء۔

3۔ **اسلامی انسائیکلوپیڈیا**، سید قاسم محمود، شاہکار بک فاؤنڈیشن، ۱۹۸۴ء۔

4۔ محمد یوسف کھتری، طبیب، **طبی انسائیکلوپیڈیا**، لطیفی طبی اکیڈمی، ٹنڈو محمد خان، ۱۹۹۷ء۔

5۔ **Chamber's Encyclopedia**, Law, MD, Dixon, International Learning Centre.

6۔ **Colliey's Encyclopedia of Friedman**, Emanuel, Newyork, 1984.

7۔ **Encyclopedia Britanica**, Chiago, 1949.

8۔ **Encyclopedia of Homoeopathy**, Kashi Ram, Dr, B-Jain Publishers, Dehli, 1921.

9. **Encyclopedia of Homoeopathy Drugs**, J, Vohra, Dr, B-Jain Publishers, Dehli, 1930.

10. **Encyclopedia of Medical History**, Roderek-e-McGrew, Mec Milla Press, London, 1985.

www.urduchannel.in